الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ

بعون خلاق نشاتین و یمن تائید جناب رسول الثقلین مبین راز
الحسین منی وانا من الحسین ع

جلد دوم

کتاب مستطاب جامع اسرار و کاشف استار المسمیٰ بہ

مائتین

فی مقتل الحسین من کتب الفریقین

از مصنفات جناب معلے القاب کاشف غوامض اسرار مبین حقائق آثار
واخبار مروج فضائل ائمۂ مصطفین ناشر عزائے حضرت ابی عبد اللہ الحسین
علیہم سلام بدوام الملوین مجتہد العصر والزمان نائب امام الانس
والجان جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری دام ظلہ

در مفید عام سٹیم پریس لاہور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ اَنْبِیَآئَہٗ وَسَایِطَ لِمَعْرِفَۃِ ذَاتِہٖ وَمُبَلِّغِیْ رِسَالَاتِہٖ اِلٰی مَخْلُوْقَاتِہٖ ثُمَّ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لِیَقْضِیَ اَمْرًا یَکُوْنُ مَفْعُوْلًا اِلٰی یَوْمِ عَدْلِہٖ وَمِیْقَاتِہٖ - بعد حمد اور صلوۃ کے خاکسار غلام حسنین کنتوری کہتا ہے کہ پہلی جلد اس کتاب کی جس کا نام **مِاَتَیْن فِیْ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِ مِنْ کُتُبِ الْفَرِیْقَیْن** ہے جب چھپکر مشتہر ہوچکی اور ابھی صدہا مطالب ضروریہ متعلقہ شہادت ہذا باقی تھے کہ پھر مین نے اُنکو لکھنا شروع کیا - مگر اثناے تصنیف جلد ہذا مین ایک اور ضروری کام پیش آگیا جو عقلاً اور شرعًا اس سے زیادہ اہم تھا اور جس کو کتاب انتصار الاسلام کے پڑھنے سے ہر شخص جان سکتا ہے - لہذا اس جلد دوم کی تصنیف مین التوا رہا اب مجھے حسب درخواست اکثر برادران اسلامی کے مناسب معلوم ہوا کہ جس قدر مسودہ اسکا تیار ہے اُسی کو محرم تک چھپوا کر مشتہر کرادون لہذا اس کو شروع کرتا ہون - تنبیہ - اس جلد مین اگرچہ مصایب کا بیان کم ہے مگر تاریخی حالات اور اسباب اختیار کرنے ان مصایب کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کو اپنے پیارے فرزند اور ذریت اطہار پر اور کیفیت صحابہ موجودین کی تا روز شہادت امام حسینؑ اور اُنکی پیش آمد ذریت رسول سے جس کو جناب رسولؐ اُن اصحاب کو سپرد کر گئے تھے اور جنکی مودت کو بحکم خدا اپنی رسالت کا اجر قرار دیا تھا بمفاد آیہ - قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی - اُس کی بجا آوری جیسی صحابہ نے کی اور

باوجود اس کے خَیْرُالْقُرُوْنِ قَرْنِیْ کے پورے مصداق رہے اچھی طرح بیان کرونگا - اور
حدیث نبویؐ اِنَّ الْحُسَیْنَ بَابُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ یعنی حسینؑ دروازہ بہشت اور دوزخ
ہین اُسکی پوری تصدیق بھی ہو جائیگی اگرچہ آجتک اس واقعہ کو بارہ سو ساٹھ برس گذرے
مگرامت کے بہت سے آدمی اس کے چھپانے پر اور اس واقعہ ہوش ربا کے محو کرنے پر اُسی قدر
آمادہ ہین اور بیشک اگر یہہ لوگ بروز عاشورا موجود ہوتے اُسی لشکر کے اعوان و انصار
مین ہوتے جس نے از روز وفات سرور کائنات ہمارے نبیؐ کا گھر تباہ اور برباد کردیا ہے
اور ضرور یہہ لوگ اُسی فرقۂ خیرالقرون مین شمار کئے جاتے جنکی سفاکی اور مظالم کو بطیب
خاطر پسند کر رہے ہین یا دینؔ و دانستہ اُنکے افعال بد کی تاویل کر رہے ہین مگر انصاف پسند
آدمی کسی مذہب اور مشرب کے فرض کیجئے کبھی نہ انکو خیرالقرون تسلیم کرینگے اور نہ ان دشمنان
خانوادہ رسالت کو سچّا مسلمان کہینگے - خیر اسکا بیان تو ابواب کتاب ہذا مین آتا ہے اب مجھے
لازم ہے کہ ابواب کتاب کو شروع کرون اور توفیق اتمام کی خدائے بزرگ سے طلب کرتا ہون ۞

باب اول

بطور تمہید کے جس کا سمجھ لینا تمام ابواب کتاب ہذا پر مُقدّم ہے

اِنَّ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ فِیْ اَمْرِ هِدَایَةِ الْعِبَادِ طُرُقًا وَاَنْحَاءً لَانَقْدِرُ اَنْ نُحْصِیَهَا حق تو
یہہ ہے کہ خداے حکیم کی حکمت مین اپنے بندون کی ہدایت کیواسطے بیشمار طریقہ ہین اور
بہت سی ہدایتین ایسی ہین کہ ہم اپنی عقل ناقص اور علم بدتر از جہل کی نظر سے ہرگز
قادر نہین ہو سکتے کہ اُن طریقون کو شمار کرسکین - بَلْ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ طَرِیْقٌ لِلْهِدَایَةِ
فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَنَحْنُ نَظُنُّهَا لِجَهْلِنَا اِضْلَالًا - بلکہ شاید ایسا ہی کوئی
طریقۂ ہدایت علم الٰہی مین ہو کہ اُس سے بندون کی پوری ہدایت ہوجائے مگر اپنی جہالت
اور کم فہمی سے ہم اُس طریقہ کو موجب گمراہی اور ضلالت خیال کرین - اَلَاتَرٰی اِلٰی
بَعْضِ الزَّنَادِقَةِ اَنَّہٗ سَاَلَ عَنِ الصَّادِقِؑ اِنَّ اللّٰہَ لِمَ لَمْ یَخْلُقْ عِبَادَہٗ کُلَّهُمْ

مُطِیْعِیْنَ - کیا تم کو نہین معلوم ہے کہ ایک زندیق بیدین نے جناب صادقؑ سے خدا پر
یہہ اعتراض کیا کہ اپنے کل بندون کو خدا نے مطیع اور فرمانبردار کیون نہ پیدا کر دیا مطلب
اُسکا یہہ ہے کہ اگر سب خلق مطیع پیدا ہوتی یہہ جھگڑے اور فساد اور دشمنی خدا سے
اور خدا کے رسولون سے کیون دنیا مین ہوتی اور چونکہ اس دہریہ کا اعتقاد یہہ بہی تہا
کہ فطرت اور خلقت بدل نہین سکتی لہذا اگر خدا کی فطرت اپنے بندون کی نسبت یہی ہوتی کہ
مطیع رہین کوئی فرد بشر کافر نہ ہوتا - وَلَمْ یَدْرِ ذٰلِکَ الْجَاهِلُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
خَلَقَ کُلَّ عِبَادِهٖ عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَعْطَاهُمُ الْخِیَرَةَ وَلَمْ یُجْبِرْهُمْ
عَلَی الدِّیْنِ - اس جاہل کو یہہ معلوم نہ تہا کہ خدا نے کل مخلوقات کو فطرت اسلام پر
پیدا کیا مگر بعد پیدا کرنے کے اُنکو مجبور نہین کر دیا کہ ضرور مطیع رہین بلکہ فاعل مختار
کیا اور نیک اور بد سمجہنے کی عقل اُنکو عطا فرمائی - کَمَا یَقُوْلُ اِنَّا هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ
اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا - جیسا فرماتا ہے ہمنے آدمی کو راہ بتلا دی اور اُسے اختیار
دیا چاہے شکر گزار اور مومن رہے چاہے ناسپاس بنکر کافر ہو جائے - فَاِنْ کَانَ
خَلَقَهُمْ مَجْبُوْرِیْنَ لَمْ یَکُنْ لَهُمْ فِی الطَّاعَةِ ثَوَابٌ اگر اُن کو اپنی طاعت پر مجبور پیدا
کرتا ثواب عبادت اُنکو ہرگز نہ ملتا - وَکَذَالِکَ سَاَلَ ذٰلِکَ السَّائِلُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
لِمَ اَبْلٰی اَنْبِیَائَهٗ بِالْبَلَایَا ثُمَّ ذَکَرَ زَلَّاتِهِمْ فِیْ کُتُبِهٖ وَاَمَرَ الْاُمَّةَ اَنْ
یُعْلِنُوْا بِمَصَائِبِهِمْ وَهَلْ هٰذَا اِلَّا اِذْلَالٌ لَهُمْ - اسی طرح اس احمق نے یہہ بہی سوال
کیا کہ خدا نے جن انبیا کو معزز نبوت سے کیا پہر کیون اُنکو مصائب مین گرفتار کر کے اُن کی
لغزشون کو اپنی کتابون مین صاف صاف بیان کر دیا اور امت کو حکم دیا کہ اُنکی ذلتون کو
علے الاعلان خوب طرح بیان کرو کیا اس طریقہ سے اُنکی ذلت دہی خدا نے نہین کی - وَ
اَجَابَ الصَّادِقُ وَاَیْضًا مَوْلَانَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ ذٰلِکَ السُّوَالِ
بِاَجْوِبَةٍ شَافِیَةٍ لَا نَرٰی ذِکْرَهَا مُتَعَلِّقًا لِمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ فِیْ هٰذَا الْبَابِ -
جناب صادقؑ اور نیز جناب امیرؑ نے جو جو جوابات اس کے ارشاد فرمائے اُنکا لکہنا ہمکو
اس باب مین جس مطلب کے ہم درپے ہین اُس کے مناسب نہین ہے - بَلْ نَذْکُرُ مِنْهَا

مَا هُوَ الْاَهَمُّ فَالْاَهَمُّ - بلکہ بطور اختصار اُسی امر کو ذکر کرینگے جو اہم مطالب ہے -
وَهُوَ اَنَّ شِرَارَ الْاُمَّةِ اَيْضًا يُوْرِدُوْنَ عَلٰى نَبِيِّنَا اِنَّهٗ مَعَ كَوْنِهٖ عَالِمًا بِاَعْيَانِ
الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَامُوْرًا مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِاَنْ يُجَاهِدَ الْكُفَّارَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ - اور وہ امر ضروری یہہ ہے کہ بدکاران امّت محمدیہؐ بہی ہمارے نبیؐ پر اعتراض
کرتے ہین کہ باوجودیکہ حضرت منافقین صحابہ کو خوب پہچانتے تھے اور منافقین اور
کفار سے جہاد کرنے کا حکم خدا بہی تھا پہر کیون حضور نے ان مار آستین کو پالا اور اُن کا
تقرب بڑھایا اور اُنکو قتل نہ کر ڈالا اور جس قدر مصائب مین آپ کے اہلبیتؑ مبتلا
ہوئے سب اُنہین منافقین کے افعال اور کردار سے ہوئے - وَ اَيْضًا لَمْ يُحَارِبْ عَلِيٌّ
مَعَ كَوْنِهٖ اَشْجَعَ الْفُرْسَانِ وَصَبَرَ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً - اور یہہ بہی وہی
لوگ کہتے ہین کہ علی ابن ابیطالبؑ باوجودیکہ بڑے بہادر بے بدل تھے اور تمام لڑائیان
بزمانہ رسول اُنہین کے ہاتہہ سے سر ہوئین قریب ۳۰ برس کے کیون صبر کرتے رہے
اور کیون نہ ذوالفقار آبدار کھینچی - وَتِلْكَ الشُّبُهَاتُ وَاَمْثَالُهَا اِنَّمَا تَعْرِضُ اِمَّا
لِلسُّفَهَاءِ وَالْجَاهِلِيْنَ عَنْ مَصَالِحِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَوْ لِلْمُنْكِرِيْنَ الْمُعَانِدِيْنَ -
اور یہہ شبہات اور مثل اُس کے ایسے ہی شبہات یا تو محض نادان اور جاہلون کو عارض
ہوتے ہین اور یا منکرین اور دشمنان خدا کو جو کہ دانستہ ہٹ دہرمی کرتے ہین - وَالْجَوَابُ
اَنَّهٗ لَمَّا اعْتَقَدْنَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَنَّهٗ حَكِيْمٌ وَلَا يَخْلُوْا كُلُّ فِعْلٍ مِنْ اَفْعَالِهٖ
تَعْذِيْبًا كَانَ اَوْ اِمْهَالًا عَنِ الْحِكْمَةِ - جواب عام تو یہی ہے جب ہم نے اعتقاد کر لیا کہ
خدا حکیم ہے اور کوئی فعل اُس کا حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہے عذاب دے یا مہلت
دے - وَاَيْضًا لَمَّا اٰمَنَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعِصْمَتِهٖ مِنَ
الْخَطَايَا سِيَّمَا فِيْ تَعْمِيْلِ اَوَامِرِ اللّٰهِ وَنَوَاهِيْهِ - اور یہہ بہی دیکھو کہ ہم نبوت پر
اپنے نبیؐ کے ایمان لائے اور اُنکا معصوم ہونا گناہون سے خاص بجا آوری احکام آلہی مین اور باز
رہنا اُن چیزون سے جن سے خدا نے اُنکو منع فرمایا ہمارا عقیدہ ہے - فَكَيْفَ يَحِقُّ
بِنَا اَنْ نَشُكَّ فِيْمَا اَخْتَارَهُ اللّٰهُ مِنَ ابْتِلَاءِ اَنْبِيَائِهٖ وَاَوْصِيَائِهِمْ اِنَّ هٰذَا

اَمْرٌ قَبِیْحٌ وَاِنَّ فِیْهِ اِهَانَةً لَّهُمْ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ - اب کیونکر ہم کو شایان ہے سکر
کرین کہ جو کچھہ خدا نے انبیا پر بلا اور مصیبت نازل کی خواہ اوصیا پر برحق پر یہہ امر قبیح ہے
اور اس مین انبیا اور اوصیاے انبیا کی اہانت ہوتی ہے - وَاَمَّا عَدَمُ الْجِهَادِ مِنَ
الْمُنَافِقِیْنَ مَعَ کَوْنِهٖ مَامُوْرًا بِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَعَ کَوْنِهٖ عَالِمًا بِاَعْیَانِهِمْ
فَلِکَوْنِهِمْ حَدِیْثَ الْعَهْدِ بِالْاِسْلَامِ - منافقین سے جہاد نہ کرنا باوجودیکہ جناب رسول
سب کو پہچانتے تھے اور حکم خدا بھی آپکو تہا اسکی وجہ یہی ہے کہ ابھی لوگ تازہ تازہ مسلمان
ہوئے تھے چنانچہ قصہ غدیر خم مین یہہ سب خود حضرت سے دونو فریق روایت کرتے ہین -
وَاَمَّا سُکُوْتُ عَلِیٍّ وَصَبْرُهٗ عَلَی الْاَذٰی فَمِنْ اَعْظَمِ الْمَصَالِحِ فِیْهِ اَنَّهٗ صَبَرَ حَتّٰی
اجْتَمَعَ عَلٰی نُصْرَتِهٖ اٰلَافٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَدْ کَانَ مَعَهٗ اَشْخَاصٌ مَعْدُوْدَةٌ
یَوْمَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْهِ صلعم - جناب امیر کا سکوت کرنا اور مصایب پر صبر کرنا
اُس کی بڑی بھاری مصلحت یہہ ہے کہ ہزارون آدمی آپکی نصرت پر اسی زمانہ سکوت مین
جمع ہوئے اور بروز وفات جناب رسول صلعم سواے چند برگزیدہ صحاب کے اور کوئی نہ تہا - وَاَیْضًا
لَا تَتِمُّ حُجَّةٌ وَلَا یَنْقَطِعُ عُذْرٌ اِلَّا بِالْاِمْهَالِ - یہہ بھی وجہ قوی آپکے سکوت اور
صبر کی ہے کہ حجت خدا اور قطع کرنا عذر بندگان الٰہی کا بدون مہلت کافی دینے کے ہنین
ہو سکتا - وَقَدْ اَمْهَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَدُوَّهٗ اِبْلِیْسَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَعَ کَوْنِهٖ
قَادِرًا مُقْتَدِرًا عَلٰی بَطْشِهٖ وَاِهْلَاکِهٖ - دیکھو خدا نے اپنے دشمن ابلیس کو قیامت
تک کی مہلت دی ہے حالانکہ ہمیشہ اُس کے ہلاک کر دینے پر قادر ہے - وَقَدْ تَمَّتِ الْحُجَّةُ عَلٰی
اَعْدَائِهِمْ فِیْ تِلْکَ الْاَزْمِنَةِ وَزَادَ ثُبُوْتُهَا وَظَهَرَ عَلٰی کُلِّ مَنْ شَهِدَ اَوْ سَمِعَ بِمَا جَرٰی
عَلَیْهِ - حجت خدا دشمنان اہلبیت پر اسی زمانہ مہلت مین اچھی طرح سے ظاہر ہوئی اور جو کوئی
مقام عداوت پر موجود تھا - اور جس نے سُنا ضرور اُس کو ان مظالم پر اطلاع ہوئی - اِذْ تَدَعُ اَمْرًا
لَمْ یَدَعْ - دشمنون کی ہمراہی سے جدا ہوا یا نہوا - وَاَیْضًا مِنَ الْمَصَالِحِ فِی الْاِمْهَالِ
اَنَّهُمْ مَعَ مَا کَانُوْا لَا یُبَالُوْنَ فِی الْاَذٰی وَمُخَالَفَةِ الْوَصِیَّةِ الَّتِیْ اَوْصَاهَا
نَبِیُّهُمْ - یہہ بھی مہلت دینے مین ایک مصلحت تہی کہ باوجودیکہ ایذا دہی اہلبیت اطہار مین

اون ظالمین کو کچھہ باک نہ تہا اور خلاف وصیت رسولؐ جو بحق اہلبیت کی تہی اُسکے کرنے مین پورے بے خوف تھے۔ وَمَعَ ذٰلِكَ يُخْفُوْنَ مَا يَاتُوْنَ بِهٖ اَذْيَا وَلُوْنَ مَا ارْتَكَبُوْهُ اور باوجود اس کے جو گزند اور ایذا بنسبت اہلبیت نبی کے پہنچی۔ مسلمان اسکو چھپاتے تھے اور ہر ظلم کی تاویل کرتے تھے۔ وَيُنْكِرُوْنَ مُعَادَاتَهُمْ بِالْوَصِيِّ الْمُطْلَقِ اور انکار کرتے تھے کہ ہم کو علی سے کچھہ دُشمنی نہین ہے۔ بلکہ یہہ سبب ہے اور یہہ وجہ ہے اس بات کرنے کی۔ وَكُلَّمَا بَعُدَ الْعَهْدُ زَادَتْ غَيُّهُمْ وَازْدَادَ طُغْيَانُهُمْ۔ اور جس قدر وفات نبی کو زمانہ زیادہ گزرتا گیا۔ اُنکی گمراہی بڑھی اور نافرمانی امام برحق کی اب تو درجۂ انتہا کو پہنچی۔ جس کو معرکۂ کربلانے پورا ثابت کردیا۔ اب مین تمہید سے فارغ ہو چکا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ!

باب دوم

سبب معجزنمائی امام حسینؑ کی اثبات حقیت اسلام ہے اور انکی وفات اور غیبت امام مہدیؑ کی مناسبات

نَقُوْلُ اِنَّ اَوْصِيَاءَ هٰذَا النَّبِيِّ الَّذِىْ خَتَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النُّبُوَّةَ يَجِبُ عَلَى اللّٰهِ تَائِيْدُهُمْ بِالْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰيَاتِ لِوَجْهَيْنِ۔ مین کہتا ہون۔ کہ یہہ نبی ہمارے محمد صلعم جنپر خدانے نبوت کا خاتمہ فرمایا ہے اُنکے خلفا اور اوصیا کی تائید معجزات اور کرامات سے کرنی دو وجہ سے خدا پر واجب تہی۔ اَحَدُهُمَا وَهُوَ السَّبَبُ الْعَامُّ الَّذِيْ يُوْجِبُ تَائِيْدَ كُلِّ نَبِيٍّ وَوَصِيٍّ بِالْمُعْجِزَاتِ۔ ایک تو وہی عام سبب ہے جس کے رو سے ہر نبیؐ اور وصیؑ کی تائید معجزات سے واجب ہوتی ہے جیساکہ تمہیدی باب مین گزرا۔ وَهُوَ تَصْدِيْقُهُ وَتَفْرِيْقُهُ مِنْ عَوَامِّ الْاُمَّةِ وَتَبْكِيْتُ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ۔ اور وہ سبب یہی ہے۔ کہ اس نبی یا وصی کی تصدیق نبوت اور امامت ہو جائے اور عام خلایق سے وہ الگ اور متمیز ہو کر نبی یا وصی مانا جائے اور کُفّار اور مشرکین جو منکر ہون اُن کے دم بند کر دئے جائین اور چپ ہو جائین۔ وَثَانِيْهِمَا وَهُوَ الْاَخَصُّ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى بَعْضِ اُمَّةِ نَبِيِّنَا الَّتِيْ اَنْكَرَتْ وُجُوْبَ اِقَامَةِ الْوَصِيِّ

وَالْخَلِيفَةِ عَلَى اللّٰهِ۔ دوسرا سبب خاص بہ نسبت بعض امت محمدی کے ہے جس نے انکار کیا ہے۔ کہ خدا پر خلیفہ نبی کا مقرر کرنا ضرور نہین ہے۔ وَادَّعَتْ اَنَّ نَبِيَّهُمْ لَمْ يَنُصَّ وَلَمْ يُوصِ فِي اَمْرِ الْخِلَافَةِ بَلْ اَهْمَلَ كُلَّ الْاِهْمَالِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ اور جس تباہ کار امت نے دعوے کیا ہے۔ کہ اُس کے نبی نے کسی کی نسبت اپنا خلیفہ اور وصی ہونا صاف صاف ارشاد نہین فرمایا۔ اور نہ کسی کی نسبت وصیت کی امت کو۔ کہ اس کو میرا خلیفہ سمجھنا۔ پناہ بخدا ایسا جھوٹ اور یہہ افترا اپنے نبی پر!!! مَعَ اَنَّهُ صَلْعَم لَمْ يَتْرُكْ بَيَانَ جُزْئِيَّاتِ الْاُمُورِ حَتّٰى اَرْشِ الْخَدْشِ۔ حالانکہ اُس نبی نے چھوٹی چھوٹی بات بہی نہ چھوڑی۔ جس کا بیان نفرمایا ہو۔ تا ایکہ ذرا بدن کسی کا چھل جائے کسی کے سبب سے اُسکا معاوضہ بہی بیان کر دیا ہے۔ نہ کہ ایسا امر اہم جس سے اتمام دین ہوتا ہے۔ وَكَمَا يَجِبُ تَاْيِيدُهُمْ بِالْمُعْجِزَاتِ اِلٰى زَمَانِ وِصَايَتِهِمْ كَذٰلِكَ يَجِبُ اَنْ يَخْتَارَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ طَرِيقًا وَاضِحًا لِذٰلِكَ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ اَيْضًا۔ اور جس طرح واجب ہے۔ کہ زمانۂ حیات مین اس وصی نبیؐ کی تائید اُنکے معجزات سے ہو۔ اسی طرح بعد اُنکی وفات کے بہی ایسا طریقہ خدا پسند فرمائے۔ کہ اُنکی خلافت اور امامت کا ثبوت باقی رہے۔ لِكَيْ لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ اَرَادَ الْاِهْتِدَاءَ بِدِينِ نَبِيِّنَا طَرِيقُ الْحَقِّ وَلَا يَنْتَهِيَ اِلَى الْجَبْرِ۔ تاکہ بعد وفات اُنکے بہی جب کوئی ارادہ دین حق اختیار کرنے کا کرے اُسپر بنظر ملاحظہ اُنہین معجزات کے دین حق پوشیدہ نہ رہے اور وہ ایسا طریقہ نہو۔ کہ مجبور ہو کر آدمی ایمان لائے بلکہ آزاد اور خود مختار ہو کر قبول اسلام کرے۔ وَهٰذَا الْغَرَضُ يَحْصُلُ بِاَنْ يَخْتَارَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَحَدًا مِنْ اَوْصِيَاءِ نَبِيِّنَا فِي كَوْنِهِ مُظْهِرًا لِلْمُعْجِزَاتِ وَمُؤَيِّدًا بَعْدَ مَوْتِهِ بِالْاٰيَاتِ اور یہہ غرض ہدایت خلق کی اس طرح بہی پوری ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارے نبی کے ایک ہی وصی اور خلیفہ کو خدا بعد اس کے مرنے کے صاحب آیات اور معجزات اختیار کرلے ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ الْاُمَّةُ الْمَنْحُوسَةُ مُنْكِرَةً عَنْ اِمَامَتِهِمْ وَمُبْغِضَةً لَهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ۔ پہر چونکہ بہت لوگ امت کے ان امامون کی امامت اور خلافت سے منکر ہوئے

اوران ائمہ سے بغض اور عداوت اپنا شعار گردانا ہر زمانہ مین اور ہر وقت مین وَكَانَتْ لَا يَرْضىٰ بِحَيَاتِهِمْ مَادَامُوْا فِيْهَا - اور اس قدر دشمنی اور عداوت پر کمر باندھی کہ انکی زندگی ظاہری چند روزہ بھی گوارا نہ کرتے تھے - حَتّٰى اَنَّهَا قَتَلَتْ اِثْنَيْنِ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ وَتِسْعَةً مِنْهُمْ بِالسَّمِّ - یہانتک تو عداوت کی - کہ دو اماموں کو تلوار سے شہید کیا - اور نو اماموں کو زہر سے شہید کیا - وَلَمْ تَكْتَفِ بِالْقَتْلِ اَيْضًا بَلْ جَعَلَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ يَوْمَ عِيْدٍ وَسُرُوْرٍ وَتَبَرَّكَتْ بِهٖ - اور شہید کرنے پر بھی اکتفا نہ کی - بلکہ بروز عاشورا روز شہادت امام حسینؑ اور تباہی خاندان رسالت کو عید کا دن اور خوشی کا مقرر کیا - خاص مکہ معظمہ مین اللہ اللہ !!! اور یہہ اعتقاد کیا - کہ آج کی زینت اور سرور مین بڑی برکت ہے (خوب طرح خوشیان مناؤ!) وَطَابَتْ نَفْسًا اَنْ تَبِيْدَهُمْ مِنْ اٰخِرِهِمْ عَنْ جَدِيْدِ الْاَرْضِ - اسی بات مین دلی خوشی سمجھی - کہ ان اماموں کا نام و نشان روئے زمین سے اٹھ جائے - وَلَا تَرْضىٰ بِاَنْ يُذْكَرُوْا بِخَيْرٍ وَاَنْ يُظْهِرَ اَحَدٌ مِنْ كَرَامَتِهِمُ الَّتِيْ مَنَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالىٰ اِيَّاهُمْ - اور اسپر بھی راضی نہوئے کہ کبھی ان اماموں کا ذکر خیر کیا جائے - یا کوئی شخص انکی کرامت اور بزرگی خداداد کا ذکر کرے - سِيَّمَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ مَعَ كَوْنِهٖ بَاذِلًا مُهْجَتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاضِيًا مَرْضِيًّا بِاِهْرَاقِ دَمِهٖ وَدَمِ اَعِزَّتِهٖ حَتّٰى اَصَاغِرِ بَنِيْهِ وَهَتْكِ حَرِيْمِهٖ وَنِسَائِهٖ - خاص کر امام حسینؑ جو تیسرے امام اور خلیفہ ہین - حالانکہ انہون نے اپنی جان دی راہ خدا مین اور راضی اور خوشنود رہے اپنی اور اپنے عزیزوں کی خون ریزی پر بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسی امت کی نجات کی غرض سے قربانی کرا دیے - اپنی ناموس کی پردہ دری امت کی پردہ داری کی غرض سے گوارا فرمائی - وَبَرَزَ مُجَاهِدًا لِهِدَايَةِ الْاٰلَافِ اُلُوْفٍ مِنْ اَعْدَائِهٖ عَهْدًا مَعْهُوْدًا مِنَ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ صَلعم - لاکھوں دشمنوں سے لڑنے کو تنہا خواہ تیغ چند لیکر روانہ ہوئے - محض بغرض ہدایت نہ براہ عداوت اور یہہ جانا حضرت کا اور یہہ جہاد بنظر اسی عہد و پیمان کے تہا - جو آپکے جد نامدار سے خدا نے لیا تہا -

كَمَا سَارَ مُوسٰى وَهَارُوْنُ وَبَعْضُ الْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْنَ يَصِفُهُمُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ
وَاَرْسَلْنَاهُمْ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ - جس طرح کہ حضرت موسے اور حضرت ہارون
یا اور پیغمبرون کو خدا نے تن تنہا لاکھون کی ہدایت اور سرکوبی کی غرض سے بہیجا تھا جیسا کہ قرآن
مجید مین فرماتا ہے کہ ہم نے اُنکو لاکھ بلکہ لاکھ سے زیادہ کی طرف بہیجا تہا - تَذَكَّرُوْا يَا اَخِيْ فِيْ قَضِيَّةِ
مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ رُوْحِيْ لَهُ الْفِدَا - اب ذرا یاد کرو اے برادران دینی حضرت مسلم بن
عقیلؑ کی روانگی اور شہادت اور جہاد کو - فَاِنَّهٗ اَيْضًا اَرْسَلَهُ الْحُسَيْنُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
بَلْ يَزِيْدُوْنَ - آپکو بھی امام حسینؑ نے لاکھ آدمی بلکہ لاکھون کی ہدایت کے واسطے بہیجا تہا -
فَمَا اَحْسَنَ مَا اَدّٰى وَمَا اَعْظَمَ مَا تَصَدّٰى وَمَا اَبْيَنَ مَا كَدَحَ وَمَا اَبْدٰى مَا بِهٖ سَمَحَ -
کیا اچہی طرح سے ادائے خدمت کی اور کیسے بڑے کام کے درپے ہوئے اور کیسا ظاہر ہوا اُنکی
کوشش کا حال اور کیسی کہلی ہوئی جوانمردی کی - وَهَلْ تَرٰى فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَهٗ مُجَاهِدًا
بَرَزَ وَحِيْدًا مِثْلَ بِرَازِهٖ - دین اسلام کے مجاہدین مین سوائے حضرت مسلم کے اور کوئی بہی
نظر آتا ہے کہ تنہا اس طرح لاکھون دشمنون سے لڑا ہو - وَاَبْرَزَ الْبَطَالَةَ وَالسِّيَادَةَ وَ
النَّبَالَةَ مِثْلَ اِبْرَازِهٖ - اور جوانمردی اور سیادت اور بامردی اصالت کی ایسی کسی نے ظاہر
کی ہو - وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُسَيْنُ مَعَ كَوْنِهٖ مُطِيْعًا لِاَمْرِ اللّٰهِ وَاَمْرِ جَدِّهٖ (وَلِهٰذَا صَارَ
وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ وَصَاحِبَ اٰيَاتٍ بَاهِرَاتٍ وَمُعْجِزَاتٍ ظَاهِرَاتٍ) كَيْفَ يَلُوْمُهٗ
سُفَهَاءُ الْاُمَّةِ فِيْ جِهَادِهٖ هٰذَا - اور خلاصہ کلام یہہ ہے کہ امام حسینؑ باوجودیکہ مطیع
اور فرمانبردار خدا کے اور اپنے نانا کے تھے (اور اسی سبب سے عزت یافتہ ہوئے خدا کی درگاہ
مین اور معجزات اور کرامات اُن سے ہوتے ہین) دیکھو کہ نادان امت محمدیؐ کے کیسی کیسی
ملامت اُنکی کرتے ہین اِس جہاد کرنے مین جو آپنے کربلا مین کیا ہے - حَتّٰى اَنَّهُمْ
يَرْمُوْنَهٗ بِاَنَّهٗ اَلْقٰى نَفْسَهٗ وَاَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ عَامِدًا اِلَى التَّهْلُكَةِ وَخَالَفَ
النَّهْيَ الْوَارِدَ فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ
یہان تک کہ اُس جناب پر الزام لگاتے ہین کہ دیدہ و دانستہ آپکو اور اہل و عیال کو ہلاکت
مین ڈالا اور قرآن مجید مین جو خدا نے منع فرمایا ھے کہ اپنے اختیار سے ہاتہ پاؤن چلتے

ہوئے انکو ہلاکت مین نہ ڈالو اُس کے خلاف حضرت نے کیا - وَلَمْ یَدْرِ ذٰلِکَ الْقَائِلُ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ وَاَوْصِیَائَہُمْ مِنْ شَاْنِہِمْ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ اَنْ یُّعَرِّضُوْا نُفُوْسَہُمْ لِلْہَلَاکِ ہِدَایَۃً لِعَوَامِ الْاُمَّۃِ - اس کہنے والے کو یہہ خبر نہین ہے کہ انبیا اور اُنکے اوصیا کی شان سے یہہ بات ہے کہ اپنے تئین بعض اوقات ہلاکت اور مصیبت مین ڈالین تاکہ عام امت کی ہدایت پوری ہو - فَکَمْ مِنْ نَبِیٍّ قَدْ قُتِلَ وَکَمْ مِنْہُمْ قَدْ اُسِرَ وَکَمْ مِنْہُمْ قَدْ اُلْقِیَ فِی النَّارِ - بہت سے نبی ایسے گذرے ہین کہ امت کے ہاتھ سے قتل کئے گئے اور بہت سے قید ہوئے اور بہت سے آگ مین ڈالے گئے - وَکَمْ مِنْہُمْ قَدِ ابْتُلِیَ بِاسْتِہْزَاءِ الْکُفَّارِ حَتّٰی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِمْ وَمَا یَاْتِیْہِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَہْزِؤُنَ - اور بہت سے نبی سے کفار نے ٹھٹھا اور مذاق کیا تا اینکہ خدا نے فرمایا ہے کہ جب اُنکی ہدایت کو نبی اور رسول آتا تہا اُس سے تمسخر کیا کرتے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب کے قصوں کو قرآن مین پڑہو - فَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ طُغْیَانَ الْاُمَّۃِ ہٰکَذَا وَکَانَ لُزُوْمُ الْحُجَّۃِ لَا یَرْتَفِعُ فِیْ حِیْنٍ مِنَ الْاَحْیَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ - جب خدا نے امتِ محمدی کی نافرمانی اور بدعنوانی ایسی جان لی کہ خلیفہ اور وصی محمد صلعم کو زندہ نہین چھوڑتے اطاعت اور فرمان پذیری کیسی اور حجت خدا کا قایم رہنا ہر وقت لازم تہا قیامت تک - فَاقْتَضَتْ حِکْمَتُہُ الْبَالِغَۃُ لِہِدَایَۃِ خَلْقِہٖ اَنْ یَصْطَفِیَ وَصِیَّیْنِ مِنْ اَوْصِیَاءِ مُحَمَّدٍ صلعم - پس اُس کی حکمت جو ہر طرح پوری ہے اسکی مقتضی ہوئی کہ ہمارے نبی کے اوصیا اور خلفا مین سے دو وصی اور امام ایسے پسند کرے - فَیَجْعَلُ مَمَاتَ اَحَدِہِمَا کَالْحَیٰوۃِ وَہُوَ الْحُسَیْنُ الشَّہِیْدُ ؑ - ایک امام اور خلیفہ کی موت کو مثل حیات کے فرمادے یعنی جو کام زندگی مین آدمی کر سکتا ہے وہ بعد شہادت کیا کرین اسلئے کہ شہید راہ خدا زندۂ جاوید ہے - وَیَجْعَلُ حَیٰوۃَ اَحَدِہِمَا بِالْغَیْبَۃِ الْمُتَطَاوِلَۃِ کَالْمَمَاتِ وَہُوَ الْمَہْدِیُّ الْہَادِیْ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنَ الْاَئِمَّۃِ - اور ایک امام اور خلیفہ کی زندگی بوجہ غائب رہنے کے زمانہ دراز تک مثل موت کے فرمادی - اَمَّا جَعْلُ حَیٰوتِہٖ کَالْمَمَاتِ فَلِاَنَّ الْاُمَّۃَ الظَّالِمَۃَ غَایَۃُ بُغْیَتِہِمْ اَنْ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ مِنْ اَوْصِیَاءِ مُحَمَّدٍ حَیًّا -

امام آخر الزمان کی زندگی مثل موت کے اسواسطے پسندیدۂ خدا ہوئی کہ ظالمان امت کی نہایت آئندہ اور خواہش یہی تہی اور اب بہی ہے کہ خلیفۂ رسول خدا اور رسول کا بنایا ہوا دُنیا مین زندہ نرہنے پائے چنانچہ گیارہ کو تو مار چکے تیغ سے اور زہر سے ۔ لِاَنَّهٗ يُبْطِلُ بِوُجُوْدِهٖ وَبِاِنْفَاذِ اَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ مَا اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلَيْهِ مِنَ الْاَبَاطِيْلِ فِيْ اَمْرِ الْخِلَافَةِ ۔ اس لئے کہ اگر امام زندہ رہکر اُن مین اپنے حکم کو جاری کرین تو یہہ عقیدہ امت کا جو خلافت کے بارے مین ہے پہلے تو اسکو باطل کرنا ضرور ہوگا ۔ وَهُمْ يُصِرُّوْنَ عَلَيْهَا وَلَا يَصْتَدُّوْنَ بِهُدَاهُ فَيَجِبُ اِفْنَاؤُهُمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ ۔ اور یہہ لوگ ایسے جمے ہوئے ہین اس عقیدہ پر کہ ہرگز اس سے جدا ہونگے اور اسی باطل پر اصرار کرینگے چنانچہ گیارہ امام پر گیارہ مرتبہ تجربہ ہو چکا پس ضرور ہوگا کہ یہہ سب کے سب قتل کئے جائین اور قیامت برپا ہو ۔ فَاَمْهَلَهُمُ اللّٰهُ اِلٰى زَمَانٍ طَوِيْلٍ كَمَا اَمْهَلَ قَوْمَ نُوْحٍ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۔ اب سوچنے اور سمجھنے کے واسطے انکو غیبت امام سے مہلت دی جیسے حضرت نوح کی امت کو مہلت ساڑہے نوسو برس کی دی تہی ۔ وَاَقَامَ لَهُمُ الْحُجَّةَ بِظُهُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ عَنِ الْحَيِّ الْاَبَدِيِّ الشَّهِيْدِ ۔ حضرت نوح تو خود زندہ رہے تھے اس لئے کہ اُنکے خون کی پیاسی امت نہ تہی اور یہان اتمام حجت کا طریقہ یہہ رہا کہ ایک زندۂ جاوید شہید مظلوم کے معجزات روزانہ پیاپے ظاہر ہوتے رہین کہ اُنکے ظہور سے ہدایت خلق پوری ہوا کرے ۔ فَهٰذَا الْاِمْهَالُ وَاِنْ كَانَ اِمْلَاءً لٰكِنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ رَاْفَةٌ وَّرَحْمَةٌ مِنْهُ لِلْعِبَادِ ۔ پس یہہ مہلت دہی غیبت امام سے اگرچہ بظاہر گسیختہ عنان کر دینا ہے مگر پہر بہی اگر غور کیا جائے تو عین مہربانی اور رحمت خدا کی رحمۃ للعالمین کی امت پر ہے ۔ لَعَلَّ يَتَرَاجَعُوْا اِنْ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ فِي الطُّغْيَانِ قَدْ بَلَغُوْا حَدًّا لَيْسَ دُوْنَهٗ حَدٌّ اٰخَرُ ۔ تاکہ اس مدت دراز مین بہی شاید اپنی عقل فطری کی طرف رجوع کرین اگر اُنکے خیال مین یہہ بات آجائے کہ ہمنے تو حد کر دی خدا کی نافرمانی مین اور انتہا کو پہنچا دی ۔ سرکشی جو کسی امت نے ایسی کی تہی ۔ وَلَعَلَّهٗ لِهٰذَا يَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۔ اور شاید ایسی ہی مہلت دہی کی نسبت خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ ہم اُنکو اپنے حال پر چہوڑ دیتے ہین اس لئے

کہ روش حکیمانہ ہماری استوار ہے۔ فَاِنَّ الْمَکِیْدَۃَ یَسْتَحِیْلُ اَنْ تُنْسَبَ اِلَی اللّٰہِ اس لئے کہ مکر اور فریب کی نسبت کرنی تو خدا کی طرف محال ہے۔ بَلِ الْمُرَادُ اَنَّ اِمْلَائَہٗ غَضَبٌ فِی الظَّاہِرِ وَرَحْمَۃٌ فِی الْبَاطِنِ۔ بلکہ مراد یہہ ہے کہ خلایق کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور عذاب اُنپر جلدی نازل نکرنا بظاہر تو غضب خدا معلوم ہوتا ہے اور باطن مین عین رحمت اور شفقت ہے۔ وَاِنَّمَا قُلْنَا اَنَّ ذٰلِکَ الْاِمْہَالَ رَاْفَۃٌ وَرَحْمَۃٌ مَعَ اَنَّہٗ وَقَعَ لِاشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰہِ کَمَا فِی الْکَافِیْ۔ اور یہہ جو ہم نے کہا کہ یہہ مہلت وہی بنظر رحمت اور مہربانی خدا کی ہے اگرچہ شدت غضب الٰہی سے اس قدر طولانی غیبت امام مہدیؑ کی ہوئی ہے چنانچہ کافی مین وارد ہے۔ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ یَا ثَابِتُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ کَانَ وَقَّتَ ھٰذَا الْاَمْرَ اِلَی السَّبْعِیْنَ فَلَمَّا اَنْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَخَّرَہٗ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ وَمِائَۃٍ۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے وارد ہے حضور نے فرمایا اے ثابت بیشک خدا نے یہہ امر یعنی صاحب الامرؑ کی مدت مثلاً ستر کی مقرر کی تھی پھر جب امت نے ایسی شقاوت کی کہ امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل کیئے گئے اہل زمین پر شدت غضب الٰہی کی ہوئی اب وہ ایک سو چالیس تک پیچھے ہٹا دیا گیا یعنی جو زمانہ ظہور پہلے مقرر تہا اُس سے دوچند زمانہ کے بعد اب ظہور امام زمان ہوگا۔ فَنَقُوْلُ اِنَّ غَضَبَ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ یَکُوْنُ عَلٰی نَوْعَیْنِ۔ اب ہم کہتے ہین کہ خدا کا غضب بندون پر دو طرح سے ہوتا ہے۔ نَوْعٌ یَتْبَعُہٗ عَذَابٌ وَنِقْمَۃٌ وَنَوْعٌ یَکُوْنُ لِلتَّادِیْبِ وَالتَّنْبِیْہِ۔ ایک قسم غضب کی تو وہی ہے (خدا کی پناہ) کہ اُس کے ساتہہ عذاب ہی نازل ہوتا ہے اور مہلت بہی توبہ کرنے کی نہین ملتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا اور ایک قسم غضب کی بنظر تنبیہ اور تادیب کے ہوتی ہے اُسمین پوری مہلت ملتی ہے۔ وَلَمَّا کَانَ سُبْحَانَہٗ اَرْاَفَ عَلٰی عِبَادِہٖ وَلَاسِیَّمَا عَلَی الْاُمَّۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ۔ پہر چونکہ خدا اپنے بندونپر عموماً اور خاصکر امت محمد پر مان باپ سے زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔ فَغَضِبَ عَلَیْھِمْ اَوَّلًا بِالْاِمْھَالِ لِکَیْ یَتُوْبُوْا اِلَیْہِ وَیَرْجِعُوْا عَمَّا اعْتَقَدُوْہُ۔ پس پہلے غضب الٰہی اس طرح سے بنظر تنبیہ کے ہوا ہے کہ انکو مہلت کافی دیگئی تاکہ دلائل اور آیات اور معجزات کو

دیکھکر توبہ کرین اور اپنے عقیدہ باطل سے حق کی طرف رجوع کرین - وَهُوَ يَقُولُ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ -
اور خود قرآن مین خدا فرماتا ہے کہ خدا تمہاری امت کو اے محمدؐ عذاب نہ کریگا جب تک تمہارا
قدم درمیان مین ہے شاید مراد یہہ ہے کہ جب تک تم زندہ ہو اور بعد تمہارے بھی خدا
اونکو عذاب نکریگا اُس حالت مین کہ وہ لوگ اپنے گناہون سے توبہ اور استغفار کرین
یہ پرورش برکت سے اُسی نبیؐ کے ہے جسکی خانہ بربادی امت کر رہی ہے افسوس ہزار
افسوس مُسلمانون اب بہی سنبہلو - فَهٰذَا الْاِمْهَالُ اِخْتِبَارٌ لِلْخَلَائِقِ مِنْ اَنَّهُمْ
هَلْ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ اَمْ لَا - پس یہہ مہلت وہی امام غائب کے زمانۂ ظہور تک بنظرِ
امتحان خلایق ہے کہ آیا غیب پر ایمان لاتے ہین یا نہین پڑہو سورۂ بقر کی شروع
آیات کو اور ایمان لاؤ - وَهٰذَا الْاِخْتِبَارُ هُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِ الْحُسَيْنِ لِطَائِفَةِ
مُؤْمِنِي الْجِنِّ حَيْثُ قَالَ وَاِنْ اَقَمْتُ فِيْ مَكَانِيْ هٰذَا فَبِمَا ذَا يُبْتَلٰى هٰذَا الْخَلْقُ
الْمَنْحُوْسُ وَبِمَاذَا يُخْتَبَرُوْنَ - اور یہی امتحان مراد ہے امام حسین عؑ کے ارشاد مین جو
آپنے ایک گروہ مومنین جن سے فرمایا تہا کہ اگر مین اسی جگہ ٹہر جاؤن (اور کربلا کو
روانہ نہون) پہر کس چیز سے امتحان لیا جائیگا اس خلق تباہ کار کا اور کس طرح سے
یہہ لوگ امتحان مین آئینگے (دیکھو باب ۵ جلد اول اسی کتاب کو) فَاِنَّ نَبِيَّنَا صلعم كَمَا
اَخْبَرَ بِالْكَائِنَاتِ الْعَظِيْمَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ قَبْلَ وُقُوْعِهَا - اس لئے کہ ہمارے
نبیؐ نے جس طرح اور بڑے بڑے واقعات کی پیشین گوئی فرمائی ہے جو امت مین بعد وفات
آنحضرت ہونے والے تھے - كَذٰلِكَ اَخْبَرَهُمْ بِغَيْبَةِ الثَّانِيْ عَشَرَ مِنْ خُلَفَائِهٖ وَكَذٰلِكَ
اَوْصِيَاءُهٗ اَخْبَرُوْ بِهَا - اسی طرح یہہ بہی ارشاد فرمایا ہے کہ میرا بارہوان خلیفہ اور وصی
پیدا ہوکر غائب ہوجائیگا اور اسی طرح گیارہ اماموں نے بہی یہی پیشین گوئی کی تہی -
فَافْتَرَقَتِ الْاُمَّةُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى فِرْقَتَيْنِ - اُسی خلافت کے جھگڑے کی
وجہ سے اس بارہ مین بہی امت کے دو فرقہ ہوگئے - فِرْقَةٌ اٰمَنَتْ بِهٖ وَقَالَتْ كَيْفَ
نُنْكِرُ هٰذَا الْكَائِنَ الَّذِيْ اَخْبَرَ بِهٖ نَبِيُّنَا وَهُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ - ایک فرقہ تو

ایمان لایا اور کہاکہ ہم کیونکر انکار کرین اُس واقعہ کا جسکی پیشین گوئی ہمارے نبیؐ کرگئے ہین جو سب سچون سے زیادہ راستباز تھے - وَفِرْقَةٌ اَنْكَرَتْ وِلَادَتَهٗ وَغَيْبَتَهٗ لِاَنَّهٗ مُبْطِلٌ لِاِعْتِقَادِهَا فِيْ كَوْنِ الْخِلَافَةِ مِنَ اللّٰهِ - دوسرے فرقہ نے انکار کردیا - آپکے پیدا ہونے اور غائب ہونے سے اسلئے کہ جو عقیدہ اس فرقہ کا خلافت کے بارہ مین ہے کہ خدا کی طرف سے نہین ہے آپکی ولادت اور غیبت کے اقرار سے وہ عقیدہ باطل ہوتا ہے - فَاَمَّا مِنَّا الْمُنْتَظَرُ يَنْتَظِرُ ظُهُوْرَهٗ طَائِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاِنْفَاذِ مَوَاعِيْدِ اللّٰهِ مِنْ ظُهُوْرِ الْفَرَجِ وَنُزُوْلِ النِّقْمَةِ عَلَى الْاَعْدَاءِ قَائِلاً بِلِسَانِهٖ وَمُتَمَنِّيًا بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ - پس ہمارے امام مہدیؑ کے ظہور کا انتظار گروہ مومنین کو اس غرض سے ہے کہ جو جو وعدہ ہاے عظیمہ خدا نے ہمارے نبیؐ سے فرمائے ہین سب آپ کے ظہور کے بعد پورے ہونگے ہر قسم کی فراخ حالی ہمکو ہوگی اور ہمارے دشمنون پر عذاب نازل ہوگا یہی فرقہ زبان سے یہہ دُعا مانگتا ہے اور دل سے آرزو کرکے کہتا ہے خدایا جلدی ظہور امامؑ کردے اور راہ اُنکے ظہور کی باسانی کہولدے - وَاجْعَلْهُ طَالِبًا لِثَارِ الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ كَمَا قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ - خداوندا ہمارے امام زمان کو طالب خون ناحق حسینؑ مظلوم کا کردے کہ بڑی بیرحمی سے بیگناہ شہید کئے گئے ہین جیساکہ قرآن مین تونے ارشاد کردیا ہے - وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا - جو شخص مظلوم ہوکر مارا جائیگا (کیون حضرات امام حسینؑ سے بڑھکر کون مظلوم مارا گیا ہے) ہمنے اُس کے ولی (مثلاً پوتا) کو قدرت یا سلطنت دی ہے یعنی اُس کو انتقام لینے پر قادر کردیا ہے لازم ہے کہ وہ ولی (یا وارث) بیش از حد واجب قتل نکرے اس لئے کہ وُہی ولی فتحیاب اور مظفر اور منصور ہوگا - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ - وَفِرْقَةٌ مُنْكِرَةٌ بِلِسَانِهَا وَمُوْقِنَةٌ بِقَلْبِهَا تَتَمَنّٰى اَنْ يَخْرُجَ وَلِيُّ اَمْرِ الْحُسَيْنِ فَنَقْتُلَهٗ كَمَا قَتَلْنَا جَدَّهٗ بَلْ اَحَدَ عَشَرَ مِنْ اَجْدَادِهٖ - دوسرا فرقہ زبان سے تو انکار ولادت اور غیبت امام زمان کر رہا ہے مگر دل مین خوب یقین رکھتا ہے اور آرزو اُسکو یہی ہے کہ ولی قصاص حسینؑ خروج کرین کہ ہم اُنکو بھی قتل کرین جس طرح امام حسینؑ کو بلکہ مع

امام حسینؑ گیارہ حضرات کو شہید کر چکے ہین - فَالْمَہْدِیُّ الْمَوْعُوْدُ مُنْتَظَرٌ لِکِلَا الْفَرِیْقَیْنِ مِنْ ھٰذَیْنِ الْوَجْھَیْنِ - پس امام مہدیؑ جن کے ظہور کا وعدہ خدا نے فرمایا ہے دونو فریق مومنین اور دشمن دین اُنکے ظہور کے منتظر ہین انہین دونو وجہون سے - وَاِنَّ رَبَّنَا لَبِالْمِرْصَادِ لَا یَحْفِزُہُ الْبِدَارُ وَلَا یَخَافُ مِنْ فَوْتِ الثَّارِ - ہمارا پروردگار ٹہیک موقع وقت پر منتظر انتقام ہے جلدی انتقام لینے مین اُس کو شرم نہین ہے اور نہ اُس کو اس کا خوف ہے ایسا نہو کہ انتقام لینے کا وقت جاتا رہے اور فوت ہوجائے ہر وقت قادر ہے - وَھُوَ الْحَلِیْمُ الْجَبَّارُ وَالْکَرِیْمُ الْقَھَّارُ - وہی خدا کسی وقت پر تو بُردبار ہے اور کسی وقت غضبناک بہی پورا ہے کسیوقت بخشش اور کرم کرتا ہے اور کسی وقت قہر اور غلبہ اپنا ظاہر فرماتا ہے ؎ کام اُسکے غرض ہین دونو خوب ٭

باب سوم

امام حسینؑ کی شہادت کو حیات جاودانی کیون خدا نے فرمائی اور بیان مُعجزات کا عموماً اور خاص وہ مُعجزہ جو گوالیار کے راجہ پر واقع ہوا

اَمَّا جَعْلُ مَمَاتِ الْحُسَیْنِ کَالْحَیٰوۃِ فَلِضَرُوْرَۃٍ ذَکَرْنَاھَا فِی الْبَابِ السَّابِقِ - لیکن امام حسینؑ کی موت جو شہادت سے ہوئی اُس کو خدا نے مثل حیات دائمی جسمانی کے فرمایا اُسکا سبب تو وہی ہے جو اوپر کے باب مین ہم لکھہ چکے یعنی روزانہ معجزات اور کرامات حضرت کے ظاہر ہونے سے دروازہ ہدایت کہلا رہے اور امام زمان کا غائب رہنا مانع ہدایت نہ ہو - وَھٰذَا الشَّرَفُ وَاِنْ کَانَ مَنَحَہُ اللّٰہُ لِکُلِّ شَہِیْدٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ مُرَمَّلٍ بِدَمِہٖ کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ فِیْ کِتَابِہٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الْاٰیۃ - اور یہہ شرف زندگی جاویدکا اگرچہ خدا نے ہر ایک شہید راہ الٰہی کو دیا ہے جو معرکۂ جہاد مین اپنے خون مین لوٹا ہو جیسا کہ قرآن مین فرمادیا ہے کہ جو لوگ راہ خدا مین قتل کئے جائین اُنکو مُردہ نہ سمجھو - لٰکِنْ خَصَّ اللّٰہُ

مِنْ بَيْنِهِمُ الْحُسَيْنَ وَمَنْ مَعَهٗ بِشُئُوْنِ الْحَيٰوةِ الْجِسْمَانِيَّةِ اَكْثَرَ مِنْ كَثِيْرٍ مگر امام
حسینؑ اور اُنکے ہمراہی شہدا کو خدا نے حیات جسمانی کے آثار بہت سے ایسے عطا فرمائے جو اور
شہدا میں نہیں ہیں۔ وَمِنْهَا تَكَلُّمُ رَاسِهِ الْمَجْذُوْذِ عَنِ الْقَفَا كَمَا يَتَكَلَّمُ الْاِنْسَانُ
الْحَيُّ۔ ایک بڑا معجزہ اُنمیں سے یہہ ہے کہ آپ کا سر مبارک نیزے پر چڑھا ہوا جو پس
گردن سے جدا کیا گیا تھا چند مرتبہ اس طرح گویا ہوا جیسے زندہ آدمی بولتا ہے۔ وَسَاَلَ
عَنْ بَعْضٍ قَاتِلِيْهِ وَاَجَابَ لِبَعْضٍ سَائِلِيْهِ وَاَمَرَ وَنَهٰى وَتَلٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ مِرَارًا
كَمَا لَا يَخْفٰى۔ اور گویائی بہی ایسی پوری کہ بعض اپنے قاتلون سے کچھہ سوال کیا اور بعض
کے سوالات کا پورا جواب دیا۔ بَلْ تَنَحْنَحَ قَبْلَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى مَا هُوَ شَانُ الْكَامِلِيْنَ
فِي التَّجْوِيْدِ كَمَا فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ وَكِيْعٍ۔ بلکہ قرآن پڑہنے سے پہلے کنکہار کر حضرت نے
تلاوت قرآن فرمائی جس طرح بڑے کامل اور مشاق فن قرأت کا دستور ہے اللہ اکبر چنانچہ
ابن وکیع کی روایت مین وارد ہے۔ وَقَدْ اَفْرَدْنَا بَابًا بِرَاسِهٖ لِذِكْرِ تِلَاوَةِ
رَاسِهِ الْقُرْاٰنَ وَاَوْضَحْنَا فِيْهِ الْاَسْرَارَ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ تِلَاوَتِهٖ سُوْرَةَ الْكَهْفِ
ہم نے ایک جداگانہ باب اسی بارہ مین لکہا ہے جس مین بیان سر اقدس کے آیات قرآنی
پڑہنے کا ہے اُسی باب مین اُن اسرار اور رموز کو ہم نے بیان کیا ہے جو خاص سورۂ
کہف کے پڑہنے مین ہماری ناقص عقل مین آتے ہین۔ وَاَثْبَتْنَا فِيْهِ اَنَّ تِلْكَ الْمُعْجِزَةَ
لَا تُشْبِهُهٗ اَصْلًا بِالشُّعْبَدَةِ الْمُتَعَارَفَةِ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا مِنْ حِفْظِ الْاَصْوَاتِ وَ
نَقْلِهَا مِنْ مَكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ اٰخَرَ۔ اسی باب مین ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ معجزہ
ہرگز مشابہ اُس شعبدہ کے نہین ہے جو آج کل کے فلسفہ سے ایجاد ہوئی ہے کہ آواز کو صندوق
وغیرہ مین بند کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے ہین۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُبْطِلُوْا بِهَا
مُعْجِزَاتِ نَبِيِّنَا مِنْ تَكَلُّمِ الْحَصٰى فِيْ يَدِهِ الشَّرِيْفَةِ وَغَيْرِهَا۔ اس شعبدہ سے
ارادہ ان دہریون کا یہہ ہے کہ باطل کر دین ہمارے نبیؐ کے معجزات جو منقول ہین کہ آپ کے
ہاتہہ مین سنگریزہ بولتے تہے یا کہ درخت وغیرہ آپکی نبوت پر گواہی دیتے تہے۔ وَكَذٰلِكَ
سَيَلَانُ الدَّمِ الْعَبِيْطِ عَنْ وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ لِصَدْمَةِ الْحَجَرِ الْمَرْمِيِّ اِلَيْهِ مِنْ اُمِّ

حَجَّامَ لَعَنَهَا اللّٰہُ۔ اسی طرح چہرۂ مبارک سے خون تازہ جاری ہونا اُس پتھر کی چوٹ سے جس کو ام حجام ملعونہ نے سر اقدس پر مارا تہا۔ وَبِالْجُمْلَۃِ فَمُعْجِزَاتُ سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ ؑ لِکَوْنِہَا مُتَوَاتِرَۃً بِالنَّقْلِ الْمُتَوَاتِرِ الَّذِیْ لَا یَخْتَصُّ بِفِرْقَۃٍ مِنَ الْفِرَقِ الْمَوْجُوْدَۃِ فِی الْعَالَمِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَغَیْرِہِمْ۔ اور خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ہمارے سردار امام حسین ؑ کے معجزے چونکہ نقل متواتر سے ہر زمانہ مین ثابت ہورہے ہین اور کچھہ فرقہ اہل اسلام کی تخصیص نہین ہے بلکہ منکرین اسلام بہی انکو نقل کرتے چلے آتے ہین۔ لِکَوْنِہَا مُشَاہَدَۃً بِمَرْأَی الْعُیُوْنِ مِنَ النَّاظِرِیْنَ صَادِرَۃً حِیْنًا بَعْدَ حِیْنٍ۔ اور نیز چونکہ وہ معجزات چشم دید کفار اور مسلمین ہورہے ہین اور وقتاً فوقتاً اب بہی صادر ہوتے ہین۔ لَا یَنْقَطِعُ ظُہُوْرُہَا وَلَا یُمْنَعُ صُدُوْرُہَا۔ سلسلہ اُنکے ظہور کا قطع نہین ہوتا اور نہ اُنکے صادر ہونے کو روکا جاتا ہے۔ فَلَوْلَا مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِتِلْکَ الْحَیٰوۃِ کَیْفَ یُمْکِنُ صُدُوْرُہَا عَلٰی ذٰلِکَ الْاِعْلَانِ۔ پہر اگر خدا امام حسین ؑ کو ایسی زندگی نہ دیتا کیونکر صدور ان معجزات کا اس اعلان اور شہرت سے ہو سکتا۔ وَکَیْفَ یَسْتَمِرُّ وَیَدُوْمُ وَیَتَجَدَّدُ ذٰلِکَ الْاَمْرُ الْوَاجِبُ الْمُحْتَاجُ اِلَیْہِ بَقَاءُ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صلعم اِلٰی مَا شَاءَ اللّٰہُ۔ اور کیونکر جاری رہتا اور ہمیشہ باقی رہتا اور تازہ بتازہ ہوا کرتا یہہ امر معجز نمائی کا جسکے باقی رہنے پر بقائے دین محمدی محتاج ہے جب تک خدا کو اس دین کا باقی رکہنا منظور ہے یعنی تا روز قیامت۔ وَاِذْ قَدْ اَتَیْنَا اِلٰی ذِکْرِ الْمُعْجِزَاتِ الصَّادِرَۃِ عَنْ مَوْلَانَا الْحُسَیْنِ ؑ فَحَرِیٌّ بِنَا اَنْ نَذْکُرَ ہُنَا مِنْہَا مَا یَشْہَدُ عَلَیْہِ الْاُلُوْفُ مِنَ الْمَوْجُوْدِیْنَ۔ اور ابتو ہم بیان معجزات امام حسین ؑ کے مقام پر آہی چکے مناسب ہے کہ اس باب نورانی مین اُن معجزات مین ایسے دو معجزون کو بیان کرین جن کے ہونے کی شہادت بچشم دید لاکہون آدمی ہندو اور مسلمان آج بہی دیسکتے ہین۔ وَہُمَا الْمُعْجِزَتَانِ اللَّتَانِ صَدَرَتَا فِیْ بَلْدَۃِ گُوَالِیَارَ بِحَیْثُ لَا یُمْکِنُ لِاَحَدٍ اِنْکَارُہُمَا وَلَا تَاْوِیْلُہُمَا مِنْ قَوَاعِدِ الْفَلْسَفَۃِ۔ یہہ وُہی دونو معجزے ہین جو بمقام گوالیار صادر ہوئے لاکہون آدمیون کے سامنے کہ انکار اِنکا کوئی نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی قاعدہ فلسفہ سے اُنکی تاویل ہوسکتی ہے،

فلانُ

فَالْاُوْلٰی مِنْهُمَا اَنَّ الْبَرَاهِمَةَ الْجُنُوْبِيَّةَ وَهُمْ اَشَدُّ بُغْضًا وَعَدَاوَةً وَعِنَادًا لِلْمُسْلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوْا اَنَّ رَئِيْسَ هٰذَا الْبَلَدِ الْمُسَمّٰی بِجِيْوَاجِیْ رَاؤُ يَعْتَقِدُ بِقَلْبِهٖ كَرَامَةَ الْحُسَيْنِ وَيَتَعَزّٰی بِعَزَائِهٖ فِیْ اَيَّامِ الْمُحَرَّمِ - پہلا معجزہ اُن دونو معجزات گوالیار سے یہہ ہے کہ دکہنی پنڈت جو مسلمانون سے بغض اور عداوت زیادہ رکہتے ہین جب دیکہا اُنہون نے کہ راجہ اس شہر کا جسکا جیواجی راؤ نام تہا دل سے عقیدۂ کرامت امام حسینؑ کا رکہتا ہے اور عشرۂ محرم مین عزاداری بہی دہوم سے کرتا ہے (واضح ہو کہ) قوم مرہٹہ مین ہمنے خود دیکہا ہے کہ امیر غریب سب ایام محرم مین امام حسینؑ کے نام بہیک مانگنے کی غرض سے فقیر بنتے ہین اور متواتر سُنا ہے کہ مہاراجہ وہان کا بہی کسی روز فقیر بنتا ہے مگر اس کو بچشم خود نہین دیکہا - وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّئِيْسُ اَبْتَرَ عَدِيْمَ الْوَلَدِ حَرِيْصًا عَلٰی اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يَسْتَخْلِفُهٗ - اس راجہ کے کوئی لڑکا نہ تہا لہذا اُسکو بڑی آرزو اور حرص اس بات کی تہی کہ ایک ہی لڑکا ہو جاتا کہ وہ گدی نشین ریاست پر اس کے بعد ہوتا اور ریاست اُس کے خاندان سے نجاتی - فَاحْتَالُوْا فِیْ ذٰلِكَ حِيَلًا كَثِيْرَةً وَكَادُوْا كَيْدًا عَظِيْمَةً - بہت سے حیلہ اور بڑے بڑے مکر اور فریب اُن برہمنون نے اس بارہ مین کئے - وَقَالُوْا اِنَّ السَّابِعَ اَوِ الثَّامِنَ اَوِ التَّاسِعَ مِنَ الْمُحَرَّمِ فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ يَوْمٌ مُبَارَكٌ اِذَا جَعَلْتَهٗ يَوْمَ عُرْسِكَ وَتَزْوِيْجِكَ مِنِ امْرَاَةٍ فُلَانِيَّةٍ تَلِدُ لَكَ وَلَدًا يَرِثُكَ لَا مُحَالَةَ - یکزبان ہو کر پنڈتون نے مہاراجہ سے کہا کہ امسال محرم کی ساتوین خواہ آٹہوین تاریخ بلکہ نوین ایسی مبارک آئی ہے کہ اگر اُس روز آپ اپنا بیاہ فلانی عورت سے کرین ضرور اُس رانی سے لڑکا پیدا ہو گا جو آپ کی گدی کا مالک ہو گا اور راج کریگا - وَاَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَاَقْسَمُوْا جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بِاَيْمَانٍ مُغَلَّظَةٍ اَنَّهٗ لَا يَتَخَلَّفُ قَوْلُهُمْ فِیْ هٰذَا الْاِخْبَارِ اَلْبَتَّةَ - سب کے سب اسی پر یکجا ہو کر قسم ہاے مغلظہ کہا کر کہنے لگے کہ ہرگز یہہ حکم ہمارا قاعدۂ نجوم سے غلط نہو گا اور ضرور یہہ حکم صحیح ہے - وَكَانَ الرَّئِيْسُ يَخَافُ وَيُسَوِّفُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ لِكَوْنِهٖ مُتَذَكِّرًا بِاَنَّهٗ يَوْمُ حُزْنٍ وَمُصِيْبَةٍ لِلْحُسَيْنِ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ - اُس راجہ کو خوف تہا اور شادی اُس تاریخ کرنیکو

ٹالتا تہا اس لئے اس کو یاد تہا کہ یہہ روز روز مصیبت امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت کا ہے۔ وَهُوَ اَيْضًا مِنَ الْمُتَعَزِّيْنَ بِعَزَائِهِمْ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ۔ اور یہہ بہی اُس کو خیال تہا کہ مین بہی اندنون عزادار اُس جناب کا ہوتا ہون کیونکر شادی اور خوشی کا سامان اوس تاریخ مین کرسکتا ہون۔ (مولف کہتا ہے) کہ دنیا مین لاکہون بیاہ اور برات انہین تاریخون مین ہوتے ہین اور کسی کو ضرر نہین پہنچتا ہے اس کا سبب یہہ ہے کہ وہ لوگ یا تو مسلمان نہین اور ہمارے نبیؐ کے قائل نہین لہذا فروع دین کی مخالفت کا مواخذہ اُن سے کیونکر ہو اور اگر کوئی شخص دیدہ و دانستہ براہِ عداوت اور توہین اہلبیتؑ مرتکب اس فعل کا ہو اور اُس کے کرنے سے کسی بڑے امر ہدایت مین خلل پڑتا ہو وہ مقام تحدّی کا ہے اُسوقت اعجاز نمائی ضرور ہونی چاہیئے چنانچہ براہمہ نے اسی نظر سے شادی کا دن نوین محرّم کی مقرر کرایا۔ اور مہاراجہ معتقد کرامت امام حسینؑ بہی تہا لہذا اُسی روز سزا وہی ضرور تہی۔ فَلَمَّا اَلَحُّوْا عَلَيْهِ وَاَمَرُوْا اِضْطَرَّ الرَّئِيْسُ وَاَمَرَ بِنَصَبِ الْخِيَامِ فِيْ مَفَازَةٍ وَبَالَغَ فِيْ تَزْئِيْنِهَا بِالشُّمُوْعِ وَالْاَسْرِجَةِ وَالْقَنَادِيْلِ الزُّجَاجِيَّةِ وَغَيْرِهَا جب برہمنون نے اصرار حد سے زیادہ کیا راجہ بہی مجبور ہوکر آمادہ ہوا اور ایک میدان مین متصل پہول باغ خیمہ کہڑے کروائے اور اُنکو فرش و فروش جہاڑ کنول اور دیگر آرائش سے خوب آراستہ کیا۔ وَلَبِسَ لِبَاسَ الْعُرُوْسِ وَنَزَعَ لِبَاسَ الْحُزْنِ وَهُوَ الْاَخْضَرُ الَّذِيْ كَانَ يَلْبِسُهُ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ۔ بیاہ کے رنگین کپڑے پہنے اور سبز لباس ماتمی جو ہمیشہ ان ایام مین پہنتا تہا اُتار ڈالا۔ گوالیار کے مرہٹے سبز کپڑا ضرور محرم مین پہنتے ہین ۱۲۸۵ھ تک تو ہم نے خود دیکہا ہے۔ وَاشْتَغَلَ بِالْمَرَاسِمِ الْمَرْسُوْمَةِ فِيْ يَوْمِ الْعُرْسِ۔ اب وہ رسوم گانے بجانے کے خواہ دیگر مراسم جو بیاہ کے روز کئے جاتے ہین اُنکا چرچا ہوا اور برہمنون کی مراد بر آئی تعزیہ دار مسلمانون کے دلپر سانپ لوٹنے لگا ع یاحسینؑ آئیے دُوہائی ہے۔ وَكَانَ الْمَوْسِمُ عَدِيْمَ الْمَطَرِ لَا يُرْجٰى فِيْهِ رَعْدٌ وَلَا بَرْقٌ وَلَا سَحَابٌ فصل بہی ایسی عمدہ تہی کہ بارش کا کبہی وہم و گمان بہی نہ تہا بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کا کسی طرح خوف نہ تہا مطلع بالکل صاف نہ گرد نہ غبار۔ وَاِذْ قَدْ هَاجَتِ الرِّيْحُ مِنَ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ وَغَامَتِ السَّمَاءُ

وُلَاۃِ

وَكَانَ مَعَهَا رَعْدٌ وَبَرْقٌ يَخْطِفُ الْاَبْصَارَ وَيَرْعَدُ قُلُوْبَ الْحُضَّارِ - کہ یکایک
پچھم طرف سے آندھی اُٹھی اور بادل گرجتے ہوئے اور بجلی چمکتی ایسی آئی کہ آنکھین جھپکنے لگین
اور دل ہلنے لگے کلیجہ تہرتہرانے لگا - حَتّٰى اَظْلَمَ عَلَيْهِمُ النَّهَارُ فَصَارَ يَوْمُهُمْ لَيْلًا اَلْيَلَ
وَرَمَاهُمُ اللّٰهُ بِالْمَطَرِ الْغَزِيْرِ وَالسَّحَابِ الْبَرُوْدِ وَبُرِدَتِ الْاَرْضُ وَاَهْلُهَا - ایسی کالی
آندھی اُٹھی کہ دن کی رات ہوگئی اور خدا نے بڑے زور کے پانی برسنے سے اُنکو ایذا دی پانی کے
ساتھہ اولے بڑے بڑے بہی پڑنے لگے - کہ زمین اور میدان مین جس قدر آدمی اور چرند پرند
تھے سب زخمی ہوئے کسی کا ہاتھہ ٹوٹا کسی کا پاؤن کسی کی آنکھہ پھوٹی - وَلَمْ يُمْهِلْهُمْ
لِيَتَمَكَّنُوْا مِنَ الْفِرَارِ - بارش باران اور تگرگ نے اتنی مہلت اُنکو ندی کہ بہاگ جاتے
اور چوٹ نہ لگتی - وَانْقَلَعَتِ الْاَشْجَارُ وَالْخِيَمُ عَنْ اُصُوْلِهَا وَطَارَتِ الْاَنْعَامُ
مِنَ الثِّيْرَانِ وَالْاَفْرَاسِ وَالْاَفْيَالِ - درخت بڑے بڑے اپنی جڑون سے اوکہڑ گئے خیمے
رنگین سب اوڑ گئے اور جانوران زور آور جیسے گہوڑے اور بیل اور ہاتھی تک اوڑتے پہرے
کہین پتہ اُنکا نہ لگا - وَفَرَّ هٰؤُلَاءِ الْبَرَاهِمَةُ وَبَقِيَ الرَّئِيْسُ وَحِيْدًا فَرِيْدًا خَائِفًا
مُدْهِشًا مَرْعُوْبًا - وہ پنڈت جنہون نے بیاہ رچایا تھا وہ بہی ایسے بہاگے کہ پیچھا پہر کے
پہرنہ دیکھا اور رئیس مذکور یکہ وتنہا ڈرتا ہوا مدہوش اور خوفناک وہان رہگیا - فَصَارَتِ
الرِّيْحُ صِرًّا عَقِيْمًا تَذْرِي الْاَشْجَارَ وَتَقْلَعُهَا - وہ آندہی اولون کی سردی سے ایسی
سخت ہوگئی جیسے کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے درختہاے بزرگ کو بہی تو اُکہیڑ کر اوڑا لیگئی
یہہ عذاب الٰہی اُس گروہ پر نازل ہوا - وَانْكَسَرَتِ الْقَمَاقِمُ وَالْقَنَادِيْلُ الزُّجَاجِيَّةُ
الَّتِي اشْتَرَاهَا الرَّئِيْسُ بِاَثْمَانٍ غَالِيَةٍ وَانْطَفَتِ الشُّمُوْعُ وَالْاَسْرِجَةُ كُلُّهَا -
سب جہاڑ اور فانوس اور قمقمے ہانڈی مردنگ شیشے کے ٹوٹ کر پاش پاش اور چور چور
ہوگئین جو ہزارون روپیہ کی قیمتی تہین اور بتی فانوس اور لمپ کی سب بجھہ گئین -
ثُمَّ لَمَّا كَانَ ظُهُوْرُ تِلْكَ الْمُعْجِزَةِ لِاَنَّ الْبَرَاهِمَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَشْتَرِكَ الرَّئِيْسُ وَ
تَوَابِعُهٗ فِيْ اَمْرِ التَّعْزِيَةِ وَالْعَزَاءِ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ فَكَانَ وَاجِبًا عَلَى اللّٰهِ
سُبْحَانَهٗ اَنْ يُظْهِرَ فِيْ ذٰلِكَ التَّعْذِيْبِ اَيْضًا اَمْرًا يَكُوْنُ دَالًّا عَلٰى كَرَامَةِ ذٰلِكَ

الشَّهِيْدِ - پہر چونکہ ظہور اس معجزہ کا اسی سبب سے تہا کہ برہمنون نے عزاداری امام حسینؑ
مین شک ڈالنے اور لوگون کے عقائد فاسد کرنے کی غرض سے یہہ فساد برپا کیا تہا کہ راجہ کا بہی
عقیدہ تعزیہ داری سے اُدہر جاتے اور اُس کے نوکر چاکر بہی فاسد العقیدہ ہو جائین لہذا
واجب تہا خدا پر کہ خاص اسی آندہی اور طوفان عذاب مین کوئی ایسی عجیب قدرت نمائی بہی
فرمادے کہ جس کو خاص تعلق تعزیہ داری سے ہو اور کرامت شہید کربلا کی پوری اُس سے ثابت
ہو جائے - فَاَلْهَمَ رَجُلًا مِنَ الْفُقَرَاءِ السَّائِلِيْنَ وَقَدْ صَنَعَ شَبِيْهًا صَغِيْرًا لِلضَّرِيْحِ
الْمُطَهَّرِ الَّذِيْ يُسَمُّوْنَهُ الْعَوَامُ بِالتَّعْزِيَةِ وَاَتٰى بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَقَامِ - خدا
نے ایک فقیر دریوزہ گر کے دل مین یہہ بات ڈالدی کہ جو تعزیہ چہوٹا سا اُسنے بنایا تہا اُس کو
لیکر اسی ہجوم عام مین وہ بہی آپہنچا - وَكَانَ غَرَضُهٗ اَنْ يُعْطِيَهُ الْمَارَّةُ اِلَيْهِ
دِرْهَمًا اَوْ دِرْهَمَيْنِ كَمَا هُوَ دَيْدَنُهُمْ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ - اُس کی غرض فقط یہی تہی کہ
ہجوم عام ہے اور میلہ لگ رہا ہے جو کوئی میرے تعزیہ کی طرف سے نکلے گا روپیہ دو روپیہ
تعزیہ پر بہی چڑہا دیگا جیساکہ دستور فقرا کا ہندوستان مین بہی جاری ہے - فَاتَّخَذَ لِوَضْعِهٖ
مَكَانًا وَرَفَعَ فَوْقَهٗ سَمْكًا مِنَ الثَّوْبِ الْبَالِيْ فِيْهِ خُرُوْقٌ وَثُلُمٌ - ایک تہوڑی سی جگہ
کو جہاڑ بہار کر اُسپر دو چار لکڑیان گاڑ کر ایک چادر پرانی تانی جس مین جابجا پیوند اور سوراخ
بہی تھے - وَوَضَعَ فِيْهَا الشَّبِيْهَةَ وَاَسْرَجَ بِحِذَائِهَا سِرَاجًا مَكْشُوْفًا فِي الْهَوَاءِ -
اسی جگہ پر اُس فقیر نے تعزیہ اپنا رکہدیا اور سامنے تعزیہ کے ایک چراغ کہلی ہوئی ہوا مین
بے لاگ روشن کر دیا - فَبِحُرْمَةِ الْحُسَيْنِ وَجَدِّهٖ مُحَمَّدٍ صلعم لَمْ يُصِبْهُ الْاَذٰى مِنَ
الْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَلَمْ يُطْفِ سِرَاجَهٗ رِيْحٌ عَاصِفٌ - اب درود پڑہو محمدؐ اور آل محمدؐ پر
اُتنی جگہ جس پر تعزیہ رکہا تہا - نہ اُسکو اور نہ اُس فقیر کو بجلی تڑپنے والی سے ایذا پہنچی اور نہ
اُس اندہڑنے (جس سے گہوڑے اور ہاتہی اوڑ گئے تھے) اُس کے چراغ کو جو کہلا ہوا میدان
مین جل رہا تہا بجہایا - وَلَمْ يَقْطُرْ تَحْتَ مِظَلَّتِهٖ قَطْرَةٌ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُرَ مَا اَرْضُهٗ
بِالْبُرُوْدِ بَلْ لَمْ يَضْطَرِبْ ضَوْءُ سِرَاجِهٖ مِنْ شِدَّةِ الرِّيَاحِ - ایک بوند پانی کی اُس کے
بال مین نہ پہنچی - اور نہ اُتنی زمین پر کوئی اولہ گرا - (پانی نہ گرنے کا سبب تعزیہ پر تو کہلا ہوا ہے

ہوئی

یہہ اُسی پیاسے کی ضریح کی نقل ہے جکو تین شبانہ روز پانی نہین ملا تہا) بلکہ اس چراغ کی لو تک
بہی سیدہی جلتی رہی ہوا کی تُندی سے لو کو حرکت بہی نہوئی- کَانَ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ حَافِّيْنَ
حَوْلَهٗ نَاشِرِيْنَ اَجْنِحَتَهُمْ مِنْ تَحْتٍ وَفَوْقٍ وَيَمِيْنٍ وَشِمَالٍ كَمَا يَطُوْفُوْنَ لَيْلًا وَنَهَارًا
حَوْلَ مَرْقَدِهِ الْمُطَهَّرِ- ایسا خیال ہوتا ہے کہ فرشتگان رحمت گرد اُتنی زمین کے پہر
رہے تہے اور اپنے بال و پر کہول دئے تھے کہ نیچے اور اوپر اور داہنے اور بائین طرف
سے اُس مقام کی حفاظت کرتے تھے جس طرح کربلاے مُعلّے مین گرد روضۂ اقدس کے
شبانہ روز اِسی طرح پہر رہے ہین اور نثار ہو رہے ہین - وَكُلُّ مَنْ يَذْكُرُ تِلْكَ الْقِصَّةَ
اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَهُوَ ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْ شَهْرِ جَمَادِيَ الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلٰثِمِائَةٍ وَ
اَلْفٍ وَسِتَّةَ عَشَرَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَاَنَا فِيْ بَلْدَةِ گُوَالِيَارِ يُدْهِشُ وَيَتَحَيَّرُ وَيُؤْمِنُ
بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَةِ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ ؑ- آجکی تاریخ تک کہ ۲۳- جمادی الاولے
سنہ ۱۳۱۶ ہجری ہے اور مین گوالیار محلہ بچی باڑہ مین موجود ہون جو شخص اس قصۂ فقیر
اور روداد مذکورۂ بالا کو یاد کرتا ہے منجملہ اُن لوگون کے جنہون نے بچشم خود یہہ ماجرا دیکہا
ہے مدہوش اور مبہوت ہو جاتا ہے اور حیرت زدہ ہو کر قدرت آلہی اور کرامت امام
حسین ؑ پر ایمان لاتا ہے - وَهٰذِهٖ هِيَ النَّتَائِجُ لِاسْتِجَابَةِ دُعَاءِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلعم
حَيْثُ كَانَ يَقُوْلُ كُلَّمَا ذَكَرَ شَهَادَةَ فَرْخِهٖ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِيْ قَتْلِهٖ - اور یہی
معجزات نتیجہ ہین ہمارے نبیؐ محمدؐ صلعم کی دُعاے مقبول کے اسلیئے کہ جب حضور اپنے فرزند
کی شہادت کو یاد فرماتے تہے دُعا بدرگاہ خدا کرتے تہے کہ خداوندا اِس شہادت مین میرے
حسین ؑ کو برکت دینا اور مبارک فرمانا اُن کے شہید ہونے کو - وَنَعُوْدُ اِلٰى بَقِيَّةِ
مَاجَرٰى عَلَى الرَّئِيْسِ الْمَذْكُوْرِ وَفِيْهَا رِوَايَتَانِ - اب ہم باقیماندہ حالات مہاراجہ
گوالیار کے بیان کی طرف رجوع کرتے ہین کہ بعد اس تلاطم اور طوفان کے پہر اُنکا کیا
حال ہوا اور اسمین دو روائتین ہمکو پہنچی ہین - اِحْدٰهُمَا اَنَّهٗ فَرَّ مِنْ تِلْكَ الْبَلْدَاءِ
وَلَاذَ اِلٰى مُعَسْكَرِهٖ وَقَدْ كَانَ بَنٰى فِيْهِ بَيْتًا سَمَّاهُ بِالْحُسَيْنِيَّةِ جُدْرَانُهٗ
وَسَقْفُهٗ مِنْ صَفَائِحِ الْحَدِيْدِ وَفِيْهِ شَبِيْهُ الضَّرِيْحِ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ ؑ وَيُوْدِيْ

هُنَاكَ مَرَاسِمَ التَّعْزِيَةِ عَامًا بَعْدَ عَامٍ۔ ایک روایت تو یہہ ہے کہ اُس میدان خطرناک سے جہان پر یہہ عذاب آلہی نازل ہوا تہا بہاگ کر اپنے لشکر گاہ یعنی کمپو مین آئے اور سیدہے پہنچے اپنے امام باڑہ مین جو آہنی دیوارون اور چہت سے بنوایا تہا اور اُس مین ہمیشہ نقل ضریح جناب امام حسینؑ بماہِ محرم سال بسال رکہی جاتی تہی اور مراسم عزاداری اُسمین بجالاتا تہا۔ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ السَّادَاتِ مُتَوَلِّيًا لِتِلْكَ الْأُمُورِ مُفَوَّضًا إِلَيْهِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الرَّئِيْسِ الْمَذْكُوْرِ۔ ایک سید بنی فاطمہؑ کو اِسی امام باڑہ کا متولی اور مہتمم امور تعزیت اسی رئیس نے مدت سے مقرر کر رکہا تہا۔ فَجَاءَ هَارِبًا إِلَيْهِ وَاعْتَذَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَقَالَ إِنِّي جَنَيْتُ جِنَايَةً عَظِيْمَةً فَاسْتَشْفِعْ لِي عِنْدَ جَدِّكَ الْحُسَيْنِ أَنْ يَعْفُوَ عَنِّي فَإِنِّي أَتُوْبُ تَوْبَةَ نَادِمٍ لَا يَعُوْدُ إِلَى مِثْلِهَا أَبَدًا۔ بہاگتے ہوئے گرتے پڑتے اُنہین سید بزرگ کے پاس پہنچے۔ اور اُنکے سامنے عذر اور معذرت یون کرنے لگے کہ مجھ سے آپ کے جدِّ نامدار کی خدمت مین بڑا گناہ سرزد ہوا ہے آپ سفارش کرین میری تاکہ میرا یہہ گناہ معاف کر دین اور مین توبہ کرتا ہون نادم اور پشیمان ہون اب پہر کبہی ایسی جسارت نہ کرون گا۔ وَأَوْجِبْ عَلَيَّ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ مُكَافَاةً لِتِلْكَ الْجِنَايَةِ وَبَيِّنْ لِي كَمْ هِيَ فَاصْرِفْهُمَا إِلَيْكَ لِتُنْفِقَهُمَا فِيْمَا يَجِبُ صَرْفُهَا۔ مجہہ پر بطور جرمانہ کے تاوان عائد کیجئے بعوض اس گناہِ عظیم کے اور مقدار اُس روپیہ کی مقرر کیجئے تاکہ آپ کے ہاتہون وہ روپیہ خرچ کراؤن ایسے امورِ خیر مین جنمین خرچ کرنا مناسب ہے۔ فَارْتَعَدَ مَفَاصِلُ الرَّجُلِ خَوْفًا مِنْ سَطْوَتِهٖ وَلَمْ يَنْطَلِقْ لِسَانُهٗ فِي الْجَوَابِ وَلَمْ يَدْرِ مَاذَا يَقُوْلُ۔ اُس بزرگ سید کے جوڑ بند ہلنے لگے مارے خوف کے مہاراجہ کے رُعب سے اور زبان چل نہ سکی جواب دینے مین اور سمجہہ مین کچہہ نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دیا جائے۔ وَلَا غَرْوَ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّنَا ذُرِّيَّةَ مُحَمَّدٍ عِشْنَا مَظْلُوْمِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ عَلَى أَيْدِي الظَّلَمَةِ مِنْ يَوْمِ وَفَاتِ جَدِّنَا وَلَا نَأْخُذُ بِثَارِنَا حَتّٰى يَقُوْمَ قَائِمُنَا۔ اور کچہہ جائے تعجب نہین ہے اُس بزرگ سید کے خوف زدہ ہونے مین اس لئے کہ ہم گروہ سادات بنی فاطمہؑ ہمیشہ مظلوم اور ستم رسیدہ زندگی بسر کرتے چلے آئے ہین جس روز سے ہمارے

جدّنا مدار محمّد مُصطفےٰ صلعم نے وفات پائی ہے اور حکام جور کے ہاتھون سے برابر ہم پر ظلم اور ستم ہوتا رہا ہے جس کا انتقام ہم اوسیوقت لینگے جب ہمارے امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور ہوگا۔ فَلَمَّا رَاٰہُ الرَّئِیْسُ خَائِفًا مَرْعُوْبًا تَرَحَّمَ عَلَیْہِ وَخَضَعَ لَہٗ بِالْقَوْلِ وَ قَالَ لَا تَخَفِ الْیَوْمَ فَاِنِّیْ مُعْتَذِرٌ اِلَیْکَ نَادِمٌ عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ جَدِّکَ۔ جب مہاراجہ نے دیکھا کہ بیچارہ سید ڈر گیا ہے اور میرا رعب اس پر چھایا ہوا ہے ترحم اُن کے حال پر کیا اور نرم زبان یا دھیمی آواز سے کہنے لگے آج ہم سے نہ ڈرو ہم تو خود عُذر کر رہے ہیں اور نادم اور پشیمان ہین اُس گستاخی اور بے ادبی پر جو تمہارے جد کی درگاہ مین ہم سے سرزد ہوئی ہے۔ وَاَقَرَّ عَلٰی نَفْسِہٖ بِخَمْسَۃٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفًا مِنَ الدَّرَاھِمِ الْبِیْضِ اَوْ عَشَرَۃِ الْاٰفٍ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَصْرِفَھَا فِیْ اُمُوْرٍ یَتَعَلَّقُ بِالْعَزَاءِ وَتَزْئِیْنِ الْحُسَیْنِیَّۃِ۔ اور خود مہاراجہ نے اقرار کیا کہ مین پچیس ہزار روپیہ اور بروایتے دس ہزار روپیہ جرمانہ اپنے اوپر تجویز کرتا ہون اور سید متولی سے کہا کہ یہہ روپیہ خیرات اور مصارف عزاداری اور آرائش امام باڑہ مین خرچ کیا جائے۔ وَثَانِی الرِّوَایَتَیْنِ اَنَّہٗ فَوَّضَ حَرِیْمَہٗ وَعِرْضَہٗ وَکُلَّمَا کَانَ مِنْ ثِقْلِہٖ وَرَحْلِہٖ وَخَزَائِنِہٖ اِلٰی رَجُلٍ وَبَادَرَ اِلَی الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدِہٖ حَدَّثَنِیْ بِذٰلِکَ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ ذٰلِکَ الرَّجُلِ دوسری روایت یہہ ہے کہ اس حادثہ کے بعد راجہ نے اپنی عورتین اور کل اثاثہ مال اور جواہرات زیور اور خزانہ سب کا سب ایک اپنے رفیق معتمد کو سپرد کر کے خود فوراً گوالیار سے نکل گئے یہہ خبر مجھ سے اُسی شخص کے بیٹے نے بیان کی ہے جس کا باپ امین اور معتمد تھا اور اُسی کی سپردگی مین نے اوپر لکھی ہے۔ وَلَا تَنَاقُضَ فِیْھِمَا لِاِمْکَانِ الْجَمْعِ۔ اور دونون روایتون مین کچھہ اختلاف نہین ہے ممکن ہے کہ دونون واقع ہوئے ہون۔ وَاشْتَھَرَ ذٰلِکَ الْاَمْرُ الْمُعْجِزُ حَتّٰی نُقِلَ فِیْ صَحَائِفِ الْاَخْبَارِ الْمَطْبُوْعَۃِ۔ اور یہہ معجزہ اس قدر مشہور ہوا تھا کہ اخبارات مین چھپ کر مشتہر ہوا۔ ثُمَّ لَمَّا کَانَ اِظْھَارُ تِلْکَ الْمُعْجِزَۃِ مِنَ الْاِمْطَارِ وَھُبُوْبِ الرِّیَاحِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مُبْطِلًا لِمَا زَعَمَہُ الْبَرَاھِمَۃُ مِنْ اَنَّھَا اَیَّامُ صَحْوٍ۔ پہر چونکہ اظہار اس معجزہ کا بارش باران اور تگرگ سے بیوقت

محض بغرض ابطال عقیدہ برہمنون کے تہا جنکو یہہ عقیدہ ہے کہ سوائے وقت معین کے خدا پانی برسانے پر قادر نہین ہے اور اندنون زمانہ آسمان کے کہلے رہنے کا ہے - لَا يَرْتَفِعُ فِيهَا مِنَ الْاَرْضِ بُخَارٌ يَتَوَلَّدُ مِنْهُ السَّحَابُ وَلَا يَهُبُّ فِيهَا الرِّيَاحُ الْعَوَاصِفُ عَلٰى اُصُوْلِهِمُ الْكَاذِبَةِ - نہ اندنون زمین سے ایسے بخارات اُٹھہ سکتے ہین جنسے ابر پیدا ہو اور نہ سخت آندہی چلنے کے یہہ دن ہین بنابر قواعد علم طبعیات کے جو بالکل غلط ہین قادر بیچون وچرا کو ہر وقت ہر چیز پر اختیار ہے - وَالْاَمْرُ الْمُعْجِزُ هُوَ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلٰى خِلَافِ الْعَادَةِ وَالْقَوَاعِدِ الْعَادِيَّةِ - اور معجزہ وہی امر ممکن ہے جو خلاف عادت اور خلاف قواعد معلومہ براہ عادت کے جاری ہو - فَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَنْ يُّظْهِرَ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الْمُعْجِزَ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ اِظْهَارًا لِقُدْرَتِهٖ وَاِعْزَازًا لِنَبِيِّهٖ وَسِبْطِ نَبِيِّهٖ - واجب تہا خدا پر کہ ایسا معجزہ ایسے ہی وقت ظاہر فرمائے تاکہ اُس کی قدرت کا پورا ثبوت ہو جائے اور اُس کے نبیؐ اور فرزند نبیؐ کی عزت افزائی بہی پوری ہو اور دشمن بدخواہ کی سرکوبی ہو جائے - وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ فِيْ بَلْدَةِ جَيْپُوْرِ مَنْ اَثِقُ بِقَوْلِهٖ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّئِيْسَ قَدْ رَسَخَ اِذْعَانُهٗ بَعْدَ ظُهُوْرِ تِلْكَ الْمُعْجِزَةِ حَتّٰى اَنَّهٗ كَانَ نَاصِحًا لِكُلِّ مَنْ فَرَّطَ فِيْ اَمْرِ التَّعْزِيَةِ - مجہہ سے ایک معزز دوست نے شہر جے پور مین بیان کیا کہ مہاراجہ گوالیار کا عقیدہ ایسا پختہ ہو گیا ہے بعد ظہور اس معجزہ کے کہ اب اگر کوئی شخص امور تعزیہ داری مین کچہہ کمی کرتا ہے اُس کو نصیحت کرتے ہین - وَاِنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى رَئِيْسِ هٰذَا الْبَلَدِ كِتَابًا يَقُوْلُ فِيْهِ يَا اَخِيْ اِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِيْ تَفْرِيْطُكَ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ فِيْمَا كُنْتَ بَاذِلًا مِنَ الدَّرَاهِمِ لِلْمُتَعَزِّيْنَ بِعَزَاءِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ - اور ایک خط اسی راجہ نے رئیس جیپور کے نام لکہا مضمون یہہ تہا اے برادر مجہے معلوم ہوا کہ تم نے امسال اُس خیرات مین کمی کی ہے جو شب دہم محرم کو ہوا محل کے نیچے تعزیہ پر روپیہ چڑہاتے ہو اور تعزیہ دارون کو دیتے ہو - (**مولف کہتا ہے**) یہہ قصہ طلب امر ہے اُس کی کیفیت یہہ ہے کہ جے پور مین شب دہم محرم کو تعزیہ ہوا محل کے نیچے لاکر لوگ رکہتے تہے اور خود

رئیس شہر ایک روپیہ سے پانچ اور دس روپے تک ہر ایک تعزیہ پر چڑہاتا تھا تب وہ تعزیہ لوگ اُٹھاکر اپنے اپنے چوک پر رکھتے تھے - ایک سال مہاراجہ رام سنگھ کے بعض مصاحبون نے براہ عداوت یہہ بہڑکایا کہ آپ کیون اپنا روپیہ برباد کرتے ہین لہذا رام سنگھ نے تعزیہ پر چڑہانے مین کمی کی اور ارادہ ہوا کہ رفتہ رفتہ یہہ خیرات بالکل بند کردیجائے اُسی کو جب راجہ گوالیار نے سُنا تو اُنکو یہہ خط لکھا - وَبَالَغَ فِي زَجْرِهٖ وَمَنْعِهٖ وَذَكَّرَهٗ بِمَا جَرٰى عَلَيْهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ وَضِيَاعِ الْاَمْوَالِ وَكَوْنِهٖ مُعَذَّبًا مُبْتَلِيًا بِشَدَائِدِ الْاَحْوَالِ - بہت سختی اور درشتی سے منع کیا اور لکہا کہ یاد کرو تم جو سختی مجہہ پر گذرچکی ہے اور جس عذاب شدید ہولناک مین گرفتار ہوچکا ہون اور لاکہون کا مال و متاع میرا ضایع اور برباد ہوچکا ہے - فَانْتَصَحَهٗ وَتَابَ وَاَنَابَ وَجَرٰى عَلٰى مَا كَانَ يَجْرِيْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْبَابِ - رئیس جےپور نے بہی اس کی نصیحت کو مان لیا اور توبہ کی اپنی تقصیر اور کمی کرنے مین اور پہر دوسرے برس اپنے قدیم دستور پر اُسی طرح عملدرآمد کی جیسی کہ برابر چلی آتی تہی - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِتْمَامِ هٰذَا الْبَابِ وَيَتْلُوْهُ بَابٌ نَذْكُرُ فِيْهِ مَا جَرٰى عَلٰى وَلَدِ ذٰلِكَ الرَّئِيْسِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَمِنْ حَدِيْثِ الطُّوْفَانِ الحمدللہ کہ یہہ باب تمام ہوا اب اسکے بعد وہ باب لکہون گا جسمین اُس بڑے معجزہ کا ذکر ہے جو مہاراجہ گوالیار کے فرزند پر جاری ہوا ہے اور ایک مُعجزہ طوفان سے جہاز کو بچانے کا -

باب چہارم

بیان اوس معجزہ کا جو ابھی چند سال گذرے ہین بمقام گوالیار فرزند مہاراجہ گوالیار پر واقع ہوا اور خاتمہ مین ذکر ایک اور معجزہ کا جسمین جہاز کو طوفان سے بچانیکا ذکر ہے

مَا مَرَّ فِي الْبَابِ السَّابِقِ فَلِكَوْنِهٖ بَعِيْدَ الْعَهْدِ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ مَنْسِيًّا عِنْدَ الْبَعْضِ جو معجزہ اوپر کے باب مین گذرچکا چونکہ اُس کو بیس برس گذرے شاید بعض

لوگون کو فراموش ہوگیا ہو اور یاد نہ ہو وَایضاً لِکَونِہٖ مِنْ اٰثارِ الجوّ وَاَمراً سَماویاً
یُمکِنُ اِبداءُ الشُّبہاتِ فِیہِ مِنْ بَعضِ الاُصُولِ الجَدِیدَۃِ مِنَ الطَّبعِیَّاتِ وَ
فُرُوعِہَا - یہہ بہی ایک امر قابل لحاظ کے اُس معجزہ مین ہے کہ چونکہ تعلق اُسکا کائنات
جو (یعنی زمین اور آسمان کے درمیانی اشیا سے ہے) لہذا جدید تعلیم یافتہ لوگ شاید اُسمین
یہہ شبہہ پیدا کرین کہ پنڈت اور نجومی لوگون نے پورانے قواعد سے حساب کرنے مین غلطی
کی تہی بارومیٹر وغیرہ جدید آلات جن سے ابر و باد کی قطعی جانچ ہوتی ہے انکو اُنہون نے
دیکہا نہ تہا لہذا ایسی تاریخ مقرر کی کہ عین یوم طوفانی تہا - وَاِنْ اَبطَلَہَا اللہُ بِمَا
جَرٰی عَلٰی مَظَلَّۃِ السَّائِلِ المُکَفَّفِ وَعَدَمِ وُصُولِ الھَوَاءِ وَالمَطَرِ البُرُودِ
تَحتَ مَظَلَّتِہٖ - اگرچہ یہہ سب شبہات خدانے باطل کردئے اُس فقیر کی جہونپڑی
مین پانی اور ہوا اور اولہ کے نہ پہنچنے سے اور اُس کے چراغ کے گل نہونے سے - نَحرِیٌّ
بِنَا اَنْ نَذکُرَ الاٰنَ مُعجِزَۃً جَدِیدَۃً صَدَرَتْ وَلَمْ یَمْضِ عَلَیْہَا اَزْیَدُ مِنْ
ثَلٰثِ سِنِینَ وَلَہَا تَعَلُّقٌ خَاصٌّ بِالاُصُولِ الجَدِیدَۃِ - اب ہمکو مناسب ہے
ایک ایسا معجزہ بیان کرین جسکو ابہی تین برس سے زیادہ زمانہ نہین گذرا ہے اور اُس
معجزہ کو خاص تعلق ہے جدید اصول سے اور علوم جدیدہ سے - فَنَقُولُ ثُمَّ لَمَّا تَابَ
وَاَنَابَ الرَّئِیسُ مِنْ ذَنبِہٖ وَھَبَ اللہُ لَہٗ وَلَداً ذَکَراً سَوِیّاً - اب ہم کہتے ہین
کہ جب مہاراجہ گوالیار جیواجی راؤ نے اپنی اُس بے ادبی سے توبہ کی جو باب سابق
مین گذر چکی ہے خدانے اُنکو ایک فرزند نرینہ اعضاے بدنی سے درست اور صحیح عطا
فرمایا وَشَبَّ ذٰلِکَ الوَلَدُ وَکَادَ اَنْ یَمُوتَ اَبُوہُ فَاَوصَاہُ بِالمُوَاظَبَۃِ
عَلَی التَّعزِیَۃِ وَاَدَاءِ مَرَاسِمِ العَزَاءِ وَالحُزنِ وَالبُکَاءِ عَلٰی سَیِّدِنَا الحُسَینِ
اب یہہ فرزند دس بارہ برس کی عمر سے زیادہ ہوا اور زمانہ وفات اسکے باپ کا قریب
آپہنچا وصیت کی باپ نے فرزند سے کہ تعزیہ داری امام حسینؑ کے مراسم کا ہمیشہ پابند
رہنا اور کسی طرح کمی ان امور مین کبہی نہ کرنا - وَاَیضاً اَوصَاہُ بِاَنْ لَا یَتَعَلَّمَ العُلُومَ
وَالفُنُونَ الَّتِی تُورِثُ الدَّھرِیَّۃَ وَالزَّندَقَۃَ وَاِنکَارَ المُعجِزَاتِ وَمَنَعَ مِنْ

اَنْ یَکُوْنَ مُعَلِّمُہٗ اَحَدًا مِنَ النَّصَارٰی وَعَنْ تَعَلُّمِ لِسَانِہِمْ - یہہ بہی وصیت کی کہ
جو علوم اور فنون جدیدہ کہ اون کے پڑہنے سے لامذہبی اور نیچریت پیدا ہوتی ہے
اور معجزات خاصگان بارگاہ آلہی کا انکار کردینا لازم آتا ہے اس فرزند کو نہ پڑہائے
جائین اور کوئی انگریز اس کا اوستاد اور معلم مقرر نکیا جائے اور نہ زبان انگریزی کی
اس کو تعلیم انگریز ماسٹر سے کرائی جائے - فَلَمَّا مَاتَ وَقَدِ اسْتَوْلٰی عَلٰی ذٰلِکَ
الْوَلَدِ اَقْوَامُ النَّصَارٰی فَعَلَّمُوْہُ تِلْکَ الْعُلُوْمَ خَاصَّۃً - جب وہ رئیس مرگیا اور
یہہ لڑکا نابالغ تہا انگریز اُس پر مُسلط ہوئے اور خاص کر وہی علوم اور فنون انگریزی
اُستاد اور معلم مقرر کرکے اُسکو پڑہائے - ظَنًّا مِنْہُمْ اَنَّہٗ یَرْجِعُ عَمَّا اعْتَقَدَہٗ اَبًا
عَنْ جَدٍّ مِنْ کَرَامَۃِ الْحُسَیْنِ ؑ فَیَتْرُکُ مَا یُؤَدِّیْ مِنْ مَرَاسِمِ التَّعْزِیَۃِ -
اپنے گمان مین اونکو یہہ اُمید تہی کہ اس تعلیم سے آزادی خیالات مین آجائے گی
اور جو عقیدہ انکا چند پشت سے تعزیہ داری کے بارہ مین ہے وہ فسخ ہوکر رسوم
عزاداری کی بجاآوری بند ہو جائے گی - فَاَوَّلُ مَا ظَہَرَ مِنْ کَرَامَاتِ الْحُسَیْنِ ؑ
فِیْ بَعْضِ مَسِیْرِہٖ لِلصَّیْدِ وَکَانَ فَرَسُہٗ فِیْ سُرْعَۃِ الْعَدْوِ وَغَیْرِہٖ
مِمَّا جَرٰی عَلَیْہِ وَہُوَ الْخَبَرُ الَّذِیْ لَمْ یَصِلْ اِلَیْنَا مُفَصَّلًا - پہلی کرامت
امام حسین ؑ کی جو نسبت اِسی فرزند کے جاری ہوئی وہ تو ایک مرتبہ کسی شکار مین
گئے تھے اور گہوڑا بے قابو ہوگیا تہا اسوقت اسکا سنبہالنا اور روکنا دشوار تھا خواہ اور
جو کچھ گذرا ہے چونکہ تنہائی کا حال ہے اور ہمکو مفصل اُسکی کیفیت معلوم نہین ہوئی
ہے مگر یہہ خبر بہی مشہور ہے - فَلَا یَنْبَغِیْ لَنَا ذِکْرُہٗ بَلْ نَذْکُرُ مَا جَرٰی عَلَیْہِ
جِہَارًا فِیْ مَنْظَرِ النَّاسِ وَمُشَاہَدَۃِ الْعُیُوْنِ - لہذا مناسب نہین ہے کہ ہم اُس
خبر واحد مجمل کو ذکر کرین بلکہ ہم ایسا معجزہ لکہین جس کو صدہا لوگون نے دیکہا اور
لاکہون آدمی اُس کے راوی ہین - وَمِنْ مَصَالِحِ اللّٰہِ وَحِکَمِہٖ اَنَّہٗ اَظْہَرَ
کَرَامَۃً لَہَا تَعَلُّقٌ خَاصٌّ بِاِبْطَالِ مَزْعُوْمَاتِ الْمُتَعَلِّمِیْنَ اَلْوَالِہِیْنَ لِمِثْلِ
تِلْکَ الْاَبَاطِیْلِ - مصلحت خدا اور حکمت اُسی حکیم بے ہمتا کی ایسی ہے کہ اسوقت وہی معجزہ

ظاہر فرمایا جس کو خاص تعلق ہے جدید تعلیم یافتہ کے عقاید کے باطل کرنے مین ایسے تعلیم یافتہ جو بیخود ہو رہے ہین ایسے ہی غلط امور کے اعتقاد کرنے مین۔ وَمِنْ اَقْوٰیٰ شُبُہَاتِہِمْ اَنَّ الْاٰلَاتِ الدُّخَانِیَّۃَ وَالْبَرْقِیَّۃَ وَالْاُکْسِیجِیَّۃَ وَالْکَہْرُبَائِیَّۃَ الَّتِی اخْتَرَعُوْھَا لَایُؤَثِّرُ فِیْھَا اَمْرٌ اِلٰہِیٌّ یَسْلُبُ عَنْھَا الْاٰثَارَ الَّتِی نَجِدُھَا اَعْرَاضًا لَازِمَۃً لَھَا۔ ایک بڑا قوی شبہہ ان لوگون کا یہہ بہی ہے کہ جس قدر کلین دخانی اور برقی طاقت کی خواہ کہربائی اور آکسیجن کے اثر سے ہم نے ایجاد کی ہین اُن کے افعال اور اثار کے مخالف کوئی بات قدرت الٰہی کی چل ہنین سکتی ہے اور جو آثار اور خواص براہ تجربہ ہم سمجہہ رہے ہین کہ ان کلون کو لازم ہین وہ آثار السے جدا ہنین ہو سکتے۔ فَلِذَا اَظْہَرَ اللّٰہُ تعا بِتَوَسُّطِ سِبْطِ نَبِیِّہٖ مُعْجِزَۃً حَارَتْ فِیْھَا الْعُقُوْلُ وَالْاَوْھَامُ۔ اسی نظر سے خدا نے اپنے نبیؐ کے فرزند کے ذریعہ سے ایسا معجزہ کہلا ہوا ظاہر فرمایا کہ عقل اور فکر سب کی دنگ ہو گئی۔ وَثَبَتَ بِظُہُوْرِھَا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور اُس کے ظہور سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ خدا ہمارا ہر چیز پر قادر ہے۔ وَھِیَ اَنَّہٗ کَانَ ذٰلِکَ الْوَلَدُ الرَّئِیْسُ مُشْتَغِلًا بِاِسْرَاجِ الْقَمَاقِمِ وَالْقَنَادِیْلِ الْمُعَلَّقَۃِ فِی الْحُسَیْنِیَّۃِ وَغَیْرِھَا۔ اور یہہ معجزہ یون ہوا کہ یہہ فرزند جو کہ اب خود رئیس ہو چکا ہے امام باڑہ اور سبیل وغیرہ کی روشنی کرانے مین متوجہ تہا اور بعض لوگ ایسا کہتے ہین کہ دلدل اور شبیہ ذوالجناح کے واسطے روشنی کا سامان ہو رہا تہا وَھٰذَا الضَّوْءُ یَتَوَلَّدُ مِنْ بُخَارٍ اَوْ دُخَانٍ یَشْتَعِلُ بِاَدْنَی الْحَرَارَۃِ لِمَا فِیْہِ مِنَ الْکِبْرِیْتِیَّۃِ۔ اور یہہ ایک جدید روشنی ہے جو بُخار یا دہوئین سے پیدا ہوتی ہے جس کو گیاس کہتے ہین۔ اور ذرا سی گرمی پہنچنے سے یہہ بخار جل اوٹہتا ہے۔ وَیَکُوْنُ مَبْدَاُہٗ وَخِزَانَتُہٗ بَعِیْدَۃً یُوْصِلُ مَادَّتَھَا اٰلَۃٌ دُخَانِیَّۃٌ تَدُوْرُ عَلٰی مِحْوَرِھَا بِتَوَسُّطِ الْاَنْبُوْبَۃِ الصَّغِیْرَۃِ۔ اس بخار کا خزانہ دور بنا ہوا ہوتا ہے اُسی خزانہ سے نلون کے ذریعہ سے دُخانی انجن اس مادہ کو لمپ اور لالٹین جہاڑون کی ہانڈی

وغیرہ مین پہنچاتا ہے اور وہ انجن ایک چرخ سے لگا ہوا ہوتا ہے جو اپنے محور پر گردش کرتا ہے - فَالْبُخَارُ الَّذِیْ هُوَ حَامِلٌ لِلضَّوْءِ بُخَارٌ آخَرُ وَالَّذِیْ یُحَرِّكُ الْآلَةَ بِالْحَرَكَةِ الدَّوْرِیَّةِ بُخَارٌ اَوْ دُخَانٌ اٰخَرُ جس بخار سے روشنی گیاس کی پیدا ہوتی ہے وہ اور چیز ہے اور جس بخار یا دُخان سے یہہ انجن اور آلہ حرکت کرتا ہے وہ اور چیز ہے - وَهُوَ بُخَارٌ یَتَوَلَّدُ مِنْ مَاءٍ حَارٍّ لَهٗ قُوَّةٌ تَقْوٰی عَلٰی تَحْرِیْكِ اَجْسَامٍ ثِقَالٍ بِحَسْبِ مِقْدَارِهٖ - اسی گردون دخانی کا دخان آب گرم کے بخارات کا نام ہے اس مین قوت حرکت دینی بہارے اجسام کی بقدر اس کے مقدار کے ہوتی ہے - وَكَانَ تِلْكَ الْآلَةُ فِیْهَا بُخَارٌ قُوَّتُهَا تَعْدِلُ قُوٰی عِشْرِیْنَ اَفْرَاسٍ - یہہ انجن جو روشنی کے واسطے درست کیا گیا تہا اسمین اتنا زور تہا کہ بیس گہوڑون کی طاقت اُسمین تھی - وَاتَّفَقَ اَنَّ الْعَمَلَةَ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ اِعْدَادِ مَا یَجِبُ اِعْدَادُهٗ لِذٰلِكَ الْعَمَلِ اِشْتَغَلُوْا بِاُمُوْرٍ اُخَرَ مِنْ حَوَائِجِهِمُ السِّتَّةِ وَتَرَكُوْهَا سَاكِنَةً بِحَالِهَا - اتفاق اور ناگہانی امر ایسا ہوا کہ انجن پر کام کرنے والے قُلی مزدور اُس کو درست کرکے اور پوری قوت اُس مین بہاپ کی بہر کر اپنے اپنے ضروری حوائج کے رفع کرنے مین چلے گئے تھے - وَاِذَا قَدْ خَرَجَ الْوَلَدُ الرَّئِیْسُ مِنْ قَصْرِ اِمَارَتِهٖ وَاَرَادَ اَنْ یَعْمَلَ هُوَ بِنَفْسِهٖ عَمَلَ الْعُمَّالِ لِكَوْنِهٖ مَاهِرًا مُتَدَرِّبًا فِیْ تِلْكَ الصَّنْعَةِ - ناگاہ یہہ نوجوان رئیس اپنی قصر امارت سے نکل آیا اور دیکہا کہ ابہی کام بند ہے اسکو منظور ہوا کہ مین خود ہی اسکو چلاؤن اسلئے کہ مشاقی اور مہارت اسکو بہی اس کام مین بزعم خود پوری تہی - وَكَانَ مِنَ الْخَوَاصِّ اللَّازِمَةِ لِتِلْكَ الْآلَةِ اَنَّهٗ اِذَا لَاقَاهُ شَخْصٌ بِبَعْضِ اَجْزَاءِ جِسْمِهٖ اَوْ بِمَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ جِسْمُهٗ مِنَ الثَّوْبِ وَغَیْرِهٖ فَاِنَّهَا تَجْذِبُ بِقُوَّتِهَا ذٰلِكَ اور چونکہ اس کل کا خاصہ یہی ہے کہ جب کوئی آدمی اُس کو چلتے ہوئے زمانے مین اپنے کسی عضو سے چہو جائے خواہ کوئی کپڑا لکڑی وغیرہ اُسکے آدمی کے کل سے مس کرے اپنی قوت سے وہ کل اُسی شخص کو کہینچ لیتی ہے اور کسی طرح رُک نہین سکتا ہے - فَاتَّفَقَ اَنْ اِزَارَهٗ

مِنْ طَرَفِ اِبْرَیْشَمِیٍّ قَدْ مَسَّ بِتِلْكَ الْاٰلَۃِ فَجَذَبَتِ الْاٰلَۃُ ذٰلِكَ الْوَلَدُ الرَّئِیْسَ
ناگاہ ایسا اتفاق ہوا کہ دہوتی یا لُنگی رشیمی انچل کی جو یہہ رئیس اوڑہے ہوئے تہا اُسی
کل سے چلاتے وقت جا لپٹی اور کل نے اپنی قوت سے اس فرزند کو بہی کہینچا - وَکَادَ اَنْ
یَدُوْرَ مَعَہَا وَیُرَضَّضَ عَظْمُہٗ وَلَحْمُہٗ فَیَمُوْتَ - اب یہہ رئیس قریب تہا کہ کل کے
پہیہ کے ساتہہ گہوم جائے اور ہڈی گوشت پسکر قیمہ اور سُرمہ ہو جائے - وَصَرَخَ الْوَلَدُ
صَرْخَۃً عَظِیْمَۃً ذَابَتْ قُلُوْبُ النَّاظِرِیْنَ وَتَہَایَجَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ بِالْبُکَاءِ
وَالنَّحِیْبِ - یہہ فرزند رئیس چلایا کہ مین مرا اور اُس کی آواز سُنکر دل حضّار کے
پگہل گئے اور شور فریاد و زاری کا زن و مرد مین بلند ہوا - وَتَحَیَّرَتِ الْعُقُوْلُ
وَحَارَتِ الْفُحُوْلُ فِیْ تَخْلِیْصِہٖ - سب کی عقل دنگ ہوگئی تہی اور بڑے بڑے
سمجھدار آدمی متحیّر ہوگئے - وَاِذَا بِرَجُلٍ نُوْرَانِیٍّ وَمُؤَیَّدٍ رُوْحَانِیٍّ وَ
شَہِیْدٍ عِمْرَانِیٍّ قَدْ اَتٰی - یکایک ایک مرد نورانی اور تائید یافتہ روحانی اور
شہید راہ خدا جو علیؑ عمرانی کے فرزند ہین آہی تو پہنچے فدا ہون اُنکی تشریف آوری
پر جانین ہماری - وَاَظُنُّ بَلْ اَتَیَقَّنُ اَنَّہٗ عَبَّاسُ بْنُ عَلِیٍّ ؑ فَاِنَّہٗ ہُوَ الْمَاْمُوْرُ
لِحِمَایَۃِ الزُّوَّارِ وَالْمُتَعَزِّیْنَ بِعَزَاءِ اَخِیْہِ الْحُسَیْنِ ؑ اور مجھے گمان غالب بلکہ یقین
کامل ہے کہ ہون نہ ہون وہ حضرت عباسؑ تھے اسلئے کہ زائران امام حسینؑ اور عزاداران
شہید کربلا کی حفاظت کی خدمت حضور ہی سے متعلق ہے ؎ اے آمدنت باعث آبادی ما +
ذکر تو بود زمزمۂ شادیٔ ما + مارا چہ بود کہ تا نثارت سازیم + قربان سر تو باد آزادیٔ ما +
فَلَطَمَ الْوَلَدَ بِیَدِہِ الشَّرِیْفَۃِ لَطْمَۃً لَمْ یُصِبْہُ اَذًی مِنْہَا وَاسْتَخْلَصَہٗ عَنْ
جَذْبِ الْاٰلَۃِ وَالْحَرَکَۃِ الدَّوْرِیَّۃِ مَعَہَا - آتے ہی حضرت نے ایک طمانچہ سبک ہاتھ
سے اُسی رئیس کو مارا کہ مطلق ایذا اُسکو نہ ہوئی (یہہ وہی ہاتھ ہین جو شانہ سے جُدا
کئے گئے تھے) اور کشش آلہ سے رئیس کو بچالیا اور گہومنے سے ہمراہ انجن کے پہیہ کے
روکا - وَقَالَ لَہٗ اِسْتَرِحْ ہُنَاكَ فَقَدْ اَرَحْتُكَ مِنْ جَذْبِہَا وَنَجَوْتَ عَنِ
الْہَلَاكِ - اور فرمایا کہ اب اسی جگہ آرام سے ٹہر جا مین نے تجھکو جذب اور کشش سے

کل کے بچالیا اور ہلاکت سے تو نے نجات پائی - یَقُولُ الْوَلَدُ رَأَیْتُهُ بِعَیْنِیْ وَسَمِعْتُ صَوْتَهٗ وَکَانَ لِبَاسُهٗ اَخْضَرَ ثُمَّ غَابَ عَنِّیْ وَلَمْ یُرَ بَعْدُ - رئیس کا بیان ہے کہ مینے اچھی طرح سے اُنکو دیکھا اور اُنکی آواز سُنی ہے سبز لباس پہنے ہوئے تھے اور مجھکو آہستگی سے کل سے الگ کرکے نظر سے غائب ہو گئے اور معلوم نہین کدہر گئے فَتَهَایَجَ النَّاسُ رِجَالُهُمْ وَنِسَاؤُهُمْ ثَانِیًا بِتَقْدِیْسِ اللّٰهِ وَتَنْزِیْهِهٖ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى الشَّهِیْدِ الْمَظْلُوْمِ - اب دوبارہ آدمیون نے نعرہ بلند کیا خدا کی پاکی اور بزرگی پر اور درود اور سلام حسین شہید پر بھیجنے لگے - وَقَدِ ادَّعٰی بَعْضُ مَوَالِیْهِ وَخَدَمِهٖ اَنَّهٗ نَجَّاهُ مِنَ الْجَذْبِ وَالْهَلَاكِ - طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ راجہ کا ایک نوکر خدمتگار وغیرہ مین سے کہنے لگا کہ مین نے آپکو بچایا ہے اور انجن سے جدا کیا ہے - فَقَالَ لَهٗ اُسْکُتْ یَا لُکَعَ الرِّجَالِ مَا لَكَ وَهٰذَا کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ - رئیس نے کہا چپ رہ اے فرومایہ اور خراب آدمی تجھہ سے اور ایسے کارنمایان سے کیا نسبت جو طاقت انسانی سے باہر ہے جھوٹ بولتا ہے تو اے دشمن خدا - اَنَا رَأَیْتُ بِعَیْنِیْ وَبَاشَرَنِیْ بِجِسْمِهِ الْمُطَهَّرِ اَعْرِفُهٗ کَمَا اَعْرِفُ نَفْسِیْ وَجَسَدِیْ مینے اپنے بچانے والے کو بچشم خود دیکھا ہے اور اُنہون نے اپنے جسم پاک سے مجھے مس کیا ہے یعنی اپنے ہاتھہ سے چھوڑایا ہے مین اُنکو ایسا پہچانتا ہون جس طرح اپنی ذات اور اپنے جسم کو پہچانتا ہون وَهَلْ اَنْتَ عَلٰی ضَعْفِ بِنْیَتِكَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ تَمْنَعَ الْجَاذِبَةَ مِنْ اٰلَةِ دُخَانِیَّةٍ فِیْهَا مِنَ الْقُوَی الْمُحَرِّکَةِ الَّتِیْ تَقْوٰی قُوَی عِشْرِیْنَ اَفْرَاسٍ - اور کیا ممکن ہے کہ تو اِس ناتوانی اور کم زوری پر قادر ہو سکتا ہے روکنے اور ٹھہرا لینے پر اُس کل کے جس مین زور بیس گھوڑون کا بھرا ہوا ہے فَاِنْ کُنْتَ صَادِقًا فِیْ دَعْوٰكَ فَهَا اَنَا اُلْصِقُ ثَوْبَ رَجُلٍ اٰخَرَ بِمِحْوَرِهَا فَاِذَا جَذَبَتْهَا فَخَلِّصْهُ کَمَا خَلَّصْتَنِیْ بِزَعْمِكَ - پہر اگر تو اپنے دعوے مین سچا ہے اب مین ایک دوسرے آدمی کا کپڑا اُسی کل سے لگا دیتا ہون جب یہہ انجن اُسکو جذب کرے تو اُسکو چھوڑا دے جسطرح اپنے زعم باطل مین تو نے مجھے چھوڑایا ہے - فَسَکَتَ الرَّجُلُ الْکَاذِبُ کَاَنَّهٗ اُلْقِمَ حَجَرًا - یہہ سن کر وہ جھوٹا ایسا چپ ہو گیا جیسے

پتھر گلے مین اٹکاہے فَثَبَتَ اَنَّهٗ اِنَّمَا نَجَّاهُ اللّٰهُ بِتَوَسُّطِ رَجُلٍ قُوَّتُهٗ رُوْحَانِيَّةٌ وَهُوَ
يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ - اب بخوبی
ثابت ہوگیا کہ خدانے اس رئیس کی جان بچائی ہے ایسے بزرگ کے ذریعہ سے جسکو روحانی
قوت دی ہے چنانچہ خود قران مین فرماتا ہے کہ جولوگ راہِ خدا مین قتل کئے گئے اور شہید
ہوئے ہین اُنکو مُردہ نہ سمجھو بلکہ زندہ ہین - وَمِنْ هٰذَا الْيَوْمِ تَضَاعَفَ اِخْلَاصُ
اَلْوَالِدِ وَازْدَادَ يَقِيْنُهٗ بِاَنَّ الْحُسَيْنَ اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ - اب اُسی روز سے
دوچند ہوگیا خلوص اعتقاد رئیس کا اور یقین کامل ہوگیا کہ امام حسینؑ ایک نشانی ہین
خداکی قدرت کی نشانیون مین سے - وَيَقُوْلُ جِهَارًا اَنَّ صَاحِبَ التَّعْزِيَةِ لَهٗ اِقْتِدَارٌ
وَقُدْرَةٌ لَا مُحَالَةَ - اوراب توبارہا کہتے ہین کہ تعزیہ والے بزرگ (امام حسینؑ) اُنکو
ضرور قدرت اوراقتدار ہے اور سچے معجز نما ہین - وَيُكْثِرُ الْبَذْلَ وَالْاِنْفَاقَ وَيُقَسِّمُ
الْاَمْوَالَ وَيُطْعِمُ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِيْنَ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اِلٰى اٰخِرِ الْعَشَرَةِ الْاُوْلٰى
مِنَ الْمُحَرَّمِ - اب جس کا جی چاہے چلا آئے اور دیکھہ لے کہ پہلی تاریخ سے محرم کی
آخر عشرہ تک نوروز کس قدر خیر خیرات مہاراج کرتے ہین اور کس قدر کھانا فقرا اور
مساکین کو نام حسینؑ پر کہلواتے ہین - وَيَهْتَمُّ اِهْتِمَامًا شَدِيْدًا بِنَفْسِهٖ لَا يَثِقُ
فِيْ ذٰلِكَ الْاَمْرِ عَلٰى اَعَزِّ اَقَارِبِهٖ وَاَدْنٰى مَوَالِيْهِ - بذات خاص اہتمام تقسیم
طعام وغیرہ کرتے ہین اور کسی اپنے عزیز یا مصاحب خاص پر اس بارہ مین وثوق
اور اعتماد انکو نہین ہے - هَدَاهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبِيْلِ الْهُدٰى وَحَفِظَهٗ عَنِ الْغَوَايَةِ
وَالرَّدٰى - اب ہماری دعا یہہ ہے کہ خدا اُنکو پوری ہدایت کی راہ دکھلادے اور
گمراہی اور ہلاکت سے اُنکو بچاتا رہے - هٰذَا مَا ذَكَرْتُهٗ مِنْ خَبَرٍ مُتَوَاتِرٍ لَا
يُمْكِنُ اِنْكَارُهٗ لِاَحَدٍ دَهْرِيًّا كَانَ اَوْ عَلٰى دِيْنٍ مِنَ الْاَدْيَانِ - یہہ معجزہ
انجن دخانی کے جذب کے روکنے کا جومین نے بیان کیا ہے متواتر ہے کسی دہریہ
بیدین کی اور نہ کسی اور مذہب والے کی مجال ہے جو اس کا انکار کرسکے - وَلَا يُمْكِنُ
تَاْوِيْلُهَا وَلَا يَعْتَرِي الشَّكُّ فِيْهَا - نہ اسمین کسی قسم کی تاویل فلسفی چل سکتی ہے اور

نہ اس مین کسی طرح کا شک پیدا ہو سکتا ہے وَلَا نُبَالِی الْآنَ بِذِکْرِ مُعْجِزَۃٍ اُخْرٰی الَّتِیْ اُخْبِرْتُ بِھَا بِخَبَرِ وَاحِدٍ مُوْثَقٍ - اب اس متواتر معجزہ کے لکھنے کے بعد مجھے کچھہ پرواہ نہین ہے کہ ایک معجزہ ایسا بھی لکھون جو مجھکو ایک معتمد کے بیان سے معلوم ہوا فَاِنَّ الْخَبَرَ الْوَاحِدَ الْمَحْفُوْفَ بِالْقَرَائِنِ حُجَّۃٌ اَیْضًا - اسلئے کہ خبر واحد یعنی ایک شخص کی بیان کی ہوئی بھی - جب اُس کی سچائی کے قرینہ موجود ہون وہ بھی حجۃ اور دلیل ہونے کے قابل ہوتی ہے - وَعُرُوْضُ الْاِسْتِبْعَادِ قَدْ قَطَعْنَاہُ بِذِکْرِ الْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ - اور ناقص عقلون کے آدمیون کو جو شُبہہ استبعاد کا عارض ہوتا ہے اور سمجھنے لگتے ہین کہ عقل کی راہ سے تو ایسا ہونا دُور معلوم ہوتا ہے مثلاً انجن کی طاقت کو روکنا پس ایسے توہم کو تو اسی خبر متواتر معجزہ سابقہ سے ہم نے قطع کردیا ہے - فَنَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ ثِقَاتِ الْاُمَرَاءِ وَاَفْخَمِ الرُّؤَسَاءِ مَلَاذُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَکَھْفُ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ - مین کہتا ہون شہر پٹنہ عظیم آباد مین بیان کیا مجھہ سے بعض راست گو اور معتبر امرا اور بزرگترین رؤسا پشت پناہ مومنین اور جاے پناہ فقرا اور سائل کی اَلصَّدْرُ الْکَبِیْرُ وَالْاَمِیْرُ بْنُ الْاَمِیْرِ الْحَاجُّ السَّیِّدُ وِلَایَتْ عَلِیْخَان بِاَلْقَابِہٖ رئیس کبیر امیر ابن امیر حاج نواب سید ولایت علی خان بہادر بالقابہ نے خبر یہہ ہے - اَنَّہٗ قَدْ سَنَحَ لَہٗ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ اِلَی الْمَشَاھِدِ الْمُقَدَّسَۃِ اَمْرٌ عَجِیْبٌ وَسَانِحَۃٌ غَرِیْبَۃٌ - کہ بعض سفر زیارت مین اُن پر ایک عجیب غریب سانحہ گذرا وَھِیَ اَنَّہٗ لَمَّا رَکِبَ الْمَرْکَبَ الدُّخَانِیَّ مِنَ الْبَنْدَرِ الْمُسَمّٰی بِبَمْبَئِیْ فَمَرِضَتْ اِبْنَتُہٗ قَدْ عَرَضَ لَھَا الذَّرَبُ اَوِ الْخِلْفَۃُ وَالتَّھَوُّعُ الْمُتَوَاتِرُ - وہ قصہ یہہ ہے کہ جب نواب صاحب بندر بمبئی سے بقصد زیارت سوار ہوئے دخانی جہاز پر اُنکی دختر جو ہمراہ تھین دستون کی مرض مین مبتلا ہوئین اور او بکائی یا متلی پے در پے انکو شروع ہوئی حَتّٰی شَارَفَتِ الْمَوْتَ - بیماری کو اس قدر طول ہوا کہ اب وہ دختر قریب بموت کے ہو گئی تھی وَکَانَ ذَاتَ یَوْمٍ اِنَّہٗ تَمَوَّجَ مَاءُ الْبَحْرِ وَظَھَرَ الطُّوْفَانُ وَتَلَاطَمَتْ اَمْوَاجُہٗ

وَاضْطَرَابَ الْمَرْكَبِ وَرَاكِبُوْهُ - ایکروز کا یہ اتفاق عجیب ہے کہ دریا کے پانی مین جوش
پیدا ہوا اور طوفانی آثار نمایان ہوئے اور موجہاے دریا مین تلاطم پیدا ہوا جہاز کو جنبش
اور اضطراب ہونے لگا مسافرون کو جنبش جہاز سے صدمہ پہنچا - وَجَدُّوْا جَهْدَ فِيْ
تَخْلِيْصِهٖ عَنِ الْاِضْطِرَابِ الْعَمَلَةُ فَلَمْ يُنْجِحْ عَمَلُهُمْ وَلَمْ يَتِمَّ تَدْبِيْرُهُمْ - جہاز
کے کام کرنے والے ناخدا سے لیکر مزدور تک سبھون نے اپنی کوشش کو حد تک پہنچایا مگر کچھہ
بہی کسی کی نہ چلی اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی اور نہوتی نظر آئی - حَتّٰی اَيْقَنُوْا بِاِصَابَةِ
الْغَرَقِ فَصَاحُوْا وَصَرَخُوْا وَبَكَوْا بُكَاءً عَالِيًا - اب ظاہری اسباب سے تو یقین
ہو گیا کہ ہم سب مع جہاز کے ڈوب جائینگے سب چلائے اور چیخنے لگے اور بآواز بلند
رونے لگے - وَقَالُوْا لِكُلِّ مَنْ كَانَ فِي السَّفِيْنَةِ اَنْ يَّرْجِعَ بِقَلْبِهٖ وَيَبْتَهِلَ اِلٰى
خَالِقِهِ الَّذِيْ يَعْبُدُهٗ بِحَسَبِ اِعْتِقَادِهٖ مُسْلِمًا كَانَ اَوْ نَصْرَانِيًّا - اور ہر ایک
مسافر سے پکار کر کہدیا کہ اپنے اپنے رجوع قلب سے ہر ایک اپنے خالق کو پکارے اور اوسی
کی طرف دہیان دہرے جسکو اپنے عقیدہ کے رو سے اپنا خالق جانتا ہو مسلمان ہو
خواہ نصرانی وغیرہ - وَبَاتُوْا عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ الْمَشْؤُوْمَةِ اِلٰى اٰخِرِ اللَّيْلِ -
اور اسی خراب حالت اور پریشانی مین آخر شب تک سب رہے - قَالَ الْاَمِيْرُ الْمُغْرِيُّ
اِلَيْهِ اَنَّ بِنْتَهُ الْمَرِيْضَةَ كَانَتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا وَكُنْتُ عَلٰى يَقِيْنٍ مِنْ
اَنَّهَا اٰخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ حَيٰوتِهَا الدُّنْيَوِيَّةِ - امیر مذکور الصدر کہتے ہین کہ
میری دختر غشی کی حالت مین پڑی ہتی اور مجہے یقین ہو گیا تہا کہ آج اوس کی زندگی کی
یہہ آخری رات ہے اب نہ بچے گی - فَانْتَبَهَتْ وَنَادَتْ بِاَعْلٰى صَوْتِهَا وَقَالَتْ
يَا اَبَتِ تَعَالِ اِلَيَّ تَعَالِ اِلَيَّ فَاِنِّيْ بَرِئْتُ مِنْ عِلَّتِيْ - دفعۃً غش سے وہ لڑکی چونکی
اور بآواز بلند پکاری اے باباجان میرے پاس چلے آؤ چلے آؤ میری بیماری جاتی رہی
اور مین اچہی ہو گئی - وَنَجَا الْمَرْكَبُ اَيْضًا مِنَ الْغَرَقِ وَسَكَنَ تَلَاطُمُ الْاَمْوَاجِ
فَطُوْبٰى لِلْمُسَافِرِيْنَ الزَّائِرِيْنَ - جہاز بہی ڈوبنے سے بچ گیا تلاطم دریا کا بہی بند
ہو کر ٹھیر گیا خوشا بحال زائران امام حسینؑ - قَالَ الْاَمِيْرُ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَهْجُرُ

وَعَرَضَ لَهَا الْاِخْتِلَاطُ وَالْهَذَيَانُ وَهِيَ تَمُوْتُ الْاٰنَ۔ نواب صاحب کہتے ہین مجھے
گمان غالب ہوا کہ یہہ لڑکی ہذیان بک رہی ہے اور اختلاط عقل اور ہذیان جو آخر مرض
مین ہوتا ہے وہی اسکو عارض ہوا ہے اور اب تہوڑی دیر مین مرجائے گی۔ فَبَكَيْتُ وَ
اَعْلَنْتُ صَوْتِيْ بِالنَّحِيْبِ۔ مین زور زور سے رونے لگا اور مہر پدری کے جوش نے
مجھے بیتاب کردیا۔ فَجَاءَتْ عِنْدِيْ عَاجِلَةً مَعَ اَنَّهَا كَانَتْ لَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ
تُقَلِّبَ عَلٰى فِرَاشِهَا مِنْ جَنْبٍ اِلٰى جَنْبٍ اٰخَرَ۔ مجھے روتا ہوا دیکھکر بے ساختہ
دَوڑ کر میرے پاس آئی حالانکہ اس قدر نحیف اور کمزور تہی کہ بستر مرض پر ایک کروٹ سے
دوسری کروٹ بدل نہ سکتی تہی۔ فَتَحَيَّتْ مِنْ عَدْوِهَا حَتّٰى عَانَقَتْنِيْ وَقَالَتْ
اَتَظُنُّ اِنِّيْ مُخْتَلِطَةٌ اَوْ مُسَرْسَمَةٌ۔ مجھے اُس کے دوڑنے سے تعجب ہوا اور وہ اگر مجھ
سے لپٹ گئی اور کہا اے باباجان آپ کو یہہ گمان ہے کہ مین ہذیان بک رہی ہون یا مجھے سرسام
ہوگیا ہے۔ لَا وَاللّٰهِ بَلْ اِنِّيْ صَحِيْحَةٌ قَدْ عُوْفِيْتُ عَافِيَةً تَامَّةً۔ یہہ میرا حال نہین
قسم بخدا بلکہ مجھے پوری صحت مرض سے ہوچکی ہے۔ قَالَ فَبَكَيْتُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ وَكِدْتُ
اَنْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا سَكَنَ وُجْدِيْ وَاطْمَأَنَّ فُؤَادِيْ وَثَبَتَ عَقْلِيْ۔ نواب صاحب
کہتے ہین اب مجھے مارے خوشی کے رونا آیا اور قریب تہا کہ بیہوش ہوجاؤن پہر جب
میری طبیعت ٹہری اور اطمینان قلب اور ثبات عقل ہوگیا۔ سَاَلْتُ عَنْهَا يَا بُنَيَّةُ
قُصِّيْ عَلَيَّ مَا جَرٰى عَلَيْكِ وَاَنَّهٗ كَيْفَ عَافَاكِ اللّٰهُ مِنَ الْمَرَضِ۔ اب مین نے
اُس سے پوچہا اے نور دیدہ اپنی سرگذشت کو بیان تو کرد اور یہہ بیان کرو تمکو اِس
مرض سے خدا نے کیونکر صحت بخشی۔ ثُمَّ كَيْفَ عَلِمْتِ اَنَّ الطُّوْفَانَ قَدْ فَنِيَ اَوْ
تَمَوُّجُ الْبَحْرِ وَتَلَاطُمُ الْاَمْوَاجِ قَدِ انْتَهٰى وَاَنْتِ فِيْ غَشْوَتِكِ مُدَّةَ سَاعَاتٍ۔
پہر یہہ بہی تو کہو تمکو طوفان کے فرو ہونے کی اور تلاطم کے دور ہونے کی کیونکر خبر ہوئی۔
حالانکہ بہت دیر سے تم پر غشی طاری تہی کہ جب تک طوفان کا نام و نشان بہی نہ تہا۔
قَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ مُغْشِيَةً عَلٰى فِرَاشِيْ وَاِذَا رَاَيْتُ رَاكِبًا عَلٰى فَرَسٍ وَفِيْ يَدِهٖ
رُمْحٌ طَوِيْلٌ يُجِدُّ السَّيْرَ حَتّٰى جَاءَ اِلٰى قُرْبِ الْمَرْكَبِ کہنے لگی باباجان مین تو غشی

مین اپنے بستر پر پڑی ہوئی تھی ناگاہ دیکھتی کیا ہون ایک سوار بگہٹ گھوڑا دوڑائے ہوئے چلے آتے ہین اور آتے ہی جہاز کے پاس پہنچے - وَجَعَلَ سِنَانَ رُمْحِهٖ تَحْتَ السَّفِيْنَةِ فَاسْتَقَرَّ الْمَرْكَبُ عَنِ الْاِضْطِرَابِ كَاَنَّهٗ قَالَ لِمَاءِ الْبَحْرِ وَالْاَمْوَاجِ الْمُتَلَاطِمَةِ اَنْ تَقَرَّا عَلٰی مَكَانِهِمَا - نیزہ اپنا جہاز کے نیچے لگا دیا بس فوراً جہاز تکان سے رُک گیا اور مجھے ایسا گمان ہے کہ دریا کی موج اور پانی کی لہرون سے ارشاد فرمایا کہ اب ٹھہر جاؤ اور ہلنا موقوف کرو فَخَيَّضَ الْمَاءُ مِنْ فَوْرِهٖ وَعُدِمَتِ الْاَمْوَاجُ وَسَكَنَ الرِّيْحُ وَصَحَا السَّمَاءُ وَتَقَشَّعَ السَّحَابُ وَاسْتَقَرَّتِ السَّفِيْنَةُ اُنکے حکم کی دیر تھی کہ فوراً پانی کی افزونی کم ہوگئی اور لہرین دریا کی مٹ گئین آسمان بالکل صاف ہوگیا بادل سب چھنٹ گئے آسمان کھل گیا اور جہاز بھی سیدھا ٹھہر گیا - ثُمَّ جَاءَ عِنْدِيْ وَقَالَ قُوْمِيْ اَيَّتُهَا الزَّائِرَةُ فَقَدْ عَافَاكِ اللّٰهُ مِنَ الْمَرَضِ وَالضُّعْفِ - طوفان کو مٹا کر اور جہاز کو ٹھہرا کر پھر میرے پاس تشریف لا کر فرمایا اُٹھ کھڑی ہو اے زائرہ حسینؑ خدا نے تجھے مرض اور ضعف دونون سے نجات دی ہے اب اچھی ہوگئی - فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ يَا مَوْلَايَ وَمَا اسْمُكَ - مین نے عرض کی آپ کون ہین اے میرے آقا اور آپکا نام مبارک کیا ہے یہہ تو ارشاد کیجیے - قَالَ اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ اَخُو الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ الَّذِيْ تَنْوِيْ زِيَارَةَ مَرْقَدِهٖ - فرمایا مین تو ہون عباسؑ بن علیؑ بھائی امام حسین شہیدؑ کا جسکی قبر کی زیارت کرنے کا تو نے قصد کیا ہے - وَاَنَا مُتَكَفِّلٌ لِصِيَانَةِ زُوَّارِهٖ وَاَسْتَقْبِلُهُمْ وَاَصُوْنُهُمْ حَتّٰی اُوْصِلَهُمْ اِلَی الْمَرْقَدِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ لَا يُغْلَبُ عَلٰی اَمْرِهٖ - میرے سپرد ہے زایرون کی حفاظت کرنی اور اُنکی پیشوائی کر کے بحفاظت اُنکو روضۂ اقدس تک لیجاتا ہون ہان مگر خدا کی مشیت اگر کسی کی نسبت اور کچھ جاری ہوا اسمین کیا چارہ ہے اور اُسکے حکم پر کون غالب آسکتا ہے - مؤلف کہتا ہے یہہ جو اکثر قافلہ زائرون کے لٹ جاتے ہین خواہ اُنمین وبائی امراض پیدا ہوتے ہین خواہ جہاز ڈوب جاتا ہے خواہ اور کسی قسم کی آفت زائرون کو پہنچتی ہے راہ مین خواہ عین کربلاے معلےٰ مین اس کے اسباب

اور مصالح کے بیان کا ایک جداگانہ باب ہم لکھین گے جس طرح خانہ کعبہ جو بنص قرآن جاے
امن وامان ہے دہان کی بے امانی کی تاویل بہی اسی طرح کیجاتی ہے۔ ثُمَّ غَابَ عَنِّیْ
وَاَیْقَظْتُ بَلِ انْتَبَهْتُ عَنْ غَشْوَتِیْ فَوَجَدْتُ نَفْسِیْ وَبَدَنِیْ وَجَوَارِحِیْ وَ
دَرَاکَاتِیْ کُلَّهَا صَحِیْحَةً۔ یہہ فرماکر حضرت میری نظرون سے غایب ہوگئے اور مین
جاگ پڑی بلکہ غش سے مجہے افاقہ ہوگیا اب دیکہا تو انکو ہر طرح سے صحیح اور تندرست پایا
اعضاے بدنی اور حواس باطنی سب درست ہوگئے کَاَنِّیْ لَمْ اَكُ مَرِیْضَةً قَطُّ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مین ہرگز بیمار ہی نہ تہی۔ وَانْظُرْ اِلٰی سُکُوْنِ الْمَاءِ وَالْهَوَاءِ وَ
سَلَامَةِ السَّفِیْنَةِ وَاَهْلِهَا۔ دیکہئے تو ہوا کیسے ٹہر گئی ہے اور پانی کو کہین جنبش بہی ہے
جہاز کی سلامتی اور مسافرون کی خوشحالی پر نظر کیجئے۔ قَالَ ثُمَّ بَادَرْتُ اِلٰی مُعَلِّمِ
السَّفِیْنَةِ فَرَاَیْتُهُ فِی الْحَیْرَةِ وَالْبَشَاشَةِ وَقَالَ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُبَشِّرُ بِسَلَامَةِ
نَفْسِكَ وَنُفُوْسِ كُلِّ الْمُسَافِرِیْنَ۔ نواب صاحب کہتے ہین مین جلدی گیا پاس
ناخداے جہاز کے دیکہتا کیا ہون کہ متحیر اور بشاش ہو رہا ہے اور مجہہ سے کہنے لگا بشارت
ہو آپکو کہ آپکی اور کل مسافرونکی جان بچ گئی۔ فَقَدْ عُدِمَ الطُّوْفَانُ وَاعْتَدَلَ الْهَوَاءُ
طوفان مٹ گیا اور ہوا درجۂ اعتدال پر آگئی۔ قُلْتُ کَاَنَّهُ تَحَیَّرَ لِمَا رَاٰی اِلٰی دَرَجَاتِ
مِقْیَاسِ الْهَوَاءِ الْمُسَمّٰی بِبَارُومِیْتَرْ وَهِیَ الْاٰلَةُ الَّتِیْ تُعْلَمُ مِنْهَا حُدُوْثُ
الطُّوْفَانِ وَالرِّیَاحِ الشَّدِیْدَةِ قَبْلَ حُدُوْثِهَا۔ مین کہتا ہون ناخدا کی حیرت کا
سبب یہی ہوگا کہ اُس نے آلہ مقیاس الہوا جسکا نام بارومیتر ہے دیکہا ہوگا کہ دفعۃً
اُس کی درجہ طوفانی گہٹ گئی اور یہہ وہ آلہ ہے جس سے آندہی اور طوفان کی آمد پہلے
سے معلوم ہوتی ہے فَقُلْتُ لَهُ هَلْ تَفْتِیْشُ رَاْیِكَ قِیَاسًا اَوْ تَهْذِیْبُ تَجْرِبَةٍ اِلٰی
اِدْرَاكِ سَبَبِهٖ مین نے اوس سے کہا کچہہ تمہارا قیاس اور تجربہ بتلا سکتا ہے کہ دفعۃً یہہ
درستی ہوا کی اور فرو ہوجانا طوفان کا کیون ہوا قَالَ بَلْ هُوَ اَمْرٌ عَجِیْبٌ لَا یَصِلُ
اِلٰی کُنْهِهٖ اِدْرَاكُ الْبَشَرِ۔ ناخدا بولا ہرگز نہین اور یہہ ایسا امر عجیب ہے کہ عقل بشری
اس کا سبب نہین جان سکتی ہے۔ فَقَصَصْتُ عَلَیْهِ مَا اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتِیْ قَالَ صَحِیْحٌ مَا

قَالَتْ - مین نے سارا حال جو اپنی دختر سے سُنا تھا اُس سے بیان کیا کہنے لگا کہ ہان صحیح یہی ہے جو اُس نے کہا ہے - وَتَمَّ هٰذَا الْبَابُ بِعَوْنِهٖ وَيَتْلُوْهُ بَابُ قِرَاءَةِ رَاْسِ الْحُسَيْنِ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَبَيَانِ اَسْرَارِهَا - یہہ باب بحمد اللہ تمام ہوا اب اس کے بعد وہ باب لکہونگا جس مین بیان اسکا ہے کہ سر اقدس امام حسین ع نے سورۂ کہف کیون پڑہی اور کیا کیا اسرار اس مین تھے ٭

باب پنجم

بیان اُون اسرار کا جو امام حسینؑ کے سر اقدس نے سورۂ کہف اور دیگر آیات قرآن کو پڑہا ہے جس سے تصدیق اُس حدیث نبویؐ کی بھی ہوتی ہے کہ قرآن اور اہلبیت کا ساتھ قیامت تک ہے جسکو امام حسین نے بعد شہادت بھی دکہلا دیا

لَمَّا كَانَ مِنْ مَصَالِحِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اِبْقَاءُ دِيْنِ الْاِسْلَامِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ وَرَضِيَ لَنَا بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا - چونکہ مصلحت ہاے آلہی مقتضی اسی کے ہین کہ دین اسلام قیامت تک باقی رہے اور کوئی نبی ہمارے نبیؐ کے بعد نہ آئے اور اسی دین کو ہمارے واسطے خدا نے پسند فرمایا اور اسی دین پر ہم تمام مخلوقات کا رہنا اپنی خوشنودی کا باعث قرار دیا - وَلَيْسَ وَلَا يُتَصَوَّرُ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَخْتَارَ مِنْ جُمْلَةِ هُدَاتِهٖ اِلَيْهِ وَاحِدًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ فَيَجْعَلَهٗ مَظْهَرًا لِلْاٰيَاتِ وَمَصْدَرًا لِلْمُعْجِزَاتِ اِلٰى يَوْمِ بَقَائِهٖ اور اس طرح باقی رہنا دین اسلام کا بدون اس کے خیال مین نہین آسکتا تہا کہ منجملہ اون حضرات کے جو اصالۃً خواہ نیابۃً ہدایت دین اسلام کی اون سے متعلق ہو ایک ہادی خواہ ایک سے زیادہ ایسا برگزین کردے جن سے ظہور کرامات اور معجزات کا ہمیشہ ہو کر تصدیق ہمارے نبیؐ اور اثبات حقیت دین اسلام ہوا کرے - فَاخْتَارَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ لِذٰلِكَ الْاَمْرِ الْجَلِيْلِ السِّبْطَ

اَلْاَصْغَرِ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ لِاَسْبَابٍ وَّدَوَاعٍ عَدِیْدَۃٍ ذَکَرْنَاھَا فِی اَبْوَابٍ اُخَرَ- خدا نے اس
امر جلیل کی بجا آوری کے لئے ہمارے نبیؐ کے چھوٹے فرزند امام حسینؑ کو پسند فرمایا اور اُس
کے ضمن در ضمن جس قدر ہم اپنی عقل ناقص کے رو سے سمجھ سکتے ہین اُنکو ہم نے
اسی کتاب کے اور ابواب مین بیان کر دیا ہے- وَ اَمَرَ نَبِیَّہٗ بِاَنْ یَقُوْلَ اِثْبَاتًا لِذٰلِکَ
اَلْغَرَضِ اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ- اور ہمارے نبیؐ کو حکم دیا کہ امت سے بلکہ
تمام مخلوقات سے کہتے رہین کہ حسینؑ میرا فرزند ہے اور مین حسین کے ذریعہ سے تاقیامت
نبی اور صاحب آیات پہچانا جاؤنگا- ثُمَّ لَمَّا کَانَ صُدُوْرُ الْمُعْجِزَاتِ مُثْبِتًا
لِکَرَامَۃِ مُصْدِرِھَا بِقَدَرِہٖ فَلَابُدَّ لَہٗ مِنْ مَزِیْدِ الْاِسْتِحْقَاقِ لِذٰلِکَ-
پھر چونکہ معجز نمائی سے بزرگی معجز نما کی بقدر صدور معجزات ثابت ہوتی ہے اب ضرور
ہوا کہ امام حسینؑ مین استحقاق بھی اس بزرگی کا حاصل ہو- فَلِذَا رَضِیَ مُحَمَّدٌ بِابْتِلَاءِہٖ
مَعَ اَھْلِبَیْتِہٖ وَنِسَائِہٖ بِالْمَصَائِبِ الْعَظِیْمَۃِ- اسی سبب سے ہمارے نبیؐ راضی
ہوئے کہ امام حسینؑ مع اپنے اہلبیت اور عورات کے بڑے بڑے مصائب مین گرفتار ہون-
کَیْ لَا یَکُوْنَ تَشَرُّفُہٗ بِذٰلِکَ الشَّرَفِ مُخَالِفًا لِقَضِیَّۃِ الْعَدْلِ- تاکہ امام حسینؑ
کا اس مرتبہ بزرگ معجز نمائی پر پہنچنا بخلاف سائر انبیاء اور اوصیا کے مقتضاے عدل
خدا کے مخالف نہو- وَمِنْ جُمْلَۃِ مَا یَجِبُ تَصْدِیْقُ نَبِیِّنَا فِیْہِ قَوْلُہٗ صلعم فِیْ اَھْلِبَیْتِہٖ
وَھُوَ حَدِیْثُ الثَّقَلَیْنِ حَیْثُ قَالَ فِیْہِ اَنَّھُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ-
اور منجملہ اُن پیشین گوئیون کے جن مین ہمارے نبیؐ کی تصدیق ضرور تھی ایک بڑی پیشین گوئی
وہ ہے جو حضرتؐ نے اپنے اہلبیت کی نسبت فرمائی ہے کہ قرآن اور اہلبیت میرے ہمیشہ ساتھ
رہین گے اور کبھی جدا نہونگے تا اینکہ بروز محشر حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے- وَھُوَ
حَدِیْثٌ مُتَوَاتِرٌ قَدْ اَفْرَدَ لِذِکْرِ طُرُقِہٖ اَخُوْنَا الْحُجِّیُّ لِسُنَّۃِ اَجْدَادِہٖ حَامِدُ
بْنُ مُحَمَّدٍ طَابَ اللّٰہُ ثَرَاھُمَا مُجَلَّدَیْنِ مِنْ کِتَابِہِ الْمُسَمّٰی بِعَبَقَاتِ الْاَنْوَارِ
فَاَثْبَتَ فِیْہِ اَنَّھَا تَزِیْدُ عَلٰی ثَلٰثِمِائَۃِ طُرُقٍ مِنْ طُرُقِ الْعَامَّۃِ- یہ حدیث ثقلین
وہ متواتر حدیث ہے جس کے اسناد روایت کے طرق کو میرے بھائی مولوی سید حامد حسین نے

خدا اُنکی اور اُنکے والد کی قبرون کو بوے بہشت سے خوشبو کرے تین سو سے زیادہ سلسلۂ روایت اہل سُنت کے راویون سے ثابت کر دیا ہے کتاب عبقات الانوار مین۔ وَهُوَ الْحُجَّةُ الْقَاطِعَةُ لِاثْبَاتِ اِمَامَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ ؑ۔ یہی حدیث تنہا دلیل یقینی ہے ہمارے ائمہ اطہار ؑ کے اثبات امامت کی فَكَانَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ الَّتِيْ سَمِعَهَا جَمْعٌ كَثِيْرٌ عَنْ رَاسِ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِ ؑ مُصَدِّقَةً لِمَا قَالَ جَدُّهٗ فِيْ اَهْلِبَيْتِهٖ اَنَّهُمْ لَا يَفْتَرِقُوْنَ عَنِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ مَوْتِهِمُ الظَّاهِرِيَّةِ اَيْضًا۔ پس سر اقدس امام حسین ؑ کا تلاوت قرآن کرنا جسکو جماعت کثیر نے خود سُنا ہے یہہ بہی ایک بڑی تصدیق اپنے نانا کے ارشاد کی حضرت نے فرمائی کہ اہلبیت نبی ؐ جن سے مراد ائمہ اطہار ہین بعد موت ظاہری بہی قرآن سے جدا نہین ہوتے پہر اون سے زیادہ کون ہے جو تفسیر قرآن کو جانتا ہو اور ہم اُنکی تفسیر کو چہوڑ کر ابن مسعود خواہ ابن عباس کی طرف رجوع کرین۔ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتُهٗ سِرٌّ جَلِيْلٌ وَسَبَبٌ عَامٌّ لِتِلَاوَةِ الرَّاْسِ الْقُرْاٰنَ۔ یہہ بات جو مینے بیان کی کہ قرآن اور اہلبیت ؑ کی معیت کی تصدیق کرنی منظور تہی سر اقدس کے تلاوت قرآن مین یہہ ایک بڑا راز ہے اور عام سبب ہے آیات قرانیہ کی تلاوت کا۔ اَمَّا السَّبَبُ الْخَاصُّ لِكُلِّ اٰيَةٍ تَلَاهَا رَاْسُهُ الْمَجِيْدُ وَعَنِ الْقَفَا وَلَاسِيَّمَا تِلَاوَةُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ مِرَارًا فَاَسْبَابُهٗ مَا يَاْتِيْكَ نَبَاُهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔ لیکن سبب خاص ہر آیت کے پڑہنے کا جسکو سر اقدس نے نیزہ پر چڑھے ہوئے پڑھا ہے اور خصوصًا تلاوت سورۂ کہف کی جو مکرر حضرت نے فرمائی ہے اُس کے اسباب تو ہم اسی باب مین لکہین گے انشاء اللہ وَنُقَدِّمُ ذِكْرَهَا لِكَوْنِهَا جَامِعَةً لِاَغْرَاضِنَا سورہ کہف کے پڑھنے کے اسباب کو پہلے بیان کرین گے اسلئے کہ ہماری جو غرض اس کتاب کے لکھنے سے ہے وہ اکثر ایسے ہی اسباب کے بیان سے پوری ہوتی ہے۔ وَقَدْ وَصَلَ اِلَيْنَا سَبْعَةُ رِوَايَاتٍ مُتَضَمِّنَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا۔ آج کے دن تک سات روایتین اسی مضمون کی ہمکو پہنچی ہین۔ رَوَاهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ حَبِيْبِ الشَّهْرُزُوْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ بِالْمَعْنَی الْاَعَمِّ الْمُصْحِبَۃِ عِنْدَ اَرْبَابِ الرِّجَالِ چار آدمی اُنکے راوی ہین
زید بن ارقم اور سہل بن حبیب شہرزوری اور یہہ دونون اصحاب رسول اللہ سے تھے بنظر
عام اصطلاح علماے رجال کے۔ وَمِنْہَالُ بْنُ عَمْرٍو وَحَارِثُ بْنُ وَکِیْدَۃَ وَکَانَ
فِیْمَنْ حَمَلَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ ؑ تیسرے منہال بن عمرو اور چوتہا حارث بن وکیدہ ہے یہہ
شخص اُن اشقیا مین سے ہے جو سراقدس کو لئے ہوئے پہرتے تھے وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ اَنَّ
ذٰلِکَ الْاَمْرَ الْمُعْجِزَ صَدَرَ عَنِ الْاِمَامِ فِی الْکُوْفَۃِ وَدِمَشْقَ کِلَیْہِمَا یہہ بہی مخفی نرہے
کہ تلاوت قرآن کا معجزہ سراقدس سے کوفہ اور دمشق دونون جگہ برابر صادر ہوا ہے۔
فَذَانِکَ بُرْھَانَانِ مِنْ رَبِّکَ لِتَبْکِیْتِ الْمَرَدَۃِ اللِّئَامِ وَتَشْیِیْدِ مَبَانِی الْاِسْلَامِ
یہہ دونون جگہ کی معجزنمائی دونو بڑی دلیلین ہین خدا کی طرف سے اُن بدکارون کے چپ
کرنے کی اور اسلام کی تائید اور استواری انسے پوری ہوتی ہے۔ ثُمَّ لَمَّا قَرَأَ الْحُسَیْنُ ؑ
سُوْرَۃَ الْکَھْفِ بِتَمَامِھَا کَمَا فِیْ رِوَایَۃِ سَہْلِ الشَّہْرَزُوْرِیِّ بِالْکُوْفَۃِ وَھُوَ قَوْلُہٗ
پہر چونکہ سراقدس نے پورا سورۂ کہف کوفہ مین پڑہا ہے جیسا کہ روایت سہل شہرزوری
مین حالات کوفہ یوم ورود اہلبیت کے منقول ہے فَوَقَفُوْا بِبَابِ بَنِیْ خُذَیْمَۃَ وَالرَّاْسُ
عَلٰی قَنَاۃٍ طَوِیْلَۃٍ وَھُوَ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ۔ ٹہر گئے لشکریان یزید باب بنی خذیمہ
پر اور سراقدس امام حسین ؑ ایک لمبے نیزہ پر چڑہا ہوا سورۂ کہف کو پڑہ رہا تہا اِلٰی اَنْ
بَلَغَ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا۔ تا اینکہ
اس آیت کو پڑہنے تک پہنچا کیا تجھے گمان ہے کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری آیات مین
عجیب ہین۔ قَالَ سَہْلٌ فَبَکَیْتُ وَقُلْتُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَاْسُکَ اَعْجَبُ ثُمَّ
وَقَعْتُ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَلَمْ اُفِقْ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ۔ سہل کہتے ہین مین حضرت کا لہجہ
قرآنی سُنکر اور بلند نیزہ پر سر کو اور اہلبیت اطہار کو بندی دیکہکر رونے لگا اور مین نے
کہا اے فرزند رسول آپکا سراقدس تو کہین زیادہ ہی تعجب خیزی مین ہے اصحاب کہف سے
پہر مجہے غش آگیا اور افاقہ غش سے اُسوقت ہوا کہ حضرت نے سورۂ کہف ختم کر لیا تہا فَلَا
بُدَّ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ غَرَضُ الْاِمَامِ یَتَعَلَّقُ بِاٰیَاتِ السُّوْرَۃِ کُلِّھَا۔ پس ضرور ہے کہ غرض

امام کی متعلق ہو تمام آیات سورۂ کہف ہے وَاِنْ لَمْ نَفْهَمْهَا اگرچہ ہماری سمجھ مین نہ آئے و
اَیْضًا مَنَعَ الْحُسَیْنُ فِی الْکُوْفَۃِ اِبْنَ وَکِیْدَۃَ مِنْ اَنْ یَسْرِقَ رَاْسَہٗ لَمَّا رَوَاہُ الدَّرْبَنْدِیُّ
عَنْ مُسْنَدِ سَیِّدَۃِ الْبَتُوْلِ بِاَسْنَادِہٖ ۔ اور یہہ ہی قابل غور ہے کہ حضرت نے کوفہ مین
ابن وکیدہ کو سر اقدس کے چُرانے سے منع فرمایا جیسا کہ ملا دربندی رح نے مسند سیدہ بتول سے
اُسی کے اسناد سے روایت کی ہے عَنِ الْحَارِثِ بْنِ وَکِیْدَۃَ قَالَ کُنْتُ فِیْمَنْ حَمَلَ رَاْسَ
الْحُسَیْنِ فَسَمِعْتُ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْکَهْفِ فَجَعَلْتُ اَشُکُّ فِیْ نَفْسِیْ وَاَنَا اَسْمَعُ نَغْمَۃَ
اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ ۔ حارث بن وکیدہ کہتا ہے مین اون لوگون مین تہا جو سر اقدس امام حسینؑ کو کوفہ
مین لائے تھے اور مین خود سُنتا تہا کہ وہ جناب سورۂ کہف کی تلاوت کر رہے ہین دل مین
ضرور میرے شک پیدا ہوا حالانکہ مین نغمہ اور لہجہ امام حسینؑ کا بعینہٖ سُنتا تہا (ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ شقی حضرتؑ کی آواز کو خوب پہچانتا تہا اور پہر بھی شک اُسکو دامنگیر ہوا کہ سر جدا
کیا ہوا بدن سے بھلا کیونکر بول سکتا ہے ۔ فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ وَکِیْدَۃَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا مَعْشَرَ
الْاَئِمَّۃِ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّنَا نُرْزَقُ ادہر شک مجھے ہوا اور اُودہر حجت خدا امام حسینؑ نے
فرمایا اے ابن وکیدہ شک تو کیون کرتا ہے کیا تجھے معلوم نہین ہے کہ ہم گروہ ائمہ
یعنی دوازدہ امام سب زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے ساحت قرب مین ہم کو رزق
ملتا ہے ۔ قَالَ قُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ اَسْرِقُ رَاْسَہٗ ۔ ابن وکیدہ کہتا ہے اپنے دلمین اُسوقت
مینے کہا کہ انکا سر مین چُرا لون اور چھپا دون (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن وکیدہ کو جب
اس معجزہ کا یقین ہوا اُس نے چاہا کہ اس بزرگ سر کی اہانت اب نہو تو بہتر ہے یا یہہ
غرض تہی کہ یہہ معجز نمائی آپکی عام خلائق پر ظاہر نہو ۔) فَنَادیٰ یَا ابْنَ وَکِیْدَۃَ لَیْسَ
لَکَ اِلیٰ ذٰلِکَ سَبِیْلٌ فَاِنَّ سَفْکَ دَمِیْ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ تَسْیِیْرِهِمْ رَاْسِیْ ۔
اب پہر پکار کر سر اقدس گویا ہوا اے ابن وکیدہ یہہ تیری طاقت نہین ہے کہ میرے
سر کو چُرا لے میری خونریزی جو انہون نے کی ہے اُسکا منظلمہ ان ظالمون پر زیادہ ہے
پیش خدا بہ نسبت اسکے کہ میرے سر کو کوچہ بکوچہ پھرا رہے ہین (کیا سچ فرمایا ہے امام نے
روحی لہ الفدا) فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ

يَسْتَحِبُّوْنَ - انکو اسی حال پر چھوڑ دے اب قریب ہے وہ دن قیامت کا کہ انکو اپنی بدکرداری کا حال معلوم ہوگا جس روز بیڑیان اور زنجیر انکی گردن اور پاؤن مین پڑے ہون گے اور اسی حال سے بطرف دوزخ کے کھینچے جائین گے - **مؤلف کہتا ہے** یہہ روایت کسی طرح اُس شعبدہ سے مشتبہ نہین ہوسکتی ہے جو آج کل نقل صوت کا مسئلہ ایجاد ہوا ہے اسلئے کہ اسمین تو دو باتین ایسی کھلی ہوئی ہین کہ ہرگز نقل صوت کا شبہہ ممکن نہین ہے اوّلاً تو رفع شک قلبی حضرت نے فرمایا اور دل کے حال پر سوائے معجز نما کے اور کون مُطّلع ہوسکتا ہے دوم جو جو باتین حضور نے کین وہ اُسیوقت کی ہین پہلے اسوقت سے یہہ امور نہ کبھی واقع ہوئے تھے اور نہ یہہ کلام آپ سے سرزد ہوا تہا - جس کی نقل کا احتمال ہو - اب جو الفاظ اس روایت مین ہین اُنکی شرح کرنی بہی ہمکو ضرور ہے - قُلْتُ اَمَّا قَوْلُهٗ لِابْنِ وَكِيْدَةَ لَيْسَ لَكَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلٌ يَعْنِيْ لَا تَقْدِرُ عَلٰى سَرِقَةِ الرَّاسِ مین کہتا ہون کہ حضرت نے جو ابن وکیدہ سے ارشاد فرمایا کہ تیری مجال نہین کہ میرے سر کو چھپاے - فَلَهٗ عِنْدِيْ اَسْبَابٌ عَدِيْدَةٌ اَحَدُهَا اَنَّهٗ ع يُرِيْدُ بِذٰلِكَ جَرْيَ الْقَضَاۗءِ الْمُبْرَمِ فِيْ اَمْرِ رَاسِهٖ اَنْ يُدَارَ عَلَى الْقَنَاةِ وَاِنَّهٗ مِنَ الْعُهُوْدِ الَّتِيْ عَهِدَهَا جَدُّهٗ صلعم - میری سمجھ مین اس کے چند اسباب آتے ہین ایک سبب یہہ بہی ہے کہ اپکا ارادہ یہہ ہے کہ قضاے حتمی خدا کی آپکے سر کی نسبت یہی جاری ہوئی ہے کہ شہر بہ شہر اور جا بجا پہرایا جائے اور یہہ عہد اور پیمان داخل ہے اُنہین عہدون مین جو آپ کے نانا محمد صلعم نے خدا سے کرلیا ہے - وَفِيْ اِخْفَائِهٖ يَفُوْتُ الْاَغْرَاضُ الَّتِيْ لِاَجْلِهَا رَضِيَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ بِهَا - اس سر کے چھپانے مین وہ اغراض فوت ہو جائین گی جن کے پورے ہونے کے واسطے ہمارے نبی صلعم نے اس اہانت ظاہری کو گوارا فرمایاہے - وَثَانِيْهَا اَنَّ اَهْلَبَيْتِهٖ وَنِسَائَهٗ وَهُمُ الْمَشْدُوْدُوْنَ الْمَغْلُوْلُوْنَ يَرَوْنَ اِلٰى رَاسِهِ الْمَجْذُوْذِ كُلَّ اٰنٍ فَيَتَجَدَّدُ لَهُمُ الْاَحْزَانُ فَتَنْشَقُّ صُدُوْرُهُمْ وَتَتَفَتَّتُ اَكْبَادُهُمْ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٍ - ہاے ہاے ایک بڑی بھاری غرض دوسری یہہ ہے کہ یہہ لُٹا ہوا قافلہ اہلبیت کا جو ہمراہ سراقدس کے چلا آتا ہے اور جناب زینب اور امّ کلثوم کے دل دُکہانے کی غرض سے نیزہ دارون کو تاکید تھی کہ قریب اون خونزادیون کے دُہی

نیزہ جس پر سراطہر چڑھا ہوا ہے بار بار تکان دیا کرو اب ذرا سوچنے کی جا ہے اور خاک اڑانے
کا مقام ہے کہ ہر مرتبہ جب ان خوزادیون کی نظر سرِ اقدس پر پڑتی ہوگی کیا انکو جگر شق
ہونے اور سینہ چاک ہونے کی نوبت نہ آتی ہوگی اور ہر وقت صدمہ تازہ ان پر نگذرتا ہوگا
فَيَصْبِرُوْنَ عَلٰى مَا يُصِيْبُهُمْ وَلَا يَشْكُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَرْضَوْنَ بِقَضَائِهِ الْمَاضِيْ فِيْهِمْ
فَيُوْجَرُوْنَ اَجْرًا غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ - لاکہون صدمہ دلون پر گذرین اور کیون نگذرین
بہن کی محبت بھائی سے اور پہر کون بہن زینب اور کون بہائی امام حسینؑ جن دونون کی
محبت کا کیا ذکر کرون اُسی بہن کے سامنے اُسی پیارے بھائی کا سر نیزہ پر تکان دیا جاتا
ہے اور بہن چپ رہے - اگر آنسو نکلے تو نیزہ کی نوک سے آنکہہ کو ایذا پہنچائی جائے الغرض
ان متواتر صدمات پر جس قدر اہلبیت صبر کرین اور کسی قسم کی شکایت درگاہ الٰہی مین
نکرین قضائے الٰہی جو انکے حق مین بنظر مصالح جاری ہوئی ہے اُسی پر راضی رہین اور
اسی رضا پر ثواب ہاے بیشمار انکو ملین - وَيُصِيْبُهُمْ ذٰلِكَ فِيْ بَلَدٍ كَانَ اَبُوْهُمْ
عَلِيٌّ مُتَّكِئًا فِيْهِ عَلٰى سَرِيْرِ الْخِلَافَةِ وَلَهُمْ وَجْهٌ وَجِيْهٌ فِيْهَا لَمْ يَكُنْ
فِي الْمَدِيْنَةِ وَلَا فِي الْكَعْبَةِ وَلَا فِيْ دِمَشْقَ - اور یہہ ایذا اور ذلت ظاہری ان
بزرگوارون کو کہان پہنچی شہر کوفہ مین جہان انکے پدر بزرگوار تخت سلطنت ظاہری پر
بیٹھے تھے اور جناب زینب اور ام کلثوم کا جاہ وحشم جیساکہ کوفہ مین تہا مکہ اور مدینہ
اور دمشق مین ایسا نہ تہا اُسی جگہ یہہ سخت امتحان انکا لیا جائے اللہ اکبر - فَهَلْ تَرٰى
اَحَدًا مِنَ الرُّوَاةِ اَنَّهٗ رَوٰى فِيْ اَخْبَارِ مَسِيْرِهِمْ اِلَى الْكُوْفَةِ وَوُرُوْدِهِمْ
فِيْهَا اَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ مَنَعَ الْحَامِلِيْنَ لِلرَّاْسِ اَنْ يُبْعِدَهٗ عَنْهُمْ - پہر کسی روایت
مین کبہی تم نے سُنا ہے کہ اہلبیت مین سے کسی نے کوفہ کی آمد مین اثنائے راہ مین خواہ
شہر کوفہ مین پہنچکر کسی نیزہ دار کو جو سرِ اقدس لیئے ہوئے تہا منع کیا ہو کہ اس کو ہم سے
دور الگ لیچلے وَالسِّرُّ فِيْهِ مَا ذَكَرْنَاهُ - کوفہ مین منع نکرنا اہلبیت کا اوس مین
یہی رمز ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے - وَاَمَّا فِيْ يَوْمِ دُرُوْدِهِمْ بِدِمَشْقَ وَكَانَتْ
هِمَّةُ جَمِيْعِ الْحَرَمِ وَالسَّبَايَا مُتَوَجِّهَةً اِلٰى اَنْ يُبْعِدُوا الرُّؤُوْسَ الْمُطَهَّرَةَ

عَنِ الْمَحَامِلِ حَتَّی الْاِمَامَؑ فَلَہٗ اَسْبَابٌ نَذْکُرُھَا فِیْ بَابِہٖ - لیکن جس روز داخلہ اہل حرم کا دمشق مین ہوا تہا اور جملہ اہلحرم کی ہمت اسی مین مصروف ہتی کہ سرہا ے شہدا محملون سے دُور رکہے جائین تا اینکہ جناب امام زین العابدینؑ نے بہی سہل شہرزوری سے یہی درخواست فرمائی ہتی اس کے اسباب اور رموز کو ہم اُسی باب مین لکھین گے جسمین داخلہ دمشق کا حال ہوگا انشاء اللہ تعالے وَالثَّالِثُ مِنَ الْاَسْبَابِ لِمَنْعِ الْحُسَیْنِؑ اِبْنَ وَکِیْدَۃَ عَنْ اِسْتِرَاقِ رَاْسِہٖ اَنَّ اَھْلَبَیْتِہٖ وَنِسَائَہٗ لَمَّا یَرَوْنَ مِنْ تَکَلُّمِہٖ وَقِرَائَتِہِ الْاٰیَاتِ فِیْ نَغْمَتِہِ الْخَاصَّۃِ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ تَسْلِیَۃً عَظِیْمَۃً لَّھُنَّ - تیسرا سبب آپکے منع کرنے کا ابن وکیدہ کو سر اقدس چورانے سے یہہ ہے کہ اہلبیت اطہار جب آپکو کلام کرتے ہوئے اور تلاوت آیات قرآنیہ کرتے ہوئے دیکھینگے اُسی لہجہ سے جو زمانہ حیات ظاہری مین تہا انکی کسی قدر تسلّی اور تشفی ہوگی اور جس طرح زمانہ حیات مین امیدوار شفقت اور محبت کے ہوکر درخواست امور کذائی کے کرتے تھے اب اُنکو حضرت کے زندہ ہونے کا پورا یقین ہوگا ویساہی برتاؤ کرین گے اور وہی درخواست کرینگے - اَمَا سَمِعْتَ مِنْ اَبْیَاتِ زَیْنَبَ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا فِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمِ الْجَصَّاصِ وَھِیَ تَقُوْلُ مُخَاطِبَۃً لِرَاْسِ اَخِیْھَا ؎ یَا اَخِیْ فَاطِمَۃَ الصَّغِیْرَۃَ کَلِّمْھَا ✢ فَقَدْ کَادَ قَلْبُھَا اَنْ یَذُوْبَا - کیا تم نے نہین سُنا ہے اون اشعار کو جو حضرت زینب نے سر اقدس کو دیکھہ کر ارشاد کیا ہے جسکو مسلم کچ کار روایت کرتا ہے اُنمین سے چند اشعار یہہ ہین - اے بہائی فاطمہ صغرا (سکینہ) سے کچھہ پیار کی باتین کرو آپکی جدائی سے اب تو قریب ہے کہ اُس کا دل خون ہوکر بہہ جائے یہہ پہلی درخواست جناب زینب کی تہی اسلئے کہ ✢ سکینہ کو حضرت بہت پیار کرتے تھے اور سکینہ پر اسی پیار سے ہونے سے بڑی بڑی سختیان دُشمنان دین کرتے تہے اسیواسطے پہلے سفارش اُسی یتیم کی فرماہے ہین - اگر سوچو حضرات تو یہی مقام ہے کہ ہم روتے روتے اپنی جان فدا کردین اور پہر ہم سے حق تعزیت ادا ہو - اب دوسری سفارش اپنے بھتیجے اور امام چہارم کی فرماتی ہین - ؎

یَا اَخِیْ لَوْ تَرَیٰ عَلِیًّا لَدَی الْاَسْرِ + مَعَ الْیَتِیْمِ لَا یُطِیْقُ وُجُوْبًا - اے بہائی ذرا زین العابدین کی طرف تو اُنکی یتیمی اور اسیری پر خیال کیجئے جب اُنکو قیدی بنا رہے تھے اور طوق و زنجیر پہنا کر اونٹ پر بٹھانا چاہا تہا اُنمین طاقت نہ تہی کہ زمین پر سیدہے ہوکر بیٹھین - قُلْتُ فِیْ رِوَایَۃِ سُکَیْنَۃَ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا تَقُوْلُ وَاَخِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ مَکْبُوْبٌ عَلٰی وَجْہِہٖ لَا یُطِیْقُ الْجُلُوْسَ مِنْ کَثْرَۃِ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ وَالْاَسْقَامِ فَجَعَلْنَا نَبْکِیْ عَلَیْہِ وَیَبْکِیْ عَلَیْنَا - مین کہتا ہون جناب سکینہ کی روایت ہے جب خیمہ حرم مین لوٹ مچی تہی اور میرے بہائی زین العابدین سرنگون زمین پر تھے بھوک اور پیاس اور مرض کی شدت سے بیٹھنے کی طاقت اونمین نہ تھی ہم سب اُنکو دیکہہ کر رونے لگے اور وہ ہمکو دیکھ دیکھ روتے تھے اب بقیہ سفارش جناب زینب کی سُنئے - ؎ کُلَّمَا اَوْجَعُوْہُ بِالضَّرْبِ نَادَاکَ + بِذُلٍّ یُفِیْضُ دَمْعًا مَسْکُوْبًا - جب زین العابدین کو مارنے کی ایذا پہنچاتے تھے اُسے بہائی یہہ آپکو پکارتے تھے کہ اس ذلت اور خواری مین امداد کیجئے اور آنسو برابر آنکھون سے جاری تھے حضرات ذرا غور کی جگہ ہے کہ بھتیجے کے مارے جانے کا ذکر تو کر رہی ہین مگر اپنی پشت سیاہ شدہ کا کچھہ شکوہ نہین ہے ؎ یَا اَخِیْ ضُمَّہٗ اِلَیْکَ وَقَرِّبْہُ + وَسَکِّنْ فُؤَادَہُ الْمَرْعُوْبَا + اے بہائی اپنے پاس اُنکو بلاکر لپٹا لو اور اُن کی تسکین قلب کرو کہ اُنکا دل خوف سے بھرا ہے ؎ مَا اَذَلَّ الْیَتِیْمَ حِیْنَ یُنَادِیْ + بِاَبِیْہِ وَلَا یَرَاہُ مُجِیْبًا + اُس یتیم کی ذلت کا بھی کچھہ ٹھکانا ہے کہ اپنے باپ کو پکارے اور فریاد کرے اور باپ اُس کو جواب نہ دے - یعنی قرآن کی تلاوت تو آپ کر رہے اور اپنے فرزند کی فریاد کا جواب آپ نے اُسوقت کیون نہ دیا جب یہہ آپ کو پکارتے تھے - یہہ باب تمام ہوا +

باب ششم

خاص کر سورۂ کہف پڑھنے کے اسباب بہ نسبت اصحاب کہف کے

سر اقدس امام کو کیا تھے جو کوفہ اور دمشق ہر جگہ اسکی تلاوت فرمائی۔

اَوَّلُ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔ پہلے سب باتون سے ابتدا اس باب کے مین حمد خدا سے کر کے درود محمد اور آل محمد پر پڑھتا ہون فَاِنَّهٗ بَابٌ لَمْ يَسْبِقْنِيْ اَحَدٌ بِشَرْحِ مَا شَرَحْتُهٗ فِيْهِ بِعَوْنِ اللّٰهِ وَتَاْيِيْدِهٖ۔ اسلئے کہ یہہ باب ایسا ہے کہ شاید مجھ سے پہلے آج تک کسی نے ان امور کی شرح اور تفصیل نہین کی ہے جہان تک کہ مجھے نظر کتب پر ہے اور گویا خدا کی مدد سے مین نے پہلے ہی پہل ان اسباب اور اغراض حجت خدا کو ظاہر کیا ہے عمر بھر کی محنت مین فَنَقُوْلُ كَمَا اَنَّ بَعْضَ السَّامِعِيْنَ لِقِرَاءَةِ رَاسِ الْحُسَيْنِ قَالُوْا رَاسُكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْجَبُ مِنَ الْعَجَبِ كَمَا فِيْ رِوَايَةِ سَهْلِ الشَّهْرَزُوْرِيْ۔ اب ہم کہتے ہین جس طرح بعض حضار جنہون نے حضرت کو سورۂ کہف پڑھتے ہوئے سُنا اور بیساختہ کہنے لگے کہ آپ کا سر انور اے فرزند رسولؐ کرامات مین اصحاب کہف سے بدرجہا عجیب تر ہے چنانچہ روایت سہل مین گذر چکا۔ وَهٰكَذَا قَالَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اور یہی لفظ زید بن ارقم نے بھی کہی ہے۔ بروایت شیخ مفید رح كَذٰلِكَ قَالَ الْحُسَيْنُ ع ايضا كَمَا يَأْتِيْ۔ اسی طرح امام حسینؑ نے بھی فرمایا ہے چنانچہ حالات دمشق مین اس کا ذکر آتا ہے۔ وَلْنَقُلْ اَنَّهٗ كَيْفَ كَانَ اَعْجَبُ وَمَاذَا اَرَادَ الْحُسَيْنُ ع مِنْ تِلَاوَتِهٖ تِلْكَ السُّوْرَةَ اب ہم کو لازم ہے بیان کرین کہ امر امام حسینؑ کا اصحاب کہف کے امر سے کیون عجیب تر تہا اور کن اغراض سے حضرت نے سورۂ کہف کی تلاوت کی تہی۔ وَهِيَ اُمُوْرٌ عَدِيْدَةٌ لَا تَطَّلِعُ عَلَيْهَا اِلَّا بَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلٰى تَفَاصِيْلِهَا۔ اور یہہ چند اغراض ہین جن پر تم کو اطلاع بدون اُنکی تفصیل جانے کے نہوگی۔ اَمَّا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَصْحَابِ الْكَهْفِ خَاصَّةً فَهُوَ مَا وَقَعَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم مِنْ حَدِيْثِهِمْ۔ خاص اصحاب کہف کے قصہ سے جو امام حسینؑ کی غرض اسوقت متعلق ہے وہ تو یہی ہے کہ جناب رسول خداؐ کے زمانہ حیات مین اصحاب کہف کا کیا حال گذرا ہے وَنَذْكُرُهَا مَا رَوَاهُ بَعْضُ

ثِقَاتِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَهُوَ ابْنُ الْمَغَازِلِي الشَّافِعِي كَمَا فِي مَدِينَةِ الْمَعَاجِزِ وَالثَّعْلَبِي وَابْنُ دِحْيَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمَغَازِلِي۔ ہم یہان پر وہی روایت لکہتے ہین جس کو معتبر علماے اہلسنت نے نقل کیا ہے جیسے ابن مغازلی شافعی بقول صاحب مدینۃ المعاجز اور ثعلبی اور ابن دحیہ اور اسعد اربلی کے اربعین کی روایت اس کے بعد آتی ہے۔ ابن مغازلی کی یہہ روایت ہے۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم بِسَاطٌ مِنْ خِنْدَفٍ۔ انس بن مالک کہتے ہین کہ قبیلہ خندف سے ایک بساط (فرش) بطور ہدیہ کے رسولخدا ص کے واسطے آیا فَقَالَ لِي يَا اَنَسُ اُبْسُطْهُ فَبَسَطْتُهُ فَقَالَ اُدْعُ الْعَشَرَةَ فَدَعَوْتُهُمْ۔ مجھہ سے ارشاد فرمایا اے انس بساط کو بچہا دے مین نے اُسے بچہایا پہر فرمایا کہ اُن دس اصحاب کو بُلا لا (دس عشرہ مبشرہ اہل سنت کے ہین) مین اُن دسون کو بھی بُلا لایا فَلَمَّا دَخَلُوْا اَمَرَهُمْ بِالْجُلُوْسِ عَلَى الْبِسَاطِ۔ جب وہ اصحاب حاضر ہوئے حکم ہوا کہ تم اسی بساط پر بیٹہو۔ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَنَاجَاهُ طَوِيْلًا۔ اُنکے بیٹہنے کے بعد علی ابن ابیطالب کو حضرت نے بلایا اور دیر تک اُن سے سرگوشی فرماتے رہے (اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ عشرہ مبشرہ مین جناب امیر ع داخل نہین ہین جیسا کہ اہل سنت نے مشہور کر رکہا ہے) ثُمَّ رَجَعَ عَلِيٌّ فَجَلَسَ عَلَى الْبِسَاطِ ثُمَّ قَالَ لِلرِّيْحِ اِحْمِلِيْنَا بعد مشورہ کے علی ع پلٹ کر آئے اور بساط پر بیٹھے پہر ہوا سے مخاطب ہوکر بولے کہ ہم کو اُٹھا لیچل۔ فَحَمَلَتِ الرِّيْحُ قَالَ فَاِذَا يَدُفُّ بِنَا دَفًّا۔ ہوا نے ہم کو اُٹھایا راوی کہتا ہے کہ پہٹ پہٹ کرتی ہوئی ہم کو اوڑا لے چلی ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ ضَعِيْنَا ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ مَكَانٍ اَنْتُمْ قُلْنَا لَا۔ پہر ہوا سے فرمایا اے ہوا اب ہم کو زمین پر اوتار دے جب اوتار دیا تب ہم سے فرمایا تمکو معلوم ہے کہ اب کس جگہ تم آ پہنچے ہم سبہون نے کہا نہین ہم کیا جانین۔ قَالَ هٰذَا مَوْضَعُ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ قُوْمُوْا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اِخْوَانِكُمْ۔ فرمایا کہ یہہ مقام غار اصحاب کہف اور رقیم کا ہے کہڑے ہو اور اپنے برادران ایمانی پر سلام کرو۔

فقُمْنَا

فَقُمْنَا رَجُلٌ رَجُلٌ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِمْ فَسَلَّمْنَا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْنَا - ایک ایک آدمی نے ہم مین سے اُٹھکر
اصحاب کہف پر سلام کیا کسی کے سلام کا جواب اُنہون نے ندیا - فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيطَالِبٍ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَعَاشِرَ الصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ - سب کے بعد علیؑ کہڑے ہوئے
اور کہنے لگے سلام ہو تم پر اے گروہ صدیقین اور شہدا قَالَ فَقَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ - انس کہتے ہین اصحاب کہف نے جواب سلام دیا کہ تم پر بہی سلام
ہو اور رحمت خدا اور برکات خدا تم پر نازل ہو - قَالَ فَقُلْتُ مَا بَالُهُمْ رَدُّوْا عَلَيْكَ
وَلَمْ يَرُدُّوْا عَلَيْنَا - انس کہتے ہین مین نے علی سے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے
سلام کا جواب اُنہون نے دیا اور ہم سب کے سلام کا جواب ندیا - قَالَ فَقَالَ مَا بَالُكُمْ لَمْ
تَرُدُّوْا عَلٰى اِخْوَانِيْ - انس کہتے ہین کہ حضرت علیؑ نے اصحاب کہف سے کہا کیا سبب ہے
جو تم نے ہمارے اِن اسلامی بہائیون کے سلام کا جواب ندیا - قَالُوْا اِنَّا مَعَاشِرَ الصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ لَا نُكَلِّمُ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَّا نَبِيًّا اَوْ وَصِيًّا - اصحاب کہف بولے کہ ہم گروہ
صدیقین اور شہدا کا یہی طریقہ ہے کہ بعد موت ظاہری کے سوائے نبی یا وصی نبی کے اور
کسی سے کلام نہین کرتے (مطلب یہہ ہے کہ تم وصی نبی ہو تمہارے سلام کا جواب ہم نے دیا)
ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ اِحْمِلِيْنَا فَحَمَلَتْنَا تُدِفُّ بِنَا دَفًّا ثُمَّ قَالَ يَا رِيْحُ ضَعِيْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْحَرَّةِ
پہر فرمایا علیؑ نے اے ہوا اب اُٹھالیچل ہم کو ہوا نے بساط کو اٹہایا اور اُسی طرح پہٹ پہٹ
آواز کرتے ہوئے لیچلی کہ حضرت نے فرمایا اب ہم کو اتار دے اب تو ہم دیکہتے ہین کہ مقام
حرہ جو مدینہ کے قریب ہے پہنچ گئے قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ نُدْرِكُ النَّبِيَّ صلعم فِيْ آخِرِ رَكْعَةٍ
انس کہتے ہین علیؑ نے کہا کہ ہم رسول خداؐ کے پاس پہنچ جائینگے آخر رکعت نماز مین -
فَطُوِيْنَا وَاَتَيْنَا وَاِذَا بِالنَّبِيِّ يَقْرَاُ فِيْ آخِرِ رَكْعَةٍ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ
الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا - حرہ سے لیکر مدینہ تک گویا زمین
ہمارے واسطے کہچ گئی اور ہم سب مدینہ مین پہنچے اُسوقت کہ جناب رسول خداؐ آخر
رکعت نماز مین یہہ آیہ تلاوت فرمارہے تہے کیا تجہکو گمان ہے کہ اصحاب کہف ہماری
آیات مین سے عجیب نشانی قدرت ہین روایت انس کی تمام ہوئی قُلْتُ وَلَا بُدَّ

عَلیٰ ذٰلِکَ الْفَرْضِ مِنْ اَنْ تَکُوْنُ الصَّلوٰۃُ جَہْرِیَّۃً کَمَا قَالَ بْنُ شَہْرِ اشُوبْ رح
اَنَّہَا کَانَتْ اَوَّلَ رَکْعَۃٍ مِنَ الْغَدَاۃِ - مین کہتا ہون اگر یہہ بات صحیح مانی جائے
کہ یہہ لوگ واپس آئے اور جناب رسولخدا ؐ نماز پڑہ رہے تھے پہر تو ضرور ہے کہ ایسے
وقت کی نماز ہو جو باواز بلند پڑہی جاتی ہے چنانچہ ہمارے علما مین سے جناب شہر اشوب رح
نے روایت کی ہے کہ صبح سے نماز کی پہلی رکعت ہتی - وَیَکُوْنُ الْمُرَادُ مِنْ اٰخِرِ الرَّکْعَۃِ
اٰخِرَ الرَّکْعَۃِ الْاُوْلیٰ لَا اٰخِرُ الرَّکْعَاتِ مِنَ الصَّلوٰۃِ - اور آخر رکعت سے مراد آخر رکعات اول
ہوگا نہ آخری رکعت نماز کی - وَمَا رَوَاہُ اَسْعَدُ اَرْبِلِیْ وَکَذَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعْرُوْفِ
بِابْنِ دِحْیَۃَ فِیْ اَرْبَعِیْنِہٖ فِی الْحَدِیْثِ الثَّالِثِ فَفِیْہِ اِخْتِلَافٌ کَثِیْرٌ مِنْ تِلْکَ
الرِّوَایَۃِ - اور ملا اسعد اربلی نے اپنے اربعین مین یا ابن دحیہ نے اپنے اربعین مین جو
روایت ابی الجعدہ سے نقل کی اُس مین اور اس روایت مین بہت بڑا اختلاف ہے وَ
ھٰذَا یَدُلُّ عَلیٰ تَعَدُّدِ الْوَاقِعَۃِ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ الطَّیْرِ وَغَیْرِہٖ - اور اس اختلاف
مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واقعہ نمائش اصحاب کہف کا چند مرتبہ واقع ہوا جیسے
کہ حدیث طیر کو بہی انس بن مالک نے چند طور سے بیان کیا ہے - وَلَا غَرْوَ وَفِیْہِ فَاِنَّ
اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ لَمَّا کَانَ غَرَضُہٗ اِخْفَاءَ تِلْکَ الْوَاقِعَۃِ فَمَا کَانَ یَمْنَعُہٗ مِنْ
اَنْ یَقُوْلَ تَارَۃً کَذَا وَتَارَۃً کَذَا لِاِیْقَاعِ الْاِشْتِبَاہِ فِیْ قُلُوْبِ السَّامِعِیْنَ -
اور کچہ جاے تعجب ہنین ہے اس اختلاف بیانی مین اسلئے کہ انس بن مالک کی جب یہی
غرض ہتی کہ یہہ بزرگی علی ؑ کی چہپی رہے پس اختلاف بیانی سے بہی اُنکی غرض پوری ہوتی
ہے کہ سُننے والون کے دل مین ضرور شبہہ پیدا ہوگا کہ کبہی کچہہ کہدیا اور کبہی کچہہ کہدیا
ثُمَّ لَمَّا کَانَ الْحَدِیْثُ الثَّالِثُ مُشْتَمِلاً عَلیٰ فَوَائِدَ عَدِیْدَۃٍ لَاسِیَّمَا الْفَائِدَۃَ
الَّتِیْ مَوْلَانَا الْحُسَیْنُ ؑ فِیْ صَدَدِ اِثْبَاتِہَا لِکَوْنِ اَنَسٍ یَوْمَئِذٍ حَاضِرًا بِمَحْضَرِ
ابْنِ زِیَادٍ فَلَا بُدَّ لَنَا اَنْ نَذْکُرَہٗ بِاَلْفَاظِہٖ - پہر چونکہ تیسری حدیث اربعین اربلی
کی چند فوائد پر شامل ہے خصوصًا جس غرض سے امام حسین ؑ سورۂ کہف کو پڑہ رہے
ہین اور اُسی کا اثبات فرمارہے ہین اسلئے کہ یہی انس بن مالک دربار ابن زیاد مین بروایۃ

بخاری وغیرہ حاضر ہے لہذا ہم کو لازم ہے کہ پوری حدیث اربعین کی نقل بھی کردیں اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ یَرْوِیْهِ عَنِ الثَّوْرِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ حَضَرْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مَکْفُوْفُ الْبَصَرِ وَفِیْهِ وَضَحٌ۔ تیسری حدیث کو ثوری سے روایت کرتا ہے اور ثوری نے اعمش سے اور اعمش نے سالم بن ابی جعدہ سے روایت کی ہے سالم کہتا ہے مین ایکروز انس بن مالک کے پاس گیا وہ اندھے ہو چکے تھے اور سپید داغ مین مبتلا تھے فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ کَاَنَّهٗ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ اِحْنَةٌ وَقَالَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ السِّمَةُ الَّتِیْ اَرَاهَا بِكَ۔ ایک شخص انس کے سامنے کھڑا ہوا تہا شاید کہ وہ بھانجا انکا تہا اور کہنے لگا اے یار اور رفیق رسول اللہ کے یہہ سپید داغ جو تمہارے بدن پر مین دیکھہ رہا ہون کیا چیز ہے یعنی برص ہے یا کہ جلنے خواہ پھوڑا پھنسی اچھے ہونے کا داغ ہے۔ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْبَرَصَ وَالْجُذَامَ مَا یُبْتَلٰی بِهِمَا مُؤْمِنٌ۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ برص حقیقی اور جذام غیر مادی سے امتحان مومن کا نہین لیا جاتا ہے۔ **مؤلف کہتا ہے** اگر یہہ قول ہمارے نبیؐ کا صحیح ہے کہ مومن جذام اور برص مین گرفتار نہین ہوتا تو مراد یہہ ہے کہ مرض ابتلا یا مرض مجازات سے جو قسم برص اور جذام کی ہے وہ مومن کو نہین ہوتی اور مرض طبعی مادی جو لوازم جسم انسانی سے ہے اس کی نفی نہوگی ورنہ قول مخبر صادق صلعم مین خلاف لازم آتا ہے۔ فَاَطْرَقَ اَنَسٌ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ یہہ سنکر انس نے اپنا سر جھکالیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوئے وَقَالَ اَمَّا الْوَضَحُ فَاِنَّهٗ دَعْوَةٌ دَعَاهَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ فَسَاَلَهٗ جَمَاعَةٌ اَنْ یُحَدِّثَهُمْ۔ کہنے لگے کہ یہہ سپید داغ تو اثر بد دعا کا جو امیر المؤمنین علی بن ابیطالب نے مجھے دی تھی ایک جماعت حاضرین نے درخواست کی کہ اس قصہ کو بیان کرو فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْکَهْفِ سَاَلَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ اَنْ یُرِیَهُمُ الْکَهْفَ فَوَعَدَهُمْ ذٰلِكَ۔ انس کہتے ہین جب سورہ کہف نازل ہوئی بعض صحابہ نے درخواست کی کہ ہم کو کہف دکھلا دیجئے۔ جناب رسولؐ نے وعدہ فرمایا کہ اچھا دکھلا دین گے۔ **مؤلف کہتا ہے**۔ بعض صحابہ کا

نام جو چھپایا ہے یہہ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے چنانچہ سید مرتضےٰ نے عیون المعجزات مین
اور ابن شہر آشوب نے مناقب مین تصریح فرمائی ہے اور حدیث بساط کے مضمون کو
محدثین اہل سنت نے بہت بدل دیا ہے پھر اگر کوئی یہہ شبہہ پیدا کرے کہ خدا نے تو سورۂ
کہف مین گویا منع فرمایا ہے اصحاب کہف کے دیکھنے سے اُس آیت مین لَوِاطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا - اگر اے محمدؐ تم اُنکے سامنے
جاؤ مارے خوف کے بھاگوگے اور رعب اُنکا دل پر تمہارے چھا جائیگا پھر نبی نے خلاف
حکم خدا کیونکر وعدہ اُنکے دکھلانے کا فرمایا اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ
اس آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے تو مراد یہہ ہے کہ محض بطور سیر و تماشے کے اُن کے
دیکھنے سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی ضرورت اعجاز نمائی کی ہدایت خلق کے واسطے ہو
جیسے اثبات وصی ہونا جناب امیر کا تو ایسے وقت ہادئے برحق کو واجب تھا اور سب سے
بڑھ کر جواب یہہ ہے کہ نبی کا کوئی فعل ہمارے عقیدہ مین خلاف وحی کے نہین ہوتا ہے پھر
جب حضرت نے خود وعدہ کیا ہم کو جائے گفت باقی نرہی اور قرآن کا سمجھنا بھی تو اُسی
جناب سے خاص ہے جن پر نازل ہوا ہے پس نبی نے جب وعدہ فرمایا حرام فعل کا وعدہ
معصوم نہین کرسکتا ہے - فَاُهْدِیَ لَهٗ بِسَاطٌ لَهٗ فَذَكَرَهٗ الصَّحَابَةُ وَعْدَهٗ
فَقَالَ اُحْضُرُوْا عَلِيًّا - ایک بساط حضور کو بطور ہدیہ کے آگئی اُنہین صحابہ نے
آپ کو یاددہی اُس وعدہ کی فرمائی (مجھے تعجب ہے کہ اُس بساط کا وہ وصف یہہ لوگ
کیون چھپاتے ہین جس کی وجہ سے صحابہ قبل از ارشاد نبوی سمجھ گئے تھے کہ اسی بساط
پر سوار ہو کر ہم اصحاب کہف کو دیکھ سکتے ہین یہہ بھی ایک غور طلب امر ہے اور اخفائے معجزہ
نبی لازم آتا ہے - رسول خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ علی کو بلا لاؤ - فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ
لِیْ یَا اَنَسُ اُبْسُطِ الْبِسَاطَ فَبَسَطْتُهٗ وَاَمَرَ الصَّحَابَةَ اَنْ یَّجْلِسُوْا عَلَيْهِ - جب علیؑ
آگئے مجھ سے رسول خدا صلعم نے ارشاد کیا اے انس اس بساط کو بچھادے مین نے بچھادی
اور صحابہ کو حضرت نے حکم دیا کہ بساط پر بیٹھو - فَلَمَّا جَلَسُوْا رُفِعَ الْبِسَاطُ وَسَارَ فِی
الْهَوَاءِ اِلَی الظُّهْرِ - جب سب صحابہ بساط پر بیٹھ چکے بساط اُٹھی اور ہوا مین

اوڑنے لگی ظہر کے وقت نماز تک - فَوَقَفَ الْبِسَاطُ ثُمَّ قُمْنَا نَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی
شَاهَدْنَا الْكَهْفَ - پہر بساط ایک جگہ ٹہر گئی اور ہم سب اُس پر سے اُتر کر زمین پر
چلنے پہرنے لگے تا اینکہ غار اصحاب کہف کو ہم نے دیکہا وَرَاَیْنَا قَوْمًا مِّنَّا مَا تَضِیْئُ
وُجُوْهُهُمْ كَالْقَنَادِیْلِ وَعَلَیْهِمْ ثِیَابٌ بِیْضٌ - اور ہم نے ایک گروہ کو سوتا ہوا دیکہا
اُنکے چہرہ مثل قندیلون کے چمکتے ہوئے ہتے اور سپید کپڑے وہ لوگ پہنے ہوئے تھے - وَ
كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ فَمُلِئْنَا رُعْبًا - کتہ اصحاب کہف کا دونو اگلے
پاؤن پہیلاے ہوئے آستانہ غار پر بیٹہا ہوا تہا یہہ دیکہکر ہمپر رعب طاری ہوا فَتَقَدَّمَ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَرَدُّوْا عَلَیْهِ السَّلٰم - امیر المومنین آگے
ہم سب سے بڑھے اور اُن پر سلام کیا اُنہون نے جواب سلام دیا - وَتَقَدَّمَ الْقَوْمُ وَ
سَلَّمُوْا فَلَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْهِمُ السَّلَامَ - پہر اور سب لوگون نے آگے بڑھ کر اُن پر سلام
کیا اُنکے سلام کا جواب اُنہون نے ندیا - فَقَالَ لَهُمْ عَلِیٌّ لِمَ لَا تَرُدُّوْنَ السَّلَامَ عَلٰی اَصْحَابَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ - تب علیؑ نے اون سے کہا کہ صحابہ رسول اللہ کے سلام کا جواب تم کیون نہین
دیتے ہو فَقَالَ اَحَدُهُمْ سَلْ اِبْنَ عَمِّكَ وَنَبِیَّكَ - اُن مین سے ایک بولا کہ تم اپنے چچازاد بہائی
اور اپنے نبی سے اسکو پوچہا ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ لِلْجَمَاعَةِ خُذُوْا مَجَالِسَكُمْ فَلَمَّا اَخَذُوْا - پہر
علیؑ نے سب لوگون سے کہا کہ اب اپنی اپنی جگہ بساط پر بیٹھ جاؤ جب سب ہم بیٹھ چکے فَقَالَ
عَلِیٌّ یَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ ارْفَعُوْا الْبِسَاطَ فَرُفِعَ - پہر علیؑ نے کہا اے ملائکہ فرستادۂ خدا بساط
کو اُٹہاؤ - اب بساط اُٹہی - وَسِرْنَا فِی الْهَوَاءِ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ صَعُوْنَا لِنُصَلِّیَ
الظُّهْرَ - اور ہم لوگ ہوا پر چلے جیسا کہ خدا کو منظور تہا پہر علیؑ نے کہا کہ اب ہم کو زمین پر رکہدو
تا کہ نماز ظہر کی پڑہ لین - فَاِذَا نَحْنُ فِیْ اَرْضٍ لَیْسَ فِیْهَا مَاءٌ نَشْرَبُ وَلَا نَتَوَضَّأُ -
اب ہم ناگاہ ایسی زمین مین اُترے کہ نہ اُس مین ہمارے پینے کو پانی تہا اور نہ وضو کرنے
کو فَرَكَزَ الْاَرْضَ بِرِجْلَیْهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ الْعَذْبُ - علیؑ نے دونون پاؤن سے زمین
کو ٹہوکرایا آب شیرین برآمد ہوا - فَتَوَضَّأْنَا وَصَلَّیْنَا وَشَرِبْنَا فَقَالَ سَتُدْرِكُوْنَ
صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - ہم سبہون نے وضو کیا نماز پڑہی اور پانی پیا اور علیؑ

نے کہا نماز عصر تم سب کو ہمراہ رسول اللہ صلعم کے ملیگی وَسَارَ بِنَا الْبِسَاطُ اِلَی الْعَصْرِ وَاِذَا نَحْنُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ - اور بساط ہم کو عصر کے وقت لے پہنچی اب دیکھتے کیا ہین کہ دروازہ مسجد نبوی پر ہم کہڑے ہوئے ہین - فَلَمَّا رَآنَا قَالَ اَتُحَدِّثُوْنِیْ اَوْ اُحَدِّثُکُمْ وَجَعَلَ یُحَدِّثُنَا کَاَنَّہٗ کَانَ مَعَنَا - جب رسول خدا نے ہم کو دیکہا فرمایا اب تم مجہہ سے اپنی سرگذشت کہوگے یا مین بیان کرون پہر حضرت نے ساری کیفیت بیان فرمائی گویا آپ بہی ہمارے ساتھ موجود تھے - فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ لِمَ رَدُّوْا عَلَیَّ السَّلَامَ وَلَمْ یَرُدُّوْا عَلٰی اَصْحَابِیْ - علیؑ نے حضرت سے عرض کی میرے سلام کا جواب اصحاب کہف نے کیون دیا اور میرے ہمراہیون کے سلام کا جواب کیون ندیا - فَقَالَ صلعم اِنَّہُمْ لَا یَرُدُّوْنَ اِلَّا عَلٰی نَبِیٍّ اَوْ وَصِیِّ نَبِیٍّ - حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ سوائے نبی یا وصی نبی کے اور کسی کے سلام کا جواب نہین دیتے ہین - ثُمَّ قَالَ اِشْہَدْ لِعَلِیٍّ یَا اَنَسُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ یَوْمِ السَّقِیْفَۃِ اِسْتَشْہَدَنِیْ عَلِیٌّ بِیَوْمِ الْبِسَاطِ فَقُلْتُ اِنِّیْ نَسِیْتُ - پہر مجہہ سے مخاطب ہوکر جناب رسولؐ نے فرمایا اے انس علی کے واسطے گواہی دینا اسی خبر بساط کی - پہر جب سقیفہ مین خلافت کا نقشہ اورکچہہ جم گیا اور بعد روز سقیفہ کے علیؑ نے مجہہ سے اس قصہ کی جو بروز بساط واقع ہوا تہا گواہی طلب کی جس کا حکم رسولخدا نے بہی دیا تہا مین نے کہا بھول گیا ہون مجہے مطلق یاد نہین ہے (یہہ سچے صحابی رسولؐ کے ہین جنکی مدح مین دفتر کے دفتر سیاہ ہورہے ہین) قَالَ اِنْ کُنْتَ کَتَمْتَہَا بَعْدَ وَصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَرَمَاکَ اللّٰہُ بِبَیَاضٍ فِیْ وَجْہِکَ وَلَظًی فِیْ جَوْفِکَ وَعَمًی فِیْ بَصَرِکَ علیؑ نے میرے اس چہپانے پر کہا کہ اگر تو اس واقعہ کو چہپاتا ہے بعد وصیت کرنے رسول اللہ کے تو خدا تیرے چہرہ پر سپید داغ پیدا کریگا اور پیٹ مین آگ سی بہڑکے گی اور آنکہین تیری کور ہوجائینگی فَبَرِصْتُ وَتَلَظّٰی جَوْفِیْ وَعَمِیْتُ - اسی بددعا کے اثر سے مبروص بہی ہوگیا ہون اور پیٹ مین آگ سی بہڑک رہی ہے اور اندہا بہی ہون - وَکَانَ اَنَسٌ لَا یُطِیْقُ الصِّیَامَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ مِنْ حَرَارَۃِ بَطْنِہٖ - صاحب کتاب اسعد اربلی کہتے ہین انس روزہ رکہنے کی تاب نرکہتا تہا نہ ماہ رمضان مین اور نہ اور کسی مہینے مین

گرمی شکم کے سبب سے وَکَانَ یُطْعِمُ کُلَّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا عَنْ یَوْمٍ یُفْطِرُ مِنْ رَمَضَانَ وَ
مَاتَ بِالْبَصْرَۃِ - کفارہ ہر روز کا جو روزہ ماہ رمضان کو نرکہتا تہا مسکین کو ایک (مُد)
دیا کرتا تہا اور بصرہ مین انس کی وفات ہوئی قُلْتُ وَقَدْ قَالَ ابْنُ اَثِیْرِ الْجَذْرِیْ فِیْ تَارِیْخِہٖ
اِنَّہٗ مَاتَ فِیْ سَنَۃِ تِسْعِیْنَ اَوْ اِحْدیٰ وَتِسْعِیْنَ اَوْ ثَلٰثَۃٍ وَتِسْعِیْنَ مِنَ الْھِجْرَۃِ
مین کہتا ہون ابن اثیر الجذری نے اپنی تاریخ مین ۹۰ھ خواہ ۹۱ھ یا ۹۳ھ مین وفات انس
کی لکہی ہے - فَعَاشَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً اَوْ اَزْیَدَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ - پس اسّی
برس خواہ زیادہ بعد وفات جناب رسولؐ کے زندہ رہا - وَھٰذِہٖ سَنَۃُ اِحْدیٰ وَسِتِّیْنَ
وَقَدْ نَزَلَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا تَرَوْنَ وَیَقْرَأُ سِبْطُہٗ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ کَاَنَّہٗ یُذَکِّرُ
اَنَسَ اَیْضًا عَسٰی اَنَّہٗ یَشْھَدُ عَلٰی مَارَاٰہُ بِحَضْرَۃِ ابْنِ زِیَادٍ وَلٰکِنَّہٗ لَا یَرْجِعُ عَنْ
کِتْمَانِہِ الْحَقَّ - اور یہہ ۶۱ھ ہجری ہے اور جو کچہہ خاندان رسالت پر تباہی اسی خلافت
اور وصی نبی ہونے کے انکار سے آئی ہے سب تم دیکہہ رہے ہو آج بہی نواسۂ رسولؐ سورۂ
کہف کو پڑہ رہے ہین گویا یاد دہی فرماتے ہین انس کو کہ آج بہی شاید ابن زیاد کے سامنے
گواہی دیدے کہ وصی نبی علیؑ تھے مگر انس بہلا کب حق پوشی سے باز آئین گے ان تلون مین
تیل کہان ہے - وَذَکَرَ الثَّعْلَبِیْ خَبَرَ الْبِسَاطِ وَزَادَ فِیْہِ عَلٰی مَا فِیْ مَدِیْنَۃِ الْمَعَاجِزِ
قَالَ وَسَارُوْا اِلٰی رُقْدَتِھِمْ اِلٰی اٰخِرِ الزَّمَانِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَھْدِیِّ - ثعلبی نے
بہی حدیث بساط کو نقل کیا ہے اور اُس مین اتنا اور زیادہ کیا ہے بقول صاحب مدینۃ
المعاجز راوی کہتا ہے کہ بعد کلام کرنے کے جناب امیرؑ سے اصحاب کہف اپنی اُسی نیند مین
سو گئے اخیر زمانہ تک سوتے رہین گے جب تک امام مہدی خروج کرین - یُقَالُ اِنَّ
الْمَھْدِیَّ یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ فَیُحْیِیْھِمُ اللّٰہُ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ اِلٰی رُقْدَتِھِمْ فَلَا یَقُوْمُوْنَ
اِلَی الْقِیٰمَۃِ - لوگ کہتے ہین کہ مہدی اُن پر سلام کرین گے خدا انکو زندہ کریگا - پہر اپنی
نیند سے سو جائین گے اور قیامت تک پہر نہ اُٹہین گے ثعلبی کا کلام تمام ہوا - وَنَرْجِعُ
اِلٰی مَا کُنَّا بِصَدَدِ اِثْبَاتِہٖ بَلْ اِلٰی بَیَانِ مَا کَانَ الْحُسَیْنُؑ بِصَدَدِ اِثْبَاتِہٖ فِیْ
تِلَاوَتِہٖ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ - اب ہم اپنے مطلب کی طرف رجوع کرین بلکہ جس چیز کے

اثبات کے درپے امام حسینؑ ہین سورۂ کہف کے تلاوت کرنے مین اُسکو ہم بیان کرین - وَقَدْ ظَهَرَ مِنْ ذِكْرِنَا حَدِيثَ الْبِسَاطِ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُذَكِّرُهُمْ بِاَنَّهُ مِنْ اَحَدِ اَوْصِيَاءِ جَدِّهِ اِلَى الْمَهْدِي وَهُوَ اَوَّلُ الْاَغْرَاضِ وَاَهَمُّهَا - اتنا تو معلوم ہو چکا حدیث بساط کے بیان کرنے سے کہ امام حسینؑ سورۂ کہف کی تلاوت سے یاددہی فرماتے ہین کہ وہ بہی اور کُل ائمہ تا امام مہدیؑ اوصیاے نبیؐ ہین اور یہہ غرض حضرت کی سب اغراض سے زیادہ لائق اہتمام کے ہے جو معلوم ہو چکی - وَالثَّانِي تَذْكِيرُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِي الْكُوفَةِ بِمَا كَانُوا اَخْفَوْهُ - دوسری غرض حضرت کی کوفہ مین تلاوت سے یاددہانی زید بن ارقم کی جو صحابہ رسول مین تھے - فَاِنَّهُ لَمَّا حَاذَى الرَّاْسُ بِغُرْفَةٍ فِيهَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ تَلَى هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَقَفَّ شَعْرُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَنَادَى رَاْسُكَ وَاللّٰهِ اَعْجَبُ - اسلئے کہ جب سر اطہر اُس جہروکھے کے سامنے پہنچا جسمین زید بن ارقم بیٹھے تھے اسی آیت کی تلاوت فرمائی زید بن ارقم کے بال کہڑے ہو گئے اور پکار کر کہنے لگے آپکا سر اقدس آیت الٰہی ہونے مین کہین زیادہ ترعجیب ہے بہ نسبت اصحاب کہف کے - وَالثَّالِثُ مِنَ الْاَغْرَاضِ اَنَّهُ اِنَّمَا قَالَ اَمْرِي اَعْجَبُ مِنْ اَمْرِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ - اور تیسری غرض آپکے فرمانے کی یہہ ہے جو بعض روایات سے معلوم ہوا ہے کہ خود حضرت نے فرمایا کہ میری حالت اصحاب کہف سے زیادہ عجیب ہے - لِاَنَّ الْقَوْمَ قَدْ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَرَوْا مِنْهُمْ اَمْرًا بَيْدَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرُدُّوا الْجَوَابَ عَلَى الْعَشَرَةِ - اسلئے کہ قوم نے جو اصحاب کہف کے آیات الٰہی پر ایمان لائے ہین اُنکی کوئی بات عجیب اور نہین دیکھی بجز اس کے کہ عشرہ یعنی دس اصحاب کے سلام کا جواب انہون نے ندیا اور ہمارے پدر بزرگوار کے سلام کا جواب بہی دیا اور اُنکے وصی نبیؐ ہونے کا اقرار بہی کیا - وَاَمَّا نَحْنُ اَوْصِيَاءُ مُحَمَّدٍ فَمَعَ اِقْرَارِهِمْ بِوِصَايَةِ اَبِي وَقَدْ ظَهَرَ مِنِّي اُمُوْرٌ مُعْجِزَةٌ مِنْ يَوْمِ شَهَادَتِي وَيَظْهَرُ اِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ لٰكِنْ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِكَوْنِي مِنْ اَعْظَمِ الْاٰيَاتِ - لیکن ہم اوصیاے نبی اللہ کے باوجودیکہ اصحاب کہف نے میرے پدر بزرگوار کے وصی ہونے کی گواہی دے چکے اور خود مجہہ سے از روز شہادت کیسے کیسے معجزات صادر ہو رہے ہین ہمارے آیات

خدا ہونے پر ایمان نہین لاتے - وَالرَّابِعُ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ اِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ اَبْدَانُهُمْ
فِیْ كَهْفِهِمْ فَلَمْ تَكُنْ اَجْسَادُهُمْ مُلَطَّخَةً بِدِمَائِهِمْ وَلَا رُؤُسُهُمْ مَجْذُوْذَةً مَرْفُوْعَةً
عَلَى الْقَنَاةِ - چوتھی بات زیادہ تر تعجب کی یہہ ہے کہ اصحاب کہف کے بدن اگر متغیر ہوئے
غار مین تو کچھ اُنکے بدن خون آلودہ نہ تھے اور نہ اُنکے سر جدا بدن سے ہوکر نیزون پر چڑھائے
گئے تھے اور نہ بدن اُنکے ریگ گرم پر پڑے ہوئے تھے - بَلْ حَرُّ الشَّمْسِ لَا يُصِيْبُهُمْ اَصْلًا
لِكَوْنِهِمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِنَ الْجَبَلِ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ - بلکہ دہوپ اُنکے بدن تک کبھی پہنچتی
نہ تھی اِسلیئے کہ وہ شگاف مین پہاڑ کے محفوظ جگہ مین ہین دہوپ بروقت طلوع آفتاب
کے بچ جاتی ہے اُنکے کہوہ سے داہنے کو اور جب دن ڈہلتا ہے غروب آفتاب تک اُن کے
بائین طرف دہوپ ہٹی رہتی ہے - اَمَّا اَجْسَادُ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ وَرُؤُسُهُمْ فَقَدْ
تَعْلَمُ اَنَّهَا مُلَطَّخَةٌ بِدِمَائِهَا مَطْرُوْحَةٌ فِی الْبَيْدَاءِ فَهَاتِيْكَ اَجْسَادُهُمْ
مُجَرَّدَةٌ وَثِيَابُهُمْ مُرَمَّلَةٌ وَخُدُوْدُهُمْ مُعَفَّرَةٌ - اب دیکھو اصحاب حسینؑ اور
خود امام حسینؑ کی لاشین اور اُنکے سرون کو اور تم سب کو معلوم ہے کہ اُنکی کیا صورت
ہے خون مین بہرے ہوئے ریگ گرم پر میدان مین پڑے ہین کپڑے سب کے اُتار لیئے ہین اور
جو کوئی کپڑا ساتر عورت باقی ہے خون سے شرابور ہے رخسارہ گرد و غبار سے آلودہ ہین -
ہاے ہاے کس زبان سے بیان کرون تَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ نَهَارًا وَتَسْفِیْ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ
زُوَّارُهُمُ الْعِقْبَانُ وَالرَّخَمُ بِقَاعٍ سَبْسَبٍ دہوپ سخت اون پر پڑتی ہے کہ اگر
دانہ زمین پر گرے بہن جائے تمام دن کی لون مین وہ اجساد مطہر گویا جل رہے ہین
درندہ جانور اور مردار خوارون کا اُنکے گرد ہجوم ہے چٹیل میدان ہُو کا مقام ہے
اور انکی لاشین ہین وَفِی اللَّيْلِ تَقْطَعُ اَوْصَالَهَا عَسَلَانُ الْفَلَوَاتِ اور رات کو
اُنکے جوڑ بند کو شبنم ڈہیلا کرکے جدا کر دیتی ہوگی - اَمَا سَمِعْتَ مَا يَقُوْلُ سَيِّدُنَا السَّجَّادُ
جَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ صَرْعٰى وَلَمْ يُوَارَوْا فَعَظُمَ ذٰلِكَ فِیْ صَدْرِیْ وَاشْتَدَّ
لِمَا اَرٰى تَلَقِّیْ فَكَادَتْ تَخْرُجُ نَفْسِیْ - کیا تم نے جناب سید الساجدین کا قول نہین سنا ہے

فرماتے ہین جب قتل گاہ مین قافلہ گذر رہے مین اُن اجساد کی طرف دیکھنے لگا زمین پر کس بیکسی سے پڑے تھے ایک مشت خاک بھی تو کسی نے اُن پر نہین ڈالی تہی سینہ مین دم میرا گھُٹنے لگا اور قلق میرا دیکھنے سے زیادہ ہوا قریب تہا کہ میری جان تن سے نکلجائے۔ فَهٰذِهِ الْاَجْسَامُ الْمُضَرَّجَةُ مَعَ كَوْنِهَا كَكَ لَمْ تَتَعَفَّنْ وَ لَمْ تُنْتِنْ وَ لَمْ تُبْلَ بَلْ كَانَتْ تَفُوْحُ مِنْهَا وَمِنْ رُؤُسِهَا فَوَاۤئِحُ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔ پس یہہ اجسام خون آلودہ باوجودیکہ بظاہر ایسی خراب حالت مین تھے مگر نہ سڑے اور نہ انمین بدبو آئی اور نہ کہنگی نے انمین سرایت کی اور اگر وہ روایت صحیح ہے کہ چہلم کو دفن ہوئے تو چالیس روز اسی طرح پڑے رہے۔ حَرَسَهُمُ الذِّيَابُ وَالْاُسُوْدُ وَ زُوَّارُهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ وَالْجِنُّ وَ ذٰلِكَ اَدَلُّ دَلِيْلٍ عَلٰى نُوْرَانِيَّتِهِمْ۔ بہیڑئے اور شیران درندہ نے اُنکی حفاظت کی بلکہ شیر لاش اطہر امام حسینؑ پر اس طرح روتا تہا جیسے کسی مان کا بچہ مرگیا ہو۔ فَاِنْ عَجِبْتُمْ مِنْ عَدَمِ تَطَرُّقِ الْبِلٰى وَالْفَسَادِ وَالْاِنْهِدَامِ اِلٰى اَبْدَانِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَبْدَانِ هٰؤُلَاۤءِ السَّادَةِ اَعْجَبَ۔ پس اگر تمکو اصحاب کہف کے بدن مین عفونت نہ آنےسے اور جوڑ بند جدا ہونے سے تعجب ہو پس ان شہداے کربلا کے ابدان کی تازگی اور خوشبودار رہنے پر ایسی غیر محفوظ جگہ پر زیادہ تر تعجب کرنا لازم ہے وَهٰذَا اَحَدُ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ يَقُوْلُ الْحُسَيْنُ بِالنَّظَرِ اِلَيْهَا اِنَّ اَمْرِيْ اَعْجَبُ - اور یہی ایک سبب منجملہ اسباب کے ہے جس کی راہ سے امام حسینؑ نے کہا تہا کہ میرا حال اصحاب کہف سے زیادہ تر عجیب ہے -

وَالْخَامِسُ مِنَ الْاَسْبَابِ الدَّاعِيَةِ لِقِرَاۤئَةِ تِلْكَ السُّوْرَةِ مَا رَوَاهُ ابْنُ شَهْرَ اٰشُوْبَ عَنْ اَبِيْ مِخْنَفٍ عَنِ الشَّعْبِيْ اَنَّهٗ طِيْفَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ بِالصَّيَارِفِ فِي الْكُوْفَةِ - پانچوان سبب سر اقدس کا تلاوت سورۂ کہف مین یہہ تہا یعنی اس آئت کا پڑہنا حضرت کو مرکوز تہا جسکو ابن شہر آشوب نے ابی مخنف سے بروایت شعبی ذکر کیا ہے کہ جب سر اقدس صرافہ بازار کوفہ مین پہرایا جاتا تہا۔ فَتَنَحْنَحَ الرَّاْسُ وَقَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ اِلٰى قَوْلِهٖ- اب یہان پر بڑا اہتمام قرأت حضرت نے فرمایا کہ پہلے مثل قاریان خوش الحان کے آپ نے کھنکھار اور کھنکھارنے کے بعد سورۂ کہف کو شروع کرکے اس آیت تک

پہنچ

پہنچے۔ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ فَزِدْنَاهُمْ هُدًى فَلَمْ يَزِدْهُمْ أَيْ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَأَتْبَاعَ ابْنِ زِيَادٍ ذٰلِكَ إِلَّا ضَلَالًا۔ یہہ سب جوانمرد لوگ ہین جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے پس ہم نے اُنکی راہنمائی زیادہ کی پس باوجود زیادہ راہنمائی کے (یعنی ظہور معجزات اور کرامات کی شہداے کربلاسے اور خاص مجہہ سے) کوفیون کو اور تابعان ابن زیاد کو سواے گمراہی کے اور کچھہ زیادہ نہوا یعنی جس قدر اسباب ہدایت بڑہتے گئے اُنکی گمراہی بڑہتی جاتی ہے قُلْتُ وَظَاهِرُ الرِّوَايَةِ يُعْطِي أَنَّهُ ع قَطَعَ التِّلَاوَةَ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ وَهِيَ مَحَلُّ اسْتِدْلَالِهِ لِزِيَادَةِ أَصْحَابِهِ فِي كَوْنِهِمْ مُؤْمِنِينَ وَمُهْتَدِينَ۔ مین کہتا ہون ظاہر اس روایت کا یہی ہے کہ حضرت نے تلاوت سورہ کو اسی جگہ قطع فرمادیا اور یہی آیت مقام استدلال امام ہے اس امر پر کہ آپ کے اصحاب کا ایمان اور ہدایت یافتہ ہونا اصحاب کہف کے ایمان اور ہدایت یافتہ ہونے سے بدرجہا زیادہ ہے۔ وَلِثُبُوتِ تِلْكَ الزِّيَادَةِ دَلَائِلُ وَاضِحَةٌ ذَكَرْنَا بَعْضَهَا فِيمَا مَضَى وَلَا نَقْدِرُ عَلَى أَنْ نَذْكُرَهَا مُسْتَوْفًى۔ شہداے کربلا کی زیادتی ایمان اور زیادہ ہدایت یابی پر بے شمار دلیلین ہین جن سے اُنکو اصحاب کہف پر ترجیح ہوتی ہے کچھہ اُنمین سے تو ابہی اسی باب مین ہم لکھہ چکے اور ہماری کیا مجال ہے کہ اُنکا پورا پورا بیان ہم کردین۔ وَكَفَانَا حُجَّةً وَبُرْهَانًا قَوْلُ إِمَامِنَا وَسَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ ع يَوْمَ تَاسُوعَاءَ فِيهِمْ إِنِّي لَا أَرَى أَصْحَابًا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِي۔ اور ہم کو تو فقط اُن شہدا کی فضیلت اور بزرگی پر ہمارے امام حسین ع کا قول کافی ہے جو نوین تاریخ محرم کی کی حضرت نے فرمادیا کہ مین اپنے اصحاب سے بہتر کسی کے اصحاب کو نہین جانتا ہون۔ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ كَذٰلِكَ فَإِنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ لَمَّا هَدَاهُمُ اللهُ فَآمَنُوا وَفَرُّوا عَنْ خَوْفِ سُلْطَانِهِمْ صِيَانَةً لِدِمَائِهِمْ وَعِرْضِهِمْ وَلَاذُوا إِلَى الْكَهْفِ اور کیون نہو اُنکو فضیلت اصحاب کہف پر اسلئے کہ جب خدا نے انکو ہدایت کی اور ایمان لائے دقیانوس کے خوف سے اپنی جان بچا کر بھاگے اور آبرو بچانے کی غرض سے پہاڑ کی کھو اور کھائی مین جا چھپے وَأَصْحَابُ الْحُسَيْنِ ع لَمَّا آمَنُوا وَهُدُوا ابْرَزُوا

الی

اِلیٰ مُجَاھَدَۃِ الْکُفَّارِ وَ قَامَ وَاحِدٌ وَاحِدٌ مِنْھُمْ اِلیٰ مُحَارَبَۃِ اُلاٰفٍ مِنَ الْاَشْرَارِ
اور اصحاب امام حسین روحی لہم الفدا جب ایمان لائے اور ہدایت الٰہی سے موفق ہوئے جہاد
کرنے کفار سے نکلے اور ایک ایک بزرگ نے ہزارون بدکارون سے نبرد آزمائی کی۔ ع
لَبِسُوْا الْقُلُوْبَ عَلَی الدُّرُوْعِ کَاَنَّھُمْ + یَتَھَافَتُوْنَ اِلیٰ ذَھَابِ الْاَنْفُسِ + اپنے
دل کو سینہ سے گویا نکال کر زرہون پر پہن لیا تہا اور ایک بہادر دوسرے بہادر پر سبقت
کرکے یہی چاہتا تہا کہ پہلے مین رسول مقبول کے حق سے ادا ہو جاؤن اور اُنکے فرزند
پر جان اپنی نثار کرون۔ فَاَیْنَ السَّمَکُ مِنَ السَّمَاءِ وَ اَیْنَ الْکَوْکَبُ مِنَ الشَّمْسِ الضُّحیٰ
کجا پانی کی مچھلی اور کجا آسمان کہان چھوٹا سا تارہ اور کہان آفتاب نیمروز کس چیز سے مین
اصحاب کہف کو تشبیہہ دُون اصحاب حسینؑ سے ٭

باب ہفتم

سوائے قصۂ اصحاب کہف کے اور کونسی مناسبت کا اظہار جناب امام حسین علیہ السلام کو سورۂ کہف کے پڑھنے مین منظور تھا۔

مَا مَرَّ فِی الْبَابِ السَّابِقِ کَانَ مُتَعَلِّقاً بِقَضِیَّۃِ اَصْحَابِ الْکَھْفِ فَقَطُّ اوپر کے باب مین
جو گذرا وہ تو فقط بیان اُن مناسبات کا تہا جو قصہ اصحاب کہف سے مناسبت قصہ امام حسینؑ
کو تہی اَمَّا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ فَنَذْکُرُ مَا یَزِیْدُ عَلَیْہِ اب اس باب مین ہم اور امور زائد جنکی
غرض سے سراقدس نے سورۂ کہف کی تلاوت فرمائی ہے لکھتے ہین۔ فَنَقُوْلُ السَّادِسُ
اَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ ذَکَرَ فِیْ تِلْکَ السُّوْرَۃِ الْاَخَوَیْنِ الَّذَیْنِ اَحَدُھُمَا کَافِرٌ (مِثْلُ یَزِیْدَ)
وَثَانِیْھِمَا مُؤْمِنٌ (بَلْ اِمَامُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھُوَ الْحُسَیْنُ عَ) اب ہم کہتے ہین چھٹی مناسبت
سورۂ کہف سے امام حسینؑ کو یہہ دکہلانی منظور تہی کہ خدانے اس سورۂ مین دو بہائیون کا
ذکر فرمایا ہے ایک تو کافر ہے (جیسے یہان پر یزید ملعون) اور دوسرا مومن (بلکہ یہان پر

امام المومنین امام حسینؑ) وَقَالَ فِیْهِمَا وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا
جَنَّتَیْنِ) وَنَفْرِضُهُمَا فِی الْمَقَامِ الْکُوْفَةَ وَدِمَشْقَ - اور خدا نے اُن دونون بھائیونکی
نسبت سورۂ کہف مین یون ارشاد فرمایا ہے - بیان کرو تم اے محمدؐ آدمیون سے ایک
مثال اُن دو آدمیون کی (جو دونون بھائی تھے) ایک کو انمین سے ہم نے دو باغ عطا کئے
تھے - (اور یہان پر کوفہ اور دمشق دار الامارۃ ہم بجاے دو باغ کے فرض کرتے ہین)
فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗ + اَیْ قَالَ یَزِیْدُ لِلْحُسَیْنِ وَاذْکُرُوْا مَا قَالَهُ ابْنُ
زِیَادٍ وَیَزِیْدُ مُخَاطِبًا لِرَاْسِ الشَّرِیْفِ - باغ والے بھائی نے اپنے ساتھی سے کہا جس
وقت کہ وہ کافر باتین کرنے لگا - یعنی یزید نے امام حسینؑ کے سر مبارک سے کہا خواہ
ابن زیاد نے کہا سید الساجدین اور جناب زینبؑ سے - اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا
وَّاَعَزُّ نَفَرًا + مین تم سے مال اور دولت مین اور جمعیت سپاہ خواہ اولاد اور
کنبہ مین زیادہ ہون وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ (اَیْ جَلَسَ عَلٰی سَرِیْرِ الْخِلَافَةِ (وَهُوَ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖ اَبَدًا - وہ کافر اپنے باغ مین
داخل ہوا جیسے یزید اپنے دربار مین تخت خلافت پر بیٹھا اور اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہا
تھا یعنی اپنی دولت اور سلطنت کی بیخ کنی ہمارے قتل کرنے سے کر رہا تھا اور کہنے لگا وہی
وہی ظالم کہ مجھے اپنی خلافت اور سلطنت کا اپنی نسل یعنی بنی امیہ سے مٹ جانے کا
کبھی گمان نہین ہے بلکہ اب ہمیشہ یہہ خلافت ہماری قوم مین رہیگی - وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ
قَائِمَةً - اور مجھے قیامت کے آنے کا بھی گمان نہین ہے - قُلْتُ وَقَدْ ذَکَرَ الطَّبَرْسِیُّ رح
مِنْ مَشَائِخِ بَنِیْ هَاشِمٍ وَغَیْرِهِمْ مَا مُحَصَّلُهٗ اَنَّ یَزِیْدَ کَانَ یَضْرِبُ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ الْمُخَضَّرَةِ
وَیَقُوْلُ ؎ لَعِبَتْ هَاشِمُ بِالْمُلْکِ فَلَا + خَبَرٌ جَآءَ وَلَا وَحْیٌ نَزَلْ - مین کہتا ہون
انکار خدا و رسول و قیامت کرنے پر یزید کی طبرسی رح کی روایت دلالت کرتی ہے جو
معززین بنی ہاشم وغیرہ سے نقل کی ہے کہ یزید دندان مبارک امام حسین پر کوڑے کے
ڈانڈ سے بے ادبی کرتا ہوا یہہ کہتا جاتا تہا کہ بنی ہاشم نے ملک گیری اور سلطنت کی غرض سے
رسول اللہؐ کی نبوت کا ایک کھیل بنایا تہا نہ کوئی خبر آسمانی آئی تہی اور نہ کوئی وحی محمدؐ پر

نازل

نازل ہوئی تہی یہان تک تو یزید کے کافر ہونے کی حالت کی تطبیق ہوچکی اب اگر مسلمان اور خلیفہ تہا تو گویا یون کہتا ہوگا وَلَئِنْ رُدِدْتُ عَلٰی رَبِّی لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا یعنی بالفرض اگر قیامت کا آنا برحق ہے اور میری بازگشت پروردگار کی طرف ہوگی تو بروز حشر قتل حسین کے صلہ مین دنیوی سلطنت سے زیادہ اور بہتر مقام بہشت کی طرف مین پہنچایا جاوینگا یعنی اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُهُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ حَقًّا وَهُوَ اَنَّ خِلَافَةَ النَّبِیِّ تَصِحُّ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ بِالْاِسْتِخْلَافِ اَوْ بِالْغَلَبَةِ - مطلب یزید کا یہہ ہے کہ اگر وہی بات سچی ہے جو اصحاب محمدؐ نے قرار دی تہی کہ نبی کی خلافت مسلمانون کے اجماع سے خواہ خلیفہ سابق اپنے بعد کسی دوسرے کو خلیفہ کر جائے خواہ قہر اور غلبہ حاصل ہو صحیح ہوتی ہے وَقَدِ اجْتَمَعَتْ فِیَّ الثَّلَاثَةُ فَاَنَا خَلِیْفَةُ رَسُوْلِهِمْ وَالْحُسَیْنُ قَدْ بَغٰی عَلٰی خَلِیْفَةِ رَسُوْلِهٖ فَقُتِلَ بِسَیْفِ جَدِّهٖ - اور چونکہ مجہہ مین تینون شرطین خلافت کی پائی گئین ہین اجماع تو باپ کے سامنے ہوچکا اور باپ جو خلیفہ تہا اُس نے مجہے اپنا جانشین حین حیوٰۃ مین کر دیا اور غلبہ بہی مجہے حاصل ہے اب تو مین خلیفہ نبیؐ ہوچکا اور امام حسینؑ نے خلیفہ نبی سے گویا سرکشی کی پہر یہہ تلوار جو اُون پر مجاہدین کی تہین جو اُنکے نانا نے جاری کیا ہے پس مینے تو اُنہین کے نانا کی سنت کی بجا آوری کی ہے فَعَلٰی هٰذَا الْفَرْضِ اَیْضًا اِذَا حُشِرْتُ وَرُدِدْتُ اِلٰی رَبِّیْ لَاُدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ الَّتِیْ هِیَ خَیْرٌ مِنْ جَنَّتِی الَّتِیْ هِیَ مَمْلَکَتِیْ - اب اس فرض کرنے پر بہی اگر قیامت مین میرا حشر ہوگا اور اپنے پروردگار فرضی کی طرف پہرا جاؤنگا ضرور بہشت مین داخل ہونگا جو میرے ملک اور سلطنت سے کہین بہتر اور پائدار ہے - قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ) اَیْ قَالَ الْحُسَیْنُ لِیَزِیْدَ (اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ سَوّٰکَ رَجُلًا - اُسی کافر سے اُس کے بہائی نے کہا یعنی یزید سے امام حسینؑ یون کہین گے ارے یزید تو کافر ہوگیا انکار کرتا ہے اُس خدا سے جس نے تجہکو مٹی سے بنا کر پہر تجہکو مرد یعنی نرینہ اولاد آدم بنایا - لٰکِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا - مگر ہم لوگ تو یہی عقیدہ رکہتے ہین کہ اللہ وہی بے شک ہمارا پروردگار ہے اور کسی کو اُسکی خدائی مین شریک نہین مانتے -

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - اور اے یزید جب تو
اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا کیون نہ کہا تونے کہ خدا نے چاہا تب مجھے سلطنت ملی اور مجھہ مین
جسقدر قوّت اور ثروت ہے خدا ہی کی دی ہوئی ہے - اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا
وَّ وَلَدًا - اگر تجھے یہہ خیال ہے کہ مین تجھہ سے مال اور اولاد مین کم ہون لِعَدَمِ تَمَكُّنِيْ
عَلَى الْاِمْرَةِ الظَّاهِرِيَّةِ مال اور دولت کی کمی تو بسبب نہونے سلطنت اور امارت
ظاہری کے ہے وَلِقَتْلِكَ وَلَدِيْ وَعَشِيْرَتِيْ وَاَصْحَابِيْ فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ غَيْرُ وَلَدِيْ
هٰذَا الْمَغْلُوْلُ عُنُقُهُ الْمَشْدُوْدُ يَدَاهُ الْمُقَيَّدُ رِجْلَاهُ اور اولاد اور کنبہ اور لشکر
کی کمی اس جہت سے ہے کہ تونے میری اولاد اور کنبہ کو اور میرے اصحاب کو قتل کر دیا
اور سوائے اس فرزند زین العابدین کے کسی کو نہ چھوڑا سو اُنکی گردن مین طوق -
ہاتہون مین زنجیر - پاؤن مین بیڑیان پڑی ہین - فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا
مِّنْ جَنَّتِكَ - امید قطعی ہے کہ میرا پروردگار تیری سلطنت سے بہتر دنیا اور آخرت
مین سلطنت مجھے دیگا - كَمَا وَعَدَنِيْ فِيْ سُوْرَةِ الدَّهْرِ + وَفِي الدُّنْيَا بَعْدَ رَجْعَتِيْ
جیسا کہ سورۂ دہر مین خدا نے وعدہ فرمایا ہے سلطنت اخروی کا اور جیسا کہ زمانہ رجعت مین
سلطنت دُنیاوی ہم کو ملیگی وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ تِلْكَ الْاٰيَةِ ذِكْرُ كَثْرَةِ الْاَوْلَادِ فَكَاَنَّ تَمَثُّلَهَا بِالْجَنَّةِ
لِلْحُسَيْنِ اَدَلُّ لِصِيَانَةِ وَلَدِهٖ مِنَ الْقَتْلِ - اور چونکہ اس آیت مین خدا نے ذکر کثرت اولاد مون
مذکور نہین فرمایا ہے لہذا تمثیل مین امام حسینؑ کو اسی کثرت ملک کا ذکر انسب ہے بنظر حفظ
اور بچانے اپنے فرزند کو قتل سے - ثُمَّ عَطَفَ سُبْحَانَهٗ فَذَكَرَ مِنْ خَرَابِ جَنَّةِ الْكَافِرِ
اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ (يَزِيْدُ) يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا - پہر خدا نے پلٹ کر کافر
کے باغ کی خرابی کا ذکر فرمایا اور بعد خرابی کے کافر کا یہہ قول ہوا - اور کہتا تھا یا کہیگا (یزید)
اے کاش کہ مین نے خدا کا شریک اور سہیم کسی کو نکیا ہوتا قُلْتُ وَكَانَ يَزِيْدُ يَقُوْلُ مَالِيْ وَ
لِقَتْلِ الْحُسَيْنِؑ - مین کہتا ہون یزید بہی کہتا تہا مجھے کیا ضرورت تھی حسینؑ کے قتل کرنے کی ثُمَّ
لَمَّا نَزَلَ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَاتَ فِيْ اَشَدِّ الْاَذٰى - پہر جب عذاب الٰہی یزید پر نازل ہوا
اور شدید ایذا مین اُسکو موت آئی وَلَمْ يَنْجُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - نہ بچا عذاب الٰہی سے اور نہ تھے ہمراہ اُس کے وہ گروہ جنکی کثرت پر نازان تہا کہ وہ لوگ یزید کی یاری اور مدد کرکے خدا سے مُنکر ہوکر اُسکو بچائین - مِنِ ابْنِ زِیَادٍ وَعُمَرِ بْنِ سَعْدٍ وَشِمْرٍ وَغَیْرِہِمْ وَمَا کَانَ مُنْتَصِرًا - نہ ابن زیاد نہ عمر بن سعد نہ شمر اور نہ کوئی اَور یزید کے ہواخواہ مومنین سے اور نہ کوئی اسکا دادخواہ نظر آیا - هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ عُقْبٰی - ایسے وقت حکومت اور ملکیت خدائے برحق کی ہے وہ بہتر پاداش دینے والا ہے اور انجام کار بہی اُسکا بہتر ہے - وَقَدْ وَقَعَ فِیْ قَضِیَّۃِ یَزِیْدَ وَالْحُسَیْنِ ؑ کُلَّمَا ذَکَرَہُ اللّٰہُ تَمَّ فِیْ مَثَلِ ذَیْنِكَ الرَّجُلَیْنِ - ان سب باتون کو جو خدانے دونون بہائیون کے مثل مین ذکر کیا ہے یزید اور امام حسین ؑ کے حالات سے پوری مطابقت ہوتی ہے - وَالسَّابِعُ مِنَ الدَّوَاعِیْ اَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ ذَکَرَ فِیْ تِلْكَ السُّوْرَۃِ مَا وَقَعَ بَیْنَ مُوْسٰی ؑ وَخِضْرٍ ؑ ساتوان سبب امام حسین ؑ کو سورۂ کہف کی تلاوت فرمانے کی یہہ ہے کہ خدانے اس سورہ مین قصۂ حضرت موسےٰ ؑ اور حضرت خضر ؑ کا بیان کیا ہے وَکَانَ مَاصَدَرَ عَنِ الْخِضْرِ ؑ جَارِیًا عَلٰی خِلَافِ الْعَادَۃِ بَلْ خَارِقًا لَّہَا - اور جوجو باتین جناب خضر سے سرزد ہوئین وہ سب عادت کے خلاف بلکہ خارق عادت ضرور تہین وَمَا کَانَ یَقُوْلُہٗ مُوْسٰی ؑ جَرْیًا عَلَی الْعَادَۃِ وَلِذَا کَانَ الْخِضْرُ ؑ یَقُوْلُ اَمَا اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا اور جو کچھہ حضرت موسےٰ ؑ کہتے تھے وہ بنا بر ظاہر عقل اور مطابق عادت کے تہا اور اسی سبب سے خضر فرماتے تھے کہ تم میرے ساتھ نبھ نہین سکتے ہو - نَظَرًا اِلٰی اَنَّ الْاَفْعَالَ الصَّادِرَۃَ عَنِ الْخِضْرِ ؑ ثَلَاثَۃٌ کَانَ بِنَاءُہَا عَلٰی دَقَائِقِ اِلٰہِیَّۃٍ وَمَصَالِحَ رَبَّانِیَّۃٍ لَمْ تُدْرِکْہُ الْعُقُوْلُ الْبَشَرِیَّۃُ حَتّٰی عَقْلُ النَّبِیِّ - پہر جس طرح وہ افعال سہ گانہ جو حضرت خضر سے ظاہر ہوئے اُنکی بنا باریک دقایق الٰہیہ اور مصالح خداوندی پر تہی جنکو عقل بشری کی نظر سے کوئی آدمی بلکہ نبی اللہ حضرت موسےٰ ؑ ہی نہین سمجھہ سکتے تہے کَذٰلِكَ الْاُمُوْرُ الْخَارِقَۃُ لِلْعَادَاتِ الْمُدْہِشَۃُ لِلْعُقُوْلِ الَّتِیْ صَدَرَتْ عَنْ مَوْلَانَا الْحُسَیْنِ مِنْ یَّوْمِ خُرُوْجِہٖ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی یَوْمِہٖ ھٰذَا کَانَتْ تَابَاہُ الْعُقُوْلُ النَّاقِصَۃُ مِنَ الْاَقَارِبِ وَالْاَبَاعِدِ - اسی طرح جو باتین خلاف عادت اور عقل ظاہری کو

حیرت مین ڈالنے والی امام حسینؑ سے سرزد ہوئی ہین از روز روانگی مدینہ تا روز ورود کوفہ
وہ بہی ایسی ہی تہین کہ عقل ناقص بشری اپنی اور بیگانہ دونون کی اُنکو قبول نہین کرتی -
وَهٰذَا الْإِبَاءُ وَالْإِنْكَارُ وَالرَّدُّ وَالنَّكِيْرُ عَلٰى اَفْعَالِهٖ وَرَمْيُهٗ بِسَخَافَةِ الرَّاْيِ وَ
الْاِصْرَارُ عَلٰى اَنَّهٗ يُبَايِعُ يَزِيْدُ وَيُصَالِحُ مَعَهٗ وَلَا يُفَرِّقُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ - اور
یہہ انکار اور اعتراض کرنا حضرت کے افعال پر اور معاذ اللہ کج رائی اور ضد اور ہٹ کیطرف
آپ کو نسبت دینی اور یزید سے بیعت اور صلح کرنے پر ایسے اصرار کرنا اور اُس کی دلیل یہہ
پیش کرنی کہ اجماع مسلمانون کا جو یزید پر ہو گیا ہے اُس کو آپ برہم نفرمائین - كُلُّ
ذٰلِكَ نَشَأَ اِمَّا جَهْلًا اَوْ تَجَاهُلًا - یہہ سب امور یا تو بنظر جہالت اور نہ معلوم
ہونے نتائج عظیمہ کے تہے جو آپ کی شہادت سے ہونے والے تہے اور یا بنظر تجاہل عارفانہ
تہے کہ جانتے سب کچہہ تہے اس لئے کہ رسول اللہ صلعم نے پیشین گوئی فرمادی تہی مگر محض براہ
اخفائے حق اور عیب پوشی اپنے اور دیگر فراعنہ کے حضرت کو روکتے تہے کہ ادہر شہادت
ہوئی اور ساری قلعی کہل جائے گی - اَوْ لِكَوْنِهِمْ عَلٰى غَيْرِ يَقِيْنٍ بِمَا اَخْبَرَ بِهٖ نَبِيُّهُمْ مِنَ
النَّتَائِجِ - یا یہہ بات ہے کہ اُنکو فرمودہ نبیؐ پر پورا یقین نہ تہا کہ بعد شہادت ایسا
ہو جائیگا - وَكَيْفَمَا كَانَ فَاِنَّ الْحُسَيْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ خُبْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا -
اور کوئی بات صحیح کیون نہ ہو امام حسینؑ کا اس آیت کا پڑہنا کہ تم کیونکر صبر کر سکتے ہو اُس
امر عجیب خلاف عقل ظاہری کے استفسار سبب مین جس کی تمکو بالکل خبر نہین ہے کہ خدا نے کیون
ہماری شہادت اور ہتک حرمت گوارا فرمائی ہے - پہر اگر تم کو ہماری پیروی منظور ہے
تو اتنا ٹہرو اور جلدی نکرو کہ ہم خود اُسکو بیان کردین اَنَّ النَّتَائِجَ لِتِلْكَ الْاَفْعَالِ
تَظْهَرُ بَعْدَ شَهَادَتِيْ بِلَا تَرَاخٍ وَلَا مُهْلَةٍ - مراد حضرت کی یہی تہی کہ نتائج میری
شہادت کے بعد اثبات حق اور اظہار اور اعلان مین اُن اُمور سے جسکو خوب چہپایا ہے اور
مسلمانون کو شبہہ مین ڈالدیا ہے، فوراً ظاہر ہونگے ثُمَّ لَمَّا كَانَ فِيْ قَضِيَّةِ مُوْسٰى وَ
الْخِضْرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثَلٰثُ اُمُوْرٍ وَهِيَ قَضِيَّةُ السَّفِيْنَةِ وَالْغُلَامِ وَالْجِدَارِ -

پہر چونکہ حضرت موسےٰؑ اور حضرت خضرؑ کے قصہ مین کل تین باتین عجیب اور غریب خدانے بیان فرمائی ہین اور وہ کشتی اور غلام اور دیوار کا قصہ ہے وَفِي قَضِيَّةِ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِ ع وَ اِنْ كَانَتْ قَضَايَا كَثِيْرَةٌ لٰكِنْ اَعْجَبُهَا اَيْضًا ثَلٰثُ اُمُوْرٍ - اور حالات امام حسینؑ مین از روز ولادت تا روز شہادت اگرچہ بے شمار امور عجیبہ کا ظہور ہوا ہے مگر تین باتون پر تعجب ضعفاے عقول کو زیادہ ہے اَحَدُهَا تَفْرِيْقَةُ جَمَاعَةَ الْمُجَاهِدِيْنَ بَعْدَ وُرُوْدِ خَبَرِ قَتْلِ مُسْلِمٍ وَالثَّانِي عَدَمُ سُلُوْكِهٖ طَرِيْقًا نِصْفًا مَعَ رِضَاءِ الْحُرِّ وَعَدَمِ اِخْتِيَارِهِ الْقِيَامَ فِيْ مَاْمَنٍ مِثْلِ جَبَلِ اَجَاءَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ بَابَيْنِ - پہلی بات تعجب انگیز یہہ ہے کہ اپنی جماعت مجاہدین کو اپنے ہمراہ سے الگ کر دیا بعد ورود خبر شہادت مسلم رحکے اور دوسری عجیب بات یہہ ہے کہ باوجودیکہ حُر بن یزید راضی ہو گیا تہا کہ آپ ایسی راہ اختیار کرین جو مدینہ اور کوفہ دونون تک نہ پہنچتی ہو اور پہر آپنے جبل اجاء کو اپنا جاے پناہ نگردانا اگرچہ طرماح بن حکم نے اصرار بہی کیا تہا - اور ان دونون کے وجوہ تو ہم نے دو باب مین لکہدئے ہین - وَالثَّالِثُ اَنَّهٗ سَارَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسِيْرِ مَعَ نِسَائِهٖ وَاَطْفَالِهٖ مَعَ كَوْنِهٖ عَلٰى وَجَلٍ شَدِيْدٍ - اور تیسرا امر عجیب یہہ ہے کہ ایسے خطرناک سفر مین اپنے اہل حرم اور بچون کو بہی آپ نے ہمراہ رکہا جس کی نسبت اقربا اور عزیز خانوادہ سب باصرار منع کرتے رہے اور حضور نے کسی کی بات نہ مانی فَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ سَبَبٍ قَوِيٍّ وَسِرٍّ خَفِيٍّ عَدَا الْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذُكِرَتْ فِي الْكُتُبِ - پس اس امر عجیب کیواسطے کوئی بڑا سبب قوی اور راز خفی ایسا ہونا ضرور ہے جو علاوہ اُن اسباب کے ہو جنکو کتب مقاتل مین ذکر کیا ہے - فَنَقُوْلُ اِنَّ اَحْسَنَ التَّاوِيْلَاتِ وَاَقْوَى الدَّوَاعِيْ رَفْعُ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ كَافَّةِ النَّاسِ عَمَّا جَرٰى مِنْ اَيْدِي الظَّلَمَةِ عَلٰى اُمِّهٖ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا - پس مین کہتا ہون کہ بہت اچہی تاویل اور بڑا قوی سبب اہلبیت اطہار کے ہمراہ لیجانے کا یہہ ہے کہ جو شبہہ آدمیون کے دلون مین پڑا تہا اور پڑسکتا ہے کہ جناب فاطمہ دختر رسول پر بہلا کوئی مسلمان ظلم کر سکتا ہے وہ شبہہ اب رسول کی نواسیون پر ظلم ہونے سے تا قیامت

اُٹھ گیا فَاِنْ تَرَدَّدَ فِيْهِ اَحَدٌ وَاسْتَعْظَمَ ذٰلِكَ لِاَنَّ صِحَابَةَ النَّبِيِّ كَانُوْا اَحْيَاءَ
فَكَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ يُؤْذِيَ اَحَدٌ بِنْتَ رَسُوْلِهِمْ وَلَا يَعْتَرِيْهِمُ الْغَيْرَةُ وَالْحَمِيَّةُ
لِحُرْمَةِ رَسُوْلِهِمْ - اس لئے کہ اگر کسی شخص کو تامل ہو اور اُس کو بہت بڑا امر یہ معلوم
ہو کر باوجودیکہ صحابہ جان نثار نبی کے موجود تھے کیونکر اُنکی دختر پر ظلم اور ستم کوئی
کر سکتا تہا کیا صحابہ کو غیرت اور حمیت ذرا بہی نہ تہی فَلَمَّا هُتِكَ حَرِيْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَفِيْهِمْ زَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ وَالصَّحَابَةُ يَوْمَئِذٍ اَحْيَاءٌ اَيْضًا وَفِيْهِمْ
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَتِيْكٍ وَ
اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ الَّذِيْنَ يَقْرُبُ عِدَادُهُمْ مِنْ مِأَةٍ - پہر جب اہلبیت
رسول اللہ بلکہ نواسیان رسولؐ کی جناب زینب اور امّ کلثوم اس طرح دربدر پہرائی
جائین اور صحابۂ رسولؐ زندہ موجود ہون جن مین ایسے ایسے جان نثار جیسے انس
بن مالک کہ ابن زیاد کے دربار مین موجود تہے اور براء بن عازب جسکو خود جناب امیرؑ
نے کہدیا تہا کہ تم حسین کی نصرت نہ کروگے اور ابو سعید خدری اور جابر بن عتیک جن کا
شمار اصحاب بدر مین ہے اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ اور ایسے ہی قریب ایک سو کے ہین
(جنکے نام اور حالات ایک جداگانہ باب مین ہم لکہین گے) فَهَلْ سَمِعْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ
اَنَّهُ مَنَعَ ابْنَ زِيَادٍ اَوْ يَزِيْدَ عَنْ سَبْيِهِنَّ وَهَتْكِ حَرِيْمِهِنَّ - کسی ایک صحابی کی
نسبت بہی سُنا ہے اُس نے ابن زیاد کو خواہ یزید کو زبان ہی سے منع کیا ہو تا کہ حرمت
رسول اللہ کی ہے اُنکو قید نکرو دربدر نہ پہراؤ وَهَلْ فَدٰى اَحَدٌ مِنْهُمْ نَفْسَهُ اَوْ
مَالَهُ اَوْ عِرْضَهُ صِيَانَةً لِعِرْضِ نَبِيِّهِمْ - اور کیا کسی ایک صحابی نے بہی اپنی جان خواہ
اپنا مال یا آبرو فدا کر دیا ہو اپنے نبیؐ کی آبرو بچانے مین وَهَلْ غَارَ اَحَدٌ مِنْ
مُسْلِمِي الْكُوْفَةِ غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَفِيْفٍ رح وَفِيْ دِمَشْقَ لِحِمَايَةِ حَرِيْمِ رَسُوْلِهِمْ
كَمَا غَارَ اَشْخَاصٌ مِنَ النَّصَارٰى وَغَيْرِهِمْ - اور کیا کسی مسلمان کو کوفہ مین سوائے
عبد اللہ بن عفیف رحمۃ اللہ کے خواہ دمشق مین اپنے نبی کی حرمت بچانے پر جوش غیرت
ہوا تہا جیسے چند انگریزون وغیرہ کو جوش آیا اور اہل حرم کی ذلت نہ دیکہہ سکے اور مُسلمان

ہوکر درجہ شہادت پر فایز ہوئے ہے ہزار حیف مسلمان کیون ہوئے تھے یہہ لوگ جنہون نے نام ہی اسلام کا خراب کیا۔ فَاِذَا فَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ بِزَیْنَبَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ هٰکَذَا وَلَمْ تَعَرَّضْ لِلصَّحَابَةِ الْحَمِیَّةُ الْاِسْلَامِیَّةُ وَلَا حِمَایَةُ بِنْتِ نَبِیِّهِمْ۔ پہر جب مسلمانون نے دختران فاطمہ جناب زینب اور اُمّ کلثوم کے ساتہہ ایسی ایسی بے ادبی اور اس قدر ظلم شدید کئے اور کسی صحابی کو غیرت اسلام اور حمایت پر جوش نہ آیا۔ فَمَا الْبُعْدُ فِیْ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَرَوْنَ الْمَظَالِمَ الَّتِیْ وَقَعَتْ عَلٰی بِنْتِ نَبِیِّهِمْ فَاِنَّ الْبِنْتَ وَبِنْتَ الْبِنْتِ فِیْ ذٰلِکَ شَرْعٌ سَوَاءٌ۔ پہر کیا بعید ہے اس بات مین کہ یہی صحابہ خواہ مثل انکے اور صحابہ اون ظلمون کو بہی دیکہتے ہون جو کہ جناب سیدہ پر گذرے ہین اور اسی طرح چپ رہتے ہون اسلئے کہ ایذا دہی اور پردہ داری مین تو نبیؐ کی دختر اور نواسیان دونون برابر ہین۔ فَاَبْطَلَ الْحُسَیْنُ بِفِعْلِهٖ ذٰلِکَ اِسْتِبْعَادَ النَّاسِ بِاَنَّهٗ کَیْفَ یُمْکِنُ اَنْ یُّؤْذِیَ اَحَدٌ اَوْ یَتَحَرَّشَ بِبَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ وَاَصْدِقَائُهٗ وَاَهْلُ الْوَفَاءِ اَحْیَاءٌ۔ اہل حرم کو ساتہہ لاکر امام حسینؑ نے تاقیامت باطل کردیا اس وسوسہ کو جو آدمیون کے دلونمین پیدا ہو سکتا ہے کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ نبیؐ کی دختر اور نواسیونکو کوئی ایذا پہنچائے خواہ کوئی انکی نسبت گستاخی کرے اور اصحاب جان نثار وفادار زندہ موجود ہون۔ اور اپنی جان فدا نکردین اب قصہ ذوالقرنین سے جو مناسبت ہے اُسکو لکہتا ہون*

باب ہشتم

بیان اس امر کا کہ انبیا اور اولیاء اللہ کو مصایب مین گرفتار ہونے سے ذلّت نہین ہوتی اور وُرود اہلبیت نبیؐ کا کوفہ مین

وَلْیُعْلَمْ اَوَّلًا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ کُلَّمَنْ یَجْتَبِیْهِ بِرِسَالَتِهٖ ثُمَّ یَبْتَلِیْهِ بِبَلَاءٍ لِمَصَالِحِ عِبَادِهٖ فَلَا یَکُوْنُ اِبْتِلَائُهٗ مُذِلًّا لَهٗ۔ پہلے جاننا اس امر کا ضرور ہے کہ خدا پاک جسکو اپنی نبوت اور رسالت سے سرافراز فرماتا ہے اور پہر کسی مصلحت سے جو متعلق بہدایت بندگان

الٰہی ہو اپنے رسول کو کسی بلا مین مبتلا فرماتا ھے یہہ بات اُس نبی کی ذلّت اور توہین کی نہین ہوتی ہے فَاِنْ صَارُوْا اَذِلَّاءَ کَالْفُسَّاقِ وَالْکُفَّارِ الْمُعَذَّبِیْنَ فَاتَ الْاَمْرُ الَّذِیْ لِاَجْلِہٖ اِبْتَلَاھُمُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْبَلَاءِ - پہر اگر اِس بلا مین گرفتار ہونے سے اُنکی اہانت ہو اور نظر خلائق مین ذلیل اور رسوا ہو جائین جس طرح بلا تشبیہ عذاب الٰہی مین گرفتار ہونے سے فاسق لوگ اور کُفّار ذلیل اور خوار ہوتے ہین پہر وہ امر ہدایت فوت ہو جائے جس کی غرض سے خدا نے اُنکو مبتلاے بلا کیاہے جیسے کفار اور گناہ گارون پر جب عذاب خدا نازل ہوتا ہے اور وہ رسوا اور ذلیل ہو جاتے ہین وَھٰذَا ھُوَ الْفَرْقُ بَیْنَ الْاِبْتِلَاءِ وَالتَّعْذِیْبِ - اور یہی فرق ہے اولیاء اللہ کے مبتلاے بلا ہونے مین اور کفار اور اشرار کی عذاب دہی مین وَھٰذَا بُرْھَانٌ عَقْلِیٌّ لَا یَنْتَقِضُ بَعْدَ اِثْبَاتِ التَّوْحِیْدِ وَالرِّسَالَۃِ لَا خِطَابِیٌّ وَّلَا فِیْہِ جَدْلٌ وَّ لَا سَفْسَطَۃٌ - اور یہہ دلیل برہان عقلی ہے کہ توحید خدا اور نبوت انبیاؑ کے ثابت ہونے کے بعد پہر کسی طرح یہہ دلیل بگڑ نہین سکتی ہے اسمین خطابیت اور جَدل اور سفسطہ نہین ہے - فَعَلَیْکَ بِالنَّظَرِ اِلَی الْکُتُبِ الْکَلَامِیَّۃِ - تم کو لازم ہے کہ علم کلام کی کتابین دیکھو اُنمین اس دلیل کی تفصیل کی گئی ھے - اَمَّا النَّقْلُ فَیُدَلُّ عَلَیْہِ مَا حَکَی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِیْ کُتُبِہِ الْمُنَزَّلَۃِ عَلٰی اَنْبِیَائِہٖ وَحُجَجِہٖ وَمِنْھَا الْقُرْاٰنُ الْمَجِیْدُ - رہی نقلی دلیل اس کے ثبوت مین پس قصص انبیاءؑ جو آسمانی کتب مین خدا نے بیان فرمائے ہین اور قرآن مجید بہی اُنہین کتابون مین سے ہے اُنکو پڑہو - فَاِنَّ اِبْتِلَائَھُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ لَوْ کَانَ مُذِلًّا لَّھُمْ لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ یَذْکُرُہٗ فِیْ کُتُبِہٖ وَلَمْ یَاْمُرْ اَنْبِیَائَہٗ بِنَشْرِہٖ - اسلیئے کہ اگر اُن حضرات کا بلا مین مُبتلا ہونا موجب ذلّت اور رسوائی ہوتا کبہی اُس کو خدا بیان نفرماتا اور نہ اُن حالات کے بیان کرنے اور مشتہر کرنے کا حکم اپنے پیغمبرون کو دیتا وَلَمْ یُخْبِرْ نَبِیَّنَا مُحَمَّدً صلعم بِمَا کَانَ یَقَعُ عَلٰی اَخَصِّ اَھْلِبَیْتِہٖ وَ لَمْ یَاْمُرْنَا بِنَشْرِہٖ وَلَمْ یُبَشِّرْنَا بِالْمَثُوْبَاتِ الَّتِیْ یَتَرَتَّبُ عَلٰی ذِکْرِہٖ - اور ہمارے نبی محمد مصطفےٰؐ بہی اپنی خاص اولاد

پر جو مصائب گذرنے والے تھے اُنکو کبھی بیان نفرماتے (اور پھر اس کثرت سے متواتر) اور نہ ہم کو اس کے اعلان اور اشتہار کا حکم دیتے اور ذکر مصائب پر جو ثواب ہائے غیر متناہی کی ہم کو بشارت دی ہے وہ بھی نفرماتے جس طرح تلاوت قرآن کا ثواب ہم کو ملتا ہے جنمین مصائب انبیاء کا بھی اعلان ہوتا ہے - اَمَّا اَنَّهٗ كَيْفَ يَجْعَلُ اللّٰهُ اَمْرًا مُذِلًّا مُعِزًّا لَهُمْ لَمَا جَعَلَ اِلْقَاءَ نَبِيِّنَا اِبْرَاهِيْمَ فِى النَّارِ النَّمْرُوْدِيَّةِ سَبَبًا لِكَوْنِ النَّارِ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَيْهِ حَيْثُ يَقُوْلُ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ وَصَلْبَ عِيْسٰىؑ رَفْعًا لَهٗ اِلَى السَّمَاءِ - اب رہی یہہ بات کہ وہی بات جس سے کفار کی ذلت ہوتی ہے اولیاء اللہ کے واسطے سبب عزت اور عظمت کا کیونکر اُسکو خدا کردیتا ہے جس طرح حضرت عیسےٰؑ کے بظاہر سولی دینے کو سبب اُنکے چرخ چہارم پر چڑھنے کا فرمایا حَيْثُ قَالَ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ - قرآن مین فرمایا کہ نہ حضرت عیسےٰؑ کو اُن لوگون نے قتل کیا اور نہ سولی دی بلکہ صورت مثالی بمنزلہ شبیہ کے یہودیون کو دکھلائی گئی اور خدا نے اپنی ساحتِ قرب مین اُنکو اُٹھا لیا - وَلَا غَرْوَ فِيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اور کچھ اسمین مضایقہ نہین ہے اسلئے کہ خدائے عزّوجل دلون کے خطرات اور آنکھون کے نظارہ اور لحظات کا بدلنے والا ہے - وَهٰذَا التَّشْبِيْهُ يَدْفَعُ اِسْتِبْعَادَ النَّاسِ فِى قَضِيَّةِ اُمِّ كُلْثُوْمٍ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مِنْ اَنَّ جِنِّيَّةً شُبِّهَتْ بِهَا وَلَوْ لَمْ نَقُلْ بِوُقُوْعِهَا - اور یہہ قصہ تشبیہ حضرت عیسےٰؑ کا اُس استبعاد عوام کو دفع کرتا ہے جو بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ زمانہ عمر خطاب مین ایک جنّیہ بشکل جناب ام کلثوم بن کر آئی تھی اگرچہ ہم اس قصّہ کو بنظر اور دلائل کے صحیح نہ مانین مگر حفظ ناموس پیغمبر اور اولاد پیغمبر کے واسطے ایسا امر واقع ہونا بسند قرآن ثابت ہوچکا ہے اور چونکہ اس باب مین جناب ام کلثوم کا ذکر ضرور ہے لہذا بطور یاددہی کے اشارہ کردینا مناسب تھا - وَكَمَا جَعَلَ رِقِّيَّةَ يُوْسُفَؑ وَمَسْجُوْنِيَّتَهٗ ذَرِيْعَةً لِسَلْطَنَتِهِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالدِّيْنِيَّةِ - اور جس طرح غلامی حضرت یوسفؑ کی اور اُنکا قیدی ہونا اسکو خدا نے ذریعہ اُنکی بادشاہی دنیوی

اور دنیی کا گردانا وَاِنَّمَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ اَیْ تَبْدِیْلُ الذُّلِّ بِالْعِزِّ لِاِقَامَۃِ اَمَارَاتٍ وَّمُعْجِزَاتٍ تَدُلُّ عَلٰی کَرَامَۃِ الْمُصَابِیْنَ بِالْبَلَایَا وَالْمُبْتَلِیْنَ بِالرَّزَایَا - اور یہہ اُلٹی بات جو واقع ہوتی ہے کہ ذلت اور رسوائی عزت اور وقار سے بدلجائے اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ خدا عادل حکیم اُن اوقات مین ایسے ایسے آیات اور معجزات اور کرامات قایم کردیتا ہے کہ اگر بندگانِ خدا ذرا سا بہی انکار قدرت چہوڑ دین وہی معجزات اون اولیاء اللہ کی بزرگی پر دلیل ہوتے ہین جو مبتلاے مصائب ہون کَمَا یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ - چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے کہ خدا مالک اور سرپرست مومنین کا ہے اُنکو تاریکہاے بیشمار سے نکال کر بطرف نور کے لیجائیگا یا لیجاتا ہے وَکَانَ مَا تَلَوْنَا عَلَیْکَ فِی الْاَبْوَابِ السَّابِقَۃِ مِنْ تِلَاوَۃِ رَاسِ الْحُسَیْنِؑ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ وَغَیْرَہَا مِنَ الْمُعْجِزَاتِ فِی الْکُوْفَۃِ وَدِمَشْقَ وَاَہْلُبَیْتِہٖ مُشَرَّدُوْنَ مُغَلَّلُوْنَ اَیْضًا مِنْ ذٰلِکَ الْبَابِ - اور یہہ جو ہم نے ابواب گذشتہ مین سر اقدس امام حسینؑ کا تلاوت قرآن کرنا لکہا ہے اور آئندہ بہی اور معجزات لکہین گے ایسی حالت مین کہ اہلحرم سر بازار کوفہ پہنچے تھے اور جس حالت سے پہنچے تہے وہ تو معلوم ہے الغرض ایسے معجزہ ہای ہوش رُبا کا ایسے ضروری وقت مین صادر ہونا یہہ بہی اسی غرض سے تہا کہ دل سب کے ہل جائین اور حیران اور خائف ہوکر دختران فاطمہ کے دیکہنے سے باز رہین اور وُہی ہوا وَلْنُصَوِّرْ ذٰلِکَ تَصْوِیْرًا بِالْبَیَانِ کَاَنَّکَ حَاضِرٌ فِیْ ذٰلِکَ الْمَشْہَدِ مِنَ الْکُوْفَانِ - اب ہم تصویر اور مُرقع اُسوقت کا اپنے بیان سے ایسا کہینچ کر دکہلائین جیسے کہ حاضرین اور سامعین خواہ ناظرین کتاب ہذا اُسی کوفہ مین حاضر ہین اور بچشم خیال دیکہہ رہے ہین اُس قدرت نمائی کو جو ہوئی تہی فَانْظُرْ کَاَنَّ الْبُوْقَاتِ تُضْرَبُ وَالرَّایَاتِ تَخْفُقُ وَاِذَا بِالْعَسْکَرِ قَدْ دَخَلَ اب بچشم خیال دیکہو کہ جنگی باجا بج رہا ہے اور پہریرے نشان ہاے لشکر یزید کے لہرا رہے ہین وَاَرْبَعُوْنَ شُقَّۃً تُحْمَلُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ جَمَلًا فِیْہَا الْحَرَمُ وَالنِّسَاءُ وَاَوْلَادُ فَاطِمَۃَ - اور چالیس اونٹون پر چالیس شبدخ یا محمل آگے سے کہلے ہوئے جنپر اہلحرم اور اولاد فاطمہ سوار ہین وَالْکُوْفَۃُ تَضِجُّ بِاَہْلِہَا وَالْاَسْوَاقُ مُعَطَّلَۃٌ وَالدَّکَاکِیْنُ

مُقَفَّلَةٌ وَالنَّاسُ بَيْنَ بَاكٍ وَضَاحِكٍ - کوفہ کی در و دیوار گونج رہے ہین بازارین سب
بند اور دو کانون مین قفل پڑ گئے آدمی کچھہ تو رو رہے ہین اور کچھہ ہنس رہے ہین کہ عید
کا شبہہ ہوتا ہے وَاجْتَمَعَ اَهْلُهَا لِلنَّظَرِ اِلَيْهِنَّ - آدمی جوق جوق فراہم ہو رہے ہین کہ
دختران جناب فاطمہؑ کو دیکھین وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلٰى قَنَاةٍ طَوِيْلَةٍ يَسْطَعُ مِنْهُ
النُّوْرُ الْمُحَمَّدِيُّ اَنْطَقَهُ اللّٰهُ فَجَعَلَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ - اسی حالت مین خدا نے
سر اقدس امام حسینؑ کو (جو ایک طولانی نیزہ پر نور محمدیؐ کو چمکا رہا تہا) گویا کر دیا کہ آپ
سورۂ کہف پڑہنے لگے وَاِذَا بِزَيْنَبَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَوْمَتْ اِلَيْهِمْ بِالسُّكُوْتِ
فَارْتَدَّتِ الْاَنْفَاسُ وَسَكَنَتِ الْاَجْرَاسُ - اور ادہر جناب زینب خاتون نے اشارہ
فرمایا سب کی طرف کہ چپ رہو یہہ کرامت ہمارے نبی کی ہے کہ سانس آدمیون کے تلے کے
تلے اور اوپر کے اوپر رہ گئے اور جنگی باجون کا شور ہی موقوف ہو گیا - ؎ رُک گیا
ایک اشارہ ہی مین قرنا کا خروش ٭ ہو گیا جوڑ کے ہاتہون کو جلاجل خاموش - اور
یہہ معجزہ تین مرتبہ واقع ہوا ہے اوّل روز عاشورہ جب امام حسینؑ نے خطبہ پڑہا دوم
کوفہ مین حضرت زینب کے خطبہ مین - سوم قریب مدینہ پہنچکر جب جناب سید الساجدینؑ نے
خطبہ پڑہا ہے - ثُمَّ خَطَبَتْ بِخُطْبَةٍ كَاَنَّمَا قَرَأَتْ مِنْ لِسَانِ اَبِيْهَا - پہر جناب زینب
نے ایسا خطبہ پڑہا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ جناب امیر المؤمنینؑ کا لب و لہجہ ادا ہو رہا ہے
قَالَ الرَّاوِيْ فَوَاللّٰهِ رَاَيْتُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ حَيَارٰى وَكَانَ شَيْخٌ اِلٰى جَنْبِهٖ
يَقُوْلُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ كُهُوْلُكُمْ خَيْرُ الْكُهُوْلِ وَشَبَابُكُمْ خَيْرُ الشَّبَابِ وَ
نِسَاؤُكُمْ خَيْرُ النِّسَاءِ وَنَسْلُكُمْ خَيْرُ نَسْلٍ لَا يُخْزٰى وَلَا يُبْزٰى - راوی کہتا ہے قسم
بخدا مین نے آدمیون کو دیکہا کہ حیران کہڑے ہوئے تہے (نظارۂ پردگیان عصمت حیران
کیا کر سکتا ہے) اور ایک مرد ذی عزت راوی کے پہلو سے پکار رہا تہا میرے ماں باپ تم پر
فدا ہون اے خاندان محمد صلعم تمہارے ادہیڑ اور جوان سب ادہیڑ اور جوانون سے بہتر
ہین اور تمہاری عورات سب اور عورتون سے بہتر ہین اور تمہاری نسل سے بہتر کونسی
نسل ہے نہ وہ نسل ذلیل اور خوار ہو سکتی ہے اور نہ اُسپر کوئی چڑہائی کرکے غلبہ پا سکتا ہے

ثُمَّ خَطَبَتْ سُکَیْنَۃُ - انکے خطبہ پڑھنے کے بعد جناب سکینہ نے وہ پر اثر خطبہ پڑھا
اللہ اکبر فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ بِالْبُکَاءِ وَقَالُوْا حَسْبُكِ یَا ابْنَۃَ الطَّاهِرِیْنَ
فَقَدْ اَحْرَقْتِ قُلُوْبَنَا وَاَنْضَجْتِ نُحُوْرَنَا وَاَضْرَمْتِ اَجْوَافَنَا فَسَكَتَتْ-
چلانے اور رونے کی آوازین بلند ہوئین اور اہل کوفہ کہنے لگے بس کرا ے دختر پاک اولیا پاکیزہ
لوگونکی تونے تو ہمارے دل جلادئے اور ہمارے گلے پک گئے اور آگ حزن اور اندوہ کی
ہمارے اندرونی اعضامین بہڑکادی یہہ سُنکر جناب سکینہ چپ ہوئین اور خطبہ پڑھنا
موقوف کردیا- اَمَّا بَعْدَ خُطْبَۃِ اُمِّ کُلْثُوْمٍ فَنِعْمَ ضَجِیْجُ النَّاسِ بِالْبُکَاءِ نَشَرَتِ
النِّسَاءُ شُعُوْرَهُنَّ وَوَضَعْنَ التُّرَابَ عَلٰی رُؤُسِهِنَّ وَخَمَشْنَ وُجُوْهَهُنَّ-
مگر جناب ام کلثوم کے خطبہ کا اس قدر اثر پڑا کہ رونے کی آواز بلند ہونے کے علاوہ عورات
کوفہ نے بال اپنے سرون کے کہولدئے اور سرون پہ خاک اوڑانے لگین چہرون پر ناخونکے
خراش ڈالدئے وَبَكَی الرِّجَالُ وَنَتَفُوْا لِحَاهُمْ فَلَمْ تَرَ بَاكِیًا وَلَا بَاكِیَۃً اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ - مرد بہی رونے لگے اور اپنی ڈاڑہی کے بال اُنہون نے نوچ ڈالے
ایسا کہرام تہا کہ اس روز سے زیادہ کوفہ مین مرد اور عورات کے رونے سے ایسی حالت
کبہی نہین دیکہی گئی تہی- وَاَنْشَدَ الْاِمَامُ الرَّابِعُ بَعْدَهُنَّ فَقَالُوْا بِاَجْمَعِهِمْ نَحْنُ
كُلُّنَا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ سَامِعُوْنَ اِلٰی قَوْلِهِمْ لَنَاخُذَنَّ یَزِیْدَ وَنَبْرَءُ مِمَّنْ ظَلَمَكَ
وَظَلَمَنَا- اور جب امام چہارم سید الساجدین نے خطبہ پڑہا سب لوگ یکزبان ہوکر بولے
کہ ہم سب اے فرزند رسول آپکے مطیع اور فرمان بردار ہین حکم دیجئے ابہی اُس کی تعمیل کرین
تاایکہ یہہ بہی کہنے لگے کہ یزید سے ہم قصاص لینے کو طیار ہین اور آپکے دُشمنون سے بیزار
ہین فَقَالَ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ اَیُّهَا الْغَدَرَۃُ الْمَكَرَۃُ حِیْلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ شَهَوَاتِ
اَنْفُسِكُمْ حضرت نے فرمایا اب بہت دُور ہے اے گروہ مکار اور بے وفا کہ ہم تمہارے فریب
مین آجائین اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَاْتُوْا اِلَیَّ كَمَا اَتَیْتُمْ اِلٰی اٰبَائِیْ - تم کو منظور ہے کہ میرے
ساتہہ بہی وہی فریب کرو جو میرے باپ دادا سے کرچکے اِلٰی قَوْلِہٖ رَضِیْنَا مِنْكُمْ رَاْسًا
بِرَاْسٍ فَلَا یَوْمَ لَنَا وَلَا یَوْمَ عَلَیْنَا- تاایکہ حضرت نے فرمادیا کہ ہم تم سے اسی بات پر راضی

ہین کہ ہمارا پیچھا چھوڑ دو نہ کسی دن ہمارے مدد کرو اور نہ کسی دن ہم سے لڑنے پر آمادہ ہو
یہی اگر کرو تو ہزار غنیمت ہے وَاَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ وَدَعَاوِيَهِمْ بِكَوْنِهِمْ
خُزَّانَ وَحْيِ اللهِ وَعَيْبَةَ عُلُوْمِ جَدِّهِمْ كَانَتْ مُصَدَّقَةً بِاَفْعَالِهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ
عَلَيْهِمْ - اور ان سب امور معجزہ اور سوانح غریبہ کے بعد یہہ بہی تو خیال کرو کہ اقوال ان
بزرگان دین کے اور دعوے انکے کہ ہم لوگ خزانہ وحی الٰہی اور مخزن علوم اپنے جد نامدار
محمد صلعم کے ہین اُنکی تصدیق انکے افعال سے ہی ساتھ ساتھ ہو رہی ہے فَاِنَّ تِلْكَ الْاُسَارٰى
اَللَّتِيْ قَدْ مَضَتْ عَلَيْهِنَّ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ اَوْ خَمْسَةٌ فِي الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَقَلَّمَا وَصَلَ اِلَيْهِمْ
مِنَ الْمَاءِ وَالْغِذَاءِ - اسلئے کہ یہہ وہی بھوکے پیاسے قیدی ہین جن پر تین شبانہ روز
خواہ پانچ روز بہوک پیاس مین گذر چکے ہین اَمَّا فِيْ حَيٰوةِ الْحُسَيْنِ فَقَدْ تَعْلَمُ اَنَّ
الْمَاءَ كَانَ مَمْنُوْعًا عَنْهُمْ مَنْعًا شَدِيْدًا - جب تک امام حسینؑ زندہ تھے ساتوین تاریخ
سے تو ایک قطرہ پانی کا ان بیچارون کو نصیب نہوا تہا اور کھانا کیسا وَاَمَّا بَعْدَ شَهَادَتِهِ
فَهَلْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرِبُ اَحَدٌ وَيَرٰى رُؤُوْسَ اَقَارِبِهِ مَرْفُوْعَةً عَلَى الْقَنَاةِ وَ
اَجْسَادَهُمْ مُضَرَّجَةً بِرَمْضَاءِ الْفَلَوَاتِ - اور بعد شہادت امام حسینؑ کے ذرا خیال
کیجئے کہ آب وطعام اُس آدمی کے گلے سے اُتر سکتا ہے جو اپنے بہائی اور بیٹے کے سرون
کو نیزہ پر چڑہا ہوا دیکھے اور اُنکی لاشین خون آلودہ ریگ گرم صحراے کربلا کی زمین پر بے
غسل اور کفن پڑے ہوئے بچشم خود ملاحظہ کرے وَكَفَانَا فِيْ ثُبُوْتِ جُوْعِهِمْ وَعَطَشِهِمْ
مَا رَوَاهُ ثِقَةُ الْاِسْلَامِ مِنْ حِكَايَةِ رَبَابِ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا مِنْ اَنَّهَا رَدَّتْ وَلَمْ
وَلَمْ تَقْبَلْ هَدِيَّةَ الْجِنِّيَّاتِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَقَالَتْ نَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ عَزَاءٍ وَلَسْنَا
فِيْ عُرْسٍ - ہمکو وہی روایت کافی کلینی کی ان خوزادیون کے بہوکھے پیاسے رہنے مین
کافی ہے کہ ہمارے محدث معتبر نے جناب رباب مادر سکینہ کے حالات مین بلفظ امرأةٌ كَلِبِيَّةٌ
کے لکہا ہے جس سے مراد (بقول ابن حجر کتاب اصابہ حضرت رباب ہین ہائے ہائے کیسی
مجلس عزاے امام حسین برپا فرمائی تہی تا ایکہ بال کے جوڑے چوہاے خیمہ سے باندھ کر ماتم
کر رہی تہین جیسا کہ بعض روایات مین سماعت سے گذرا ہے کہ جوڑے ٹوٹ ٹوٹ کر چوباے

خیمہ مین رہ گئے تھے اور کسی کتاب مین یہہ روایت دیکہی بہی گئی ہے مگر اسوقت نام کتاب کا یاد نہین
ہے - الغرض اسی مجلس مین عورات جن نے کچہہ کہانا خوان یا طبق مین بطور ہدیہ کے بہیجا تھا
حضرت رباب نے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ سوگ مین اپنے وارث کے ماتم کی مجلس کر رہے
ہین شادی اور بیاہ کی مجلس نہین ہے کہ ہدیہ اور تحفہ قبول کرین - وَ اَشَدُّ مِنْ جُوْعِهِمْ
وَعَطْشِهِمْ جُوْعُ الْاَطْفَالِ فَاِنَّهُمْ لَا كَثِيْرَ صَبْرٌ لَهُمْ عَلَيْهِ - اور ان بزرگوارون کی بہوکھ
پیاس سے زیادہ بچون خورد سال کی بہوکھ پیاس تہی اس لئے کہ جوان سمجہہ دار تو پہر بہی کچہہ
سوچ سمجہہ کر صبر کر سکتا ہے اِن نادان اور ناسمجہہ کو تو کسی قدر برداشت بہوکھہ پیاس کی
نہین ہوتی - فَمَعَ تِلْكَ الْحَالِ وَ شِدَّةِ الْاَذٰى اُنْظُرْ اِلٰى وَرَعِهِنَّ وَ اِتِّبَاعِهِنَّ لِسُنَّةِ
جَدِّهِنَّ اَنَّهٗ لَمَّا صَارَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ يُنَاوِلُوْنَ الْاَطْفَالَ بَعْضَ التَّمْرِ وَ الْخُبْزِ
وَ الْجَوْزِ - پس ایسی حالت مین اور ایسے ایذاے شدید مین بہوک اور پیاس کے دیکھو
اِن خوزادیون کی پرہیزگاری اور خیال کرو کہ انکو کس قدر پابندی اپنے ناناکے حکم کی تہی
جب کوفیون نے ترس کہا کر بچون کے بلبلانے اور بہوک پیاس پر بیقرار ہونے کو دیکہہ کر
چوہارے خواہ روٹی یا اخروٹ اُنکی طرف پہینکے اور بچون نے بے تابی سے اُن کو مُنہہ
مین رکہا فَصَاحَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ ع وَ قَالَتْ يَا اَهْلَ الْكُوْفَةِ اَلصَّدَقَةُ عَلَيْنَا حَرَامٌ
پہلے تو میری خوزادی ام کلثوم نے چلاکر مسئلہ شرعی بیان فرمایا کہ اے اہل کوفہ صدقہ ہم
اہلبیت پر حرام ہے ثُمَّ صَارَتْ تَاْخُذُ مِنْ اَيْدِى الْاَطْفَالِ وَ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ
تَرْمِىْ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ وَ فِىْ رِوَايَةٍ تَقُوْلُ كَخْ كَخْ - پہر بچون کے ہاتہون سے اور
موہنہ سے اُنکو نکال کر زمین پر پہینکدیتی تہین اور بعض روایات مین ہے کہ فرماتی تہین
تہوک دو یہہ بُری چیز تمہارے کہانے کی نہین ہے فَاَظْهَرَتْ بِفِعْلِهَا هٰذَا اَنَّهُمْ
مِنْ ذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ صَغِيْرَهُمْ وَ كَبِيْرَهُمْ وَ مُضْطَرَّهُمْ وَ مُخْتَارَهُمْ
فِى الدِّيَانَةِ وَ التَّقْوٰى وَ الطَّهَارَةِ وَ ذَهَابِ الرِّجْسِ شَرْعٌ سَوَاءٌ - اس خوزادی نے
ایسے وقت اضطرار مین اس فعل کے اظہار سے بخوبی ثابت فرمادیا کہ یہہ معزز قیدی خاص
اولاد رسول سے ہین انکے چہوٹے نابالغ اور بڑے اور انکے مضطر اور پریشان حال اور

مختار ذی اقتدار و دینداری اور پرہیزگاری اور طہارت اور گناہ سے دُور ہونے مین سب برابر ہین
فَاِنِ اعْتَرَاكَ رَيْبٌ اَوْ نَفَثَ فِيْ رُوْعِكَ نَفَّاثٌ اَنَّ حُرْمَةَ الْمُحَرَّمَاتِ مَشْرُوْطَةٌ
بِالْبُلُوْغِ وَالْاِخْتِيَارِ - پہر اگر تمکو کچہ شبہہ ہو خواہ دلمین شیطان وسوسہ ڈالے کہ حرام
ہونا استعمال اشیا کا بشرط بلوغ اور اختیار کے شرع مین ہے وَالْاَطْفَالُ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ قَدْ رُفِعَ عَنْهُمُ الْقَلَمُ - اور لڑکے بچے جو ابھی نابالغ ہین وہ تو غیر مکلف ہین - وَ
الْاِضْطِرَارُ اَمْرٌ يُرَخِّصُ الْمُكَلَّفِيْنَ عُمُوْمًا فَمَا ظَنُّكَ بِالْاَطْفَالِ الصِّغَارِ - اور اضطرار
تو ایسی حالت ہے کہ مکلف بالغ اور عاقل پر بہی تناول محرمات کو جائز کر دیتا ہے فَكَيْفَ
يَصِحُّ قَوْلُهَا وَفِعْلُهَا عَلٰى ظَاهِرِ الشَّرِيْعَةِ مُطْلَقًا اَوْ بِالْخُصُوْصِ - پہر یہہ فرمانا جناب
ام کلثوم کا کہ صدقہ ہم اہلبیت پر حرام ہے کیونکر صحیح ہوگا نہ مطلقاً یعنی بہ نسبت بالغ اور
نابالغ کے بنظر اضطرار کے اور خاصکر بہ نسبت بچون کے بسبب اضطرار اور نابالغ ہونے کے اسی
طرح بچون کے منہہ سے نکال کر پہینک دینا وہ بہی درست اور جائز نہ تہا اسلئے کہ اُنکو کہانا اُن
چیزون کا جائز تہا فَنَقُوْلُ فِيْ رَدِّ تِلْكَ الشُّبْهَةِ اَوَّلًا بِالْعُمُوْمِ وَهُوَ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ قَذِرٍ
يَحْرُمُ اَكْلُهُ فَيَحْرُمُ اِطْعَامُهُ لِلْغَيْرِ اَيْضًا حَتّٰى كُلِّ ذِيْ رُوْحٍ عَلَى الْاَحْوَطِ - اب ہم
کہتے ہین اس شبہہ کے رد مین پہلے تو عموماً بہ نسبت کل امت کے جو چیز کہ اُس کا کہانا حرام ہے
اُسکا کہلانا بہی حرام ہے تا اینکہ جانورون کو منع فرمایا ہے کہ نہ کہلائی جائے بنا بر قول احوط کے -
فَمَا ظَنُّكَ بِاَطْفَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ جب حیوانات کو کہلانا منع ہے پہر مومنین کے لڑکے بچون کو
اُس کا کہلانا خواہ کہاتے ہوئے دیکہکر منع نکرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے - وَهٰذَا هُوَ الْحُكْمُ
الْعَامُّ الشَّامِلُ لِلْاُمَّةِ - اور یہہ حکم عام ہے جو شامل ہے کل افراد امت کو - وَ اَمَّا
تَخْصِيْصُ حُرْمَةِ الصَّدَقَةِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِمْ فَهُوَ حُكْمٌ خَاصٌّ وَتَكْلِيْفٌ مُخْتَصٌّ فَهُوَ مِنْ
خَوَاصِّهِمُ الْخَاصَّةِ - اب رہی تخصیص حرام ہونے صدقہ کی ان حضرات پر پس یہہ ایک حکم خاص
ہے اور تکلیف خاص ہی جو انہین حضرات کے خواص مین سے ہے فَهُمْ اَعْرَفُ بِهٖ وَبِمُتَعَلَّقَاتِهٖ
لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يُنَازِعَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِالْعُمُوْمَاتِ - اس حکم خاص کی اور اُس کے متعلقات اور
جزئیات کی شناخت اُنہین کو خوب ہے کسی کو نچاہیئے کہ عام احکام شریعت پر بنا کر کے اُنپر معترض

ہو وَكَذٰلِكَ حَدِيْثُ الْاِضْطِرَارِ فَهُوَ اَيْضًا يَخْتَلِفُ اَفْرَادُهُ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى كُلِّ فَرْدٍ مِنَّا وَالْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ - اِسی طرح اضطرار کی کیفیت ہے کہ وہ بہی ہر فرد بشر کی نسبت جدا جدا درجہ پر ہوتا ہے ہر ایک آدمی اپنی حالت کو خوب جانتا اور سمجہتا ہے اس مین تو اور بہی گنجائش چون وچرا کی نہین ہے - وَلَيْتَ شِعْرِیْ كَيْفَ يَرْتَابُ ذٰلِكَ الْقَائِلُ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى قَوْمٍ تَرٰهُمْ فِیْ ذِلَّةِ الْاَسْرِ هٰكَذَا وَقَدْ رَأَيْنَ وَتَرَيْنَ اَقَارِبَهُمْ مَقْتُوْلِيْنَ وَرُؤُوْسَهُمْ عَلَى الْقَنَاةِ مُدَارِيْنَ - تعجب تو مجہے اس شبہہ کرنے پر آتا ہے کہ ایسے گروہ صابر اور مستقل مزاج کی نسبت اسکو کیا بیہودہ خیال ہوا ہے کہ باوجودیکہ دشمنون نے اُنکو ذلت دینے مین کوئی کمی نہین کی ہے اور قید ہونے کے علاوہ سارا کنبہ انکا ابہی پرسون قتل ہوچکا اور اُنہین کے عزیزون کے سرنیزون پر انکے سامنے پہرائے جارہے ہین - وَمَعَ ذٰلِكَ يَنْطِقُوْنَ بِدَقَائِقِ التَّوْحِيْدِ وَيُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الصَّدَقَةِ وَالْهَدِيَّةِ فَيَقْبَلُوْنَ الْهَدَايَا مِنَ الْاَثْوَابِ لِيَسْتُرُوْا بِهَا بَعْضَ الْاِمَاءِ مُتَمَسِّكَاتٍ بِالسَّتْرِ الْوَاجِبِ الشَّرْعِيِّ اور باوجود اس مصیبت اور تباہی ظاہری کے جو کلام کرتے ہین دقائق توحید اور معرفت الٰہی پر شامل ہے اور صدقہ اور ہدیہ مین اسوقت بہی اُنکو پوری تمیز محض قرائن سے ہورہی ہے پس بطور ہدیہ جو کوئی کچہ پیشکش کرتا ہے یا خمس اموال مین اُنکو کچہ کپڑا وغیرہ نذر کرتا ہے اُسکو قبول فرماتے ہین تاکہ بعض لونڈیان وغیرہ جنکی بے پردگی شرعی کا خیال ہوتا ہے انکو اوڑہا پہنا دین فَاِنْ كَانَ فِی الدُّنْيَا مِصْدَاقٌ لِقَوْلِهٖ تعالٰی وَالصَّابِرِيْنَ فِی الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پہر اگر دنیا مین کچہ لوگ ایسے ہین جن پر قول خدائے عزوجل کا صادق ہے کہ وہ لوگ صابر ہوتے ہین زبون حالی اور خستگی پریشانی اور خوف زدہ ہونے کے وقت جب کہ آدمی کے ہوش وحواس باختہ ہوجاتے ہین پس یہہ اہلبیت رسول وُہی صابر اور شاکر لوگ ہین - فَكَيْفَ يَنْسَوْنَ مَا يَخُصُّ بِهِمْ اِعْزَازًا وَكَرَامَةً لَهُمْ - پہر ایسے برگزیدہ اور سنجیدہ فہمیدہ لوگ وُہ مسئلہ کیونکر بہول سکتے ہین جو اُنہین کے اعزاز اور اکرام سے خاص ہے اور جس سے خدا نے اُنکو تمام امت پر ممتاز فرمایا ہے یعنی حرمت صدقہ اور اضطرار کا موقع انکو معلوم نہو گا اور ہمکو معلوم ہے

لَا وَاللّٰہِ فَلَیْسَ ھٰذَا ظَنُّنَا فِیْھِمْ وَلَا ظَنُّ مَنْ لَہٗ اَدْنٰی دِرَایَۃٍ وَنِصْفَۃٍ - نہین قسم بخدا
ہم کو ایسا گمان اُنکی طرف ہرگز نہین بلکہ جسکو ذرا بہی عقل اور منصف مزاجی ہے اور واقعات
یوم ورود کوفہ پر اُسکو اطلاع ہے کبہی وہ ایسا شبہہ نہین کرسکتا ہے - رَجَعْنَا اِلٰی مَا ھُوَ
الْمَقْصُوْدُ وَنَقُوْلُ اب ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع کرکے کہتے ہین - اِنَّ الْاُمُوْرَ الَّتِیْ
مَضٰی ذِکْرُھَا اِذَا تَصَوَّرْنَاھَا بِھَیْئَۃِ الْاِجْتِمَاعِ نَحْکُمُ جَزْمًا بِاَنَّ مَا اَرَادَ
اَتْبَاعُ یَزِیْدَ فِیْ اِدَارَتِھِنَّ مِنَ الذُّلِّ وَالْھَوَانِ فَقَدْ عَکَسَ الْاَمْرَ بِمَشِیَّۃِ
اللّٰہِ - کہ یزید کے ہواخواہون نے اہلبیت کی دربدری سے جو ارادہ اُنکی ذلت اور
رسوائی کا کیا تہا خدا کی مشیت اور قدرت نمائی سے وہ اولٹ گیا وَظَھَرَ عِزُّھُنَّ
وَشَرَفُھُنَّ عَلٰی مَنْ کَانَ یَعْرِفُھُنَّ وَمَنْ لَا یَعْرِفُھُنَّ ظُھُوْرًا بَیِّنًا لَا مَزِیْدَ عَلَیْہِ -
اور اس اعجاز نمائی اور ظہور خوارق عادات سے اُنکی عزت اور بزرگی عام طور پر ظاہر ہوئی
کہ جو شناسا تہا اور جو نہین پہچانتا تہا سب پر بخوبی ظاہر ہوا کہ یہہ لوگ صاحب اعجاز
اور کرامات بزرگ خانوادہ کے ہین کسی حال مین اُنکی بزرگی اور عزت مین فرق نہین
آسکتا ہے وَھٰذَا ھُوَ الْمُدَّعٰی اور اسی کا دعوےٰ اس باب مین ہم نے کیا تہا - وَ
نُتِمُّھَا فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اور اسی مطلوب کو باب آیندہ جو دربار ابن زیاد کے حالات
کا ہے تمام کرین گے - اِنْشَاءَ اللّٰہُ تعالےٰ *

باب ششم

دربار ابن زیاد مین ورود اہلبیتؑ کا اور صبر اور استقلال کی کیفیت اور ظہور بعض معجزات کا جن سے اعزاز اون حضرات کا خدا کو منظور تھا -

اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الرَّزَایَا وَاَشَدِّ الْبَلَایَا فِی الدُّنْیَا ھُوَ اَنْ یَصِیْرَ الْمَرْءُ ذَلِیْلًا
فِیْ مَکَانِ عِزِّہٖ وَمَھِیْنًا فِیْ بَیْتِ اِمْرَتِہٖ - بہت صحیح اور درست یہہ بات ہے کہ

سخت ترین مصائب اور شدید ترین امتحان آدمی کا دنیا مین یہی ہے کہ جس جگہ اُس نے عزت سے بسر کی ہو اور جس گھر مین حکومت اور سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہو اُسی جگہ ذلیل اور خوار ہو کر کسی وقت اُس کو جانا پڑے وَلَاسِيَّمَا اِذَا كَانَ الْحَاضِرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدِ هُمُ الَّذِيْنَ رَاَوْا ذٰلِكَ الْمُهَيْنَ فِيْ حَالَةِ عِزِّهٖ وَاقْتِدَارِهٖ ثُمَّ يَرَوْنَهٗ بِعَكْسِ مَا رَاَوْهُ - خصوصًا اگر اُس جگہ پر وہ لوگ بہی حاضر ہون جنہون نے اُس شخص کو جو بظاہر آج ذلیل اور خوار ہے چند روز ہوئے کہ بڑی عزت اور حرمت سے دیکھا تہا اور اب اُس کو برعکس ایام سابق ذلت اور خواری مین دیکھین - وَاَشَدُّ الْاَذٰى فِيْ تِلْكَ الْحَالِ اِذَا كَانُوْا اَعْدَاءً شَامِتِيْنَ بِهٖ - اور پہر سب سے زیادہ ایسی جگہ اِس حالت اسیری اور خرابی سے پہنچنے مین اُسوقت ہوتی ہے کہ جب حضار مجلس دشمن ہون اور شماتت کرنے پر طیار ہون - وَلَمَّا كَانَتِ الْكُوْفَةُ صَدْرَ الْاِمَارَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَجْلِسَ قَضَائِهٖ وَاِمْضَائِهٖ لِاَحْكَامِ الدِّيْنِ وَفَصْلِ الْقَضَايَا - اور ہرگاہ کہ شہر کوفہ صدر مقام سلطنت اور حکومت جناب امیر المؤمنین ع کا مدتون رہا ہے اور اسی جگہ حضرت حد شرعی جاری فرماتے تہے اور حکم ناطق شریعت کا اور فیصلہ مقدمات کا کرتے تہے وَالْيَوْمَ تَرَىٰ وُلْدَهٗ وَبَنَاتَهٗ اُسَارٰى كَاَنَّهُنَّ مِنْ اُسَارَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اَظُنُّ مِنْ اَشَدِّ الْمَصَائِبِ ابْتِلَاءَهُمْ بِتِلْكَ الْمَصَائِبِ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ - اور آج مشیت الٰہی یون جاری ہوئی ہے کہ اُسی جناب کی اولاد اور دختران جناب زینب اور ام کلثوم قید ہو کر دربار ابن زیاد مین اس طرح سے آرہے ہین جیسے یہود اور نصاریٰ کے قیدی آتے تہے - اسی نظر سے کوفہ مین داخلہ دربار ابن زیاد کو ایسا خیال کرتا ہون کہ جن مصائب سے خدا نے اہلبیت کا امتحان لیا تہا اُن سب مین یہہ بڑی بہاری مصیبت ہے - وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَيِّدِنَا السَّجَّادِ مِنْ اَنَّهُ اسْتَعْظَمَ رَزِيَّتَهٗ وُرُوْدَهٗ بِدِمَشْقَ فَلَهٗ وُجُوْهٌ اُخْرٰى نُفَصِّلُهَا فِيْ بَابِهٖ - لیکن جو بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ جناب سید الساجدین نے اپنی مصیبت عظیم کو دمشق مین پہنچنے کو ارشاد فرمایا ہے اُسکے وجوہ اور اسباب اور ہین جنکو ہم اُسی باب مین لکہین گے جو داخلہ دمشق کا باب ہم نے

جداگانہ لکھنا خیال کیا ہے وَمُلَخَّصُ الْمَقَالِ اَنَّ عِظَمَ الرَّزِیَّۃِ تَارَۃً یُتَصَوَّرُ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی اُمُوْرٍ ظَاهِرَۃٍ دُنْیَوِیَّۃٍ یَعُمُّ النَّاسَ کُلَّهُمْ۔ خلاصہ کلام یہہ ہے کہ مصیبت کا زیادہ اور ذلت اور رسوائی کا از حد گذر جانا کبھی تو بنظر امور ظاہری دنیاوی کے ہوتا ہے جو تمام آدمیون کو شامل ہے وَقَدْ یَکُوْنُ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی اُمُوْرٍ دِیْنِیَّۃٍ اَوْ دُنْیَوِیَّۃٍ مَخْصُوْصَۃٍ بِاَشْخَاصٍ مَخْصُوْصِیْنَ بِعَیْنِهِمْ۔ اور کبھی عظیم ہونا مصیبت کا بنظر ایسے امور دینی خواہ دنیوی کے ہوتا ہے جو کسی خاص معزز سے اُس کا تعلق ہوتا ہے عام نہین ہوتا وَاَیْضًا قَدْ یَکُوْنُ بِالنَّظَرِ اِلَی الْبِدَایَۃِ وَالنِّهَایَۃِ۔ ایضاً کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے جب زیادہ دن گذر جائین بس وہی ایذا اور مصیبت جو ابتدا مین تھی انتہا مین برداشت اُسکی باقی نہین رہتی ہے اور زیادہ ناگوار ہوتی ہے۔ وَلْنَذْکُرْ مِنْ بَعْضِ حَالَاتِهِمْ فِیْ یَوْمِ وُرُوْدِهِمْ بِمَحْضَرِ ابْنِ زِیَادٍ وَهُوَ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ وَاَقْسٰی قَلْبًا بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی مُحَمَّدٍ ص وَاَهْلِبَیْتِهٖ ع اب ہم چند حالات اُن بزرگوارون کے مجلس ابن زیاد مین آنے کے لکھین اور یہہ شقی بڑا دشمن ہے محمدؐ اور آل محمد صلعم کا اور اس کے دل مین رحم اور نرمی کچھ نہین گئی ہے جیسا کہ اب معلوم ہوگا۔ وَکُلَّمَا ذَکَرْتُهُ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ وَصُدُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ کَانَتْ قَدْ تَبْلُغُ اِلَیْهِ مِنْ اِخْبَارِ الْمُخْبِرِیْنَ سَاعَۃً فَسَاعَۃً۔ اور صبح سے لیکر اسوقت تک جس قدر معجزہ اور کرامات سرہائے شہدا سے ظاہر ہوئے گھڑی گھڑی کی خبر اُسکو پہنچ رہی ہے۔ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا یَزْدَادُ اِلَّا طُغْیَانًا وَکُفْرًا۔ باوجود ظہور آیات آلہی اور کرامات کے اُس کی نافرمانی اور کفر اور شقاوت بڑھتی جاتی ہے وَکَانَ قَدْ اَذِنَ اِذْنًا عَامًّا لِلنَّاسِ اَنْ یَحْضُرُوْا فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ کَمَا فِی الْاِرْشَادِ عَنِ الْمُفِیْدِ ابن زیاد نے اذن عام دیا تھا کہ آج اُس کے دربار مین جس کا جی چاہے بے روک ٹوک چلا آئے جیسا کہ جناب شیخ مفید رح سے منقول ہے۔ وَهٰذَا الْخَبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ بَیْنَ الرُّوَاۃِ وَیُؤَیِّدُهُ الدِّرَایَۃُ اَیْضًا۔ اور یہہ خبر اذن عام دینے کی بالاتفاق لوگون نے لکھی ہے اور ملاحظہ حالات بغض اور کینہ ابن زیاد بھی اسکی تاکید کرتا ہے کہ اسلیئے اہلبیت الطہار کی توہین جس قدر مجمع زیادہ ہوگا اس کے گمان مین زیادہ ہوگی وَاَمَّا الْقَضَایَا الْاُخَرُ وَالْحَوَادِثُ

الْمُتَنَاقِضَۃُ الَّتِیْ یَرْدُوْنَھَا فِیْ ذٰلِکَ الْمَقَامِ فَلَیْسَ عِنْدِیْ لَھَا تَاوِیْلٌ صَحِیْحٌ وَاِنْ کُنْتُ
اَرْدَانِیْ فِیْہِ مُدَی الْاَزْمَانِ مگر اور قصہ اور سوانح جو باہم متناقض اسوقت کے لوگ
روایت کرتے ہین اور ایسے بے سروپا امور ہین جنکو سنکر حیرانی اور تعجب ہوتا ہے انکی آج تک
کوئی تاویل صحیح میری سمجھ مین نہین آئی اگرچہ ساری عمر سوچتا رہا نَعَمْ لَمَّا دَرَیْتُ اَنَّ
ذٰلِکَ التَّدْلِیْسَ مِنْ اِیْقَاعِ التَّنَاقُضِ فِیْ قَضِیَّۃِ الشَّھَادَۃِ اِنَّمَا ھُوَ صَنِیْعُ الْاَعْدَاءِ
النَّوَاصِبِ لِاِخْفَاءِ مَظَالِمِ الظَّلَمَۃِ - ہان جب مجھے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہہ اختلاف اور
تناقض بیان قضیہ شہادت مین کام انہین دشمنان اہلبیت کا ہے جو ظلم اور ستم ظالمین
حق محمد اور آل محمد کا چھپانا چاہتے ہین فَزَالَ الشَّکُّ عَنِّیْ وَصِرْتُ اَلْتَقِیْ مِنْھَا عَلٰی قَدَرٍ
مُشْتَرِکٍ بَیْنَھَا وَھُوَ الْمُتَیَقَّنُ اب میرا شک دور ہوگیا اور جس قدر مضمون بطور قدر مشترک
کے ہے اُسی پر اکتفا کرنا مجھے پسند ہوا ہے فَنَقُوْلُ لَیْسَ مِنْ اَغْرَاضِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ
اَنَّ اَعْدَاءَ نَبِیِّہٖ کُلَّمَا اَرَادُوْا مِنْ ھَتْکٍ وَقَتْلٍ وَسَبْیٍ وَتَشْرِیْدٍ وَتَطْرِیْدٍ
فَقَدْ تَمَّ مَا اَرَادُوْہُ - بس اب ہم کہتے ہین کہ خدائے حکیم اور عادل کی یہہ غرض
ان واقعات کے پیش آنے سے نہین تھی کہ جو کچھہ ان ظالمون نے ابتدا سے انتہا تک
اہلبیت اور اوصیاے محمد سے کیا ہتک عزت اور فریب سے قتل کرنا مثلاً زہر دلوانا خواہ
باعلان شہادت جہری خواہ انکو قید کرنا دربدر پھرانا کلمات سخت اور ناسزا کہنے
ان سب کامون سے جو غرض اُن اشقیا کی تھی وہ پوری ہوگئی - بَلِ الْمُرَادُ مِنْھَا
مَا یَقُوْلُہٗ سُبْحَانَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ
الْکَافِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا - بلکہ غرض خدائے پاک کی وہی ہے جو قرآن مجید مین
فرماچکا ہے کہ یہہ کفار اور اشرار اپنا مکر پھیلا کر حجتِ خدا کو چھپانا چاہتے ہین اور ہم
اپنی حکمت اور دانائی سے اپنا کام اظہار حق اور اعلانِ حجت کا کررہے ہین لیس کافرون
کو اے محمد مہلت کافی دیدو کہانتک وہ اخفاے حق کرین گے حجت خدا تو ہر وقت اور
ہر لحظہ تمام ہوتی جاتی ہے فَیَجِبُ عَلَیْنَا اِذَا ذَکَرْنَا مَا جَرٰی عَلٰی اَھْلِبَیْتِ نَبِیِّنَا فِیْ
ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ اَنْ نَذْکُرَ اَیْضًا مَا وَقَعَ مِنْ اَعْزَازِھِمْ اِتْمَامًا لِلْحُجَّۃِ اِنْمَا ھم بہ وا

ہے کہ جب دربار ابن زیاد مین داخلہ اہلحرم کا بیان کرین چونکہ بڑی سختی اور سخت اہانت سے وہ ملعون پیش آیا ہے جس کے بیان سے دل ہمارا کباب ہوا جاتا ہے اور کہا ہے کو ایسا دن کوئی دنیا مین کسی معزز دیندار پر گذرا ہے چہ جا کہ پیشوایان دین پر بس اُس کے ساتھ ہی ساتھ ہم اُن کرامات اور آیات آلہی کو بھی ذکر کرین جن سے اتمام حجت خلایق پر ہوتا ہے۔ فَنَقُوْلُ اِنَّ الْاُمُوْرَ الْهَائِلَةَ الَّتِی وَقَعَتْ بَعْدَ دُخُوْلِهِنَّ فِیْ قَصْرِ ابْنِ زِیَادٍ خَمْسَةٌ عَلٰی مَارَوَوْهَا وَكَذٰلِكَ الْاُمُوْرُ الَّتِیْ اَثْبَتَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِهَا اِعْزَازَهُمْ فِیْ مَجْلِسِ الذُّلِّ اَیْضًا خَمْسَةٌ اب مین کہتا ہون کہ جو امور بظاہر تو ہین اور ہتک حرمت کے دربار بن زیاد مین اہلبیت کے داخل ہونے کے وقت واقع ہوئے وہ پانچ تھے اور اسی طرح جو امور اُنکی عزت افزائی کے اُسیوقت خدانے اپنی قدرت نمائی سے واقع کرائے وہ بھی پانچ ہین۔ اَلْاَوَّلُ قَوْلُ ابْنِ زِیَادٍ مُخَاطِبًا لِزَیْنَبَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهَا وَكَانَتْ مُتَنَكِّرَةً فِیْ جُلُوْسِهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ لَعْنَهُ اللّٰهِ بِالْفَضِیْحَةِ وَالْكِذَابِ الْاُحْدُوْثَةِ بَعْدَ جَوَابِهَا صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنَّمَا یَفْتَضِحُ الْفَاسِقُ وَیُكَذِّبُ الْفَاجِرُ وَهُوَ غَیْرُنَا۔ پہلا امر تو یہی ہے کہ جب ابن زیاد نے مخاطب ہو کر جناب زینب سے جو الگ دگرگون حالت مین بیٹھی تھین بد زبانی کی کہ معاذ اللہ خدانے تم کو رسوا کیا اور تمہاری جھوٹھی بناوٹ اور افسانہ کو دربارہ خلافت وغیرہ کے غلط ظاہر کر دیا۔ اور حضرت زینب نے جواب دیا کہ خدا فاسق کو رسوا کرتا ہے نہ ہم لوگ فاسق ہین مثل تیرے اور یزید کے اور نہ ہم نے جھوٹھا دعوے کیا ہے اس کے بعد جو ارشاد حضرت زینب کا ہے اُس کو تائیدی اور الہامی جواب سمجھنا چاہیے۔ فَاِنَّ ابْنَ زِیَادٍ لَمَّا رَدَّ قَوْلَهَا بِقَوْلِهٖ كَیْفَ رَأَیْتِ صُنْعَ اللّٰهِ بِاَخِیْكِ وَاَهْلِ بَیْتِكِ اسلئے کہ ابن زیاد نے جب حضرت کا یہ قول رد کرنا چاہا اور کہنے لگا کیسا دیکھا تم نے خدا کے اجراے مشیت کو جو تمہارے بھائی اور اہلبیت سے خدانے کیا ھے کہ سب شہید ہوگئے اور مارے گئے اور دُنیا سے اُٹھ گئے فَقَالَتْ مَا رَاَیْتُ اِلَّا جَمِیْلًا۔ دیکھو اس کمال ایمان کو اور اس حالت کو بھی خیال کرو جسمین اُسوقت وہ معظمہ ہین اور جواب یہ ارشاد

پہلی کرامت

فرمایا کہ مین نے تو خدا کا جو فعل اپنے بھائی اور اپنے اہلبیت کی نسبت دیکھا وہ اچھا ہی اچھا دیکھا ہے اور جو اُس کی مصلحت جاری ہوئی وہ ہر طرح سے بہتر ہے - هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَرَزُوْا اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ - یہ میرے بھائی اور اُنکے ہمراہی جس قدر شہید ہو گئے یہہ وہی لوگ تھے جن پر خدا نے اظہار حق کی غرض سے قتل ہو جانا واجب فرمایا تھا پس وہ لوگ گھرون سے آکر اپنی خوابگاہ کو پہنچ گئے - تُرِيْدُ بِقَوْلِهَا اَنَّهُمْ قُتِلُوْا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَامْتَثَلُوْا اَمْرَهٗ فَكَيْفَ يَفْتَضِحُوْنَ وَكَيْفَ يُكَذَّبُوْنَ مراد حضرت زینب کی یہہ ہے کہ یہہ بزرگوار اطاعت حکم خدا مین شہید ہوئے اور حکم خدا جو اُنکی نسبت صادر ہوا تھا اُس کو بجا لائے پھر یہہ لوگ پیش خدا رسوا کیونکر ہو سکتے ہین اور اُنکا دعوے کیونکر غلط کیا جا سکتا ہے اِنَّمَا يَفْتَضِحُ الْفَاسِقُ وَيُكَذَّبُ الْفَاجِرُ الَّذِيْ يَعْصِي اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَلَا يُطِيْعُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ رسوا تو فاسق ہوتا ہے اور جھوٹا بدکار کہا جاتا ہے جو خدا کی نافرمانی کرے اور حکم خدا جو اُس کو ہوا ہے اُسے بجا نہ لائے - وَهُوَ غَيْرُنَا اور فاسق سوائے ہمارے اور کوئی ہوگا - تَعْنِيْ بِقَوْلِهَا اِنَّنَا اِمَّا مَعْصُوْمُوْنَ اَوْ ثِقَاتٌ عُدُوْلٌ - مراد جناب زینبؑ کی یہہ ہے کہ ہم لوگ جنکی تو اِسوقت توہین کر رہا ہے اور جن کی نسبت بدزبانی کرتا ہے میرے بھائی اور اُنکے اہلبیت اور اصحاب انمین کوئی تو معصوم ہے اور اگر معصوم نہین تو ثقہ اور عادل تو ضرور ہین - ثُمَّ لَمَّا كَانَ كَلَامُهَا هٰذَا فِيْ مَقَامِ الْاِحْتِجَاجِ وَهِيَ اَيْضًا عَالِمَةٌ غَيْرُ مُعَلَّمَةٍ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ الْاِمَامُ الرَّابِعُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا پھر چونکہ یہہ کلام جناب زینب کا مقام احتجاج اور اثبات حقیت امامت اور خلافت مین ہے اور خود جناب زینب کا علم الہام ربانی سے ہے جیسا کہ جناب امام چہارم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے - وَالْيَوْمَ تَقْرَعُ بِلِسَانِ اَبِيْهَا كَمَا مَرَّ اور آج وہ جناب ایسی تقریر فرماتی ہین جیسے کہ جناب امیرؑ مقام احتجاج مین فرماتے تھے چنانچہ باب سابق مین گذر چکا - فَلَابُدَّ لَنَا فِيْ شَرْحِ كَلَامِهَا هٰذَا فَضْلُ الْعِنَايَةِ بِقَدْرِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَمَا قَدَرَ فَهِمْنَا فِيْ جَنْبِ عِلْمِهَا - پس ہم کو ضرور ہے کہ اس کلام کے شرح اور بیان مین پوری

توجہ کرین جس قدر ہم کو طاقت سمجھنے کی ہے اور ہماری سمجھ کی کیا حقیقت ہے اُس جناب
کے علم ربانی کے سمجھنے مین - وَاَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَیْنَا اَنْ نُفَسِّرَ قَوْلَ اللَّعِیْنِ ابْنِ زِیَادٍ
وَهُوَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَحَکُمْ وَاَکْذَبَ اُحْدُوْثَتَکُمْ - اور پہلے تو ہمپر
واجب ہے کہ ابن زیاد ملعون کی غرض بیان کرین جس کی بنا پر جناب زینب نے
جواب دیا ہے فَالْمُرَادُ مِنْهُ اَنَّهٗ یَقُوْلُ فَضَحَ اللّٰهُ فَاهُ اِنَّ الْهَوَانَ وَالذِّلَّةَ
وَکُلَّمَا اَصَابَکُمْ مِنَ الْمَصَائِبِ فَضِیْحَةٌ لَکُمْ عِنْدَ الْخَلَائِقِ وَاَکْذَبَ اللّٰهُ
اُحْدُوْثَتَکُمْ یَعْنِیْ اَلْقِیْ دَعَاوِیْکُمْ وَاَسْمَارَکُمْ فِی الْفَضَائِلِ وَالْمَنَاقِبِ کَاذِبَةً -
مراد ابن زیاد کی یہہ تھی خدا اُسکا مونھ توڑے کہ جس قدر ذلت اور خواری مصائب
کی تم کو پہنچی ہے وہ خلائق کے نزدیک بھی رسوائی ہے اور خدا نے تمہارے دعوے اور
افسانہ کو جو اپنے فضائل مین بیان کرتے پھرتے ہو سب جھوٹھے پائے پس گویا خلائق
کے نزدیک اور خدا کے نزدیک دونون کے سامنے رسوائی ہوئی - وَجَعَلَ ابْنُ زِیَادٍ
اِکْذَابَ الْاُحْدُوْثَةِ سَبَبًا لِلْفُضُوْحِ وَعَطَفَ السَّبَبَ عَلَی الْمُسَبَّبِ اور
ابن زیاد نے دروغ پانے افسانہ کو سبب رسوائی کا قرار دیا اور سبب کا مسبب پر
عطف کیا وَاِنَّمَا لَمْ یَقُلْ کَذَّبَ لِاَنَّهٗ یُفِیْدُ الْفُضُوْحَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَطْ -
اور تکذیب کی لفظ ابن زیاد نے اسلیئے نہ کہی کہ اُس سے فقط رسوائی نزد خلائق کی
ثابت ہوتی - وَهُوَ غَیْرُ مَا هُوَ بِصَدَدِ اِفْتِرَائِهٖ اور یہہ ملعون درپے افترا
عند اللہ اور عند الناس دونون کے ہے ثُمَّ لَمَّا کَانَتْ زَیْنَبُ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهَا
تَدَّعِیْ بِاَنَّ کُلَّمَا وَقَعَ عَلٰی اَهْلِبَیْتِ الرَّسُوْلِ بِمَشِیَّتِهٖ وَخِیَرَةٍ مِنَ اللّٰهِ تعـ
کَانَ جَمِیْلًا وَخَیْرًا مَحْضًا - پھر چونکہ جناب زینب کو صحیح طور سے یقین اس کا تہا کہ
جو کچھ اہلبیت نبی پر گذرا ہے وہ مشیت آلہی اور پسندیدۂ امر خدا کا ہے اور سب بہتر
اور خیر محض ہے فَلِذَا قَالَتْ اَوَّلًا اِنَّمَا یَفْتَضِحُ الْفَاسِقُ اَیْ اِنَّمَا یَنْکَشِفُ الْمَسَاوِیْ
مِنَ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْخَارِجُ عَنْ اَمْرِ مَوْلَاهُ - اسی غرض سے پہلے تو حضرت نے یہہ
کہا کہ رسوا فاسق ہوتا ہے یعنی بُرائیان اُسی کی ظاہر پیش خلائق ہوتی ہین جو اپنے مولا

اور خداوند کے حکم سے باہر ہو جائے۔ ثُمَّ اِذَا سَالَ عَنْهَا اللَّعِيْنُ بِقَوْلِهٖ كَيْفَ رَأَيْتِ
صُنْعَ اللهِ بِاَخِيْكِ وَاَهْلِبَيْتِكِ فَقَالَتْ ثَانِيًا اِثْبَاتًا لِقَوْلِهَا الْاَوَّلِ مَا
رَأَيْتُ اِلَّا جَمِيْلًا۔ پھر جب ابن زیاد نے کہا کیسا دیکھا تم نے خدا کے پیش آمد کو بہ نسبت
اپنے بھائی اور اہلبیت کے حضرت زینب نے اپنے قول اوّل کی تائید مین فرمایا کہ مین نے تو
اچھا ہی اچھا دیکھا ہے۔ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ الخ اور پھر فرمایا کہ اس گروہ نے اپنے آقا اور مولا
یعنی خدا کے حکم کی بجا آوری کی تھی جن پر شہید ہو جانا خدا نے واجب کر دیا تھا پھر یہہ
مطیع فرمانِ خدا فاسق کیونکر ہوئے جو رسوا ہوتے اور اُنکی کوئی بُرائی خلایق پر ظاہر
ہوتی۔ وَلَمَّا كَانَ الْاِفْتِضَاحُ وَهُوَ ظُهُوْرُ الْمَسَاوِىْ اَمْرًا عَامًّا وَالْفُجُوْرُ اَيْضًا
عَامٌّ فَصَحَّ نِسْبَةُ الْعَامِ اِلَى الْعَامِّ۔ پھر چونکہ افتضاح یعنی بُرائیون کا ظاہر ہونا
بھی امر عام ہے اور حکم سے آقا یا خدا کے باہر ہو جانا یعنی فسق بھی امر عام ہے لہذا
نسبت افتضاح کے بطرف فاسق کے درست ہوئے۔ وَاَمَّا فِىْ جَوَابِ اِكْذَابِ الْاُحْدُوْثَةِ
فَقَالَتْ وَيُكَذِّبُ الْفَاجِرُ۔ لیکن جواب دوسری بدزبانی اور سخت کلامی ابن زیاد
کا جو اُس نے کہا تھا کہ تمہاری افسانہ گوئی کا دروغ خدا کو معلوم ہو گیا اُس کے
جواب مین حضرت نے یہہ فرمایا کہ فاجر کا فجور خدا پر منکشف ہوتا ہے۔ وَالْفَاجِرُ
يُطْلَقُ بِحَسْبِ اللُّغَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ مَعَانٍ وَهُوَ الْمَائِلُ وَالْكَاذِبُ وَالْعَاصِىْ
مِنَ الْعِصْيَانِ وَالْمُسِيْئُ اور فاجر کے معنی لغت مین چار ہین (۱) میل کرنےوالا
حق سے (۲) دروغ گو (۳) نافرمان (۴) تباہ کار وَيَحْتَمِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا فِىْ
قَوْلِهَا اور چارون معنون کا احتمال اس قول مین ہے لٰكِنَّ اِكْذَابَ الْاُحْدُوْثَةِ
يُنَاسِبُ الْمَعْنَى الثَّانِىَ۔ مگر اکذاب کے لفظ سے مناسب دوسرے معنی ہین بَقِىَ تَعْيِيْنُ
الْمَرْجِعِ فِىْ قَوْلِهَا وَهُوَ غَيْرُنَا۔ اب یہہ باقی رہا کہ ضمیر هُوَ کی حضرت کے قول مین
کس طرف پھرتی ہے وَفِيْهِ اِحْتِمَالَانِ اس مین دو احتمال ہین اَحَدُهَا اَنْ يَكُوْنَ
هُوَ لَفْظَةُ الْفَاجِرِ لِقُرْبِهٖ وَالثَّانِىْ اَنْ يَعُوْدَ اِلَى الْفَاسِقِ۔ پہلا احتمال تو یہہ ہے
کہ لفظ فاجر کی طرف پھرے اور یہی مرجع براہ لفظ قریب بھی ہے اور دوسرا احتمال یہہ ہے

کہ لفظ فاسق کی طرف پھرے کہ وہ مرجع مستحقِ اوّل ہے لٰکِنْ لَمَّا جَعَلَ ابْنُ زِيَادٍ الْكِذْبَ
الْاَحْدُوْثَةِ سَبَبًا لِلْفُضُوْحِ كَمَا مَرَّ لیکن چونکہ ابن زیاد نے فسانہ گوئی کا جھوٹھا
ظاہر ہونا اسکو سبب فضیحت کا گردانا ہے وَنَفْيُ الْمُتَّصِفِ بِالسَّبَبِ اَعْنِي الْفَاجِرَ الْمُكَذِّبَ
يَسْتَلْزِمُ نَفْيَ الْمُتَّصِفِ بِالْمُسَبَّبِ اَعْنِي الْفَاسِقَ الْمُفْتَضِحَ فَيُرَجَّحُ عَوْدُهَا لِذٰلِكَ
اَيْضًا اِلَى الْفَاجِرِ - اور جو مرجع کہ موصوف بہ سبب ہے یعنی فاجر مکذّب اُس کے نفی
کرنے سے اور اُسکو اپنا غیر ٹھہرانے سے لازم آتا ہے کہ نفی فاسق مفتضح کی بھی ہو جائے
لہذا ضمیر کا مرجع لفظ فاجر کو قرار دینا اسی کو براہ معنی بھی ترجیح ہے وَلِهٰذَا لَمْ تَقُلْ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَهُمَا غَيْرُنَا بِضَمِيْرِ التَّثْنِيَةِ - اسی وجہ سے جناب زینب نے
ضمیر تثنیہ کی نفرمائی یعنی یہہ نہ کہا کہ یہہ دونو فاسق اور فاجر ہمارے سوا اور
لوگ ہین لِعَدَمِ الْحَاجَةِ اِلَيْهِمَا مِنْهُمَا بِاَنَّ نَفْيَ الثَّانِي يَسْتَلْزِمُ نَفْيَ الْاَوَّلِ بنظر اعتماد کے اسی
قاعدہ پر کہ دوسرے کے نفی سے اوّل کی نفی ضرور ہو جائے گی وَاَيْضًا اَلْفَاجِرُ اِنْ جَعَلْنَاهُ اصول بلاغت
بِالْمَعْنَى الْاَوَّلِ اَعْنِي الْمَائِلَ وَهُوَ اَعَمُّ مِنَ الثَّلٰثَةِ بَلْ مِنَ الْفَاسِقِ اَيْضًا
ایضاً دوسری ترجیح براہ معنی کے اسمین یہہ بھی ہے کہ لفظ فاجر کے پہلے معنی جو مائل
کے ہین وہ تینون معنی باقیماندہ سے عام ہین اور نیز معنی فاسق سے بھی عام ہین -
فَنَفْيُ الْاَعَمِّ يَسْتَلْزِمُ نَفْيَ الْاَخَصِّ بس نفی عام کی مستلزم نفی خاص کو ہے مطلب
یہہ ہے کہ جب فاجر کو حضرت زینب نے اپنا مغائر ٹھیرایا یعنی ہم لوگ مائل حق سے نہین
ہین اس سے لازم آیا کہ ہم لوگ دروغگو اور نافرمان اور فاسق بھی نہین ہین بلکہ
عادل اور ثقہ یا معصوم ہین وَاِذَا جَعَلْنَا الْفَاجِرَ بِالْمَعْنَى الثَّالِثِ اَعْنِي الْعَاصِيَ
وَهُوَ الْمُرَادُ مِنَ الْفَاسِقِ فَاتَّحَدَا فِي الْمَعْنٰى وَتَسَاوَيَا فَرَفْعُ الْمَنْسُوْبِ اِلٰى
اَحَدِهِمَا يَسْتَلْزِمُ عَنِ الْاٰخَرِ اور اگر ہم فاجر کو تیسرے معنی پر لین یعنی نافرمان
اور حکم سے باہر ہونے والا اب تو فاسق اور فاجر دونو ایک ہی معنی پر ہونگے اور مفہوم
مین دونون کے تساوی ہوگی پس جب چیز کی ایک سے نفی کیجاوے دوسرے سے بھی
اُس کی نفی ہوگی اب بھی افتضاح اور اکذاب کی نفی ہو جائے گی - وَاِنْ جَعَلْنَا الْفَاجِرَ

بِالْمَعْنَى الرَّابِعِ وَهُوَ الْمُسِيئُ وَهُوَ اَيْضًا يَعُمُّ الْفَاسِقَ فَهُوَ كَمَا مَرَّ فِي الْمَعْنَى الْاَوَّلِ
اور اگر فاجر کے چوتھے معنی تباہ کار کے لین تب بھی فاجر عام ہے فاسق سے اور نفی
عام کی مستلزم نفی خاص کو ہے اور یہی سب احتمال اسمین تھے اور مطلب اسکا یہی ہے
ہم لوگ ثقہ عادل یا معصوم ہین فاسق اور فاجر اور لوگ ہین جنکی رسوائی پیش خدا
اور خلایق ہوتی ہے - بَقِيَ هٰهُنَا التَّاوِيْلُ لِقَوْلِهَا الْمَرْوِيِّ عَنِ السَّيِّدِ رح وَغَيْرِهٖ -
باقی رہی اب اس جگہ تاویل اُس قول جناب زینب کی جس کو لہوف مین جناب سید رح
نے اور دیگر مورخون نے درج کیاہے - اَنَّهَا قَالَتْ لِابْنِ زِيَادٍ سَيَجْمَعُ اللّٰهُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَهُمْ فَتُحَاجُّ وَتُخَاصَمُ فَانْظُرْ لِمَنْ يَكُوْنُ الْفَلْجُ يَوْمَئِذٍ هَبَلَتْكَ اُمُّكَ
يَا ابْنَ مَرْجَانَةَ کہ جناب زینب نے بعد اثبات کرامت شہداے کربلا کے یہہ فرمایا کہ
قریب ہے دن قیامت کا جس مین خدا تجھے اور ان شہدا کو یکجا کریگا پس دعوے اور
خصومت اور جھگڑا پیش ہوگا دیکھ اور سوچ کہ اُس روز کس کو رستگاری ہوگی اور
کون فتحیاب ہوگا تو مر جاے اور تیری ماں بے فرزند ہوا ے پسر مرجانہ - قَالَ الرَّاوِيْ
فَغَضِبَ ابْنُ زِيَادٍ كَاَنَّهٗ هَمَّ بِهَا - راوی کہتاہے کہ اِس کلام کے سُننے سے ابن زیاد
پر غضب طاری ہوا اس قدر کہ جس سے حضرت زینب کے قتل کا قصد کیاہے - فَقَالَ
لَهٗ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ اِنَّهَا امْرَاَةٌ وَالْاِمْرَاَةُ لَا تُؤْخَذُ بِمَنْطِقِهَا - عمر بن حریث
نے کہاکہ یہہ عورت ہین اور عورت جو بر وقت مصیبت کہے اُس سے مواخذہ نکرنا چاہیے
قُلْتُ اِنَّمَا كَانَ غَضَبُهٗ حِيْنَئِذٍ لِوَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا بُهْتَتُهٗ مِنِ احْتِجَاجِهَا فَلَمْ
يُجِبْ جَوَابًا فَاسْتَشَاطَ - مین کہتاہون غضبناک ہونے کے اُس کے دو سبب تھے اول
تو جناب زینب نے اُس کا دم بند کر دیا تہا اور کچھ بہی جواب آپکا نہ دے سکا لہذا
غصہ سے برافروختہ ہوا وَالثَّانِيْ مَا ذَكَرَتْ مِنْ اُمِّهٖ بِمَحْضَرٍ مِنَ الَّذِيْنَ
كَانُوْا لَمْ يَنْسَوْا مَا جَرٰى عَلَيْهَا وَاذْكَرُوْا حِيْنَئِذٍ بِذِكْرِهَا - دوسرا سبب
اس کے غصہ کا یہہ تہا کہ ابن زیاد کی ماں کا ذکر بر سر مجمع جو آپنے فرمایا اور اکثر لوگ
حاضرین جلسہ بخوبی واقف تھے اُس کے حالات سے اور اب اسوقت تازہ یاد دہی ہوگے

گو بکنایہ اور باشارہ تھے اسوجہ سے ابن زیاد کو اور بھی طیش آیا وَکَمَا اَنَّ الْحُسَیْنَ
ذَکَرَ اُمَّ الْحُرِّ یَوْمَ لِقَائِهٖ لِمَصَالِحَ عَدِیْدَةٍ ذَکَرْتُهَا فِی الْبَابِ الثَّانِیْ
وَالْعِشْرِیْنَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَهٗ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ وَلَمْ یَقُلْ یَا ابْنَ فُلَانٍ
اور جس طرح کہ امام حسینؑ نے بروز ملاقات حرؒ بن یزید ریاحی مادر حُر کا ذکر فرمایا تھا اور
یہی کہا تہا کہ تیری ماں بے فرزند ہو یعنی تو مرجائے اور حُر کے باپ خواہ ماں کا نام
حضرت نے نہین لیا تہا اور اُس کے فوائد اور مصالح کو ہم نے باب بست و سوم جلد اول
مین لکھدیا ہے وَسَبَبُ تَرْکِهٖ ذِکْرَ اَحَدِ اَبَوَیْهِ اَنَّ الْحُرَّ رح کَانَ طَیِّبَ الْمَوْلِدِ
صَحِیْحَ النَّسَبِ مِنْ اٰبَائِهٖ - جناب امام حسینؑ کو سبب نہ ذکر کرنے نام پدر یا مادر حُر کا
یہی تہا کہ حُر اپنے ماں باپ کی طرف سے صحیح النسب تھے کچھہ اُنکے نسب مین فرق نہ تھا
کَذَالِکَ اُخْتُهٗ زَیْنَبُ ذَکَرَتْ حِیْنَئِذٍ اُمَّ ابْنِ زِیَادٍ مَعَ زِیَادَةٍ ضَرُوْرِیَّةٍ
وَتَغْیِیْرِ الثُّکْلِ بِالْهَبَلِ - اسی طرح اسوقت جناب زینب نے ابن زیاد کی ماں کا
ذکر فرمایا اور ایک لفظ ضروری بھی بڑھا دیا یعنی مرجانہ کا نام بھی لیا اور ثکل کی جگہ
ھبل کا لفظ فرمایا - وَتَفْصِیْلُ الْفَوَائِدِ الَّتِیْ رَاعَتْهُ فِیْهِ مَوْکُوْلٌ اِلٰی بَابٍ
مَخْصُوْصٍ - تفصیل اُن فوائد کی جنکی رعایت جناب زینب نے مرجانہ کے نام لینے
سے فرمائی ہے اُسی باب مین کرونگا جسمین ابن زیاد کے حسب اور نسب کو لکھونگا -
وَاَمَّا هٰهُنَا فَیَکْفِی الْاِشَارَةُ کَمَا فِیْ کَلَامِهَا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهَا - مگر یہان پر
تو اسی قدر اشارہ کافی ہے جیسا کہ جناب زینب نے بہی فقط نام ہی لینے پر اکتفا
فرمائی ہے اور مثل مشہور ہے کانا ہو تو کڑھکے اسی پر ابن زیاد کے ہوش باختہ
ہوگئے - وَکَذَالِکَ یَتَشَاطُوْنَ بَلْ یَمُوْتُوْنَ بِغَیْظِهِمْ اَتْبَاعُ یَزِیْدَ وَابْنِ
مَرْجَانَةَ وَیَقُوْلُوْنَ اَنَّهَا سَبَّتْ ابْنَ زِیَادٍ وَلَا یَلِیْقُ بِاَهْلِبَیْتِ النَّبِیِّ
السَّبُّ وَالشَّتْمُ - اسی طرح برافروختہ ہوتے ہین بلکہ اپنے غیظ مین آپ ہی مرے
جاتے ہین پیروان یزید اور ابن مرجانہ اس روایت کو سنکر اور کہہ اُٹھتے ہین کہ جناب
زینب نے شقی ابن زیاد کو بُرا کہا اور گالی دی اور اہلبیت نبیؐ کی شان سے بُرا کہنا

اور گالی دینا نہ تھا وَلَا یَدْرُوْنَ ھٰؤُلَاءِ الْعُصَاۃُ الْمَرَدَۃُ اَنَّ ابْنَ زِیَادٍ کَانَ
اَمِیْنًا اَمَرَہٗ مَنْ کَانَ یَدَّعِیْ خِلَافَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَھُوَ اَیْضًا یُعْلِنُ بِکَوْنِ
یَزِیْدَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور یہہ ناہنجار شیاطین شاید نہین جانتے ہین کہ ابن زیاد آج
کون ہے اور کس جگہ تخت امارت پر بیٹھا ہے یزید نے اسکو امارت کوفہ اور بصرہ کی دی
ہے جو آپکو خلیفۂ رسول کہہ رہا ہے اور ابن زیاد بھی امیر المومنین یزید کو پکار پکار
کر کہہ رہا ہے فَاِظْہَارُ مَثَالِبِہٖ وَلَا سِیَّمَا کِنَایَۃً کَیْفَ یَکُوْنُ قَبِیْحًا بَلْ فِیْہِ
اِظْہَارُ الْحَقِّ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ - پس ایسے شخص کے عیوب ذاتی اور صفاتی
کا ظاہر کرنا اور وہ بہی بطور کنایہ کے کیونکر قبیح ہو سکتا ہے - بلکہ عین اظہار حق
اسی مین ہے اور خدا امر حق کے کہنے سے نہین شرماتا ہے - ثُمَّ لَمَّا سَکَنَ غَیْظُہٗ بَعْدَ
قَوْلِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رَوَی السَّیِّدُ رح بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہَا لَقَدْ شَفَی اللّٰہُ
مِنْ طَاغِیَتِکِ وَالْعُصَاۃِ الْمَرَدَۃِ مِنْ اَہْلِ بَیْتِکِ قَلْبِیْ - پہر جب کسی قدر غصہ
ابن زیاد کا فرو ہوا ابن حریث کے سمجھانے کے بعد جناب سید رح فرماتے ہین ابن زیاد
نے حضرت زینب سے اب یہہ کہا کہ میرے دل کو خدا نے نجات دی یا آرام اور راحت دی
تمہارے اور تمہارے گہر والونکی (جو نافرمان اور متمرد تھے) اُنکے حد سے گذر جانے اور
سرکشی کرنے سے - مطلب شقی کا یہہ ہے کہ جنکی دلیری اور شجاعت سے خوف تہا وہ سب
شہید ہوگئے اور جو جو اندیشہ ہاے بے شمار مجہے تھے اب سب مٹ گئے اب تمہاری
بدزبانی سے کیا ہوتا ہے قُلْتُ وَانْظُرْ اِلٰی طَلَاقَۃِ لِسَانِہَا فَاِنَّہَا کَیْفَ تُجِیْبُہَا فِیْ
تِلْکَ الْمَقُوْلَۃِ وَکَیْفَ تُثْبِتُ مَا اَشَارَتْ اِلَیْہِ بِذِکْرِ اُمِّہٖ - اب ذرا خوش بیانی
جناب زینب کی قابل دید ہے کہ اس کلام کا کیسا عمدہ جواب دیتی ہین اور جو مطلب
آپ کا ذکر مادر ابن زیاد مین تہا اُس کو کس پیرایۂ بلاغت مین ادا فرماتی ہین فَقَالَتْ
لَعَمْرِیْ لَقَدْ قَتَلْتَ کَہْلِیْ وَقَطَعْتَ فَرْعِیْ وَاجْتَثَثْتَ اَصْلِیْ فَاِنْ کَانَ ھٰذَا شِفَاءُکَ
فَقَدِ اشْتَفَیْتَ - فرمایا حضرت زینب نے کہ تونے اپنے زعم باطل مین ہمارے میانہ سال
یعنی اوہیڑ مردون کو قتل کر دیا اور ہماری شاخ یعنی بچون کو بہی کاٹ ڈالا اور ہماری

جڑ کو ہی اُکھاڑ ڈالا اگر اسی مین تیری شفا تھی تو ضرور تجھے شفا اور نجات ملگئی۔ وَهٰذَا كَلَامُهَا عَلَى الظَّاهِرِ اِعْتِرَافٌ بِكَوْنِهٖ مُقْتَضِيًا الْمَرَامَ وَلٰكِنَّهٗ تَعْرِيْضٌ وَتَشْنِيْعٌ عَلَيْهِ بِاَبْلَغِ مَا يَكُوْنُ اور یہہ فرمانا جناب زینب کا اگرچہ بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد اپنے مقصد کو پہنچ گیا لیکن در اصل یہہ ایک بڑی تشنیع اور طعنہ زنی ابن زیاد پر ہے خصوصًا اور تمام بنی امیہ پر ہے عمومًا اَمَّا عَلَى ابْنِ مَرْجَانَةَ فَلِكَوْنِهٖ مُشْتَبِهَ النَّسَبِ مِنْ جَانِبِ الْاَصْلِ وَهُوَ الْاَبُ فَيَكُوْنُ مُجْتَثًّا بِاَصْلِهٖ خاصکر ابن زیاد پر طعنہ زنی تو یہہ تھی کہ باپ کی طرف سے اُس کے نسب کا پتہ ہی نہین ہے پس یہہ خود ایسا ہے کہ جڑ اُس کی اُکھڑی ہوئی ہے وَمَنْ كَانَ مُجْتَثَّ الْاَصْلِ يَكُوْنُ مَقْطُوْعَ الْفَرْعِ لَا مُحَالَةَ۔ اور جس کی جڑ اُکھڑی ہوئی ہو اُسکی شاخ بھی مقطوع ہوگی۔ فَتَقُوْلُ اِنْ كَانَ هٰذَا شِفَاءُكَ فَقَدِ اشْتَفَيْتَ وَتَشَفَّيْتَ مِنْ غَضَبِكَ فرماتی ہین کہ اگر اسی بدنسبی مین تو دلخوش ہے اور اسی بیحیائی پر راضی ہے پھر تو تیرا غصہ فرو ہوگیا ؎ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن +

وَاَمَّا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى بَنِيْ اُمَيَّةَ عُمُوْمًا وَفِيْهِمْ يَزِيْدُ اَيْضًا فَمَثَلُهَا كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ فَوْقَ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ لیکن بہ نسبت بنی اُمیہ کے عمومًا کہ جس مین یزید بھی داخل ہے پس بنی اُمیہ کی مثال خدا نے قرآن مین یہہ دی ہے کہ وہ شجرہ خبیثہ ہے اوکھاڑا ہوا زمین پر پڑا ہے کچھہ اُس کو قرار اور ثبات نہین ہے نہ جڑ کا اور نہ شاخ کا **واضح ہو** کہ شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہین حسب تفسیر جناب صادق ع کے جیسا کہ ہم نے باب جلد اوّل مین نقل کردیا ہے تو اب خیال کیجئے کہ بنی اُمیہ شجرہ خبیثہ اور شجرہ ملعونہ بنص قرآن اُسکا ثبات اور قرار تو یون ثابت ہوا اَمَّا الشَّجَرَةُ الثَّانِيَةُ الَّتِيْ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ وَهِيَ شَجَرَةُ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔ اب دوسرا درخت جس کی جڑ ثابت ہے گویا تحت الثریٰ کو پہنچ گئی ہے اور شاخ اُس کی آسمان مین لگ گئی ہے۔ یہہ درخت محمد اور آل محمد کا ہے فَهَلْ يَقْدِرُ اَحَدٌ وَلَا سِيَّمَا مَنْ هُوَ مَقْطُوْعُ الْاَصْلِ وَالنَّسْلِ عُمُوْمًا

وَخُصُوْصًا اَنْ یَقْطَعَ فَرْعَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ یَجْتَثَّ اَصْلَهَا۔ پس اے ابن زیاد
کسی کی مجال ہے اور خاص کر اُس شخص کی جس کی خود اصل اور نسل دونون کٹی ہوئی
اور ناپائدار ہون کہ ایسے درخت کی شاخ کاٹے اور جڑ کو اوکھیڑے جس کی پایداری اور
بلندی خدانے اس درجہ کی فرمائی ہو هٰذَا مَا تُرِیْدُ لِقَوْلِهَا اِبْنَةُ الطَّیِّبِیْنَ سَلَامُ اللّٰهِ
عَلَیْهَا وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ یہی مراد جناب زینب کی ہے اصل اور فرع کے ذکر کرنے
سے جو دختر پاکیزہ بزرگان دین کی ہین سلام خدا اُن پر اور اُن سب بزرگوارون پر ہو
وَلَا یُبْعَدُ اَنْ یَکُوْنَ ابْنُ زِیَادٍ قَدْ فَهِمَ تَعْرِیْضَهَا حَیْثُ قَالَ کَمَا رَوَاهُ السَّیِّدُ رح
هٰذِهٖ سَجَّاعَةٌ وَلَقَدْ کَانَ اَبُوْهَا سَجَّاعًا شَاعِرًا اور کچھ دور نہین کہ ابن زیاد بھی اُنکی
اس تعریض کو سمجھ گیا ہو اسلئے کہ بیساختہ اُس کی زبان سے نکل ہی تو گیا جیسا کہ جناب سید رح
نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد نے کہا کہ یہہ بی بی تو بڑی قافیہ گو معلوم ہوتی ہین اور اُنکے
باپ بھی تو بڑے قافیہ گو اور شاعر تھے۔ قُلْتُ وَلَیْسَ فِیْ کَلَامِهَا سَجْعٌ غَیْرَ مَا یُظَنُّ فِیْ
کَلِمَتَیِ الْکَهْلِ وَالْاَصْلِ مین کہتا ہون جس قدر کلام جناب زینب کا اسوقت ابن زیاد
سے منقول ہے کسی جگہ مُقفّےٰ اور مسجع نہین ہے بجز دو لفظون یعنی کہل اور اصل کے
فَکَیْفَ تَکُوْنُ سَجَّاعَةً پھر سجاعہ جو بڑے قافیہ گو کے معنون مین ہے کیونکر ہون گے
نَعَمْ یَحِقُّ بِهَا اَنْ تُوْصَفَ بِالْبَلَاغَةِ الَّتِیْ هِیَ اَرْفَعُ شَاْنًا مِنَ الْبَدِیْعِ ہان
شایان بحق جناب زینب یہہ ہے کہ اُنکی بلاغت کی ثنا کیجاے جو بدیع سے زیادہ
رتبہ مین ہے اس لئے کہ سجع تو ایک لفظی اور ظاہری صنعت ہے فَاِنَّهَا نَظَمَتْ کَلَامَهَا
هٰذَا عَلٰی نَظْمِ الْاِلْتِفَاتِ کَقَوْلِهٖ تعٰ وَمَا لِیَ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
اسلئے کہ اُس جناب نے اپنے اصل اور فرع پر ڈھال کے ابن زیاد کو یون کہا جس طرح خدا نے
قرآن مین فرمایا کہ مجھے کیا ہوا جو مین اُس خدا کی پرستش نہین کرتا ہون جس نے مجھے پیدا
کیا ہے مراد یہہ ہے کہ تم کو اے مخاطبین کیا ہوا ہے اور اُسی خدا کی طرف تمہاری بازگشت
ہے فَکَمَا اَنَّ قَوْلَهٗ تعٰ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ قَوْلِهٖ وَمَا لِیَ لَا
اَعْبُدُ مَا لَکُمْ لَا تَعْبُدُوْنَ پس جس طرح قول خدا کہ تم سب کی بازگشت اُسی خدا کی طرف ہے

دلالت کرتا ہے کہ تجھے کیا ہوا ہے اس سے مراد یہہ ہے کہ ہمکو کیا ہوا ہے کک قَولُهَا فَاِنْ کَانَ هٰذَا شِفَاءُكَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ اَصْلِیْ وَفَرْعِیْ اَصْلُكَ وَ فَرْعُكَ اسی طرح قول جناب زینب کا کہ میری اصل اور میری فرع سے مراد ہے تیری اصل اور تیری فرع وَهِیَ الصَّنْعَةُ الْعُلْیَا مِنَ الْبَلَاغَةِ اور یہہ طرز کلام یعنی التفات خطاب کا طرف متکلم کے ایک اعلےٰ درجہ کی صنعت علم بلاغت کی ہے۔ وَلِذَا قَالَتْ یَا ابْنَ زِیَادٍ مَا لِلْمَرْأَةِ وَالسَّجَاعَةِ اسیواسطے حضرت زینب نے ارشاد کر دیا کہ اے ابن زیاد عورت سے اور قافیہ گوئی سے کیا نسبت ہے اور اب حضرت نے اُس کا غصہ فرو کر کے ابن مرجانہ نفرمایا سبحان اللہ یہہ رمز بھی کیسا ہے جس نے پہلے کلام کی تعریض کو ظاہر کر دیا۔

باب دہم

ابن زیاد سے احتجاج جناب سیّد الساجدین کا اور ظہور بعض آیات الٰہی از قبیل نزول عذاب اور ظہور کفر ابن زیاد اور اختلاف اوسکی قول مین

لَیْسَ غَرَضُنَا مِنْ ذِکْرِ تِلْكَ الْحَالَاتِ التَّحَرُّشَ بِاَهْلِبَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَشِیْعَتِهِ۔ ہماری غرض ان حالات کے بیان کرنے سے معاذ اللہ یہہ نہین ہے کہ دل خراش امور کا ذکر کر کے اہل بیت نبیؐ اور دوست اور اُنکے پیروان کے دل دکہائین۔ وَاِنَّمَا الْغَرَضُ اِظْهَارُ فَضْلِهِمْ وَکَرَامَتِهِمْ فِیْ حَالَةٍ یَحْسَبُهَا الْجَاهِلُ وَالْحَسِیْدُ اَنَّهَا حَالَةُ ذِلَّةٍ وَهَوَانٍ۔ بلکہ غرض ہماری یہہ ہے کہ اُنکی بزرگی اور کرامت ظاہر کرین ایسی حالت مین جس کو جاہل اُنکے مراتب سے خواہ دشمن براہ عداوت مقام ذلت اور خواری سمجھ رہا ہے۔ وَلْیُعْلَمْ اَوَّلًا اَنَّ زَیْنَبَ صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَیْهَا وَکَذٰلِكَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَکَذٰلِكَ سَیِّدُنَا السَّجَّادُ اِنَّمَا کَلَّمُوا اللَّعِیْنَ ابْنَ زِیَادٍ بِکَلِمَاتٍ مُشْعِرَةٍ بِکُفْرِهٖ وَزَنْدَقَتِهٖ لِکَوْنِهٖ مُتَفَوِّهًا بِمِثْلِ

تِلْكَ الْاُمُوْرِ الْجَاءَ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ - اور پہلے اس کو جاننا ضرور ہے کہ جناب زینب یا ام کلثوم یا جناب سید الساجدین علیہم السلام نے جو ابن زیاد سے خطاب کر کے ایسے کلمات ارشاد فرمائے جن سے اُس کا کفر اور ارتداد ثابت ہوتا ہے اُس کی وجہ یہی ہے کہ خود اُس شقی کو خدا نے ملجا اور مضطر کر دیا تھا کہ اپنے موبنھ سے آپ کافر اور ملحد بن رہا تھا - فَتَارَةً كَانَ يَقُوْلُ اِنِّيْ قَتَلْتُ وَهَتَكْتُ وَعَمِلْتُ بِكُمْ مَا عَمِلْتُ لِاَنَّكُمْ اَرَدْتُمْ اَخْذَ الْخِلَافَةِ عَنْ يَزِيْدَ كَمَا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ مِخْنَفٍ - کبھی تو آپکو مسلمان اور نائب خلیفہ رسول یعنی یزید کا کہہ کر یون کہتا تھا کہ مینے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا اسی وجہ سے کہ تم چاہتے تھے کہ یزید سے خلافت چھین لو - وَتَارَةً يَلُوْذُ بِثَارِ عُثْمَانَ كَمَا فِيْ قَضِيَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَفِيْفٍ رح اور کبھی عثمان کے عوض کا حیلہ مسلمانون کو فریب دینے کو کرتا تھا جیسا کہ واقعۂ شہادت عبد اللہ بن عفیف میں منقول ہے - وَتَارَةً يَقُوْلُ مُخَاطِبًا لِاُمِّ كُلْثُوْمٍ لَقَدْ كَذَبْتُمْ وَكَذَبَ جَدُّكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ مِخْنَفٍ اَيْضًا اور کبھی کفر صریح کا کلمہ جناب ام کلثوم سے مخاطب ہو کر کہتا تھا کہ تم سب جھوٹھے ثابت ہو گئے اور تمہارے نانا بھی معاذ اللہ جھوٹھے تھے وَعَنْ بَعْضِ الْمَقَاتِلِ رَوَى الدَّرْبَنْدِيْ رح اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ وَضَعَ قَضِيْبَهُ عَلٰى ثَنَايَا الْحُسَيْنِ ع يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ - اور بعض مقاتل سے ملا دربندی نے نقل کیا ہے کہ بر وقت اُس بے ادبی کے جو چھڑی رکھنے کے دندان مبارک امام حسین ع سے کی تھی کہا تھا کہ یہہ دن انتقام مین روز بدر کے مجھے ملا ہے - كَمَا قَالَ يَزِيْدُ اَيْضًا ؎ لَيْتَ اَشْيَاخِيْ بِبَدْرٍ قَدْ شَهِدُوْا - چنانچہ یزید ملعون نے بھی جب چوب خیزران سے دندان مبارک سے یہی بے ادبی کی تھی اور ابو بروہ اسلمی نے روکا تھا یزید بھی کہنے لگا کہ آج کاش میرے بڑے بزرگ جو بدر میں واصل جہنم ہوئے زندہ ہوتے اور دیکھتے - وَاَيْضًا لَمَّا قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ لَهُ اَبْشِرْ بِالنَّارِ فَضَحِكَ وَقَالَ اِنْ صِرْتُ اِلَى النَّارِ فَقَدْ شَفَيْتُ صَدْرِيْ مِنْكُمْ - اَيْضًا جب جناب اُمّ کلثوم نے اُسکو دوزخی ہونے کی خبر دی ہنسا اور کہنے لگا اگرچہ دوزخ مین جاؤنگا مگر آج تو مین نے اپنے دل کے پھپھولے تمہارے قتل اور ہتک سے پھوڑ لئے ہین - یہہ بھی روایت ابو مخنف کی ہے وَتَارَةً

يُنْكِرُهُ گو نہ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ ع وَيُثْبِتُ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور کبھی انکار کرتا تہا کہ مین نے کب حکم دیا تہا قتل امام حسین کا اور عمر سعد کو قاتل بناتا تھا اور اپنا خط دربارۂ حرب و ضرب کے عمر سعد سے طلب کرتا تھا جیسا کہ صحیح بخاری مین درج ہے - وَهٰذَا هُوَ الْاَمْرُ الثَّانِي مِنَ الْاُمُوْرِ الْخَمْسَةِ الَّتِيْ وَعَدْنَاهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ - اور یہہ وہی دوسرا امر قدرت نمائی خدا کا ہے منجملہ پانچ امور کے جسکا ہم نے باب سابق مین وعدہ کیا ہے - وَعَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاظِرُ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا بِحَقِّ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَكَ اَنَّ الْحُسَيْنَ ع وَلَوْ كَانَ يُبَايِعُهُ ثُمَّ يَحْضُرُ عِنْدَهُ وَهُوَ مُنْكِرٌ لِجَدِّهِ وَشَاكٍ لِصَدْرِهِ بِقَتْلِهِ فَكَيْفَ يَاْتِيْ اِلَيْهِ - قسم تم کو اپنے خدا کی اے ناظرین کتاب ہذا اب خیال کرو کہ جب ابن زیاد اور یزید دونون منکر رسالت جناب محمد صلعم کے تھے اور اپنے کینہ بدر اور حُنین کے نکالنے کی غرض سے یہہ افعال کر رہے تھے اگر امام حسینؑ بیعت بہی کر لیتے اُس کے بعد بھی تو اُنکے پیش آمد یہی ہوتے جو آج ہو رہے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ وَلِذَا كَانَ الْحُسَيْنُ يَقُوْلُ لَا اَسْتَسْلِمُ اِسْتِسْلَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ هٰذَا یہی خیال کر کے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ مین کبھی مثل غلام خوار کے مطیع یزید کا نہونگا یہہ جملہ معترضہ تو ہو چکا - وَلَمَّا تَنَاقَضَ كَلَامُ ابْنِ زِيَادٍ بِالْكُفْرِ وَالْاِسْلَامِ فَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ وُثُوْقٌ اَصْلًا عِنْدَ الْفَرِيْقَيْنِ وَافْتَضَحَ بِالْكِذْبِ وَالْمَيْنِ - جب ابن زیاد کا قول متناقض ہوا کبھی مُسلمان اور کبھی کافر ہوئے مین اب اُس کے اوپر نہ مسلمان کو اعتماد رہا اور نہ کافر کو اور یہی قدرت نمائی خدا کی تہی کہ کذب و دروغ سے دونون کے سامنے رُسوا ہو گیا - وَالثَّالِثُ مِنَ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَحْضَرِ مُكَالَمَةُ اللَّعِيْنِ ابْنِ زِيَادٍ بِالْاِمَامِ الرَّابِعِ وَبُهْتُهُ تیسری آیات آلہی مین سے دربار ابن زیاد مین گفتگو ابن زیاد کی امام چہارم سید الساجدینؑ سے ہے اور حضرت کی تقریر سے اُسکا مبہوت ہو جانا قَالَ السَّيِّدُ رح ثُمَّ الْتَفَتَ ابْنُ زِيَادٍ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا - سید بن طاؤس رح فرماتے ہین کہ بعد رد و بدل مذکور بالا کے جو حضرت زینب سے تہی ابن زیاد متوجہ ہوا جناب سید الساجدینؑ کی طرف

دوسری قدرت نمائی خدا کی دربار ابن زیاد مین -

تیسری قدرت نمائی

اور کبھی انکا

اور کہنے لگا یہہ کون ہین اس تجاہل عارفانہ اور شرارت کو دیکھنا چاہیئے اور یہی طریقہ تمام خلفاے جور کا رہا ہے کہ جب کسی امام کا سامنا ہوا ہے جان بوجھ کر یون ہی پیش آتے ہے) فَقِيْلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لوگون نے کہا یہہ علیؑ فرزند حسینؑ ہین (اب جس شرارت سے جان بوجھ کر جاہل بنا تھا اُسکو ظاہر کرتا ہے) فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ قَتَلَ اللّٰهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ۔ کہنے لگا کیا یہہ خبر صحیح نہین ہے کہ علی بن الحسین کو خدا نے قتل کر دیا ہے۔ قُلْتُ وَلَمَّا كَانَ كَلَامُهُ هٰذَا مُؤَدِّيًا اِلَى الزَّنْدَقَةِ صَرِيْحًا فَاِنَّ نِسْبَةَ الْقَتْلِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اَغْلَظُ وَاَشَدُّ اِيْلَامًا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهُ اِنَّ الْحُسَيْنَ قُتِلَ بِسَيْفِ جَدِّهٖ۔ مین کہتا ہون یہہ کلام ابن زیاد کا چونکہ صریح زندقہ اور الحاد کا ہے اسلیئے کہ قتل کی نسبت خدا کی طرف کرنی اُس سے زیادہ دردرسان ہے جو یزید اور پیروان یزید کہتے تھے کہ امام حسین اپنے نانا کی تلوار سے شہید ہوئے۔ فَلَمْ يَتَمَالَكْ سَيِّدُنَا السَّجَّادُ لِكَوْنِهٖ حُجَّةً مِنْ حُجَجِ اللّٰهِ تعا۔ اب نہ ضبط رہا جناب سید الساجدین کو اس لیئے کہ امام اور حجت خدا تھے خدا کی طرف فعل قبیح کی نسبت کب سن سکتے تھے۔ فَقَالَ قَدْ كَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَتَلَهُ النَّاسُ۔ آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ میرے ایک بھائی تھی اُنکا نام بھی علی بن الحسینؑ تھا آدمیون نے اُنکو قتل کر دیا قُلْتُ وَتَاَمَّلْ يَا اَخِيْ فِيْ لِيْنَةِ قَوْلِهٖ كَمَا هُوَ شَاْنُ الْهُدَاةِ حَيْثُ لَمْ يَقُلْ قَتَلَهٗ بَعْضُ اَعْوَانِكَ وَاَهْلُ عَسْكَرِكَ۔ مین کہتا ہون دیکھو اے بھائی نرمی کلام کو حضرت کے اور یہی شان ہے نبی اور امام کی کہ نرم زبانی سے کلام کرتے ہین حضرت نے یہہ نفرمایا کہ تیرے بھائی کو تیرے لشکر کے لوگون نے قتل کیا ہے بلکہ ایسے لفظ فرمائے کہ آدمیون نے اُنکو قتل کر دیا۔ وَكَانَ غَرَضُهٗ اَنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَنْدَمَ مِنْ لِيْنَةِ قَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ قَوْلًا لَيِّنًا غرض امام کی یہہ تھی شاید یہہ شقی آپکی نرم زبانی سے کچھ شرمندہ ہو اور نرم زبان سے کچھ کہے لٰكِنَّهٗ اَصَرَّ وَاسْتَكْبَرَ فَقَالَ بَلْ قَتَلَهُ اللّٰهُ۔ مگر ابن زیاد نے اصرار کیا اور اپنی بزرگی علم کی ظاہر کی یا گردن کشی سے پھر کہنے لگا آدمیون نے نہین بلکہ خدا نے اُنکو قتل کیا۔ ثُمَّ تَحَمَّلَ الْاِمَامُ ثَانِيًا وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَقِّهٖ شَيْئًا وَاسْتَدَلَّ فِيْ تَكْذِيْبِهٖ بِقَوْلِهٖ تعا

پہر دوبارہ امام نے تحمل فرمایا اور اُس کے حق مین کوئی سخت کلامی نہ کی اور اس دعوے باطل کی
تکذیب آیہ قرانی سے فرمائی - فَقَالَ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ فِي مَنَامِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ
مَنَامِهَا - خدا کا یہہ کام ہے کہ خفتہ یا بیدار آدمی کی قبض روح فرماتا ہے قتل کرنا خدا کا کام
نہین ہے بلکہ یہہ کام آدمی کا یا اور مخلوقات آلہی کا ہے جنمین قوت ارادی ہے - قُلْتُ
وَهٰذَا تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَاِثْبَاتٌ لِاِخْتِيَارِ الْعِبَادِ وَنَفْيٌ لِلْجَبْرِ - مین کہتا ہون
یہہ فرمانا حضرت کا خدا کی پاکی ثابت کرنے کی غرض سے ہے اور اثبات اس امر کا ہے کہ بندہ
اپنے فعل کا مختار ہے اور مجبور نہین ہے - فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لِابْنِ زِيَادٍ اَنْ يُجِيْبَهٗ ؑ
بِجَوَابٍ اٰخَرَ اِغْتَاظَ - جب ابن زیاد سے اس ارشاد امام کا کچھ جواب نہ ہو سکا
اب اُس کا غصہ بڑہا - فَقَالَ وَلَكَ جُرْاَةٌ عَلٰى جَوَابِيْ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ
کہنے لگا تمہاری یہہ طاقت ہے اور تم کو یہہ جراُت ہے کہ میرے کلام کا جواب دیکر رو کرو
لیجاؤ انکو اور انکی گردن مارو - ثُمَّ ذَكَرَ السَّيِّدُ رح مَا قَالَتْهُ زَيْنَبُ لِابْنِ زِيَادٍ
وَعَنِ الْمُفِيْدِ وَابْنِ نَمَا اَنَّهَا تَعَلَّقَتْ بِهٖ وَرَضِيَتْ بِاَنْ تُقْتَلَ مَعَهٗ - پہر جناب
سید رح نے بیقراری حضرت زینب کی اور انکی گفتگو ابن زیاد سے نقل کی ہے اور شیخ مفید
اور ابن نما نے یہہ بہی لکہا ہے کہ اپنے بھتیجے سے لپٹ گیئن اور انکے ہمراہ مقتول ہونے
پر راضی ہوئین لٰكِنِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِيْ بَيَانِ الْاَمْرِ الْمَانِعِ عَنْ قَتْلِهٖ ؑ حِيْنَئِذٍ
فَبَعْضُهُمْ قَالَ وَاعْتَقَدَ اَنَّ امْتِنَاعَهٗ لِمَا قَالَهُ الْاِمَامُ ؑ مگر حضرت کے قتل سے باز
رہنے کا سبب اس کے بیان مین راویون کا اختلاف ہے کسی کا تو یہہ قول ہے بلکہ شاید
عقیدہ بہی ہے کہ جناب سید الساجدین نے اس کے بعد جو گفتگو ابن زیاد سے کی وہی سبب
اُس کے باز رہنے کا ہوا - وَهُوَ قَوْلُهٗ ؑ اَبِالْقَتْلِ تُهَدِّدُنِيْ يَا ابْنَ زِيَادٍ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ الْقَتْلَ لَنَا عَادَةٌ - یہہ ارشاد حضرت کا تھا قتل کرنے سے تو مجھے دھمکاتا ہے تجھے
معلوم نہین ہے کہ مقتول ہو جانا ہم سب امامون کی عادت ہے - وَكَرَامَتُنَا الشَّهَادَةُ
اور شہید ہو جانا ہماری خاص بزرگی ہے - قُلْتُ وَاِنَّمَا صَحَّ كَوْنُ الْقَتْلِ عَادَةً بِقَوْلِهٖ
لَنَا حَيْثُ جَعَلَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ الثَّلٰثَةَ مِنْ جَدِّهٖ وَعَمِّهٖ وَاَبِيْهِ كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ

فَعَادَ الْقَتْلُ وَتَكَرَّرَ - مین کہتا ہون کہ مقتول ہونے کا امر عادی ہونا اسی وجہ سے صحیح
ہوا کہ حضرت نے اپنے دادا اور چچا اور باپ کو بمنزلہ ذات واحد کے قرار دیا اب اس راہ سے
تکرار قتل صادق آیا اور عادت ثابت ہوگئی - وَغَرَضُہٗ اَنَّہٗ لَا یَخَافُ مِنَ الْقَتْلِ فَلَغْوٌ
تَھْدِیْدُہٗ بِہٖ فَلِذَا اِمْتَنَعَ مِنْ قَتْلِہٖ اور غرض حضرت کی یہہ تہی کہ جس بات کا آدمی
خوگرفتہ ہوتا ہے اُس سے خوف نہین کرتا ہے پس ڈرانا ابن زیاد کا لغو ہے اور یہی سمجھکر
آپ کے قتل سے باز رہا - وَبَعْضُ الرِّوَایَاتِ یُعْطِیْ اَنَّہٗ لَمَّا تَعَلَّقَتْ بِہٖ زَیْنَبُ سَلَامُ اللّٰہِ
عَلَیْہَا وَقَالَتْ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاقْتُلْنِیْ مَعَہٗ قَالَ الْمُفِیْدُ رح وَنَظَرَ اِلَیْہَا وَاِلَیْہِ سَاعَۃً -
اور بعض روایات سے یہہ پایا جاتا ہے کہ جب جناب زینب اپنے بھتیجے سے لپٹ گیٔن
اور کہنے لگی اگر انکو تو قتل کرتا ہے انکے ساتہہ مجھے بہی قتل کر دے اس محبت کو ذرا خیال
کرنا چاہیٔے پس ایک گھڑی بہر تک ابن زیاد دونون کو دیکھتا رہا - ثُمَّ قَالَ عَجَبًا لِلرَّحِمِ
وَاللّٰہِ لَاَظُنُّہَا وَدَّتْ اَنِّیْ قَتَلْتُہَا مَعَہٗ دَعْوَۃٌ فَاِنَّہٗ لِمَا بِہٖ مَشْغُوْلٌ پہر کہنے
لگا مجھے تعجب ہے اس جوش خون پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زینب پسند کرتی ہین کہ
مین انکو بہی ہمراہ زین العابدین کے قتل کراؤن چھوڑ دو انکو کہ یہہ اپنی مصیبت مین آپ ہی
گرفتار ہین یعنی موت سے زیادہ ناگوار وہ مصائب ہین وَعَنِ الْمُنْتَخَبِ عَنْ بَعْضِ
مَنْ حَضَرَ مَجْلِسَ ابْنِ زِیَادٍ قَالَ رَاَیْتُ نَارًا قَدْ خَرَجَتْ مِنَ الْقَصْرِ کَادَتْ تُحْرِقُہٗ
اور منتخب مین بعض حضار مجلس ابن زیاد سے یہہ منقول ہے بروایت ملا دربندی وہ
شخص کہتا ہے مین نے دیکھا کہ ایک آگ کا شعلہ قصر ابن زیاد سے نکلا اور قریب تہا کہ ابن
زیاد کو جلا دے - فَقَامَ ابْنُ زِیَادٍ عَنْ سَرِیْرِہٖ ھَارِبًا وَدَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِہٖ -
ابن زیاد اپنے تخت پر سے اُٹھ کر بھاگا اور بعض کمرون مین قصر کے جا چھپا - وَھٰذَا
تَخْوِیْفُ اللّٰہِ اِنْ وَقَعَ بَعْدَ اَمْرِہٖ بِالْقَتْلِ فَھُوَ السَّبَبُ التَّامُّ لِاِمْتِنَاعِہٖ عَنْہُ - اور
یہہ ڈرانا خدا کا اگر بعد حکم دینے قتل امام کے واقع ہوا ہے تو سبب واقعی یہی ہے جو آپکے
قتل سے باز رہا خَوْفًا لِہَلَاکِ نَفْسِہٖ لَا خَوْفًا مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اپنی ہلاکت کا خوف اُسکو
ہُوا کچھ خدا و رسول کا خوف یہہ نہ تہا - وَاِلَّا لَا ارْتَدَعَ عَنْ غَیِّہٖ بَعْدَ ذٰلِکَ - ورنہ بعد ظہور

چوتھی قدرت نمائی

اس کرامت کے کچھ تو اپنے ظلم اور بدعت سے باز رہتا۔ وَالرَّابِعُ مِنَ الْاٰیَاتِ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ حَجَرٍ فِیْ صَوَاعِقِہٖ اَنَّہٗ لَمَّا جِیْئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اِلٰی دَارِ ابْنِ زِیَادٍ سَالَتْ حِیْطَانُہَا دَمًا۔ وَفِیْ یَنَابِیْعِ الْمَوَدَّۃِ لَمَّا جِیْئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلٰی دَارِ ابْنِ زِیَادٍ صَارَ لَوْنُ حِیْطَانِہَا دَمًا۔ چوتھی قدرت نمائی خدا کی یہہ ہے جو کہ ابن حجر مکّی عالم اہل سُنّت نے کتاب صواعق محرقہ مین لکھی ہے کہ جب سر اقدس امام حسینؑ کا ابن زیاد کے گھر مین لایا گیا دیوارون سے اُس گھر کے خون بہ نکلا۔ فَمَعَ ظُہُوْرِ تِلْکَ الْاٰیَۃِ فَعَلَ بِرَاْسِہٖ مِنَ النَّکْثِ بِالْقَضِیْبِ وَلَمْ اَرَ فِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْحُضَّارِ قَدْ مَنَعَ اللَّعِیْنَ عَنْ ذٰلِکَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّہٗ قَالَ ارْفَعْ قَضِیْبَکَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاضِعًا شَفَتَیْہِ عَلٰی مَوْضِعِ قَضِیْبِکَ ثُمَّ انْتَحَبَ بَاکِیًا۔
باوجودیکہ یہہ نشانی قدرت آلہی کی سر اقدس کی عزّت افزائی کی غرض سے ظاہر ہوئی تھی پھر بھی مردود نے وہ بے ادبی چھڑی رکھنے کی لبہاے مبارک سے کی اور مین نے تو کسی روایت صحیح مین نہ دیکھا کہ مسلمانون نے دربار ابن زیاد مین سے کسی نے اُس کو منع کیا ہو سوائے زید بن ارقم کے اُنھون نے تو البتہ کہا کہ اُٹھالے چھڑی کو مین نے جناب رسولؐ خدا کے دونون ہونٹھ کو اسی مقام پر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور یہہ کہکر چلا چلا کر رونے لگے اور حضار کو بھی بہت کچھ ملامت کی۔ وَمَا اشْتَبَہَ عَلَی ابْنِ تَمَّارِحَ حَیْثُ رَوٰی اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ مَنَعَ ابْنَ زِیَادٍ عَنْ ذٰلِکَ فَیَرُدُّہٗ مَارُوِیَ عَنِ التِّرْمِذِیِّ وَالْبُخَارِیِّ فِیْ صَحِیْحِہِمَا وَشَنَّعَ عَلَیْہِ الْعَیْنِیُّ کَمَا ذَکَرْتُہٗ فِیْ بَابٍ مِّنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔
اور ابن تمارح کو جو شبہہ ہوا ہے کہ انس بن مالک نے ابن زیاد کو منع کیا تہا اس روایت کی رد صحیح ترمذی اور صحیح بخاری مین موجود ہے اور عینی شارح بخاری نے انس پر اسی امر مین تشنیع بھی کی ہے چنانچہ ہم نے باب خاص جلد اول مین اسکو لکھا ہے۔ وَہُمْ اَعْرَفُ بِحَالَاتِ اَنَسٍ مِّنَّا اِذْ یَدْعُوْنَ لَہٗ دَائِمًا بِقَوْلِہِمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعَ اِخْفَائِہٖ کَرَامَۃَ نَبِیِّہِمْ وَتَرْکِہٖ وَصِیَّتَہٗ فِیْ قَضِیَّۃِ الْبِسَاطِ کَمَا مَرَّ فِی الْبَابِ۔
اور علمار اور محدثین اہلسنت انس کے حالات سے زیادہ واقف ہین بہ نسبت ہمارے کہ

باوجود ایسے ایسے قبیح امور کے جو انس سے واقع ہوئے (دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث طیر کو) پہر بھی انس پر جان دیتے ہین اور خدا کی خوشنودی کی دُعا ہمیشہ انس کے واسطے کیا کرتے ہین باوجودیکہ انس نے کرامت نبی کی چہپائی اور وصیت رسول اللہ پر قصۂ بساط مین عمل نہ کیا جیسا کہ باب خاص مین گذر چکا - وَقَدْ بُلِيتُ مِنْ بَعْضِ هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا ذُكِرَ دَعْوَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ كَمَا مَرَّ فِي الْبَابِ الْمَذْكُوْرِ قَالَ لَا اَظُنُّ مِنْ كَرَامَةِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلْعَمَ - مجھے بھی سامنا ہوا تہا بعض علماے اہل سنّت سے اور جب امیر المومنین کی بددُعا کا بہ نسبت انس کے ذکر آیا جس کو مین نے باب مذکور مین لکھا ہے کہنے لگے کہ مجھے کرامت اور مروّت سے حضرت علی کی ایسا گمان نہین ہے کہ رسولؐ خدا کے خدمتگذار انس پر ایسی دُعاے بد آپنے کی ہو اور انس کی نمک حلالی پر کچھہ ان عالم صاحب کو لحاظ نہوا- اَلْخَامِسُ مِنَ الْاٰيَاتِ وَعَلَيْهِ نَخْتِمُ هٰذَا الْبَابَ - پانچوین قدرت نمائی خدا کی بعوض صبر اور استقامت اہلبیت کے یہہ ہے اور اسی پر اِس باب کو ختم کرونگا- وَظَنِّي اَنَّهَا ظَهَرَتْ بَعْدَ كُلَّمَا قَاسَوْهُ مِنَ الْاَحْزَانِ فِيْ ذٰلِكَ الْمُتَّهِدِ مَعَ اِسَاءَةِ اللَّعِيْنِ بِثَنَايَا الْحُسَيْنِ ؑ مجھے گمان یہی ہے کہ یہہ قدرت نمائی خدا کی اُسوقت ظاہر ہوئی تہی جب ہر ایک طرح کا رنج اور اندوہ اہلبیت اطہار کو پہنچ چکا تہا اور دندان مبارک امام حسینؑ سے بے ادبی بھی ابن زیاد ملعون کر چکا تہا اور کوئی دقیقہ ظلم اور ستم کا اُٹھا نہ رکھا تھا چنانچہ روایت سے یہی ثابت ہے - وَهِيَ رِوَايَةُ الشَّعْبِيِّ رَوَاهُ الدَّرْبَنْدِيُّ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِصَرْفِهِمْ عَنْهُ اور یہہ روایت شعبی کی ہے جس کو ملا دربندی نے لکھا ہے تا اینکہ کہا ابن زیاد نے کہ اِن قیدیون کو ہمارے سامنے سے لیجاؤ - قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَالِكَ اِذْ تَرَاءٰى لِيْ شَخْصٌ وَهُوَ يَقُوْلُ - ام کلثوم فرماتی ہین کہ ہم سب تو اس حالت مین تھے کہ ناگاہ مجھے ایک شخص نظر آیا کہ یہہ اشعار پڑھتا ہوا آتا تہا ؎ وَاللّٰهِ مَا جِئْتُكُمْ حَتّٰى بَصُرْتُ بِهِ بِالطَّفِّ مُنْعَفِرَ الْخَدَّيْنِ مَنْحُوْرًا - قسم بخدا مین تمہارے پاس کربلا ہوکر آیا ہون اور

پانچوین قدرت نمائی خدا کی

مین نے دیکھا ہے اُس لاش مبارک کو جس کے دونون رخسارہ خاک مین بھرے تھے اور اُس کے بعد اُن کا سراقدس گردن سے کاٹا گیا ہے - قَالَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ مَنْ اَنْتَ - جناب ام کلثوم نے اُس سے فرمایا تو کون ہے - قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمْتُ عَلٰی یَدِ اَبِیْكِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ بِئْرِ ذَاتِ الْعَلَمِ اُس نے جواب دیا کہ مین مرد جنّی ہون آپ کے پدر بزرگوار کے ہاتھ پر بیر العلم مین مسلمان ہوا تھا - وَقَدْ وَجَبَتْ عَلَیَّ نُصْرَتُکُمْ فَجِئْتُ وَالْاَمْرُ قَدْ فَاتَ - مجھہ پر آپ لوگون کی نصرت اور امداد واجب تھی ہذا کربلا مین آیا اور وقت نصرت اور جان نثاری کا فوت ہو چکا تھا - فَیَعِزُّ عَلَیَّ یَا آلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلْعَمْ مَا اَصَابَکُمْ - مجھہ پر سخت ناگوار ہے اے اولاد رسولؐ اللہ جو ایذا اور مصیبت آپکو پہنچی ہے - اَلَكِ حَاجَۃٌ - اے میری خوزادی آپکو کوئی حاجت ہے - مطلب اُس جن کا یہہ ہے اگر حکم دیجئے تو ابھی اس گھر کو مع آپ کے دشمنون کے گرد برد کر ڈالون - فَقَالَتْ اِمْضِ لِشَانِكَ بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ فَلِلّٰہِ الْمَشِیَّۃُ فِیْنَا - جناب ام کلثوم نے فرمایا تو اپنے ذاتی کام کو چلا جا خدا تیرے ارادہ مین برکت دے ہماری نسبت یہہ جس قدر امور گذرے اور گذر رہے ہین خدائے پاک کی مشیت بنظر مصالح یہی ہے - اللہ اکبر یہہ حوصلہ اور یہہ ارادہ اور یہہ صبر اور استقلال اور قضائے آلہی پر راضی رہنا یہہ انہین حضرات کا کام تھا - لَا نَقْدِرُ اَنْ نَدْفَعَ قَضَاءَہٗ - ہمکو قدرت نہین ہے کہ خواستہ آلہی کو دفع کرین بِذٰلِكَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ان سب مصیبتون کا مشیت آلہی سے ہم پر گذرنا اسکی خبر ہم کو جناب رسولؐ خدا دے گئے ہین - قُلْتُ وَقَدْ خَاصَمَنِیْ فِیْ بَعْضِ الْاَنْدِیَۃِ جَاهِلٌ عَنِیْدٌ حَیْثُ قَالَ اِنْ کَانَ مَا جَرٰی عَلَیْهِمْ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَمَشِیَّتِہٖ فَمَا لَکُمْ تَسُبُّوْنَ یَزِیْدَ وَاَتْبَاعَہٗ - مجھ سے بعض مجالس مین ایک مرد جاہل دشمن خدا نے یہہ گفتگو شروع کی کہ جب یہہ مصائب اہلبیت پر قضائے آلہی اور مشیت خدا سے گذرے پھر تم لوگ یزید اور گروہ یزید کو کیون بُرا کہتے ہو - فَکَمَا اَنَّهُمْ کَانُوْا لَا یَقْدِرُوْنَ اَنْ یَدْفَعُوْا قَضَاءَہٗ کَذٰلِكَ یَزِیْدُ وَاَتْبَاعُہٗ اَیْضًا - پھر جس طرح اہلبیت کو قدرت نہتھی کہ قضائے آلہی کو پلٹ دین اس طرح یزید اور

گروہ یزید بھی مجبور تھے۔ وَلَنِعْمَ مَا اَجَابَ بِہٖ عَنْ مِثْلِ ھٰذَا عَلِیٌّ حِیْنَ قُتِلَ عَمَّارُ بْنِ یَاسِرٍ رحؓ وَذَکَرَ النَّاسُ قَوْلَ النَّبِیِّ فِیْ حَقِّہٖ اَنَّہٗ یَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ

کیا اچھا جواب ایسے وسوسہ کا جناب امیرؑ نے دیا تھا جس روز حضرت عمّار کو لشکر معاویہ نے شہید کیا اور مسلمانون کو فرمودۂ رسولؐ خدا یاد آیا کہ عمار کو گروہ باغی قتل کریگا۔ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اِنَّمَا قَتَلَہٗ عَلِیٌّ لِاَنَّہٗ اَبْرَزَہٗ اِلَی الْحَرْبِ۔ معاویہ نے فریب دہی مسلمانون کی غرض سے یہہ کہا کہ عمّار کو تو علی نے قتل کیا ہے اسلئے کہ اُنہون نے عمار کو لڑنے بھیجا۔ فَقَالَ عَلِیٌّ فَاِذَنْ یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَاتِلَ حَمْزَۃَ اَیْضًا لِاَنَّہٗ اَبْرَزَہٗ اِلَی الْجِھَادِ ھٰذَا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا پھر تو اب رسولؐ خدا بھی قاتل حضرت امیر حمزہ کے ٹھہرے اسلئے کہ حضور ہی نے تو انکو جہاد کفّار کرنے کا حکم دیا تھا یہہ قول حضرت تو ہو چکا۔ وَکَذٰلِکَ کُلُّ مَنْ قُتِلَ ظُلْمًا اَوْ یُقْتَلُ اَوْ یُھْتَکُ اَوْ یُؤْذٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَاِنَّمَا ھُوَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَمَشِیَّتِہٖ۔ اور اسی طرح جو شخص مظلوم ہو کر شہید ہوا ہے یا شہید ہوگا یا کسی کی ہتک عزت ہوگی خواہ کسی قسم کی ایذا کسی کو قیامت تک پہنچے گی وہ سب قضاء الٰہی اور مشیت ایزدی سے ہوئی اور ہوگی۔ فَبَطَلَ الثَّوَابُ وَالْعِقَابُ وَبِعْثَۃُ الرُّسُلِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ۔ اب تو مقتول مظلوم کا ثواب پانا اور ظالم کا معذّب ہونا سب نعوذ باللہ باطل ہوگیا اور پیغمبرون کا آنا بھی بے سود ہوا اِنَّمَا الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِ الطَّاھِرَۃِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا اَنَّ مَشِیَّۃَ اللّٰہِ فِیْنَا جَرَتْ لِاِظْھَارِ حَقِّنَا الَّذِیْ کَانَ قَدْ اُخْفِیَ عَلٰی عَوَامِّ النَّاسِ لِاِخْفَاءِ الْفَرَاعِنَۃِ مِنْھُمْ۔ مراد جناب اُمّ کلثوم کی یہہ ہے کہ مشیّت الٰہی جو ہماری نسبت ایسی جاری ہوئی ہے اُس کی مصلحت یہہ ہے کہ ہمارا حق امامت اور خلافت نبی جسکو سرکشان اُمت نے عوام خلایق پر چھپا دیا تھا اُس کا اظہار ہو جائے۔ فَاِنَّ عِلَاجَ کُلِّ دَاءٍ اِنَّمَا یَصِحُّ بِضِدِّہٖ اسلئے کہ ہر مرض کا علاج اُس کی ضد سے کیا جاتا ہے اخفاے مظالم جو از روز وفات رسول ہو رہا ہے اب اُسکا علاج یہی تھا کہ اعلان مظالم ہو جائے۔ وَعَدَمُ الْقُدْرَۃِ عَلَی الرَّدِّ اِنَّمَا ھُوَ لِکَوْنِنَا فَائِزِیْنَ بِالْمَنَایَا وَالْبَغَایَا اور عدم قدرت کا رد قضاے

آلہی سے یہہ مطلب ہے کہ یہہ مشیّت جو ہمارے حق مین جاری ہوئی ہے سراسر ہمارے
مطلب اور مراد کے موافق ہے اور ہمارے مدارج سب پر ظاہر ہوتے جاتے ہین فَکَیۡفَ
نَرُدُّ مَا یَکُوۡنُ غَایَۃُ مُنۡیَتِنَا وَاَتَمَّ مُرَادِ لَنَا - پہر کیونکر ہم رد کرین اس خواستہ
خدا کو جو نہایت آرزو ہماری اور جس سے ہماری مرادین برآتی ہین - اَوۡ لِکَوۡنِہٖ
مِنَ الۡعُھُوۡدِ وَالۡمَوَاعِیۡدِ فَالۡعِصۡمَۃِ مَانِعَۃٌ لِکُلِّ ذَنۡبٍ فَلَا نَقۡدِرُ اَنۡ نُخۡلِفَھَا -
یا یہہ مراد جناب اُمّ کلثوم کی ہے کہ ان مصائب اُٹھانے کا عہد و پیمان ہمارے جد سے
ہوچکا ہے ہم اُس عہد کے خلاف نہین کرسکتے ہین - الحمد للہ کہ یہہ باب حسب خواہش پورا ہوگیا

باب یازدھم

دربار ابن زیاد مین کیسے کیسے لوگ جمع ہوئے تھے اور اُنکے اغراض کا بیان

اِذَا تَاَمَّلۡتَ یَا اَخِیۡ فِیۡمَا تَلَوۡنَا عَلَیۡکَ فِی الۡاَبۡوَابِ السَّابِقَۃِ فَیَظۡھَرُ لَکَ ظُھُوۡرًا
بَیِّنًا اَنَّ الۡمُسۡلِمِیۡنَ الَّذِیۡنَ رَاَوۡا بِاَعۡیُنِھِمۡ مِنۡ ظُھُوۡرِ الۡکَرَامَاتِ وَالۡمُعۡجِزَاتِ وَلَمۡ
یَتَبَصَّرُوۡا فَمَا کَانَ یَمۡنَعُھُمۡ عَنۡ شَقِّ الۡعَصَا - جب تم ابواب گذشتہ کو پڑہوگے
اور ذرا سا بہی تامل کروگے ضرور تم پر ظاہر ہوگا کہ جس قدر مسلمان کوفہ کے بازار
اور دربار ابن زیاد مین موجود تھے اور اپنی آنکھون سے اُنھون نے یہہ معجزات اور
کرامات دیکھے اور تقریرین اہلبیت کی سُنین اور پہر بھی اُنکی چشم بصیرت وا نہوئی -
پہر اب کون چیز اُنکو مانع تہی کہ بلوہ کرکے حمایت اولاد رسول پر آمادہ نہوئے وَھٰذَا
التَّقَاعُدُ مِنۡھُمۡ عَنِ النُّصۡرَۃِ لَا یَخۡلُوۡا مِنۡ اَسۡبَابٍ ثَلٰثَۃٍ - اور یہہ باز رہنا
اُنکا اور نصرت اولاد رسول نہ کرنا تین اسباب سے خالی نہ تھا - اِمَّا اَنَّھُمۡ لَمۡ
یَرَوۡا مِنۡ تِلۡکَ الۡاٰیَاتِ وَاحِدَۃً مِنۡھَا فَیَکُوۡنُ کُلَّمَا رَوَوۡہُ فِیۡ کُتُبِ السِّیَرِ کِذۡبًا
مُحۡضًا لَا اَصۡلَ لَہٗ کَمَا یَقُوۡلُہُ الدَّھۡرِیَّۃُ وَالۡمُنۡکِرُوۡنَ لِدِیۡنِ مُحَمَّدٍ صلعم -
یا تو یہہ بات ہے کہ اُن مسلمانون نے کوئی معجزہ اور کوئی کرامت جو وقت دخول اہلبیتؑ

کوفہ سے لیکر تا دربار ابن زیاد صادر ہوئے دیکھا ہی نہ تھا اور جس قدر متواتر اخبار کتب تاریخ مین درج ہین سب دروغ محض اور بے اصل ہین جیسا کہ منکرین اسلام اور دہریہ بیدین یہی کہتے ہین - وَهٰذَا يَرُدُّهُ اَنَّ الرُّوَاةَ لِتِلْكَ الْحَالَاتِ لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ خَاصَّةً وَاِسْلَامُ بَعْضِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِلٰى يَوْمِ وُرُوْدِهِمْ بِدِمَشْقَ - اور اس شبہہ کی رد یون کیجاتی ہے کہ ان معجزات کے راوی فقط مسلمان ہی نہین بلکہ یہود اور نصارے بھی ہین چنانچہ تاریخ دنیا کا پڑھنے والا اس کو جان سکتا ہے اور بعض یہود اور نصارے کا ان واقعات کو دیکھ کر مسلمان ہوجانا یہہ بھی انکی صحت پر دلیل ہے - وَاَيْضًا اَلرُّوَاةُ الْمُسْلِمُوْنَ لَمَّا اَكْثَرُهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَعْدَاءً لِهٰؤُلَاءِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ ایضًا مسلمان اگر راوی ہین تو وہی لوگ زیادہ ہین جو دشمن خاندان نبیؐ تھے اور جنہون نے یہہ ظلم کیئے تھے - فَكَانَ يَحِقُّ بِهِمْ اَنْ يُخْفُوْهَا لَا اَنْ يُظْهِرُوْهَا - انکو لائق تو یہی ہے کہ ان کرامات کو جہان تک اونسے ہو سکتا چھپاتے ہین - كَمَا هُوَ دَيْدَنُهُمْ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا - چنانچہ آج تک اُنکی خصلت اور اُن کا شیوہ یہی ہے کہ ذکر فضائل اور مصائب اہلبیت کے چھپانے مین کیسی کیسی کوشش کرتے ہین - وَلٰكِنْ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - مگر خدا نے اپنی قدرت نمائی اسی مین رکھی ہے کہ نور اُسکا پورا ہوتا رہے اگرچہ کفار کو برا لگے - وَاِمَّا اَنْ يَكُوْنُوْا كُلُّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا عَنْ دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَصَارُوْا كُفَّارًا مُرْتَدِّيْنَ - یا یہہ بات ہے کہ جس قدر مجمع کوفہ مین لوگ تھے اور نیز دربار ابن زیاد مین حاضر تھے سب کے سب کفار اور مرتد ہوگئے تھے - فَمَا بَالُهُمْ كَانُوْا يَبْكُوْنَ وَيُوَلْوِلُوْنَ كَمَا مَرَّ - پھر یہہ کیا بات ہے کہ اکثر زن و مرد بے تابانہ روتے تھے اور جوش اور ولولہ اُنکے دلون مین پیدا ہوگیا تھا چنانچہ بابسابق مین گذر چکا وَاَيْضًا لَمَّا وَجَّهَهُمُ ابْنُ زِيَادٍ اِلَى السِّجْنِ فَعَنْ بَعْضِ الْمَقَاتِلِ قَالَ الرَّاوِيْ فَكُنْتُ مَعَهُمْ فَمَا مَرَرْنَا بِزُقَاقٍ اِلَّا وَجَدْنَاهُ مَلَاٰنَ رِجَالًا وَنِسَاءً يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ - ایضًا جب ابن زیاد نے اہل بیت کو قیدخانہ مین بھیجا بعض مقاتل کی روایت ہے راوی کہتا ہے مین اُن کے ہمراہ تھا کسی کوچہ مین انکا گذر نہوا مگر زن اور مرد سے بھرا

ہوا تہا اور سب اپنے موںھ پر طمانچے مارتے تھے وَاِمَّا اَنْ یَکُوْنُوْا فِی التَّقِیَّۃِ فَصَانُوْا
اَنْفُسَہُمْ وَدِمَائَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ وَانْتَظَرُوْا الْیَوْمَ الَّذِیْ اَخْبَرَ بِہٖ رَسُوْلُہُمْ
مِنْ خُرُوْجِ الْمُخْتَارِ - اور تیسری یہہ بات ہے کہ اسوقت زور شور دشمنان محمد اور
آل محمد کا زیادہ تہا پس جو لوگ دل سے دوستدار تھے اُنہون نے اپنی خوف جان اور مال
سے تقیہ کیا اور منتظر انتقام لینے کے اُس روز تک رہے جس کی خبر اُنکے نبی ص نے دی تھی
کہ مختار کے ساتھ جہاد کرکے انتقام اس خون ناحق کا لینا - فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ بُکَائَہُمْ
وَاِظْہَارَ الْاَسَفِ اَیْضًا یُنَافِیْ ذٰلِکَ لِاَنَّ فِیْہِ اِظْہَارَ الْمُخَالَفَۃِ عَنْ ہٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ
پہر اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ رونا اور مصائب آل محمد پر تاسف پکار پکار کے کرنا یہہ
بہی تو خلاف تقیہ تہا اسلئے کہ دشمنان رسول کی مخالفت اسمین بھی ظاہر ہوتی تھی قُلْتُ
اِنَّ الْاَسَفَ وَالتَّنَدُّمَ لَمْ یَکُنْ مَخْصُوْصًا بِہِمْ اَمَا سَمِعْتَ مَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ قَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ زِیَادٍ - مین کہتا ہون کہ افسوس اور ندامت تو بعد
اِس واقعہ کے کچہہ خاص دوستداران اہلبیت سے نہ تہی بلکہ دشمن بھی اظہار اس کا
کرتے تھے گو مفید نہ ہو کیا تم نے صحیح بخاری کی وہ روایت نہین پڑہی ہے جس مین ابن زیاد
اور عمر بن سعد کی گفتگو کے بعد عثمان بن زیاد برادر عبید اللہ بن زیاد کا قول درج ہے -
قَالَ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنَّہٗ لَیْسَ مِنْ بَنِیْ زِیَادٍ رَجُلٌ اِلَّا فِیْ عُنُقِہٖ خِزَامَۃٌ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَّ حُسَیْنًا لَمْ یُقْتَلْ - عثمان برادر ابن زیاد نے برسر مجمع کہدیا
مجھے پسند یہہ بات تھی کہ میرے باپ کی اولاد مین کوئی مرد باقی نرہتا کہ اُس کی گردن مین
رسّی نہ پڑی ہوتی قیامت تک یہہ ذلت گوارا تھی مگر امام حسینؑ کی شہادت نہوتی - وَقَالَ
عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ مَا رَجَعَ اَحَدٌ بِشَرٍّ مِمَّا رَجَعْتُ اَطَعْتُ عُبَیْدَ اللّٰہِ وَعَصَیْتُ اللّٰہَ
وَقَطَعْتُ الرَّحِمَ وَخَرَجَ مَغْمُوْمًا - اور عمر بن سعد سے بہی جب ابن زیاد نے کہا
اگر میرا خط جو دربارۂ قتل امام حسینؑ کے مینے لکہا ہے نہ لائیگا مین تجھے کچہہ انعام ندونگا
قیامت تک تو عمر سعد بولا قسم بخدا کسی آدمی کا انجام ایسا خراب نہوا ہوگا جیسا میرا ہوا کہ
ابن زیاد کی اطاعت کی اور خدا کی نافرمانی کی اور اپنی قرابت کا بھی پاس نکیا یعنی قریشی

ہونے کا اور غمناک ہو کر دربار ابن زیاد سے اُٹھ کھڑا ہوا - وَهُوَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ - عمر سعد یہہ آیت پڑھ رہا تہا کہ یہی کھلی ہوئی زیان کاری ہے جو مجھے نصیب ہوئی (اے لعنت خدا کی) وَبِالْجُمْلَةِ فَاَمْرُ هٰؤُلَاءِ الْمَلَاعِنَةِ لَعَجِيْبٌ يُتَعَجَّبُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ فَمَا ظَنُّكَ بِمَنْ كَانَ بِمَحْضَرِهِمْ - اور مختصر یہہ ہے کہ اِن ملعونون کا عجیب حال ہے جو سُنتا ہے اُسے تعجب ہوتا ہے چہ جاکہ وہ لوگ جو آنکھون سے دیکھتے ہونگے اُنکا کیا حال ہوتا ہوگا - وَلْنُبَيِّنْ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الْمُرَدَّدَ بِاَوْضَحِ الْبَيَانِ فَنَقُوْلُ - اب ہم کو لازم ہے کہ موجودین کوفہ کے حالات کی زیادہ تفصیل کرکے اُنکے حالات کو بیان کرین اب ہم کہتے ہین - اِنَّهُمْ كَانُوْا عَلٰى ثَلٰثِ فِرَقٍ فِرْقَةٌ كَانَتْ اَشَدَّ عَدَاوَةٍ مَمْلُوْئَةً حَنَقًا وَغَيْظًا مِنْ اٰلِ الرَّسُوْلِ وَهِيَ الَّتِيْ نَاصَبَتِ الْحَرْبَ - ایک فرقہ پورا دشمن خاندان رسالت کا تہا اور اُس کے دل مین کینہ اور بُغض بھرا ہوا تھا وہی لڑائی کا بانی ہوا اور اُسی نے کیا جو کچھ کیا وَاتَّبَعَ تِلْكَ الْفِرْقَةَ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ جَلْبًا لِلْمَنَافِعِ الدُّنْيَوِيَّةِ كَمَا كَانُوْا مُجْتَمِعِيْنَ مَعَ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِؑ اِلَى الثَّعْلَبِيَّةِ اَوْ شَرَافٍ - اس فرقہ کے ساتھ ہوگئے تھے بدّو لُٹیرے اور غارت گر دنیوی نفع کی غرض سے جیسے کہ امام حسینؑ کے ساتھ بھی ہزارون آدمی جمع ہوئے تھے منزلِ ثعلبیہ یا منزل شراف تک وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهَا خُصُوْمَةٌ ذَاتِيَّةٌ لٰكِنَّهَا لَمَّا اَنْكَرَتْ اَمْرَ الْخِلَافَةِ وَدَخَلَتْ فِي الْمُجْمِعِيْنَ عَلٰى خِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ - دوسرا فرقہ اگرچہ اُسے کوئی ذاتی خصومت خاندانِ رسالت سے نہ تہی مگر چونکہ امر خلافت نبی صلعم کا مسئلہ یعنی خلیفہ منصوص کا انکار کرکے اُسی اجماع مین داخل ہوگئے تھے اور خلافت خلفاے گذشتہ کا اعتقاد کر چکے تھے فَلَزِمَهَا الْاِنْكَارُ وَالْاِسْتِبْدَادُ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهَا - اب اُسکو اپنے فعل کے باقی رکھنے کی نظر سے انکار امامت امام حسینؑ لازم تہا اور اُسی ضد پر باقی رہنا اور وہی ہٹ پوری کرنی ضرور تہی - وَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ الَّذِيْنَ تَسْمَعُهُمْ اَنَّهُمْ لَازَمُوْا بُيُوْتَهُمْ وَتَرَكُوا الْجُمُعَ

وَالْجَمَاعَةَ مِنْ يَوْمِ وُقُوْعِ تِلْكَ الْهَائِلَةِ اور یہہ وہی بعض لوگ ہین جرگہ صحابہ اور
تابعین مین سے جن کے حالات کتب تاریخ مین سنتے ہو کہ بعد واقعہ شہادت اپنے اپنے
گہرون مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہے جمعہ اور جماعت سب چھوڑ دیا - وَيَحِقُّ عَلَى اللهِ
سُبْحَانَهٗ اَنْ يَاْتِيَ اِلَيْهِمْ بِسُوْءٍ وَقَدْ وَقَعَ يَوْمَ الْحَرَّةِ كَمَا اَتٰى عَلَى الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى
اور واجب تہا خداے پاک پر کہ انکی بہی وہی سزا وہی کرے جیسے دشمنان اہلبیت کی
یعنی فرقہ اول کی فرمائی چنانچہ واقعہ حرہ مین کردی - فَاِنَّهُمْ اَخْفَوْا اَمْرَ اللهِ وَاَصَرُّوْا
عَلَى الْبَاطِلِ - اسلئے کہ جو حکم خدا کا تھا جان بوجھ کر اُنہون نے چھپایا اور باطل پر اصرار
کرکے جمے رہے - وَاِنَّمَا تَرَكُوا الْجَمَاعَةَ وَلَمْ يَخْرُجُوْا مِنْ بُيُوْتِهِمْ لِئَلَّا يَكُوْنُوْا
مَحْجُوْجِيْنَ عِنْدَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ - گہر مین چھپ کر جو بیٹھ رہے اسکا سبب یہی تھا
کہ انکو دونون فریق کی جوابدہی مین عجز تہا - كَمَا فَصَّلْتُهٗ فِيْ بَابٍ يَاْتِيْكَ اِنْشَاءَ اللهُ -
چنانچہ اسکو ہم نے ایک جداگانہ باب مین لکہا ہے جو آئندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالے اور
پوری تشفی اُسی کے ملاحظہ سے ہوگی - وَفِرْقَةٌ ثَالِثَةٌ مَثَلُهَا كَمَا قَالَ اللهُ سُبْحَانَهٗ
فِيْ كِتَابِهٖ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ - تیسرا فرقہ مومنین
کا تہا اُسکی وہی مثال ہے جو قرآن مجید مین خدا فرماتا ہے کہ ایک مرد مومن نے کہا کنبہ اور
قبیلہ فرعون مین سے جو اپنے ایمان کو چہپاتا تہا یعنی تقیہ مین بسر کرتا تہا - وَمِنْهَا
زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَعَبْدُ اللهِ بْنِ عَفِيْفٍ وَمِيْثَمُ تَمَّارٌ وَكَامِلٌ مِنْ اَصْحَابِ سَعْدٍ
وَغَيْرُهُمْ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ - اسی فرقہ مومنین مین سے زید بن ارقم اور عبد اللہ
بن عفیف جو آج کے روز تک زندہ تھے اور میثم تمار جنکو قریب ایکماہ کے شہید
ہونے کو ہوا ہے اور کامل نامی دوست اور یار سعد وقاص کے جنکو ابن زیاد نے عمر بن
سعد کی روانگی کربلا کے روز شہید کردیا (دیکھو باب خاص جلد اول کو) فَالْاَغْرَاضُ
لِكُلِّ وَاحِدٍ وَاحِدٍ مِنْ اَفْرَادِ الْفِرَقِ الثَّلٰثِ فِيْ حُضُوْرِهِمْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدِ
مُخْتَلِفَةٌ - اب دربار ابن زیاد مین آنے کی غرضین ہر شخص کی تینون فرقون مین سے
جدا جدا ہتین - اَمَّا الْمُعَانِدُوْنَ فَغَرَضُهُمْ هُوَ الْعِنَادُ وَاللِّدَادُ وَهُوَ ظَاهِرٌ - دشمنان

آل رسول کی غرض تو وہی عداوت اور دشمنی تھی اور یہہ بات کھلی ہوئی ہے - وَالتَّابِعُوْنَ
لَهُمْ كَانَ غَرَضُهُمْ عَلٰى اَنْ يَظْهَرَ فَسَادٌ اٰخَرُ فَتَنْشُبُ الْغَارَاتُ وَنَخْضِمُ
الْاَمْوَالَ اور لٹیرے بدو جو ہمراہ لشکر کے تھے اُنکی غرض یہی تھی شاید یہان بہی
کوئی نیا مُفسدہ برپا ہوجائے اور ہم کو لوٹ مار کا پہر موقع ملجائے اور خوب لوٹین اور
گھسوٹین - وَاَمَّا الْفِرْقَةُ الثَّانِيَةُ وَفِيْهِمْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَكَيْفَ يَخْرِقُوْنَ
الْاِجْمَاعَ الَّذِيْ سَنُّوْهُ وَاسْتَدَامُوْا عَلَيْهِ - دوسرا فرقہ اور انس بن مالکبہی
اُسی مین تھے وہ بہلا اُس اجماع کو کیونکر توڑ سکتے تھے جو ابتدائے زمانہ وفات
رسولؐ سے گڑھ لیا تہا اور آج تک اُسی پر جمے ہوئے تہے اُنکی حاضری دربار ابن زیاد
مین اسی غرض سے تھے - بَقِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ اَقِلَّاءُ عَدَدًا وَلَمْ اَظْفَرْ
بِاَسْمَائِهِمْ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا غَيْرَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَعَبْدِ اللّٰهِ عَفِيْفٍ - رہے
مومنین اُنکے نام آج تک مجہے معلوم نہوئے سوائے زید بن ارقم اور عبد اللہ بن عفیف کے
فَاِنْ كَانُوْا وَكَانَتْ اَغْرَاضُهُمْ اَنْ يَحْضُرُوْا تِلْكَ النَّدْوَةَ فَعَسٰى اَنْ يَهِيْجَ
لِلْمُسْلِمِيْنَ هَيْجٌ اَوْ يَغَاضِبُوْنَ عَلٰى حَرِيْمِ نَبِيِّهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقَاتِلُوْنَ - پہر اگر
اور لوگ اہل ایمان سے حاضر تھے تو اُنکی غرض یہی تہی کہ ہم بھی چلین اُس مجمع مین اور
شاید مسلمانون کو اولاد رسول کے ساتھہ ایسی ایسی بے ادبی کے دیکھنے سے کچھہ ذرا سا
جوش آجائے اور کسی قدر شرم اور غیرت اُنکو دامنگیر ہو تو ہم بھی اُنکے ساتھ لڑنے مرنے پر
آمادہ ہون - اور آج ہی سے انتقام شروع ہوجائے فَعَسٰى اَنْ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ -
پس شاید خدائے کریم اُنکے گناہون کو بخش دے اسلئے کہ یہہ تاویل ہم نے مضطر ہوکر کی ہے
وَاِلَّا فَالظَّاهِرُ اَنَّ الْكُوْفَةَ وَاَهْلَهَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ يَصْدُقُ عَلَيْهَا قَوْلُهٗ تعـ
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ - ورنہ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ
اُندنون کوفہ اور اہل کوفہ مصداق اُسی آیت کے تھے جو خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اُس قریہ مین
سوائے ایک گہر مسلمان کے دوسرا گہر نپایا - وَاَمَّا مَا مَرَّ عَنْ سَيِّدِنَا السَّجَّادِ ؑ
مُخَاطِبًا لِبَعْضِهِمْ اَيُّهَا الْمَلِكُ الْغَدَّارَةُ فَهُوَ مِنْ قَبِيْلِ الْخِطَابِ بِالْمُشَافَهَةِ

لَا يَعُمُّ كُلَّهُمْ - اور وہ روایت جناب امام زین العابدینؑ سے جو اوپر گذری ہے آپ نے فرمایا اے کوفیان مکار اور بیوفا وہ ارشاد خاص اُنہین لوگون سے ہے جو حضرت کے سامنے چاپلوسی کی باتین کر رہے تھے فَاِنَّ هٰذَا الْاِمَامَ سَوْفَ يَدْعُوْ لَهُمْ بِالْخَيْرِ بَعْدَ سِنِيْنٍ عَدِيْدَةٍ لَمَّا يُجَاهِدُوْنَ وَيُقَاتِلُوْنَ مَعَ الْمُخْتَارِ جِهَادًا نُسْبَتُهُ الدِّفَاعُ لَا جِهَادُ الدَّعْوَةِ - اسلئے کہ یہی کوفہ کے ہزارون لوگ ایسے ہین کہ چند سال کے بعد امام چہارمؑ انکے حق مین دعائے خیر فرمائینگے جب یہہ لوگ ہمراہ مختار کے دشمنان اہلبیت سے لڑینگے اور یہہ جہاد ہمارے نزدیک جہاد دفاع ہے جس مین اِذن امامِ وقت شرط نہین ہے جہاد دعوت نہین ہے چنانچہ ہم اس کو باب حالات مختار مین بیان کرینگے انشاء اللہ وَبِالْجُمْلَةِ فَلَمَّا اَنَّ مَرَاتِبَ الْاِخْلَاصِ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ مُتَفَاوِتَةٌ وَلَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا - خلاصہ مطلب ہمارا اب یہہ ہے اور اسی بیان کے واسطے یہہ باب لکھا ہے کہ جس طرح سے خدا کی وحدانیت پر ایمان لانا اور خالص موحد خداپرست ہونا اس کے درجہ مختلف ہین اور کسی شخص کو تکلیف خدا اُس کی برداشت سے زاید کی نہین دیتا ہے اور جس قدر جس سے تحمل ہو سکے اُسی کی اُسکو تکلیف ہے كَذٰلِكَ التَّصْدِيْقُ بِالنَّبِيِّ وَمَوَدَّةُ الْقُرْبٰى اَيْضًا لَهُ مَدَارِجُ وَمَقَامَاتٌ يَخْتَصُّ بِهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا - اسی طرح تصدیق نبوت محمد صلعم اور اُنکے اہلبیت سے دوستی کرنے کے بھی مدارج مختلف ہین - حَتّٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَسَّنَ فِعْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِيْ سَبِّهِ اِيَّاهُ بِاَمْرِ مُشْرِكِيْ قُرَيْشٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَسُبَّهُ بِصَمِيْمِ قَلْبِهِ - تا اینکہ جناب رسولؐ خدا نے عمار یاسر کے فعل کو اچھا ارشاد فرمایا جب اُنہون نے مشرکین قریش کے حکم سے جناب رسول کو برا کہا تھا اسلئے کہ عقیدہ عمار کا ویسا نہ تھا - وَاَجَازَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَؑ اَنَّ الدَّعِيَّ ابْنَ الدَّعِيِّ لَيَدْعُوْكُمْ اِلٰى اَنْ تَسُبُّوْنِيْ وَتَبَرَّؤُا مِنِّيْ اَمَّا السَّبُّ فَافْعَلُوْا وَاحْفَظُوْا بِذٰلِكَ اَنْفُسَكُمْ عَنِ الْهَلَاكِ وَاَمَّا التَّبَرِّيْ فَلَا تَفْعَلُوْهُ رَوَاهُ الدَّرْبَنْدِيْ رح - جناب امیرؑ نے فرمایا کہ معاویہ تم لوگون کو بلا کر مجھے بُرا کہنے اور مجھ سے بیزار ہوجانے کی تکلیف دیگا بُرا کہنے کی اجازت ہے اپنی جان بچاؤ اور

بیزاری دل سے یہہ نکرنا - فَالْحُضَّارُ فِی ذٰلِکَ الْمَشْهَدِ اِذَا رَأَوْا وَسَمِعُوْا مَا جَرٰی
عَلٰی اَهْلِبَیْتِ الرَّسُوْلِ وَلَمْ یَرُدُّوْا عَلَی الظَّلَمَةِ وَسَکَتُوْا فَلَمْ یَکُنْ فِعْلُهُمْ هٰذَا اَرْدٰی
مِمَّا فَعَلَهٗ عَمَّارٌ رض - پس جو لوگ دربار ابن زیاد مین حاضر تھے اور دل سے دوستدار
اہلبیت بھی تھے جو کچھ اُنہون نے دیکھا اور جو کلمات جگر خراش سنے اور ظالمین کی کلام
کو رد نہین کیا اور چپ رہے اُنکا سکوت اُس سے زیادہ تو نہوگا جو کہ حضرت عمار نے کیا
تھا وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنَّهُمْ کَانُوْا فِی اَدْنَی الْمَرَاتِبِ مِنَ الْاِیْمَانِ - اور کم سے کم
یہہ ہے کہ ادنے مرتبہ ایمان پر ہونگے اگر تقیہ نکرنے سے تہوڑا سا ضرر انکو پہونچتا - اَمَّا
زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَلِکَوْنِهٖ هِمًّا کَبِیْرًا یُتَوَهَّمُ اَنَّهٗ قَدْ زَالَ عَقْلُهٗ اِجْتَرٰی عَلٰی مَنْعِ
ابْنِ زِیَادٍ - لیکن زید بن ارقم چونکہ بہت ہی بوڈھے تھے اور گمان بہی تہا کہ عقل انکی زایل
ہوگئی ہے انکو البتہ ابن زیاد کے منع کرنے پر جرات ہوئی فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِیَادٍ بَعْدَ بُکَاۤئِہٖ
اَبْکَی اللّٰهُ عَیْنَیْکَ لَوْلَا اَنَّکَ شَیْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُکَ لَضَرَبْتُ عُنُقَکَ
آخر بن زیاد نے بہی بعد رونے زید بن ارقم کے بہی تو کہا خدا تیری دونون آنکھون کو
رولائے اگر یہہ بات نہوتی کہ تو بوڑھا ہے تیری عقل پلٹ گئی ہے یعنی جاتی رہی ہے
ضرور مین تیری گردن مارتا - فَلَمَّا خَرَجَ وَهُوَ بَاکِی الْعَیْنَیْنِ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ عَبْدٌ
مَلَکَ حُرًّا اَنْتُمْ یَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ عَبِیْدٌ بَعْدَ الْیَوْمِ جب دربار سے نکلے رو رہے
تھے اور آخری کلام انکا یہہ تہا کہ غلام کمینہ آج حُر اور آزاد قوم کا مالک بن رہا ہے - اے
گروہ عرب تم آج کے روز کے بعد سے سب غلام بنی اُمیہ ہوکر رہوگے - قَتَلْتُمُ ابْنَ فَاطِمَةَ
وَاَمَّرْتُمُ ابْنَ مَرْجَانَةَ حَتّٰی یَقْتُلَ خِیَارَکُمْ وَیَسْتَعْبِدَ اَحْرَارَکُمْ رَضِیْتُمْ
بِالذُّلِّ فَبُعْدًا لِمَنْ رَضِیَ - فرزند فاطمہ کو تم نے قتل کیا اور پسر مرجانہ کو اپنا امیر گردانا
اور ایسے اُس کے مطیع ہوئے کہ نیک اور پسندیدہ بندگان خدا کو قتل کر رہا ہے اور آزاد
آدمیون کو غلام بنا رہا ہے اپنی رسوائی پر تم راضی ہوئے دُوری رحمتِ خدا سے اُس کو
ہو جو ایسی باتون پر راضی ہوا - ثُمَّ لَمْ اَدْرِ اِلٰی مَا صَارَ وَاِلٰی اَیْنَ سَارَ -
پہر اس کے بعد مجھے معلوم نہوا کہ اُنکا کیا حال ہوا مر گئے یا مارے گئے اور کدہر چلے گئے رحمہ اللہ

وَهٰذَا الرَّجُلُ هُوَ اَوَّلُ مَنْ تَرَكَ التَّقِیَّةَ وَكَافَحَ بِلِسَانِهٖ اَهْلَبَیْتَ رَسُوْلِهٖ۔
بعد واقعہ شہادت کے یہہ پہلے بزرگ ہین جنہون نے تقیہ چھوڑ کر زبانی گفتگو مین اپنی
جان پر کھیل گئے اپنے نبی کے اہلبیت کی ثناخوانی مین وَعَصَمَهُ مِنَ الْقَتْلِ كِبَرُ سِنِّهٖ
عَلٰی بَادِیِ النَّظَرِ اور بنظر ظاہری عقل کے لئے قتل ہو جانے سے اُنکی عمر کے زیادہ
ہونے نے روکا۔ وَاَمَّا عَلٰی دَقِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ مَرْزُوْقًا بِالشَّهَادَةِ فَلِذَا لَمْ
یَنْطَلِقْ لِسَانُهٗ كَمَا انْطَلَقَ لِسَانُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَفِیْفٍ۔ اور بنظر دقیق تو یہی معلوم
ہوتا ہے کہ شہادت انکے نصیب مین نہ تھی اسی وجہ سے انکی زبان بدگوئی ابن زیاد
مین زیادہ نہ چلی جیسے کہ زبان عبد اللہ بن عفیف کی چلی تھی حالانکہ دونون پیر فرتوت
تھے وَاِنَّمَا الْمَعْرُوْفُ بِقَدْرِ الْمَعْرِفَةِ وَلِكُلِّ امْرَءٍ مَا نَوٰی۔ اور سچ تو یہہ ہے
کہ جس قدر معرفت حق کی ہوتی ہے اُسی قدر آدمی عمل نیک بھی کرتا ہے اور جو نیت آدمی
کی ہو اُسی کی اُس کو جزا ملتی ہے۔ وَلَوْ لَا خَوْفُ التَّقِیَّةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِیْنَ
كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ لَقُلْتُ فِیْ مَسْئَلَةِ حُبِّ اَهْلِ الْبَیْتِ مَا قُلْتُهٗ اور اگر مجھے خوف علماے
دین فقہا اور متکلمین کا مانع نہوتا مسئلہ محبت اہلبیت علیہم السلام مین اسوقت کہتا جو کچھ
کہتا فَقَلْبِیْ مُتَوَجِّعٌ وَصَدْرِیْ مُنْشَقٌّ وَكَبِدِیْ مُفَتَّتٌ وَكَذَا اَرٰی بِعَیْنِ الْقَلْبِ
سَیِّدِیْ وَاِمَامِیْ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ اَنَّهٗ وَاقِفٌ مَوْقِفَ الذُّلِّ هٰكَذَا وَعَمَّاتُهٗ
وَاَخَوَاتُهٗ بَارِزَاتُ الْوُجُوْهِ مُكَشَّفَاتُ السُّتُوْرِ۔ میرا دل دھڑک رہا ہے سینہ شق
ہو کر پھٹا جاتا ہے جگر کے ٹکڑے ہوئے جاتے ہین دل کی آنکھ سے دیکھہ رہا ہون ہائے ہائے
میرے سردار امام زین العابدین کیسے خواری کے مقام پر کھڑے ہوئے ہین پھوپھیان اور
بہنین اُنکی دربار عام مین بے پردہ جکڑی ہوئی ہین۔ بَعْضُهُنَّ مُتَوَرِّمَةٌ خَدَّیْهَا
لِكَثْرَةِ اللَّطْمِ مِنْ عَدُوِّهَا۔ کسی پیاری دختر کے رخسارے سوجے ہوئے ہین
اسلیئے کہ دشمن بیدین نے طمانچے مارے ہین۔ وَبَعْضُهُنَّ مُسْوَدَّةُ الظَّهْرِ دَامِیَةُ
الْاُذُنَیْنِ کسی بی بی کی پشت مبارک پر سیاہ نیل پڑ گئے ہین اور دونون کانون سے
خون بہ کر سوکھ گیا ہے گوشوارہ اُتارنے کے سبب سے وَابْنُ زِیَادٍ یَضْرِبُ بِقَضِیْبِهٖ

مَوْضِعًا يُقَبِّلُهُ رَسُوْلُنَا ، وَيَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا - اور ابن زیاد اُس جگہ
چھڑی رکھے ہوئے ہے جس کو ہمارے نبیؐ چومتے تھے اور کہتا ہے کہ ایسا خوبصورت تو مین نے
کوئی آدمی نہین دیکھا - وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَقُوْلُ مُسْتَهْزِءًا عِنْدِيْ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ
اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ كَمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ - اور انس بن مالک براہ استہزا
میرے گمان مین کہہ رہا ہے آگاہ ہو ابن زیاد کہ حسینؑ جملہ اہلبیت مین زیادہ تر مشابہ
رسولؐ خدا کے تھے دیکھو صحیح ترمذی کو - وَالْمُسْلِمُوْنَ بِمَنْظَرٍ وَّبِمَسْمَعٍ ، لَا مُنْكِرٌ مِّنْهُمْ
وَلَا مُتَفَجِّعٌ - اِن مظالم کو مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہین اور جو سخت کلامی
ابن زیاد کی ہے اور جو تعریض انس کر رہا ہے سب گوش سُن رہے ہین نہ کوئی مسلمان ان
افعال قبیحہ پر انکار اور رد کرتا ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ ان بیچارون کے حال پر درد مند
ہوکر رو اُٹھے سواے زید بن ارقم کے ، يَا اَيُّهَا الْمُوَالُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ
حَضَرْتُ ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ لَمْ اَكُنْ اَتَمَالَكُ نَفْسِيْ - اے دوستداران رسولؐ خدا
اگر مین وہان حاضر ہوتا ہرگز ہرگز مجھ سے ضبط نہو سکتا - فَاِمَّا كُنْتُ قَدْ قَتَلْتُ ابْنَ
مَرْجَانَةَ اَوْ قَتَلْتُ نَفْسِيْ بِيَدِيْ اِنْ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰى قَتْلِهٖ - یا تو مین ابن زیاد کو
قتل کرتا اور اگر یہ نہو سکتا تو اپنے آپکو ہلاک کر دیتا - وَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ تعالیٰ
يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا - اور شاید یہی مراد ہے اور یہی مطلب ہے
جو خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کاش مین بھی اُن حضرات کے ہمراہ ہوتا تو اپنی بڑی مراد پر
پہنچ جاتا - وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَسْتَدِلُّوْنَ بِهٖ عَنْ فِعْلِ ذٰلِكَ كَمَا لَمْ يَمْنَعْ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَفِيْفٍ - اور مجھے اُن دلائل ظنی کا سوچنا ابن زیاد کے قتل سے خواہ
اپنی جان اُن حضرات پر نثار کرنے سے کبھی منع نہ کرتا - وَلَمْ يَنْضَجِرُوْا بِفِعْلِيْ هٰذَا كَمَا
لَمْ يَنْضَجِرُوْا عَمَّا فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ - اور مجھے یقین ہے کہ میرے امام حاضر بلکہ سائر ائمہ
کبھی میرے اس فعل سے رنجیدہ خاطر نہوتے جس طرح کہ عبد اللہ بن عفیف کے شہید ہوجانے
سے ناراض نہوئے - وَكَفَانَا فِيْ صِحَّةِ ذٰلِكَ مَا فَعَلَهٗ اَصْحَابُ الْحُسَيْنِ فَاِنَّهُمْ مَعَ
كَوْنِهِمْ مَاْذُوْنِيْنَ بِحِفْظِ نُفُوْسِهِمْ وَدِمَائِهِمْ رَضُوْا بِاَنْ يُقْتَلُوْا وَيُسْتَشْهَدُوْا

اور ہم کو اس فعل کے کرنے کی صحت اسی سے معلوم ہوتی ہے کہ اصحاب امام حسین علیہ السلام سے زیادہ کون حالت خوف اور تقیہ مین ہو سکتا ہے اور باوجودیکہ امام نے اُنکو اجازت بھی دی تھی کہ تم چلے جاؤ اور اپنی جان کی حفاظت کرو مگر وہ بزرگ اسی پر راضی رہے کہ ہم شہید ہو جائین اور ساتھ امام مظلوم کا نہ چھوڑا +

باب دوازدھم

اہل بیت کا کوفہ مین قید ہونا پھر دیار بدیار پھرائے جانا اس کے مصالح اور منافع مین تین اغراض اہم کا بیان

إِنَّ الذُّلَّ وَالْعِزَّ وَالْأَسْرَ أُمُورٌ اِعْتِبَارِيَّةٌ وَكَذٰلِكَ السَّتْرُ وَالْهَتْكُ أَيْضًا تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْأَشْخَاصِ وَالْأَزْمِنَةِ وَالْأَمْكِنَةِ - ذلت اور عزت اور قید ہونا اور اسی طرح پردہ اور بے پردگی یہہ سب امور اعتباری ہین جن مین بنظر اشخاص اور زمانہ اور جگہ کے اختلاف ہوتا ہے یعنی بہ نسبت ہر ملک اور ہر وقت کے وَالْأُمُورُ الْاِعْتِبَارِيَّةُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهَا اِخْتِبَارَ عِبَادِهٖ لِمَصَالِحِ النِّظَامِ فَلَا بُدَّ مِنْ اِيْقَاعِهَا بِحَيْثُ اَنْ تَكُوْنَ اَقْرَبَ اِلَى الْاُمُوْرِ الْحَقِيْقِيَّةِ - اور امور اعتباری سے جب خدا اپنے بندون کا امتحان لینا چاہے بنظر مصلحت انتظام دینی یا دنیوی ضرور ہے کہ اُنکو اس طرح واقع کرے کہ قریب امور حقیقی کے ہو جائین وَلَا يُبْطِلُ اَثَرَهَا ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ - اور انکی اثر ذلت خواہ عزت کو یہہ اختلاف اشخاص وغیرہ باطل نہ کرسکے - وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِاَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اُمُوْرًا كَثِيْرَةً يَحْصُلُ بِهَا الْغَرَضُ الْمَطْلُوْبُ مِنْ اٰيَتِهَا ذُكِرَتْ فِيْ كُلِّ حَالٍ - اور یہہ بات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب خدائے دانا بہت سے امور اُسی قسم کے جمع کر دے جن سے عزت خواہ ذلت ہر حال مین ہر جگہ ہر شخص کی پیدا ہو جائے لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ الْاِسْتِجْمَاعُ

مُتَمِّمًا لِمَا اَرَادَهُ سُبْحَانَهُ۔ تاکہ یہہ جمع ہوجانا ایسے امور کا بہی سبب ہوجائے اس بات کے سمجہا دینے کا کہ جو ارادہ خدا نے کیا ہے وہ پورا ہوگیا ثُمَّ اَنْ کَانَ الْغَرَضُ مِنْهُ الْاِبْتِلَاءَ دُوْنَ التَّعْذِيْبِ فَيُعْرَفُ بِالْمُفَارِقَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْبَابِ الْحَادِيْ عَشَرَ۔ پہر اگر غرض خدا کی اس فعل سے امتحان خلق ہو اور عذاب دہی بندگان کی منظور نہو اُس کی شناخت اُنہین امور سے ہوگی جو ہم نے گیارھوین باب مین لکہا ہے تَاَمَّلْ يَا اَخِيْ فِيْمَا جَرٰى عَلٰى نَبِيِّنَا يُوْسُفَ فَاِنَّهُ جُرِّدَ اَوَّلًا ثُمَّ ضُرِبَ بِاللَّطْمِ وَالْوَكْزِ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي الْبِئْرِ لِيَمُوْتَ ثُمَّ اُخْرِجَ عَنْهَا وَبِيْعَ بِثَمَنٍ بَخْسٍ ثُمَّ نُسِبَ اِلَيْهِ بِالزِّنَا وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ ثُمَّ حُبِسَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ۔ اب تامل کرو اے برادران اُن واقعات مین جو ہمارے نبی حضرت یوسف ع پر گذرے ہین کہ پہلے تو وہ جناب برہنہ کیئے گئے کرتہ بہی بہائیون نے چہین لیا پہر طمانچے اور گہونسے مارے کہ جسم نازنین اُس جناب کا تمام دُکہنے لگا (یہہ زیادہ حسین ہونے کا بدلا تہا) پہر کنوئین مین دہکیل دیا کہ مرجائین پہر کوئین سے نکال کر غلام بنائے گئے اور تہوڑی قیمت پر بکے پہر معاذ اللہ کس مُنہ سے کہون زنا کی تہمت اُن پر ہوئی اُسکو بعد چند سال قید بہی رہے۔ فَقَدِ اجْتَمَعَ فِيْ ذُلِّهٖ وَهَوَانِهٖ اُمُوْرٌ يُتَصَوَّرُ كَوْنُهَا مُذِلَّةً فِيْ كُلِّ حَالَةٍ۔ حضرت کی ذلت اور خواری کی بظاہر ایسی باتین یکجا ہوئین کہ ہر طرح سے ہر حال مین اُنکی ذلت دینے مین مؤثر تہین۔ وَكَانَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّهَا صَابِرًا مُحْتَسِبًا لَا يَشْكُوْ وَلَا يَدْعُوْ عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْهُ اور وہ جناب اِن سب مصائب کے اوٹہاتے وقت صابر اور امیدوار ثواب کے خدا سے تہے نہ کبہی کسی ظالم کی شکایت کی اور نہ کسی پر بددعا فرمائی یہہ کلیجہ انبیا اور اوصیا کا ہے اور کسی کی کیا مجال ہے۔ وَاِنْ قَالَ اَيْضًا لِاِخْوَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهِمْ وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ۔ اور اگر کچہہ فرمایا بہی اپنے تشنہ خون بہائیون سے جب اُنہون نے اقرار کیا کہ ہم ضرور خطاوار ہین تو یہی فرمایا کہ اب آج تم پر کچہہ الزام نہین یا کہ آج مین تمہاری سرزنش نہین کرتا ہون خدا تمہارے اس

گناہ کو بخش دے اللہ اللہ یہہ صبر اور استقلال وَاِنَّمَا عَلِمْنَا کَوْنَہٗ؏ مِنَ الْمُصْطَفَیْنَ
الْاَخْیَارِ مَعَ ذٰلِکَ وَھُوَ اِنَّہٗ ھٰکَذَا - اور یہہ جو ہمکو عقیدہ ہے کہ حضرت یوسف؏
خاص بندہ برگزیدہ خدا تھے اور بزرگ مرتبہ تھے باوجودیکہ ایسی ایسی ذلت اُنکی قرآن
مجید مین بھی مذکور ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ اَنَّہٗ کُلَّمَا حَدَثَ عَلَیْہِ مِنَ الْحَدَثَانِ اَظْھَرَ
اللّٰہُ مَعَہٗ اَوْ بَعْدَہٗ بِزَمَانٍ یَسِیْرٍ اَمْرًا دَلَّ عَلٰی کَرَامَتِہٖ وَعِزِّہٖ - جب کوئی ظلم
تازہ اُس جناب پر گذرا ساتھہ ہی ساتھہ اُس کے خواہ اُس کے تہوڑے زمانہ کے بعد خدا نے
ایک ایسی بات ظاہر فرمائی جس سے اُنکی بزرگی اور عزت فورًا ثابت ہوگئی کَذٰلِکَ یَا اَخِیْ
مَا جَرٰی عَلٰی وُلْدِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ص وَاَھْلِبَیْتِہٖ کَمَا مَرَّ فِی الْاَبْوَابِ السَّابِقَۃِ
وَیَاْتِیْ - یہی صورت ہے اُن مصائب کی جو ہمارے نبی کی اولاد اور اہلبیت پر
گذرے ہین کہ جو بات اُنکو دشمنون نے ذلت اور خواری کی اون سے کی ساتھہ ہی ساتھہ
اُس کے قدرت نمائی خدا کی اُس کے برعکس ہوتی جاتی رہی چنانچہ گذشتہ ابواب مین
تہوڑا سا بیان ہوچکا اور ابہی بہت کچھہ باقی ہے وَاِنَّمَا دَعٰی یُوْسُفُ لِاِخْوَتِہٖ
وَلَمْ یَدْعُ الْحُسَیْنُ؏ وَاَھْلُہٗ لِاَعْدَائِھِمْ وَظَالِمِیْھِمْ بَلْ دَعَوْا عَلَیْھِمْ بِالتَّعْذِیْبِ
اِتِّبَاعًا لِجَدِّھِمْ صلعم اس مقام پر یہہ بہی ضروری بات یاد رہے کہ حضرت یوسف؏
نے جو اپنے برادران کے حق مین دعاے مغفرت فرمائی اور حضرت امام حسین؏ اور
اُنکے اہلبیت نے اپنے قاتلون اور ظالمون کو دعاے مغفرت نہ دی بلکہ بددعا فرماتے رہے
اپنے نانا کی پیروی سے اسلئے کہ اُس جناب نے ہمیشہ بددعا ان ظالمون کے حق مین فرمائی
ہے تو یہہ فعل اُن حضرات کا بے صبری پر محمول نہین ہے - لِاَنَّ اِخْوَۃَ یُوْسُفَ؏
فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْہُ غِبْطَۃً اَوْ حَسَدًا مِنْھُمْ فِی الْاُمُوْرِ الْمَنْزِلِیَّۃِ وَالتَّمَدُّنِیَّۃِ
وَھِیَ مُوَاسَاۃُ الْاٰبَاءِ بِالْبَنِیْنَ - اسلئے کہ حضرت یوسف؏ کے بہائیون نے جو
بدسلوکی آپ سے کی تہی براہ رشک یا حسد کے امور خانگی دنیاوی مین تہی اور وہ کیا تہا
کہ حضرت یعقوبؑ سب اولاد سے زیادہ حضرت یوسف؏ کو پیار کرتے تھے - وَلَمْ یَکُنْ
یُوْسُفُ حِیْنَئِذٍ نَبِیَّنَا مِنَ اللّٰہِ وَلَا مُدَّعِیًا لِنُبُوَّتِہٖ کَالْحُسَیْنِ؏ فَاِنَّہٗ کَانَ یَدَّعِیْ

اعتراض کا جواب

كَوْنُهٗ اِمَامًا وَّحُجَّةً - جس روز برادران یوسف نے یہہ قساوت کی ہے حضرت یوسفؑ نبی نہ تھے اور نہ اُنکو دعوے اپنی نبوت کا تہا مثل امام حسینؑ کے اسلیئے کہ وہ جناب تو امام تھے اور اپنی امامت اور حجتِ خدا ہونے کا دعوے باعلان فرماتے تھے فَكَانَ الْعِنَادُ مِنْهُ لِاَمْرٍ دِيْنِيٍّ وَمَعَهٗ حُجَجٌ بَيِّنَةٌ دَالَّةٌ عَلٰى صِدْقِهٖ وَكَانَ اِبْتِلَائُهٗ هٰذَا اَيْضًا مِنْ تِلْكَ الْحُجَجِ پس امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت سے دشمنی امر دین مین تہی اور ان حضرات کا مبتلا ان مصائب مین ہونا یہہ بہی انہین دلائل مین داخل ہے - جو امام حسینؑ کے پاس دلائلِ امامت تا زمانۂ حیات موجود تہین جن سے اُنکے دعوے کی صداقت ہوتی ہے - فَكَانَ تَعْذِيْبُ قَاتِلِيْهِ وَظَالِمِيْ حَقِّهٖ اَيْضًا مِنْ حُجَجِ اللّٰهِ تعٰ لِاِثْبَاتِ حَقِّهِمْ - پس قاتلان امام حسینؑ اور ظالمانِ حق محمد اور آل محمدؐ کی عذاب وہی بہی خدا کی حجت مین سے تہی تاکہ عام لوگون پر تا قیامت ثابت ہو جائے کہ وہ بزرگوار اپنے دعوے مین سچے تھے اور اُنکے قاتل اور دشمن سب جہوٹے اور بیدین تھے - فَاِنْ كَانُوْا يَدْعُوْنَ لَهُمْ بِالْخَيْرِ فَاتَ الْغَرَضُ الْمَطْلُوْبُ مِنْ اِبْتِلَائِهِمْ پہر اگر یہہ حضرات اپنے قاتلون اور ظالمون کے حق مین دُعاے خیر فرماتے اور عذاب اِلٰہی اُن پر نازل نہوتا جس غرض سے یہہ مصائب اُٹہاتے تھے کہ حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے وہ سب فوت ہوتے اور وہی شبہہ جو اور دشمنون کے معذب نہونے سے پڑ رہا تہا پہر باقی رہ جاتا - نَعَمْ يَاْتِيْكَ فِيْ تَضَاعِيْفِ الرِّوَايَاتِ اَنَّ كُلَّمَنْ كَانَ يَاْتِيْ اِلَيْهِمْ بِسُوْءٍ مِنْ لِسَانِهٖ اَوْ جَوَارِحِهٖ وَهُوَ غَيْرُ مُعَانِدٍ لِلدِّيْنِ فَكَانُوْا يَدْعُوْنَ لَهٗ بِالْخَيْرِ وَيَتَرَحَّمُوْنَ عَلَيْهِ - ہان آئندہ روایات مین اس کا بیان شافی آتا ہے کہ جو شخص اِن حضرات سے کسی قسم کی بدزبانی کرتا تہا خواہ اور کوئی ایذا اُنکو پہونچاتا تہا اور وہ فعل اسکا دینی عداوت سے نہوتا تہا خواہ ناواقف اور جاہل اُنکے مراتب سے کوئی گستاخی یا بے ادبی کرتا تہا اُس کے حق مین بعد ہدایت کے دُعاے خیر بہی فرماتے تھے اور اُسپر مہربانی بہی کرتے تہے - فَحُجَّةُ اللّٰهِ الْقَاطِعَةُ كَيْفَ يَصْدُرُ عَنْهُ اَمْرٌ يُنَافِي الْهِدَايَةَ - پس حجت خدا امام یا نبیؑ

کیونکر اُس سے ایسا امر صادر ہو سکتا ہے جو ہدایت کے خلاف ہو فَهٰذَا هُوَ السِّرُّ فِيْ
عَدَمِ كَوْنِهِمْ ؑ دَاعِيْنَ لِاَعْدَائِهِمْ بِالْخَيْرِ پس یہی راز ہے کہ وہ حضرات اپنے دشمنوں
کے حق مین دعاے خیر نہین فرماتے تھے۔ فَاِنْ حَفِظْتَ مَا تَلَوْنَا عَلَيْكَ مِنَ السِّرِّ
فَتَكُوْنُ رَادًّا لِاَكْثَرِ الشُّبُهَاتِ الَّتِيْ يُرِدُوْنَ اَعْدَائُكَ فِيْ اَمْثَالِ هٰذَا الْبَابِ
پہر اگر تم کو یاد رہا جو کچھہ ہم نے اس راز کے بارہ مین لکھا ہے انشاء اللہ اکثر شبہات
جو دشمنان دین حضرات کی نسبت بیان کرتے پہرتے ہین سب کو رد کر دینا آسانی سے
ممکن ہوگا والحمد للہ۔ وَاِنَّمَا ذَكَرْتُ مِنْ حَالَاتِ يُوْسُفَ ؑ هٰهُنَا مُلَخَّصًا
لِاَنَّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ نَبْدَأُ مِبَيَانِ مَاجَرٰے عَلٰى اٰلِ طٰهٰ وَيٰسِيْنَ مِنْ
سِجْنِ الْكُوْفَةِ اِلٰى دَمِشْقَ)۔ ہم نے مختصر مصائب حضرت یوسف ؑ کے جو اس جگہ
لکہے اسکا سبب یہہ ہے کہ اب ہم اسی جگہ سے شروع کرتے ہین اُن اُن مصائب کا
بیان جو آل طٰہٰ و یسین پر قیدخانہ کوفہ سے تا وُرود ان حضرات کے دمشق مین گذرے
وَنُبَيِّنُ مِنْ حَالَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا اَنَّهُمْ كَيْفَ كَانُوْا يَاتُوْنَ اِلَيْهِمْ بِخَيْرٍ
اَوْ بِشَرٍّ۔ ہم اب یہہ بہی بیان کرین گے کہ مسلمان لوگ کوفہ کے باہر جہان جہان
گذر حضرات کا ہوتا تہا کس طرح پیش آمد اُنکے ساتہہ کرتے تہے۔ وَنَعُوْدُ اِلٰى
شَرْحِ مَا اَجْمَلْنَاهُ فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ فَنَقُوْلُ۔ اب ہم پہر پلٹ کر شرح
اور تفصیل اُس اجمال کی کرتے ہین جو اِس باب کے سرے پر لکہہ چکے ہین۔ اور کہتے ہین
كَمَا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ جَمَعَ فِيْ قَضِيَّةِ يُوْسُفَ ؑ اُمُوْرًا كَثِيْرَةً كَذٰلِكَ جَمَعَ
فِيْ قَضِيَّةِ الْحُسَيْنِ ؑ اَيْضًا اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً حَيْثُ لَمْ يَبْقَ وَلَا وَاحِدٌ مِنَ
الْمَصَائِبِ اِلَّا وَقَدْ اَصَابَهٗ وَاَهْلَبَيْتَهٗ۔ جس طرح خدا نے حضرت یوسف ؑ کے مصائب
مین بہت سے امور کو جمع فرمایا تہا اسی طرح امام حسین اور اُنکے اہلبیت کی نسبت وہ چند
سہ چند امور از قسم مصائب جمع کر دئے حتیٰ کہ شاید کوئی مصیبت ایسی نہو جو اُن بزرگوارون
کو نہ پہنچی ہو۔ وَاَهَمُّ الْاَغْرَاضِ فِيْ ذٰلِكَ الْاِبْتِلَاءِ ثَلٰثَةٌ يَخُصُّ بِكُلِّ وَاحِدٍ
فَرِيْقٌ مِنْ ثَلٰثِ فِرَقٍ اَحَدُهَا مُمَانَدَةُ الْكِتْمَانِ بِالْاِعْلَانِ۔ اگرچہ اِن حضرات

کے مبتلاے مصائب ہونے مین بہت سے اغراض خدا کے ہین مگر تین غرضین سب سے
زیادہ ملحوظ رہی ہین اور ہر غرض سے ایک فرقہ آدمیون کا خاص ہے اور استحکام اسلام
اُن سے ہوتا ہے پہلی غرض یہہ ہے کہ جس قدر دشمنون اور ظالمون نے ظلم کرکے چہپانے
مین کوشش کی تہی اُس کے برعکس ان مصائب کا اعلان فرمایا گیا کہ اب کسی طرح چہپ
نہ سکے سو اسواسطے ہے دہوم اب اس شور وشین کی * جسمین مکر بجائین شہادت
حسینؑ کی سو یُؤیِّدُکَ فِیْ اِثْبَاتِ مَا ادَّعَیْنَاهُ اَنَّ الْهَتْکَ الَّذِیْ فَعَلُوْهُ بِالنِّسْبَۃِ
اِلٰی حَرَمِ رَسُوْلِہِمْ قَدْ کَانَ یَکْفِیْ لَہُمْ دُخُوْلُہُمْ فِی الْکُوْفَۃِ وَمُرُوْرُہُمْ
فَاقِدَاتِ السُّتُوْرِ فِیْ سِکَکِہَا - ہمارے اس دعوے کا اثبات اسی سے زیادہ ہوتا
ہے کہ مثلاً ہتک حرمت اہلبیت کی جو اون بیدینون نے کی تہی بس اسی قدر کیا کم تہی کہ
شہر کوفہ مین وہ لائے گئے اور سر بازار بے مقنعہ وچادر اونٹون پر پہرائے گئے فَلَمْ یَرْضَوْا
بِہٖ بَلْ اَدْخَلُوْہُنَّ فِیْ مَجْلِسِ ابْنِ زِیَادٍ اَیْضًا مگر اتنی بے آبرو کرنے پر وہ اشقیا
راضی نہوئے تا اینکہ دربار ابن زیاد کے مجمع مین بھی انکو لائے - ثُمَّ اَدْخَلُوْہُنَّ
فِی السِّجْنِ وَضَاقُوْا عَلَیْہِنَّ ضِیْقًا تَقْشَعِرُّ مِنْ ذِکْرِہٖ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ
رَبَّہُمْ - پہر انکو قیدخانہ مین داخل کرکے ایسی تنگی اور سختی اون حضرات پر کی جسکے
یاد کرنے سے رونگٹے بدن کے کہڑے ہوتے ہین خداترس لوگون کے - ثُمَّ کَانَ یَکْفِیْ
لَہُمْ اَنْ یُرْسِلُوْہُمْ اِلٰی یَزِیْدَ مِنْ حَیْثُ یَخْفٰی مُرُوْرُہُمْ - پہر قیدخانہ سے
اُنکو نکال کر یزید کے پاس اس طرح بہی روانہ کرسکتے تھے کہ اُنکی روانگی اثناے راہ مین
کسی پر ظاہر نہوتی - لٰکِنَّ اللّٰہَ یُرِیْدُ اِظْہَارَ فَضْلِہِمْ وَاِثْبَاتَ کَوْنِہِمْ مُحِقِّیْنَ
فَبَدَا لَہُمْ اَنْ یَشْہَرُوْہُمْ اَیْضًا - مگر خدا کو یہہ منظور تہا کہ انکی حقیت اور بزرگی سب پر
ظاہر ہو لہذا اُن ملعونون کی رائے یہہ ہوئی کہ دیار بدیار یہہ لوگ پہراتے ہوئے یزید کے
پاس پہنچے - فَکُلَّمَا ظَنُّوْہُ فِیْ اِشَاعَۃِ الذُّلِّ وَالْہَوَانِ کَانَ یَزِیْدُ فِیْ فَضْلِہِنَّ
بِظُہُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ وَیُعْلِنُ کُلَّمَا کَتَمُوْہُ مِنَ الْمَظَالِمِ - پس جو جو اُنکے گمان مین ان
حضرات کی ذلت کے اظہار اور اشتہار مین آتا گیا اور کرتے رہے وہی امور بسبب ظہور معجزات

اور کرامات کے اُنکی بزرگی بہی ثابت کرتے تہے اور جس قدر ظلم ان پر گذرے اور چہپائے گئے تھے اُنکی بہی صداقت ہوگئی - وَذَالِكَ غَرَضٌ قَدِ اسْتَوْفَيْنَا ذِكْرَهُ فِيْ اَبْوَابٍ شَتّٰى اور یہہ پہلی غرض تو ایسی ہے کہ اس کا پورا بیان ہمنے چند باب مین کردیا ہے - وَالثَّانِيْ مِنَ الْاَغْرَاضِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى ہے - اور دوسری

دوسری غرض

غرض اِن مصائب کے اُٹھانے اور اعلان کرانے سے خدا کے متعلق اون لوگون سے تھی جو مُسلمان نہ تھے جیسے یہود اور نصارے وَغَيْرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَلْمِزُوْنَ بِنَا اَنَّ دِيْنَ الْاِسْلَامِ اِنَّمَا هُوَ حِيْلَةٌ لِجَلْبِ الْمَنَافِعِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاِمْرَةِ لَيْسَتْ فِيْهِ نُوْرَانِيَّةٌ اَصْلًا - اس لئے کہ یہہ کل فرقہ ہم لوگون کو ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دین اسلام فقط ایک حیلہ ہے سلطنت اور خلافت لینے کا اور لوٹ مار کرکے ملک لینے کا ذریعہ کرلیا ہے کوئی نورانی بات جس سے خدا شناسی پیدا ہو اسمین نہین ہے - وَلَقَدْ صَدَّقَ ظَنَّهُمْ مَا وَقَعَ فِي الْخِلَافَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ مِنَ الْحُرُوْبِ وَالْغَنَائِمِ وَمُبَاهَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ بِهَا خَاصَّةً اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا - اور یہہ گمان یہود اور نصارے کا اور بھی پختہ ہوگیا تہا اور اس کی تصدیق اون امور سے بہی ہوتی ہے جو فتوحات اور غنائم کہ پہلی خلافت اور خاص کر دوسری اور کچھ تیسری مین ہوئی تہین اور عام گروہ مسلمانان اونہین فتوحات پر آج تک فخر اور مباہات کررہے ہین وَيَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ الْاِسْلَامَ اِنَّمَا هُوَ قَتْلٌ وَاَسْرٌ وَهَتْكٌ وَتَحْصِيْلُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةٍ لَا وَاللّٰهِ فَلَيْسَ الْاِسْلَامُ هُوَ هٰذَا - اور عام مسلمانون کو آج بہی یہی عقیدہ ہے کہ اسلام کیا ہے کافرون کو پکڑ پکڑ کر قتل کرنا لوٹنا گھسوٹنا قیدی بنانا بے پردگی عورات کی کرنی بہت سی غنیمت اور لوٹ ہاتھہ آنی - مین قسم شرعی کہاکر کہتا ہون کہ اسلام اسکو کبہی نہ جاننا چاہیئے - ثُمَّ لَمَّا حَدَثَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْحُرُوْبِ اُمُوْرٌ تَشَاجَرَ فِيْ جَوَازِهَا الْمُسْلِمُوْنَ اَيْضًا كَمَا بَيَّنَ فِيْ كِتَابِ جَدِّنَا الْمُسَمّٰى بِتَشْيِيْدِ الْمَطَاعِنِ - پہر انہین لڑائیون مین بعض امور ایسے بہی واقع ہوئے کہ مسلمان باخود بارہا آپسمین لڑنے مرنے پر طیار ہوئے اور اُنکے جائز اور ناجائز ہونے مین خود اہل اسلام نزاع مین واقع ہوئے چنانچہ میرے

جد امجد اعلی اللہ مقامہ کی کتاب مسمّٰی بہ تشئید المطاعن مین اس کا پورا بیان ہو چکا ہے -
فَلِذٰلِكَ رَسَخَتْ فِی اَذْهَانِ الْمُنْكِرِيْنَ لِدِيْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْاِسْلَامَ هُوَ كَمَا يَقُوْلُوْنَهُ -
اس آپس کے جھگڑے اور ایک دوسرے کی تکذیب سے اور یہی مخالفین دین محمدی کا عقیدہ جم
گیا تھا کہ ہو نہ ہو اسلام یہی لڑائی جھگڑا اسلطنت کرنے کا نام ہے وَهٰذَا ظَنُّهُمُ الْبَاطِلُ
وَاِنْ كَانَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰی جِهَادَاتِ نَبِيِّنَا اَيْضًا كَمَا تَرٰی فِیْ كَلِمَاتِهِمْ - اور یہ بدگمانی
یہود وغیرہ کی اگرچہ ہمارے نبی صلعم کے جہادون کی نسبت بھی تھے جیسا کہ انکے اقوال دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے لٰكِنَّهُ كَانَ يَدْفَعُهُ بِظُهُوْرِ الْكَرَامَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ - مگر
جناب رسول خدا ص انکی اس بدگمانی کو اپنے معجزات اور کرامات سے دفع کر دیتے تھے اور
ایسے امور واقع فرماتے تھے کہ جس سے کفار کو چارہ ہوتا تھا کہ انکو موید من اللہ زمانین
وَلِذٰلِكَ شَرَطَ عَلَيْنَا فِیْ جِهَادِ الدَّعْوَةِ حُضُوْرَ الْاِمَامِ الْمُعْجِزِ فَاِنَّهُ يَدْفَعُ
كُلَّ شُبْهَةٍ تَعْرِضُ فِیْ مِثْلِ تِلْكَ الْحَالَاتِ - اسی مصلحت سے ہمارے نبی نے شرط
ضروری فرمادی کہ ہم اگر جہاد دعوت اسلام کرین تو اُسی وقت کرین کہ امام معصومؑ معجز
نما موجود ہون اور ہم کو اجازت بھی دین تاکہ اگر کوئی شبہہ جہاد کے امور اور لوازم مین
کفار کو خواہ خود مسلمانون کو پڑے اُسکا پورا پورا دفع امام برحق کر دین - وَلَمَّا كَانَ جَدُّ
الْحُسَيْنِ وَاَبُوْهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَظْهَرَا كَوْنَهُمَا مِنْ حُجَجِ اللّٰهِ فِی الْمُدَاهَنَةِ وَالْبَطْشِ
اور چونکہ جد نامدار امام حسین کے اور پدر بزرگوار آپ کے دونون حضرات نے اپنا حجتِ خدا
ہونا ثابت کر دیا تھا صلح اور جنگ دونون حالتون مین - وَقَدْ صَارَا اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ وَ
رَيْحَانِهِ اور دونون بزرگ جوار رحمتِ الٰہی کو تشریف لے گئے - وَحَدَثَ فِی الْاِسْلَامِ
حَدَثٌ كَمَا تَعْلَمُ وَاَعْظَمُ الْحَوَادِثِ هُوَ مَا ذَكَرْتُهُ مِنْ تِلْكَ الظُّنُوْنِ - اور دین
اسلام مین جو جو حادثہ پڑ گئے تھے وہ معلوم ہین سب سے بڑا شبہہ یہی ہے کہ یہود اور دیگر
مذاہب کو ایسے ایسے گمانِ بد ہمارے دین کی نسبت قوی ہو گئے تھے - فَاقْتَضَتِ الْحِكْمَةُ
الْاِلٰهِيَّةُ اَنْ يُؤَيَّدَ هٰذَا الدِّيْنُ فِیْ حَالِ كَوْنِ اَحَدٍ مِنَ الْهُدَاةِ مَغْلُوْبًا مَقْهُوْرًا
پس بنظر دفع اسی طعن اور شبہہ کے خدا کی حکمت اسکی مقتضی ہوئی کہ ایک ہادی اور راہنما

دین اسلام کا فقط مغلوب اور مظلوم ہوکر دین اسلام کی حقیت اور نورانیت کو ثابت
کرے وَتَكُونَ تَحَمُّلُ تِلْكَ الْمَظَالِمِ ذَرِيعَةً لَهُ فِي صُدُورِ الْمُعْجِزَاتِ وَخَوَارِقِ
الْعَادَاتِ - اور یہی ظلم اور ستم جو اس ہادی برحق برگزیدین اُنکا تحمل کرنا اُنکی معجز نمائی
کا ذریعہ ہون وَيُؤْمِنُ بِهِ وَبِنُبُوَّةِ جَدِّهِ الْمُنْكِرُونَ لِدِينِهِ وَيُبْطِلَ ظَنُّهُمُ الْكَاذِبَ
اُسی امام اور پیشوائے رہنما کی امامت اور اُس کے نانا محمد صلعم کی نبوت پر وہی منکرین دین
اسلام ایمان لائین اور اُنکا وہ گمان فاسد جو دین اسلام کی نسبت اوپر مذکور ہوا ہے باطل
ہوجائے وَلِهٰذَا نَقُولُ اِنَّ الْحُسَيْنَ فَدٰى نَفْسَهُ وَعِيَالَهُ لِلْاِسْلَامِ اور اسی سبب
سے ہم کہتے ہین کہ امام حسینؑ نے اپنی جان اور اپنے عیال کی اسلام پر نثار کردی - وَقَدْ
اِعْتَرَفَ بَعْضُ كُبَرَاءِ الْعُلَمَاءِ مِنَ النَّصَارٰى اَنَّ السِّبْطَ الْاَصْغَرَ لِهٰذَا النَّبِيِّ
لَوْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ نُوْرَانِيًّا - ایک بڑے عالم نصرانی نے اب تو صاف
کہدیا کہ اگر امام حسین کی شہادت نہوتی دین اسلام کی نورانیت ثابت نہوتی - وَكَيْفَ لَا يَقُولُونَ
كَذَا وَقَدْ اَثْبَتْنَا فِي الْبَابِ الرَّابِعِ وَالْخَامِسِ اَنَّهُ اُعْطِيَ حَيٰوةً اَبَدِيَّةً لِاِثْبَاتِ
دِيْنِ جَدِّهِ اِلٰى يَوْمِ رَجْعَتِهِ - اور کیونکر ایسی باتین منصف مزاج ہر مذہب کے
نکرین گے ہم نے تو باب چہارم اور پنجم مین اسی جلد کے ثابت کردیا ہے کہ امام حسینؑ کو
جلد و مین ان مصائب اوٹھانے کے زندگی جاوید خدا نے دی ہے جس روز تک پہر
دوبارہ زندہ ہوکر دنیا مین نہ آئین گے - وَالثَّالِثُ مِنَ الْاَغْرَاضِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى
مُوَالِيهِ وَشِيْعَتِهِ - اور تیسری غرض جو امام حسینؑ کی شہادت سے متعلق ہے
آپ کے دوستون اور آپ کے پیروی کرنے والون سے ہے وَهُوَ يَنْحَلُّ اِلٰى فَوَائِدَ غَيْرِ
مُتَنَاهِيَةٍ مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِمْ وَدَفْعِ الْكُرُبَاتِ عَنْهُمْ وَشِفَاءِ الْاَمْرَاضِ وَ
اِدِّخَارِ الْمَثُوْبَاتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ - اور یہہ غرض بہت سے فوائد کی طرف رجوع کرتی
ہے مثلاً قضاء حاجات اور مصیبت کا حضرت کے ذریعہ سے دُور ہوجانا بیمارون کو شفا
پانا اور ثواب ہائے بیشمار کا حضرت کی زیارت کرنے سے خواہ آپ کے مصائب پر رونے سے
ملنا - وَتَسْلِيَةِ قُلُوْبِهِمْ فِيْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ اَصَابَتْهُمْ اِذَا ذَكَرُوْا مَا جَرٰى عَلَيْهِ

وَعَلیٰ اَهْلِبَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ - اور یہہ بہی ایک بڑی غرض اُس جناب کے مبتلاے مصائب ہونے مین تھی کہ جس قدر آپکے دوست اور پیرو قیامت تک ہون گے اُنکی تسلی اور تشفی پوری پوری ہوا کریگی اگر کسی مصیبت مین گرفتار ہون گے اور ادہر حضرت کے مصائب انکو یاد آئے اپنا رنج بہول جائین گے اور آپکی مصیبت پر دردناک اور گریبان چاک ہوا کرینگے - وَلِذٰلِكَ رَضِیَ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ بِاَنْ لَا تَبْقیٰ مُصِیْبَةٌ اِلَّا وَیُبْتَلیٰ بِهَا اَهْلُهٗ وَاَقَارِبُهٗ - پہر چونکہ ہمارے نبی اپنی امت پر نہایت درجہ کے شفیق تھے ہٰذا علاوہ فائدہ شفاعت اخروی کے تسلی اور تسکین دہی امت کی غرض سے اپنی اولاد اور اہلبیت پر کل مصائب کا واقع ہونا گوارا فرمایا اس طرح سے کہ شاید کوئی مصیبت باقی نرہی ہوگی جو اُنپر نگذری ہو - ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ الْمَصَائِبُ عَلیٰ قِسْمَیْنِ اَحَدُهُمَا اُمُوْرٌ تَجْرِیْ مَجْرَی الْاُمُوْرِ الطَّبْعِیَّةِ وَالْعَادِیَّةِ وَلَیْسَ فِیْ اِیْقَاعِهَا وَاِحْدَاثِهَا فَضْلُ مُدَاخَلَةٍ لِفِعْلِ الْعِبَادِ - پہر چونکہ مصائب کی دو قسمین ہین ایک تو وہ باتین ہین جن کے واقع کرنے اور پیدا کرنے مین بندون کے افعال کو چندان مداخلت نہین ہے - كَالْمَوْتِ الطَّبْعِیِّ وَالْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالْحَوَادِثِ الْاَرْضِیَّةِ وَالسَّمَاوِیَّةِ - جیسے وہ موت آدمی کی جو مقتضاے طبیعت ہے یا تنگدستی اور فاقہ کشی خواہ زمین اور آسمان کے حادثہ لمبے بشمار فَسِلْوَتُهَا هُوَ الْاِعْتِبَارُ وَهُوَ اَیْضًا اَمْرٌ عَادِیٌّ - ایسے مصائب مین تسلی اسی سے ہوتی ہے کہ اپنے ابناے جنس کے حالات کو یاد کرکے عبرت پکڑی جائے اور یہہ عبرت بہی ہماری عادت مین داخل ہے - وَالثَّانِیْ مَالَهٗ مَزِیْدُ مَدْخَلٍ فِیْهِ لِاَفْعَالِنَا كَالْقَتْلِ وَالنَّهْبِ وَالْهَتْكِ وَالْاَسْرِ وَالسَّبِّ وَالشَّتْمِ وَغَیْرِهَا - دوسری قسم مصائب کی وہ ہے جسمین ہمارے فعل کو اُس مین زیادہ مداخلت ہے جیسے قتل کرنا لوٹ لینا پردہ دری کرنی قید کرنا بُرا کہنا گالیان دینی - وَغَیْرَ ذٰلِكَ وَالسَّلْوَةُ فِیْهَا اَیْضًا وَاِنْ تَحْصُلُ لَنَا اِذَا تَصَوَّرْنَا بَعْضَ اَقْرَانِنَا وَاَمْثَالِنَا اَنَّهُمْ اُصِیْبُوْا بِمِثْلِهَا - اور ایسے مصائب مین بہی اگرچہ ہمکو تسلی یاد آوری سے اپنے امثال اور اقران کے مصائب سے ہوجاتی ہے - لٰكِنْ اِذَا اُصِیْبَ بِهَا مَنْ هُوَ

اَعظم شَاناً وَارفع قدراً وَمنزلةً فِی الدُّنیا وَالاٰخرة بل مَن خلق اللهُ الارض وَالسَّمَاءَ لِاَجلِهِ فِی زَعمِنا ۔ مگر جب ایسی مصیبتون مین وہ شخص مبتلا کیا جائے جس کی شان بڑی ہو اور جس کا رتبہ دنیا اور دین مین بلند ہو بلکہ وہ برگزیدۂ خدا ہو جس کے واسطے خدانے زمین و آسمان ہمارے عقیدہ کے روسے پیدا کیا ہو ۔ فَکَیفَ لَایَکُونُ تَذَکُّرُنا وُقُوعَ تِلکَ المَصَائِبِ عَلَیهِ سَلوَۃً لَنَا ۔ پہر ان مصایب کی یاد آوری ایسے جناب پر کیون نہ ذریعہ ہماری تسلی کا ہوگی ضرور ہوگی ۔ فَاِذَا مَرِضَ ابنٌ لَنَا مَثَلاً وَسَنَحَ لَنَا اَن نَرحَلَ مِن بَلَدٍ اِلیٰ بَلَدٍ اِضطِرَاراً ذَکَرنَا سَیِّدَنَا وَمَولَانَا الحُسَینَ وَابنَهُ عَلِیّاً وَهُوَ یُرِیدُ العِرَاقَ وَیَخرُجُ مِن مَکَّةَ حَصَلَ لَنَا السَّلوَةُ وَفَعَلنَا مَا فَعَلَهُ الحُسَینُ تَاَسِّیاً بِهِ ۔ پہر اگر کوئی ہمارا فرزند بیمار شدید ہو اور کسی ظالم کے خوف سے مثلاً ہمکو سفر کرنا ضرور ہو اُسوقت ہم یاد کرین کہ ہمارے مظلوم امام حسینؑ کے فرزند جناب سید الساجدین بہی کیسے سخت بیمار تھے جسوقت حضور نے بخوف قتل مکہ سے عراق کا سفر کیا ہے آخر حضرت نے انکو اپنے ہمراہ لیا اور بیمار کو سفر مین کیسی شدت ہوئی نہ دوا ملی اور نہ غذا ۔ جسکے یاد کرنے سے ہمارا کلیجہ موںھ کو آتا ہے پس ہم بہی اُسی جناب کی پیروی کرین گے اور اپنے مریض پسر کو ساتھ لین گے ۔ وَاِن کَانَت لَنَا بِنتٌ مَرِیضَةٌ وَتَرَکنَاهَا فِی بَلَدِنَا وَحِیدَةً فَرِیدَةً وَحَمَلنَا کُلَّ مَن کَانَ یُمَرِّضُهَا ذَکَرنَا البِنتَ المَرِیضَةَ لِلحُسَینِ وَهِیَ الَّتِی تَرَکَهَا فِی المَدِینَةِ ۔ اور اگر کوئی ہماری لڑکی بیمار ہو اور ہم اُسکو تنہا گہر مین چہوڑ جائین اور بہرا ہوا گھر اوجاڑ کر سوائے اُس کے کوئی اور اوس کا خبر گیران وہان نرکہین سے باپ مان چہوٹے بہن چہوٹے برادر چہوٹا + اور پہر سفر مین ہم کو اُسی دختر بیمار کی مہر پدری سے یاد آئے کہ ہائے ہائے اُسپر کیسی گذرتی ہوگی کون دوا دیتا ہوگا کون غذا کہلاتا ہوگا اُسوقت ہم فاطمہ صُغرا دختر امام حسینؑ کو یاد کرین اور اُن کی تنہائی اور بیماری کی مصیبت ہمکو یاد کرنی چاہئے ۔ فَیَکُونُ تَذَکُّرُنَا ذَینِکَ الفِعلَینِ الصَّادِرَینِ عَن مَولَانَا الحُسَینِ صَارِفاً لَنَا عَنِ الجَزَعِ وَفَقدِ الصَّبرِ عَلیٰ مَصَائِبِنَا ۔ ان دونون فعل امام حسینؑ کی یاد آوری ہمکو بیقراری اور بے صبری سے اپنی

مصیبت پر منع کریگی - فَيُدْخِلُنَا ذٰلِكَ التَّاسِّيْ فِيْ زُمْرَةِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ
وَهُمُ الصَّابِرُوْنَ فِي الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ وَهٰذَا اَمْرٌ وَالتِّلْوَةُ
اَمْرٌ اٰخَرُ - اُسوقت ہم کو امام کی پیروی فورًا اوسی گروہ صالحین مین داخل کر دیگی
جن کی ثنا قرآن مین یون فرماتاہے کہ سختی اور بدحالی مین ہمارے خاص بندے صبر
کرتے ہین اور یہہ شرف اور بزرگی ہمکو جو پیروی سے اپنے امام کے حاصل ہوگا یہہ ایک
نفع ہے اور تسلی اور تشفی جو ہم کو ہوگی وہ دوسرا نفع ہے - وَالثَّوَابُ وَالْاَجْرُ الَّذِيْ
نَكْتَسِبُهُمَا مِنْ ذِكْرِ مَصَائِبِهٖ اَمْرٌ ثَالِثٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو ثواب
کثیر ہمکو یادآوری مصائب اور گریہ و بکا سے امام کی مصیبت پر ہمکو ملیگا وہ تیسرا
فائدہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ (یہہ فعل حکیم مطلق کا بخاطر ہماری نبی کے
ہے کس امت پر ایسا فضل ہوا ہے) وَاِنَّمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَ هٰذَيْنِ الْفَضْلَيْنِ
الْمُتَضَادَّيْنِ الصَّادِرَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ ع لِاَنَّ الْاِبْتِلَاءَ بِالْاُمُوْرِ الْمُتَضَادَّةِ
مِمَّا يَعْسُرُ تَحَمُّلُهٗ وَالصَّبْرُ عَلَيْهِ لِاَسْبَابٍ عَدِيْدَةٍ لَا يَسَعُ الْمَقَامُ بِذِكْرِهَا -
ہم نے مصائب امام ع مین پہلے ان دو مصیبتون کا جو ذکر کیاہے اور یہہ دونون آپسمین
ایک دوسری کی ضد ہین پس سبب تقدیم ذکر یہی ہے کہ ایسے امور جو باہمدگر ضد
ہون انمین مبتلا ہونا سخت مصیبت کا سامنا پیدا کرتاہے کہ تحمل اُس کا دشوار ہوتا
ہے اور اُس پر صبر کرنا بہت سے اسباب سے نہین ہوسکتاہے جسکا بیان ہم اس جگہ
نہین کرسکتے ہین - وَكَانَ سَيِّدُنَا الْحُسَيْنُ ع مُبْتَلًى بِاَكْثَرِ الْمُتَضَادَّاتِ - اور ہمارے
سردار امام حسین ع پر اکثر ایسے ہی مصائب گذرے ہین جو باہم ضدیت رکھتے ہتے
وَمَعَ ذٰلِكَ صَبَرَ وَاسْتَقَامَ فَهُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ فِيْ اَمْثَالِهٖ اِنَّ
الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ - باوجود
ایسے مصائب مین مبتلا ہونے کے وہ جناب صابر اور ثابت قدم رہے اور یہی
ایسے لوگ ہین جن کے حق مین خدا فرماتاہے تحقیق یہہ بات ہے کہ جن لوگون نے خدا
کو اپنا رب اور پروردگار مان لیا اور اس کے بعد ثابت قدم بھی رہے اور امتحانات

مین بوے اوترے اون پر فرشتے نازل ہوتے ہین۔ وَبِالْجُمْلَةِ فَكُلُّ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنَا وَكُلُّ مَا يُتَوَهَّمُ كَوْنُهُ مُصِيبَةً فَقَدْ جَمَعَ اللهُ فِي أَهْلِبَيْتِ نَبِيِّنَا۔ اب مختصر یہہ ہے کہ جو مصیبت ہم پر نازل ہوتی ہے یا جس امر کو ہم خیال کرین کہ یہہ مصیبت ہے اُن سب کو خدانے ہماری تسلّی کی غرض سے ہمارے نبیؐ کی اہلبیت مین جمع فرمادیا۔ لِتُحَلَّ بِهِمْ عُقَدُ مَكَارِهِنَا وَتُفْثَأَ بِهِمْ حَدُّ شَدَائِدِنَا۔ تاکہ ہمارے مصائب کی گرہین انہین مشکل کشا کے اولاد کی طفیل سے کہلتی رہین۔ اور ہماری سختیون کی تیز باڑہ اُنکے وسیلہ سے کند ہوا کرے فَرِجَالُنَا وَنِسَائُنَا وَكُهُولُنَا وَشَبَابُنَا بَلْ صِغَارُنَا الْمُرْتَضِعِينَ مِنْ ثَدْيِ أُمَّهَاتِهِمْ كَعَبْدِ اللهِ الرَّضِيعِ رُوحِي لَهُ الْفِدَا كُلُّ مَنْ يَبْتَلِي بِمُصِيبَةٍ فَبِإِزَائِهَا مُصِيبَةُ الْحُسَيْنِ عَ حَاضِرَةُ التَّصَوُّرِ۔ اب ہمارے مرد اور ہماری عورات اور ادھیڑ اور جوان بلکہ چھوٹے شیرخوار بچے جیسے علی اصغر (ہماری جان اُس پہ سے پر فدا ہوجائے) الغرض جس پر کوئی مصیبت پڑے اُس کے مقابل امام حسینؑ کی ایک مصیبت فوراً ہمارے تصور مین آجاتی ہے۔ وَنَكْشِفُ لَكَ هٰهُنَا سِرًّا لَطِيفًا فِي غَايَةِ الدِّقَّةِ وَالْغُمُوضِ۔ اس مقام پر ایک نہایت باریک رمز ہم ظاہر کرتے ہین جسکی باریکی اور سربستگی درجۂ انتہا پر ہے۔ وَهُوَ أَنَّ نَبِيَّنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ لَمَّا كَانَ خَتَمَ اللهُ بِهِ النُّبُوَّةَ وَلَا يَأْتِي بَعْدَهُ نَبِيٌّ آخَرُ وَيَبْقَى أُمَّتُهُ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ۔ وہ راز یہہ ہے کہ ہمارے نبی محمد صلعم چونکہ آخری پیغمبر ہین اب کوئی نبی ان کے بعد اس دنیا مین نہ آئیگا اور آپکی امت تا قیامت باقی رہے گی۔ وَالْأَزْمِنَةُ الْمُتَطَاوِلَةُ يَتَجَدَّدُ فِيهَا أُمُورٌ جَدِيدَةٌ لَا يَنْقَطِعُ تَجَدُّدُهَا۔ اور زمانہ ہائے دراز مین ہر قسم کے جدید امور پیدا ہوتے رہتے ہین۔ فَتَتَجَدَّدُ حَاجَاتُنَا إِلَيْهَا أَيْضًا فَيَجِبُ لَنَا مِنْ أَسْبَابٍ وَأُمُورٍ كَافِلَةٍ لِمُهِمَّاتِنَا۔ اب ہماری حاجتین بہی ہمیشہ نئی نئی پیدا ہوتی جائین گی۔ اب ہمارے واسطے لازم ہے کہ ہمارا پروردگار ایسے امور فراہم کرتا رہے جو ہماری جدید حاجات کی کارروائی مین کارآمد ہون۔

فالهادي لنا يجب ان يكون جامعا لكل ما نحتاج اليه من العلم والعمل - اب
ہمارا ہادی اور راہ نما بہی ایسا ہونا ضرور ہے کہ ہماری حاجت روائی کے جملہ ساز و سامان اُسکے
پاس موجود ہون علم بہی اُسکو پورا ہو اور عمل بہی اُسکا ہر طرح سے کامل ہو ومنجملة الاعمال
تحمل المصائب والصبر على الاذى ومجانبة الشكوى في عموم البلوى -
اور اعمال مین سے یہہ بہی ایک بڑا سخت عمل ہے کہ وہ ہادی مصائب مین تحمل کرے اور ایذا ہاے
جسمانی اور روحانی پر صابر رہے اور شکوہ سے کبہی زبان اُس کی آشنا نہ ہو گو تمام مصائب
اُس کے اوپر گذر جائین - وكان الابتلاء ببعض تلك المصائب ينافي شان النبوة
المطلقة فاختار الله سبطه واهل بيته حاملا لذالك الخطب الجليل - اور بعض
مصائب مین مبتلا ہونا ہمارے نبی کی شان نبوت کے خلاف تہا اسیواسطے خدا نے اُن کے
چہوٹے فرزند اور اُنکے اہلبیت کو اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز کیا - فكما ان اجتماع المصائب
باجمعها في شخص واحد لا يتصور الا بفعل الهي كذلك الصبر عليها و
الاستقامة ايضا لا يمكن الا ممن اجتباه الله وجعله من خواص عباده
پہر جس طرح تمام مصیبتون کا ایک شخص مین جمع ہو جانا کبہی عقل مین نہین آتا ہے بدون اس کے
کہ خدا ایسا موقع پیدا کرے کہ ہر قسم کی مصیبت جمع ہو جائے اسی طرح انکا بار اوٹہانا اور
اُنکی برداشت کرنی یہہ بہی بدون اس کے نہین ہو سکتی ہے کہ وہ شخص برگزیدہ بندگان خدا
سے ہو اور خاص بندۂ الٰہی ہو فاجتماعها امر معجز والتحمل عليها ايضا امر معجز
آخر - بس جس طرح سے اتنی مصیبتون کا یکجا ہو جانا عقل کو عاجز کرتا ہے اوسی طرح
اون پر صبر کرنا بہی ایک بڑا معجزہ ہے - فان حاولنا احصاء المصائب التي ابتلي
بها آل رسول الله فذلك امر فوق الوسع - پہر اگر ہم ارادہ کرین کہ جس قدر
مصائب مین آل نبی مبتلا ہوئے تھے اون سب کو شمار کرلین - یہہ بات تو ہماری طاقت سے باہر
ہے - بل ان اردنا ان نحصي ما اصابهم من الذل والخزي من يوم دخولهم الكوفة
الى يوم خروجهم عنها فهو ايضا مما يعسر بيانه - بلکہ اگر ہم اس کا ارادہ کرین کہ جس
روز سے یہہ حضرات کوفہ مین داخل ہوئے اور تا روزیکہ وہ سب کوفہ سے باہر نکلے اور روانہ دمشق

ہوئے یہہ بہی دشوار ہے کہ ہم اسکو پورا بیان کرسکین اور ہرگز ممکن ہنین ہے۔ وَلٰکِنْ نَذْکُرُ اَنَّھُمْ بَعْدَ مَا عَفَیٰ بْنُ زِیَادٍ عَنْ قَتْلِ سَیِّدِنَا السَّجَّادِ اَمَرَ بِاِدْخَالِھِمْ فِی السِّجْنِ مگر اب ہم یہہ کہتے ہین کہ جب ابن زیاد نے جناب سید الساجدین کے قتل کرنے سے درگذر کی پہر حکم دیا کہ انکو قیدخانہ مین لیجاؤ۔ وَاَمَرَ الْحُرَّاسَ بِاَنْ یُضَیِّقُوْا عَلَیْھِمْ وَاَمَرَ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ ؑ اَنْ یُطَافَ بِہٖ فِی السِّکَکِ ۔ اور نگاہبانون کو زندان کے کہا کہ قیدخانہ مین ان پر سختی زیادہ کرنا اور سر اقدس امام حسین ؑ کو کوچہ بکوچہ پہرانے کا حکم دیا۔ وَلَمْ اَظْفَرْ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا بِرِوَایَۃٍ دَالَّۃٍ عَلٰی اَنَّھُمْ لَبِثُوْا فِیْ سِجْنِ الْکُوْفَۃِ بِاَیِّ حَالَۃٍ وَکَیْفَ مَضٰی عَلَیْھِمْ تِلْکَ الْاَیَّامُ وَمَا قَدْرُ زَمَانِ مَلْبَثِھِمْ فِیْہِ۔ اور آجتک مجہے پوری تحقیق کسی روایت کے ذریعہ سے نہوئی کہ وہ حضرات کوفہ کے قیدخانہ مین کیونکر اور کس حالت سے رہے اور کیا کیا اُنپر وہان گذری اور کے روز رہے۔ وَلَا کَثِیْرَ فَائِدَۃٍ فِیْ ذٰلِکَ فَلْنَنْقُلْ مَا ھُوَ اَھَمُّ الْاَغْرَاضِ اور کچہہ زیادہ فائدہ بہی اُس کی تحقیق مین نہین ہے اب ہم کو لازم ہے کہ جو اہم اغراض ہے اُسکو بیان کرین تاکہ قوت ایمانی بڑہے۔ فقط

باب سیزدھم

بیان اون مصلحتون کا جن کی غرض سے یہہ واقعہ کربلا مین ہوا اور کوفہ کو ترجیح کیا تھی ان واقعات کے وہان ہونے مین۔

نَقُوْلُ اِنَّ مَا مَضٰی عَلٰی مَصَائِبِ آلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَاِنْ کَانَ یُمْکِنُ وُقُوْعُہٗ فِی الْمَدِیْنَۃِ وَفِیْ مَکَّۃَ وَفِیْ غَیْرِ تِلْکَ الْبِلَادِ اَیْضًا۔ ہم کہتے ہین کہ جس قدر مصائب اہلبیت رسول پر کربلا مین گذرے اگرچہ ممکن یہہ بہی تہا کہ مدینہ طیبہ یا مکہ معظمہ خواہ اور کسی مقام پر گذرتے۔ لٰکِنَّ الْاِسْتِجْمَاعَ الَّذِیْ ھُوَ اَھَمُّ الْاَغْرَاضِ لَمَا کَانَ لَمْ یَکُنْ یَحْصُلُ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْمَقَامِ کَمَا حَصَلَ ھُنَاکَ ۔ مگر یہہ جمع ہوجانا مصائب کا اور یہہ پورا اتمام حجت

کہ جنکو ہم نے باب سابق مین بطور تمہید اسی باب کے لکھا ہے جیسا کہ زمین کربلا پر اور متصل
بکوفہ اور خود کوفہ مین ہوا یہہ اور جگہ نہو سکتا - فَاِنَّ الْكُوْفَةَ كَانَ مُسْتَقَرَّ الْخِلَافَةِ عَلِيٍّ ع
وَخِلَافَتُهُ هِيَ مَحَلُّ النِّزَاعِ مِنْ بَدْوِ الْاَمْرِ - اسلئے کہ شہر کوفہ وہی دار الخلافہ علی بن
ابیطالب ع کا ہے اور خلافت جناب امیر کی اور اُنکی اولاد کی اسمین نزاع ابتدا سے چلی
آرہی ہے - فَالْبَلَدُ الَّذِيْ يَتَّصِفُ بِذٰلِكَ الْوَصْفِ يَكُوْنُ اَرْضُهُ وَدُوْرُهُ وَ
اَبْوَابُ الدُّوْرِ وَحِيْطَانُهَا وَسُقُوْفُهَا بَلِ الْحَصٰى وَالرَّمْلُ مِنْ هٰذَا الْبَلَدِ يَكُوْنُ
مُذَكِّرًا لِكُلِّ مَا يَجِبُ تَذْكِيْرُهُ - جو شہر اور اُس کے گرد و نواح کے گاؤن وغیرہ اس
وصف پر ہون یعنی وہان سلطنت ظاہری جناب امیر کی رہی ہو اُس کی زمین اور گہر اور
گہرون کے دروازے بلکہ دیوارین چہتین بلکہ سنگریزہ راہ کے اور ریگ یہہ سب یاد دہی کرتے
ہین اُن باتون کی جنکی یاد دہانی نبیؐ اور وصیؑ نبی کو اپنی امت کے واسطے واجب ہے - وَهٰذَا
اَمْرٌ وَاحِدٌ وَاَمْرٌ اٰخَرُ لَيْسَ لَنَا حَاجَةٌ اِلٰى ذِكْرِهٖ وَهُوَ اَنَّهُ لِمَ اخْتَارَ عَلِيٌّ ع
الْكُوْفَةَ كَوْنَهَا مُسْتَقَرَّ الْخِلَافَةِ - یہہ تو ایک بات ہے اور ایک بات اور بہی ہے
جسکے ذکر کی حالات جناب امام حسین ع کے ساتہہ ہم کو حاجت نہین ہے اور وہ یہہ ہے کہ
جناب امیر ع نے کیون کوفہ کو اپنا دار الخلافت قرار دیا تہا مدینہ کو چہوڑ کر جہان تین خلافتین
ہو چکی تہین - وَكَمَا اَنَّ هِجْرَةَ نَبِيِّنَا عَنْ مَكَّةَ وَاسْتِيْطَانَهُ الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَكُنْ
اِلَّا عَنْ دَوَاعِيْ وَاَسْبَابٍ كَذٰلِكَ لِعَلِيٍّ ع اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ اَسْبَابٌ كَثِيْرَةٌ -
جس طرح ہمارے نبی صلعم نے اپنا وطن مکہ معظمہ چہوڑ کر مدینہ کو وطن قرار دیا اُس کے اسباب
بہت سے تہے اسی طرح جناب امیر ع کو مدینہ چہوڑ کر شہر کوفہ مین اپنا قیام کرنا اوس کے بہی
مصالح بہت سے تہے وَيَكْفِيْ لَنَا الْاِشَارَةُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَسَيَاْتِيْ - ہمکو اشارۃً
ایک بات کہنی ضرور ہے جس کو آیندہ سطور مین لکہین گے - وَكَذٰلِكَ الْحُسَيْنُ ع
اِسْتَقَرَّ رَاْيُهُ اَوْ اَجْرَى اللّٰهُ مَشِيَّتَهُ فِيْهِ اَنْ يَخْتَارَ مَضْجَعَهُ اَرْضَ كَرْبَلَا
اسیطرح امام حسین ع کی راے جہان آراے خواہ مشیت آلہی اُنکے حق مین یہی جاری ہوئی
کہ اپنی قتلگاہ اور خوابگاہ زمین مقدس کربلا کی اختیار کرین - وَقَالَ عَلِيٌّ ع بِالنِّسْبَةِ

اِلَی الْکُوْفَۃِ کَاَنِّیْ بِکِ یَا کُوْفَۃُ تُمَدِّیْنَ مَدَّ الْاَدِیْمِ وَ تُعْرَکِیْنَ عَرْکَ الزَّلَازِلِ
جناب امیرؑ نے کوفہ کے حق مین یون ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے تیری نسبت اے کوفہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جس طرح کھال چمڑے کی کھینچ کر بڑہائی جاتی ہے اُسی طرح تیری زمین بہی کھینچی جائیگی
اور جس طرح زلزلے سے شہر اور زمین کی پامالی ہوتی ہے ویسے ہی پامالی تیری ہوگی۔ وَلَا یَخْفٰی
عَلٰی مَنْ یُطَالِعُ کُتُبَ السِّیَرِ اَنَّ الْکُوْفَۃَ لَمَّا اَظْهَرَتِ الْمَفَاسِدَ الَّتِیْ کَانَتْ
نَتَائِجَ لِمُخَالَفَۃِ الْاُمَّۃِ قَوْلَ نَبِیِّهَا فِیْ اَمْرِ الْخِلَافَۃِ لَمْ یُظْهِرْهَا بَلَدٌ اٰخَرُ۔
تاریخ اور سیر کے مطالعہ کرنے والے پر مخفی نہین ہے کہ زمین کوفہ نے جس قدر وہ فسادات
اور خرابیان ظاہر کردین جو نتیجہ تہین مخالفت قول نبیؐ کی دربارۂ امر خلافت کے اس قدر تو شاید
کسی زمین پر ظاہر نہوے ہون گے۔ فَوُقُوْعُ تِلْکَ الشَّهَادَۃِ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَهَتْکُ حَرِیْمِ
نَبِیِّنَا فِیْهَا اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ بِالنَّظَرِ اِلٰی تِلْکَ الْمَصَالِحِ۔ پس شہادت کا زمین عراق پر
واقع ہونا اور ہتک ناموس نبی اوسی زمین پر ہونی اونہین مصلحتون سے ہتی جنکو ہم جابجا
لکھ چکے ہین۔ وَاَمَّا ثَانِیًا فَنَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْکُوْفَۃِ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ
بِاَشْیَاعِ عَلِیٍّؑ دوسری بات اس جگہ پر ہم یہہ بہی کہتے ہین کہ اہالیان کوفہ اپنے کو نامزد
کرتے تھے کہ شیعیان علیؑ سے ہین۔ وَاِنْ کَانَ اَهْلُ الْیَمَنِ اَیْضًا یُعْرَفُوْنَ بِذٰلِکَ
اللَّقَبِ اگرچہ اہل یمن بہی اسی لقب سے مشہور تھے۔ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا فِیْ
وُصُوْلِ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ یُضَاهِئُوْنَ بِاَهْلِ الْکُوْفَۃِ۔ مگر پہر بہی بڑا فرق ہے اہل
یمن پر اس قدر احسانات اور ایسی پرورش خاندان امیر المومنین کی نہ ہتی جیسے کہ اہل
کوفہ کے زن اور مرد پر ہتی۔ وَهٰذَا عَلِیٌّؑ کَانَ یَحْمِلُ عَلٰی ظَهْرِهِ الْحُبُوْبَ وَالْغَلَّاتِ
اِلٰی اَرَامِلِهَا وَاَیْتَامِهَا سِرًّا مُؤْتَمِرًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ تُخْفُوْهَا فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ یہی
علی بن ابی طالبؑ ہین کہ باوجود اُس جاہ اور حشم کے راتون کو چھپ چھپ کر اپنی پشت مبارک
پر جو وغیرہ اور روٹیان لاد لاد کر کوفہ کی بیوہ اور یتیمون کے واسطے لئے پہرتے تھے بنظر
بجاآوری حکم خدا کے کہ اگر کار خیر کو چھپا کر کرو یہہ امر تمہارے حق مین نیک ہوگا۔ وَالْیَوْمَ
بَنَاتُهٗ وَاَصَاغِرُ بَنِیْهِ کَانُوْا یَمُوْتُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ مُذْ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

فِی اَرْضِ نِیْنَوٰی وَقَدْ وَرَدُوْا فِی الْکُوْفَۃِ اَیْضًا جَائِعِیْنَ عِطَاشًا۔ اور آج کا
دن ہے یا اللہ کیون زمین کوفہ کی اولٹ نہ گئی کہ اُسی علیؑ کی بیٹیان اور چھوٹے چھوٹے
لڑکے تین روز سے زمین نینوے پر مارے بھوک اور پیاس کے مرے جاتے تھے اور اب کوفہ
مین بھی پہنچ گئے ہین اور ضرور بھوکے پیاسے ہون گے۔ وَقَدْ مَرَّ فِی الْبَابِ الْحَادِی
عَشَرَ اَنَّ الْکُوْفِیَاتِ یَرْمُوْنَ اِلَیْهِمُ التَّمْرَ وَالزَّبِیْبَ عَلٰی سَبِیْلِ الصَّدَقَةِ
الْمُحَرَّمَةِ آہ صد آہ اوپر کے باب گیارھوین مین گذر چکا ہے کہ عورات کوفہ اہلبیت کی طرف
چھوہارے اور انگور خشک بطور خیرات کے پھینکتے تھے وَلَمْ یَمْضِ مَا بَیْنَ الزَّمَانَیْنِ
اَزْیَدَ مِنْ عِشْرِیْنَ سَنَةً فَهٰذَا تَقَلُّبُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ
ابھی بیس برس سے زیادہ زمانہ عروج اور سلطنت جناب امیرؑ کو نہین گذرا ہے کہ آج
یہہ نیرنگی زمانہ اُنکی اولاد کے ساتھ ہے یہہ زمانہ کا اولٹ پھیر ہے عبرت کا مقام ہے
بلکہ ہمارے ایسے جان دادہ محبت اہلبیت کا تو مر جانے کا مقام بھی ہے۔ وَاِلٰی هٰذَا
یُشِیْرُ سَیِّدُنَا السَّجَّادُ بِقَوْلِهٖ ؎ فَلَیْتَ شِعْرِیْ اِلٰی کَمْ ذَا تُجَاذِبُنَا۔ فُنُوْنُهٗ
وَتَرَانَا کَمْ نُجَاذِبُهٗ اور اسی طرف اشارہ فرماکے جناب سید الساجدینؑ فرماتے ہین
کاش ہمکو معلوم ہوجائے کہ یہہ نیرنگی ہاے زمانہ کب تک ہم سے نزاع کرتی رہیگی اور
چشم زمانہ دیکھتی رہیگی کہ ہم کب تک اُس سے مقابلہ کرین گے۔ قُلْتُ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ
یَا اَهْلَ بَیْتِ النُّبُوَّةِ اَنْتُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِصَبْرِ الْاَکَارِمِ فَغَلَبْتُمْ بِالْمُصَابَرَةِ عَلٰی
فُنُوْنِ الدَّهْرِ۔ مین کہتا ہون سلام ہو تمپر اے اہل بیت نبوت تمکو خدا نے خاص کردیا
کہ بڑے بڑے صابرون نے جو صبر کیا ہے اوس سے بھی تمہارا صبر بڑھا ہوا ہے تم ہی غالب
ہوگئے اپنے صبر اور استقامت سے زمانہ کی کجروی پر۔ کیا مجال ہے کہ زمانہ تم سے نیرنگی
کرکے تمہارے ثبات قدم مین لغزش دیکھے۔ فَاِنْ کَانَ مَا اَصَابَ بِهِ الْحُسَیْنُ وَاَهْلَبَیْتَهٗ
فِیْ غَیْرِ اَرْضِ الْکُوْفَةِ وَنَوَاحِیْهَا فَکَیْفَ یُمْکِنُ لَنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ حَقِّ سَاکِنِیْهِ مَا
نَقُوْلُهٗ فِیْهِمْ۔ پھر اگر یہہ مصائب امام حسینؑ اور اُنکی اہلبیت پر زمین کوفہ اور گرد و پیش
کوفہ کے نگذرتے کیونکر ہمکو یہہ کہنا جائز ہوتا جو کہ اب ہم کوفیان پُر دغا اور محسن کُش کی

نسبت کہنا چاہتے ہین - وَكَيْفَ يَصِحُّ مَا قَالَهُ سَيِّدُنَا السَّجَّادُ فِيهِمْ اَيُّهَا الْمَكَرَةُ الْغَدَرَةُ
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يَاتُوْا اِلَيَّ مَا اَتَيْتُمْ بِآبَائِيْ - اور کیونکر صحیح ہوتا فرمانا جناب سید الساجدین
کا اے قوم مکّار اور فریبی اب تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بھی وہی دغا کرو جو میرے باپ دادا
سے کر چکے ہو - وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنِ الْكُلِّ فَاِنَّ الْحُسَيْنَ ع كَانَ قَدْ سَقَاهُمْ وَرَوّٰى
عَطَشَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كَمَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ التَّاسِعِ عَشَرَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ
اور قطع نظر اور سب احسانات کے جو اس خاندان سے نسبت اہالیان کوفہ کے ہوئے خود
امام حسین ع نے تین مرتبہ انہین کوفیونکی پیاس بجھائی تھی نہایت شدت تشنگی مین چنانچہ
ہم نے باب انیسوین جلد اول مین اسکو لکھا ہے - فَمَعَ ذٰلِكَ اِسْتِحْقَاقِ الْمُعَاوَضَةِ
مَنَعُوْهُ وَاَهْلَهُ مِنَ الْمَاءِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ - باوجود اس استحقاق معاوضہ کے تین روز اُس
جناب کو اور اُنکے بچون تک کو پانی ندیا - كَاَنَّهُمْ عَوَّضُوا الرِّيَّاتِ الثَّلٰثَ بِمَنْعِهِمْ عَنِ الْمَاءِ
ثَلٰثَ اَيَّامٍ - گویا کہ تین مرتبہ پانی پلانے کا عوض یہی تھا کہ تین روز ان حضرات پر پانی بند
کرین افسوس ہزار افسوس وَلَا يَهُوْلَنَّكَ مَا يَتَفَوَّهُ بِهِ النَّوَاصِبُ اللِّئَامُ اَنَّ
الْحُسَيْنَ ع ذَاقَ بَانَاقَ بِاَيْدِيْ شِيْعَتِهِ وَمَوَالِيْهِ - اور تم کو اے گروہ مومنین
کچھ دل مین خطرہ اِس کا نگذرے اور کچھ ذرا بھی اس سے رنجیدہ نہ ہو جو دشمنان اہلبیت
کہتے ہین کہ امام حسین ع کو جو کچھ ایذا پہنچی اُنکے شیعہ اور دوستدارون سے یعنی اہل کوفہ سے
پہنچی - لِاَنَّ الْحُبَّ وَالْبُغْضَ وَالْاِيْمَانَ وَالْكُفْرَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُتَغَيِّرَةِ بِالْآنَاتِ
فَيُمْسِي الْمَرْءُ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا - اسلئے کہ دوستی اور دشمنی اور ایمان اور کفر ایسے
جھٹ پٹ بدلنے والی باتین ہین کہ آناً فاناً انمین تغیّر ہو جاتا ہے شام کو آدمی مومن تھا اور
صبح کو کافر ہو جاتا ہے - وَاِنَّمَا يُسْتَدَلُّ عَلَيْهِمَا بِالْاَفْعَالِ الصَّادِرَةِ عَنَّا - کسی کے
دوست اور دشمن ہونے پر یا اُس کے مومن اور کافر ہونے پر اُنہین افعال سے استدلال کیا جاتا ہے
جو ہم سے صادر ہوتے ہین وَالْكُوْفِيُّوْنَ مُذْ نَكَثُوا الْبَيْعَةَ وَفَعَلُوْا مَا فَعَلُوْهُ بِمُسْلِمِ
بْنِ عَقِيْلٍ ثُمَّ مَا فَعَلُوْهُ بِالْحُسَيْنِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ فَصَارُوْا كُفَّارًا مُرْتَدِّيْنَ
عَنْ دِيْنِهِمْ - اور کوفہ کے لوگون نے جسدن سے بیعت حضرت کی توڑ ڈالی اور حضرت مسلم کے ساتھ

بدسلوکی اور بیرحمی کی پہر اوس کے بعد خود امام حسینؑ سے جیسی پیش آمد کی ابتک وہ دین سے پہر گئے نہ شیعہ رہے اور نہ دوست وَاِنْ حَاجَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ اِنَّ قَتْلَ اَوْلَادِ النَّبِيِّ اِنَّمَا ارْتَكَبَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَمَا يُجِيْبُوْنَهُمْ عَنْ ذَالِكَ فَهُوَ جَوَابُنَا عَنْ ذَلِكَ لِلْاِيْرَادِ مُعَارَضَةً۔ اور اگر عام مسلمانون پر کوئی یہودی یا نصرانی وغیرہ یون معترض ہو کہ قتل اولاد نبی کا مسلمانون نے کیا ہے لہذا دین اسلام بُرا ہے اس کے جواب مین عام مسلمان جو کچھ یہود اور نصارے کو جواب دینگے وہی جواب بطور معارضہ ہم نواصب کو شیعیان کوفہ کی نسبت دین گے۔ وَنَعُوْدُ اِلٰى مَا هُوَ الْمَطْلُوْبُ فَنَقُوْلُ وَمِنْ جُمْلَةِ الْفَوَائِدِ لِاخْتِيَارِهِ الْكُوْفَةَ وَحَوَالَيْهَا تَطْبِيْقُ فِعْلِهِ بِظَوَاهِرِ الْعُقُوْلِ وَظَاهِرِ الشَّرِيْعَةِ۔ اب ہم اصلی غرض کی طرف رجوع کر کے کہتے ہین کہ منجملہ فوائد کے جو امام حسینؑ نے کوفہ اور نواحی کوفہ کی طرف سفر اختیار کیا یہہ بہی ایک بڑا فائدہ ہے کہ یہہ فعل انکا عقل ظاہری اور ظاہری شریعت کے بالکل مطابق تہا۔ فَاِنَّهَا بَلْدَةٌ طَالَمَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ اَهْلُهَا وَصَنَادِيْدُهَا مُنْذُ وَفَاتِ الْحَسَنِ وَلَاسِيَّمَا مِنْ يَوْمِ وَفَاتِ مُعَاوِيَةَ بِاَنْ يَأْتِيَ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهُمْ سَامِعُوْنَ لَهُ مُطِيْعُوْنَ لِاَمْرِهِ۔ اس لئے کہ یہہ کوفہ وہی مقام ہے تمام حجاز اور عراق مین کہ اسی شہر کے رؤسا اور نامور لوگون نے جس روز سے امام حسنؑ شہید ہوئے اور خصوصاً جس روز سے معاویہ کی وفات ہوئی تار باندہ دیا خطون کا حضرت کے نام پر اور سفیرون کے روانہ کرنے کا کہ آپ یہان ضرور آئین ہم سب آپکے مطیع ہین اور ہماری ہدایت آپ ہی سے ہوگی۔ وَالْاَنْبِيَاءُ وَاَوْصِيَاؤُهُمْ مَحْكُوْمُوْنَ مِنَ اللّٰهِ بِاَنْ يَأْتُوْا اِلٰى بَلَدٍ اَهْلُهَا يَسْتَهْدُوْنَ مِنْهُمْ حَيْثُ لَا يَظُنُّوْنَ عَلَى الظَّاهِرِ وُقُوْعَ الْغَدْرِ وَالْخُلْفِ۔ پیغمبر اور اونکے نائب خدا کی طرف سے اسی حکم پر مامور ہین کہ جب کسی شہر یا دیار کے لوگ اُن سے ہدایت طلب ہون اور بظاہر اُنکی درخواست کے مخالف واقع ہونے کا ہرگز گمان نہ ہو ضرور اُنکو وہان جانا چاہیے۔ فَكَانَ الظَّاهِرُ مِنْ حَالِهِمْ مَا ظَنَّ۔ اور ظاہر حال سے تو کوفیون کے یہی معلوم ہوتا تہا کہ وہ دغا نکرین گے۔ اَمَّا مَا كَانَ يَقُوْلُهُ بَعْضُ الْمَانِعِيْنَ لَهُ ؑ اَنَّهُمْ اَهْلُ الْغَدْرِ وَالْخُيَلَاءِ فَاَهْلُ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ بَلِ الْمُسْلِمُوْنَ بِاَجْمَعِهِمْ مَاذَا اَتَوْا بِاَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ مُنْذُ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ لیکن یہہ بات جو اکثر منع کرنے والے

امام حسینؑ کو سفر عراق سے کہتے تھے کہ کوفہ کے لوگ مکار اور فریبی ہین پس ذرا انصاف سے دیکھو کہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانون نے از روز وفات جناب رسولخدا اُنکے اہلبیت سے کیا پیش آمد کی اور کونسی وفاشعاری دکھلائی - وَهٰذَا الْحُسَيْنُ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاهُ قَدْ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ وُرُوْدِ كِتَابَةِ يَزِيْدَ اِلَى الْوَلِيْدِ بِاَمْرِهٖ بِاَخْذِ الْبَيْعَةِ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يُبَايِعْ فَيَقْتُلُهٗ - یہی حسینؑ ہین میری جان اون پر نثار ہو جائے مدینہ مین تھے جس روز خط یزید کا ولید کے نام آیا کہ بیعت کرین تو کرین ورنہ اُنکو قتل کرنا - فَهَلْ نَصَرَهٗ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهَلْ شَارَكَ مَعَهٗ فِي صِيَانَةِ عِرْضِهٖ وَدَمِهٖ - کیون حضرات کسی ایک نے بہی اہل مدینہ مین سے بغیر معدودے چند آپکے عزیز اور اصحاب کے جناب امام حسینؑ کی نصرت اور یاری کی اور آپکی آبرو بچانے مین اور آپکی خونریزی کے روکنے مین کوئی بہی شریک ہوا - فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ - مدینہ سے بخوف جان اور آبرو حضرت نکلے وہی آیت پڑھتے ہوئے جو حضرت موسےٰ پڑھ رہے تھے اس امید مین کہ شاید بیت اللہ مین آپکو پناہ ملجائے - ثُمَّ لَاذَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَاَقَامَ فِيْهِ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ پہر مدینہ سے نکل کر وہ جناب مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور چار مہینے سے کچھ کم یا زیادہ وہان ٹہرے رہے - حَتّٰى حَضَرَ مَوْسِمُ الْحَجِّ وَاجْتَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ اَقْطَارِ الْبِلَادِ فَهَلْ سَمِعْتَ اَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ حَضَرَ عِنْدَ سِبْطِ نَبِيِّهٖ نَاوِيًا نُصْرَتَهٗ - تا اینکہ موسم حج آپہونچا اور اسی اتمام حجت کی نظر سے حضرت نے وہان قیام بہی فرمایا تہا اب جوق جوق مسلمان دور دور کے حج کرنے کو آئے کسی ایک کو بہی تم نے سُنا ہے یہہ بہی توفیق ہوئی کہ امام اور خلیفہ نہ سہی اپنے نبی کا نواسہ ہی سمجھ کر حضرت کے پاس بغرض نصرت آیا ہوتا - فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّهُمْ لَا يَنْصُرُوْنَهٗ وَخَافَ اَنْ يُّؤْخَذَ اَوْ يُقْتَلَ خَرَجَ مُبَدِّلًا حَجَّتَهٗ بِالْعُمْرَةِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْمُسْلِمُوْنَ يَضِجُّوْنَ وَيُلَبُّوْنَ وَيَدَّخِرُوْنَ الْحَصٰى لِرَمْيِ الْجَمَرَاتِ تَبًّا لَهُمْ وَاُفٍّ لِدِيْنِهِمْ - جب خوب معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہرگز آپکی نصرت نکرینگے اور پورا خوف ہوا کہ یا تو قید ہو جائینگے یا قتل کئے جائین گے مکہ سے بہی حضرت اُسی خوف مین نکلے جو مدینہ مین تہا مگر کیونکر نکلے کہ احرام حج کو عمرہ سے بدل دیا اور یوم ترویہ یعنی آٹھوین

ذیحجہ کو نکلے اور مسلمان قربانی کی فکر کر رہے تھے اور لبیک لبیک پکار رہے تھے سنگریزے جمع کر کے سامان رمی جمرات کا کر رہے تھے تف ہے ایسے مسلمانون پر اور تف ہے براے نام مسلمان ہونے پر وَهَلْ كَانَ حَجٌّ أَوْ عُمْرَةٌ أَوْ نُسُكٌ يَوْمَئِذٍ أَوْجَبَ مِنْ حِمَايَةِ حَرِيمِ نَبِيِّ اللّٰهِ کیا اہلبیت اور اولاد رسول اللہ کی حمایت سے آج بڑھ کر کوئی حج اور عمرہ خواہ اور عبادت زیادہ تر واجب تھی۔ وَهَلْ تُقْبَلُ عِبَادَةٌ وَيُتْرَكُ مَوَدَّةُ الْقُرْبٰى اور کیا کوئی عبادت مقبول ہو سکتی ہے بدون دوستی اہلبیت کے ؎ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے ؛ بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے ؛ فَنَزَلَ عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ تَرْكِهِمْ نُصْرَةَ أَهْلِبَيْتِ نَبِيِّهِمْ بَعْدَ أَيَّامٍ قَلَائِلَ مَا نَزَلَ۔ پس قضیہ عبداللہ بن زبیر اور واقعہ حرہ مین اہالیان مکہ اور مدینہ پر تھوڑے دنون بعد کیسی آفت نازل ہوئی اپنے نبی کی اولاد کے نصرت نکرنے سے۔ فَإِنْ كَانَ الْحُسَيْنُ ؑ ثَاوِيًا فِي الْمَدِينَةِ أَوْ فِي مَكَّةَ فَهَلْ يَكُونُ آمِنًا وَلَمْ يُصِبْهُ مَا أَصَابَهُ فِي الْكُوفَةِ وَنَوَاحِيهَا۔ اب مین پوچھتا ہون کہ اگر جناب امام حسین ؑ مدینہ مین یا مکہ مین رہتے اور سفر عراق کرنے سے جو کچھ حضرت پر کوفہ اور متصل کوفہ مین آکر گذرا اس سے انکو امان ملتی ہرگز نہ ملتی۔ فَالْعَجَبُ مِنْ أَنَّ أَهْلَ الْحِجَازِ كَيْفَ كَانُوا يَتَفَوَّهُونَ بِغَدْرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَهُمْ فِي تَرْكِ النُّصْرَةِ أَيْضًا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ۔ تعجب ہے کہ اہل حجاز کس مونہہ سے کہتے تھے کہ اہل کوفہ غدار اور مکار مین اور خود اپنا یہہ حال تھا خود فضیحت بدیگران نصیحت۔ فَإِذَا كَانَ أَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ بَلِ الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ كَارِهِينَ مِنْ أَنْ يَقُومَ الْحُسَيْنُ ؑ فِي بَلَدِهِمْ۔ پھر جب یہہ معلوم ہو چکا کہ مکہ اور مدینہ کے لوگ بلکہ تمام مسلمانون کو ناگوار تھا کہ حضرت امام حسین ؑ اون کے شہر اور وطن مین قیام کرین۔ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَلَوْ فَرَضْنَا هُمْ أَهْلَ الْغَدْرِ وَالْمَكْرِ لٰكِنَّهُمْ كَانُوا طَالِبِينَ إِيَّاهُ لِلْهِدَايَةِ۔ اور اہل کوفہ اگرچہ ہم فرض بھی کرلین کہ وہ غدار اور مکار تھے مگر اسوقت تو وہ طالب ہدایت ضرور تھے۔ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَمْ يَكُونُوا كَذٰلِكَ وَلَوْ بِاللِّسَانِ۔ اور اہل حجاز ایسے طالب اور راغب نہ تھے گو زبانی ہی سہی۔ فَمَا يَحْكُمُ بِهِ الْعَقْلُ وَظَاهِرُ الشَّرْعِ فَهُوَ مَسْتُورٌ إِلَى الْمُتَّهِدِينَ

مِنْہُ - پس اب عقل ظاہری اور شریعت دونون کا یہی تقاضا ہے کہ امام اور نبی اونہین لوگون کی طرف جاے جو لوگ طالب ہدایت ہون - فَاِنَّ اِتْمَامَ الْحُجَّۃِ یَکُوْنُ اَزْیَدَ ھُنَالِکَ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی بَلَدٍ یَکُوْنُ اَھْلُھَا کَارِھِیْنَ - اسلئے کہ اتمام حجت خدا اُسی جگہ زیادہ ہوگا جہان کے لوگ خواستگار ہدایت ہوکر ہادی کو بلائین اور پہر اُس کی نصرت نکرین خواہ اُس کو ایذا پہنچائین بہ نسبت ایسے مقامات کے جہان کے لوگ خود ہی ہادی کا قیام اپنے شہرون مین نہ چاہتے ہون - اور امام کے سایہ سے بہاگتے پہرتے ہون - بَقِیَ اَنْ یُّقَالَ فَمَا بَالُہٗ لَمْ یَرْجِعْ بَعْدَ عِلْمِہٖ بِمَا غَدَرُوْا وَ نَکَثُوا الْبَیْعَۃَ - اب یہہ اعتراض باقی رہا اگر کوئی یون کہے پہر جب امام حسینؑ کو خبر غدر اور فریب اہل کوفہ کی پہنچ گئی اور سُن لیا کہ حضرت مسلم کی بیعت کو توڑ دیا اور اُنکو شہید بھی کر لیا اب کیون نہ حضرت نے کوفہ کی روانگی ملتوی کی اور کسی دوسری طرف کا کیون نہ رُخ کیا - فَجَوَابُہٗ فِیْ غَیْرِ الْمَقَامِ مِنْ وُجُوْہٍ سَدِیْدَۃٍ وَنُبَیِّنُ فِیْہِ مَصَالِحَ عَدِیْدَۃً - اِس کا جواب ہم کسی اور جگہہ چند طرح سے استواری کے ساتھ دیکر اُسی جواب مین چند مصلحتین بہی بیان کرین گے - اَمَّا ھٰھُنَا فَنَحْنُ نَسْئَلُ عَنْکَ اَیُّھَا الْجَاھِلُ اَوِ الْمُتَجَاھِلُ بَیِّنْ لِیْ اِنَّہٗ اِلٰی اَیْنَ کَانَ یَرْجِعُ - اِس مقام پر جواب تو یہی ہے مین تجہی سے پوچہتا ہون اے شخص جاہل اور ناواقف حالات امام حسینؑ سے یا کہ جان بوجھ کر نادان بننے والے تو ہی بتادے کہ آخر امام حسینؑ اگر پلٹتے تو کہان جاتے - وَاِلٰی اَیْنَ یَلُوْذُ اور کس شہر یا گاؤن یا پہاڑ کی طرف پناہ لیتے - وَھَلْ کَانَ بَیْتٌ اَفْضَلَ مِنْ بَیْتٍ قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِیْہِ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا - کیا کوئی گہر اور کوئی مقام دنیا مین ایسا افضل اور بزرگ تہا خانۂ خدا سے بڑہکر جس کی نسبت خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ جو کوئی اُس مین داخل ہو امان مین آجاتا ہے - وَکَانَ الْحُسَیْنُؑ قَدِ اسْتَامَنَہٗ مُدَّۃَ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ وَلَمْ یُؤْمَنْ فِیْہِ - امام حسین نے چار ماہ سے اسی مین پناہ لی تہی اور وہان بھی اُنکو امان نہ ملی وَبَعْدَ ھٰذَا الْبَلَدِ مَا مَرَّ الْمُسْلِمِیْنَ بَلَدٌ بَیْنَھُمْ اَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ وَبَیْتَہٗ وَالْحُسَیْنُؑ قَدْ خَرَجَ اَوَّلًا مِنْ بَیْتِ نَبِیِّھِمْ خَائِفًا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَیْتِ اللّٰہِ اَیْضًا کَذٰلِکَ - اور بعد مکہ معظمہ کے مسلمانون کے لئے اگر کوئی جاے پناہ ہے تو مدینہ منورہ اور خاص کر اہل اسلام کے لئے

نبی کا گہر ہے - اور امام حسینؑ پہلے تو اُسی نبی کے گہر مین ستائے گئے مثل اپنے مان اور باپ کے
اور اُسی گہر سے بحالت خوف نکلے اور خدا کے گہر مین پناہ گزین ہوئے وہان سے بھی خوف زدہ
ہو کر آپکو عین ایام حج مین نکلنا پڑا - فَبَيْتُ النَّبِيِّ اَوْ بَيْتُ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَامَنًا
اَصَلًا - پس نبی کا گہر یا خدا کا گہر یہہ تو حضرت کے واسطے جاے پناہ نہ تھا - بَقِيَتْ
بُيُوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِلَادُهُمْ فَيَا لَلّٰهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ اِذْ قَدْ حَضَرُوْا فِيْ بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ
يُوَفَّقْ اَحَدُهُمْ بِاَنْ يَعْرِضَ عَلَى الْحُسَيْنِؑ اَنْ يَرْحَلَ اِلٰى بَلَدِهٖ - ہان اب باقی رہے
گہر مسلمانون کے اور اُنکے شہر اور گاؤن فریاد ہے خدا سے ایسی مسلمانونکی - مسلمان تو تمام
دیار کے حج کرنے آئے تھے کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ امام حسین سے عرض کرتا کہ اے فرزند رسولؐ
آپ ہمارے شہر اور بستی مین چلیئے - فَهَلْ يُرْجٰى مِنْهُمُ النَّصْرُ اَوِ الرِّضَاءُ بِكَوْنِهٖ ثَاوِيًا
فِيْ بِلَادِهِمْ وَهُمْ كَارِهُوْنَ قُدُوْمَهٗ اِلَيْهِمْ - پہر ایسے بیوفا محسن کش مسلمانون سے
امید نُصرت اور امداد کی تھی اور کم سے کم اسی بات کی امید ہوسکتی تھی کہ حضرت امام حسینؑ
کے قیام کو اپنے شہر اور بستیون مین بخوشی منظور کرتے حالانکہ آپکے آنے سے اُنکی بستیون مین
ناراض تھے آنا جانا تو کجا سے ایمان کیا تہا بیع یزید لعین کے ہاتھ + غلہ نہ بیچتا تہا کوئی
شاہ دین کے ہاتہہ فَبُعْدًا لِلشَّامِتِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عِلْمِهِمْ بِتِلْكَ الْحَالَاتِ يَرْمُوْنَ
سَيِّدَنَا الْحُسَيْنَ بِاَنَّهٗ لَا يَفْعَلُ كَذَا اَوْ يَفْعَلُ كَذَا خدا کی رحمت سے دُوری نصیب ہو
اون دل دکھانے والون کو کہ باوجودیکہ ان سب حالات اضطرار سے آگاہ تھے اور براہ شمات
بلکہ دل آزاری یون بدنام کرتے تھے کہ امام حسینؑ یہہ نہین کرتے اور یہہ کرتے ہین - وَهٰذَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ رح قَدْ اَرْسَلَ اِلَى الْحُسَيْنِؑ كِتَابَةَ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ وَفِيْهِ
اَمَانٌ لَهٗ اِنْ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ - یہہ دیکھو حضرت عبد اللہ بن جعفر رحمت خدا کی اُنپر
ہو اُنہون نے عمر بن سعید حاکم مدینہ کی طرف سے امان نامہ بنام حضرت امام حسینؑ لکھوا کر بھیجا -
کہ اگر مدینہ کو آپ پلٹ آئین تو آپکی جان کو امان ملیگی - وَاعْتَمَدَ عَلٰى قَوْلِهٖ رَحْمَةً مِنْهُ
عَلٰى اَخِيْهِ الْحُسَيْنِؑ وَوُلْدِهٖ - ان بزرگ نے اوس کے قول پر بہروسہ کرلیا جوش محبت سے
اپنے بہائی امام حسینؑ اور اُنکی اولاد کی - وَاَمَّا الْوَلِيْدُ فَاَظُنُّ هُوَ الَّذِيْ عَزَلَهٗ يَزِيْدُ

بَعْدِ فِعْلِهٖ اَوْ لَا مُخَالَفَۃَ قَوْلِ مَرْوَانَ وَتَرْكَ الْحُسَیْنِؑ عَلٰی حَالِهٖ - یہہ ولید میرے گمان مین وہی شخص ہے جس کو یزید نے حکومت مدینہ سے معزول کردیا دو خطا کاریون سے پہلے تو وہی ہے کہ جس دن امام حسینؑ اوس کے پاس گئے تھے اور طلب بیعت یزید اُس نے کی تھی اور آپ نے مجمع مین آنے کو کہا اور رخصت ہوئے مروان نے کہا کہ ایسا موقع پہر نملے گا اور ولید نے درگذر کی - وَثَانِیًا اَنَّهٗ اِسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ اَنْ یَشْرَكَ فِیْ دَمِهٖ - اور دوسرا گناہ یہہ تہا کہ ولید نے پناہ خدا کی مانگی تہی کہ شریک قتل امام حسینؑ ہو - فَالْیَوْمُ الَّذِیْ نَبْحَثُ فِیْهِ عَنْ رُجُوْعِهٖ اِلَی الْمَدِیْنَةِ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ - اب آج کا دن جس مین ہم اسوقت امام حسینؑ کے پلٹ جانے کی بطرف مدینہ کے بحث کررہے ہین آج تو ولید کا پتہ بھی نہین ہے بلکہ عمرو بن سعید پوتا عاص کا مدینہ کا حکمران ہے - وَهُوَ یَتَبَسَّمُ ضَاحِكًا بَعْدَ النِّدَاءِ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَیَقُوْلُ هٰذِهٖ وَاعِیَةٌ بِوَاعِیَةِ عُثْمَانَ كَمَا عَنِ الْمُفِیْدِ رح وَعَنِ الْمَنَاقِبِ كَانَ یَقُوْلُ اَنَّهَا لَدْمَةٌ بِلَدْمَةٍ وَصَدْمَةٌ بِصَدْمَةٍ یہہ وہ شقی ازلی ہے کہ جب قتل امام حسینؑ کی مدینہ مین منادی کرا چکا کھل کھلا کر ہنستا تھا اور کہتا تہا کہ آج بنی ہاشم مین چلانے کا شور بعوض اُس چلانے کے ہے جو بنی اُمیہ مین عثمان کے قتل سے اُٹھا تھا یہہ روایت شیخ مفید رح کی ہے اور صاحب مناقب کہتے ہین کہ یون کہنے لگا کہ سینہ زنی اور رخسارون پر طمانچے مارنا کربلا مین خواہ مدینہ مین زنان بنی ہاشم کا بعوض اُسی سینہ زنی اور طمانچے مارنے کے ہے جو عثمان کے واقعہ مین ہوا تہا - فَهَلْ یَجُوْزُ عِنْدَ عَاقِلٍ اَنْ یَرْجِعَ الْحُسَیْنُؑ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَالْاَمِیْرُ عَلَیْهَا عَدُوُّهٗ هٰذَا پہر اب کسی عاقل کے نزدیک جائز تہا کہ امام حسینؑ ایسے زمانہ مین مدینہ کو واپس آئین اور حاکم مدینہ دشمن ہو رہا ہے - فَیَوْمُ خُرُوْجِهٖ عَنْ حَرِیْمِ الْكَعْبَةِ لَمْ یَسْلُكْ طَرِیْقًا یُوْصِلُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لِكَوْنِهٖ مُطَّلِعًا عَلٰی مَا مَرَّ - پہر جس روز حضرت مکہ سے باہر نکلے اوس راہ پر نہ چلے جو مدینہ کو جاتی تھی اسلئے کہ اس شقی کے امیر ہونے کی خبر آپکو تھی کہ مدینہ مخدوش ہو رہا ہے - وَلَمْ یَقِفْ بَعْدُ عَلٰی كَوْنِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بُغَاةً مُرْتَدِّیْنَ بَلْ كَانَ ظَانًّا بِهِمْ حُسْنَ الظَّنِّ - ابھی آپکو یہہ خبر نہ تھی کہ اہل کوفہ بھی پہر گئے ہین -

بلکہ اُنکو وہی حُسن ظن تھا جو اُنکے خطوط سے متواتر معلوم ہو چکا تھا۔ ثُمَّ لَمَّا بَلَغَهُ نَكْثُهُمْ
وَرِدَّتُهُمْ وَلَقِيَهُ الْحُرُّ بْنُ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ وَرَضِيَ بِأَخْذِ النَّصَفِ لَمْ يَدْخُلِ الْكُوفَةَ
وَلَا بَلَدًا مِنَ الْبِلَادِ وَلَا قَرْيَةً مِنَ الْقُرَى۔ پھر جب آنکو کوفیون کی بدعہدی اور اُنکی
بیدینی کی خبر پہنچی اور حُر سے بھی ملاقات ہو چکی اور حر اس پر راضی ہو گئے کہ تیسری راہ پر آپ
چلین جو نہ کوفہ کو اور نہ مدینہ کو جاتی ہو جب بھی تو آپ کسی شہر خواہ کسی قریہ مین داخل نہوئے۔
بَلْ أَنَاخَ رِكَابَهُ وَأَحَطَّ رِحَالَهُ وَضَرَبَ خِيَامَهُ فِي الْبَيْدَاءِ الَّتِي لَا فِيهَا مَاءٌ
وَلَا كَلَأٌ۔ بلکہ اپنی سواری اور بار برداری کے اونٹ بٹھلائے اور خیمہ ایسی زمین پر گاڑے جہان پر
نہ گھاس تھی اور نہ پانی تھا۔ فَقُتِلَ هٰذَا الْغَرِيبُ الْعَطْشَانُ بَعِيدًا بَلْ مُبْعَدًا
عَنِ الْأَوْطَانِ۔ پس یہہ پیاسا مسافر اپنے تینون وطنون سے دُور ہو کر شہید کیا گیا۔
أَمَّا عَنِ الْمَدِينَةِ وَعَنْ مَكَّةَ فَلِحِفْظِ حُرْمَتِهِمَا خَاصَّةً وَلِحِفْظِ دِمَاءِ قَاطِنِيهِمَا
عُمُومًا كَالْبِلَادِ الْأُخَرِ۔ مدینہ اور مکّہ یہہ بھی دو نون وطن حضرت کے تھے وہان سے
دُور تو آپ اسواسطے چلے آئے کہ حرمت مدینہ اور مکّہ کی ضایع نہو اور یہہ سبب خاص اُنہین
دونون مقدس مقامون سے تھا اور نیز مدینہ اور مکّہ یا کسی اور شہر اور گاؤن مین جو آپنے
قتل گاہ اپنی تجویز نہ فرمائی اس غرض سے کہ وہان کے باشندہ زن اور مرد کی خونریزی نہ
ہو۔ وَأَمَّا عَنِ الْكُوفَةِ فَلِمَا مَرَّ اور لیکن تیسرے وطن کوفہ سے باہر اسی غرض سے
ٹہری جو اوپر گذر چکا کہ وہان کے لوگ سب پھر گئے تھے۔ هٰذَا مَا قُلْتُهُ بِنَاءً عَلَى الظَّاهِرِ
وَعَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ فِي الشَّرْعِيَّاتِ۔ یہہ سب باتین جو مین نے کہی ہین اُنکی بنا ظاہر عقل
پر ہے اور اسی پر مدار احکام شریعت ظاہری کا ہے۔ يُدْفَعُ بِهِ الشُّبُهَاتُ عَنْ قُلُوبِ
السَّامِعِينَ عُمُومًا مِنْ أَهْلِ الْمِلَلِ وَغَيْرِهِمْ۔ اس بیان واقعی سے بعد مقابلہ کرنے
کتب تاریخ کے ہر ایک سُننے والے کا شبہہ دور کیا جا سکتا ہے کسی مذہب پر ہو خواہ لامذہب
دہری کیون نہ ہو۔ وَأَمَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ عِنَادٌ مِنْ نَبِيِّهِمْ
فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَذْكُرُوا أَقْوَالَ نَبِيِّهِمْ وَهِيَ الَّتِي تَوَاتَرَ نَقْلُهَا عَنْ ثِقَاتِ الرُّوَاةِ
أَنَّ الْحُسَيْنَ يَسْتَشْهِدُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَفِي بَعْضِهَا بِأَرْضٍ تُسَمَّى بِكَرْبَلَاءَ۔ لیکن

وہ مسلمان جنکو اپنے نبیؐ سے بُغض اور دشمنی نہین ہے اور اُس جناب کی پیشین گوئی کو صحیح جانتے ہین اون پر واجب ہے کہ یاد کرین اپنے نبی کی متواتر حدیثین جن کے راوی سب کے نزدیک معتبر اور سچے ہین حضور نے ہمیشہ خبر دی ہے کہ حسینؑ کی شہادت زمین عراق پر ہوگی اور کسی روایت مین یہہ بہی وارد ہے کہ زمین کربلا پر ہوگی - فَاِنْ ذَکَرُوْهَا وَآمَنُوْبِهَا فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَاَسْاَلُهُمْ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْمَانِعِيْنَ لَهٗ عَنْ سَفَرِهٖ هٰذَا مَعَ عِلْمِهِمْ بِاِخْبَارِ نَبِيِّهِمْ - پہر اگر ان مسلمانون کو وہ حدیثین یاد آجائین اور اُن کے سچے ہونے پر ایمان بھی لائین اب مین اونکو قسم شرعی دیکر پوچہتا ہون وہ صحابہ اور تابعین جو امام حسینؑ کو اس سفر سے منع کرتے تھے اور الزام لگاتے اون کا کیا حال ہے تمہارے انصاف مین اب مجھکو ضرور ہوا کہ اون کے اقوال بھی اسی جگہ لکھون اگرچہ اصلی مطلب یعنی بیان روانگی اہلبیت بطرف دمشق کے رہ جائے گا *

باب چہاردہم

تفصیلی حالات اون لوگون کے جو حضرت امام حسینؑ کو سفر عراق سے روکتے تھے اور اونکے اغراض کیا تھے اور حضرت نے ہر ایک کو کیا جوابدیا کے اور طرح طرح جوابات دینے کے اسباب

وَلَمَّا انْجَرَّ كَلَامُنَا بِتَرْجِيْحِ الْحُسَيْنِ مَسِيْرَهٗ اِلَى الْعِرَاقِ فَيَجِبُ عَلَيْنَا اَنْ نُبَيِّنَ مَاجَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَانِعِيْنَ مِنَ الرَّدِّ وَالْقَبُوْلِ - اب چونکہ ہمارا کلام اس بارہ مین باضطرار پہنچ گیا کہ امام حسینؑ نے سفر عراق ہی کو ترجیح دی کسی اور طرف کا رُخ نہ کیا لہذا ہم پر واجب ہے کہ اون تقریرون کو بہی بیان کرین اور اون واقعات کو بہی لکھین جو حضرت سے اور مانعین سفر ہذا کے باہم ہوئی تہین - وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْبَيَانُ

يُخِلُّ بِذِكْرِ مَا نَحْنُ بِصَدَدِ ذِكْرِهِ وَهُوَ مَسِيْرُ اَهْلِبَيْتِهِ اِلٰى دَمِشْقَ - اگرچہ یہ
بیان ہمکو اوس مطلب کے بیان سے باز رکھتا ہے جو روانگی اہل بیتؑ کی بطرف دمشق کے
ہم کو بیان کرنی چاہیئے تھی - فَنَقُوْلُ اِنَّ الْحُسَيْنَ مِنْ يَوْمِ خُرُوْجِهِ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى
اَنْ وَصَلَ الْعِرَاقَ لَقِيَهُ كَثِيْرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ - اب ہم کہتے ہین کہ جس روز
سے امام حسینؑ مدینہ سے نکلے تا روزیکہ وہ جناب حدود عراق مین داخل ہوئے بہت سے صحابہ اور
تابعین حضرتؑ سے ملے (صحابہ وہ لوگ ہین جنہون نے ہمارے نبیؐ کی صحبت کا شرف پایا اور
تابعین وہ لوگ ہین جنکو حضرتؐ کی صحبت اور زیارت نہوئی - مگر آپکے اصحاب کی صحبت اُنکو رہی)
وَاَيْضًا بَعْضُ اَهْلِ قَرَابَتِهِ - اسی طرح بعض عزیز اور رشتہ دار امام حسینؑ کے بھی حضرتؑ
سے ملتے رہے - وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَيْهِ اَوَّلًا بِاَنْ يُخْبِرَهُمْ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ
حَدَاهُ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْرِ - اور یہ سب ملنے والے پہلے تو اُنکا اصرار یہی ہوتا تھا کہ امام
حسینؑ اونکو آگاہ کر دین کہ عراق جانے کا سبب اُنکو کونسا درپیش ہوا ہے - وَثَانِيًا
يَمْنَعُوْنَهُ عَنْ ذٰلِكَ الْمَسِيْرِ - اور جب حضرتؑ بیان سبب نفرماتے تھے اسلیئے کہ اون
سب کو خوب معلوم تہا اور پیشین گوئی نبیؐ کی ہو چکی تھی تب دوبارہ وہ لوگ حضرتؑ کو سفر
عراق سے منع کرتے تھے - وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ بِاَجْوِبَةٍ مُخْتَلِفَةٍ دَعَتْهُ الضَّرُوْرَةُ
الَّتِيْ نَحْنُ بِصَدَدِ ذِكْرِهَا - امام حسینؑ ہر شخص کو مختلف جواب دیتے تھے بنظر اُسی
ضرورت کے جو آپکو درپیش آتی تھی اور اُسی ضرورت کے بیان کے درپے ہم اس باب مین ہین
وَلِنَذْكُرْ اَوَّلًا اَسْمَاءَ هٰؤُلَاءِ الْمَانِعِيْنَ عَلٰى مَا ظَفِرْتُ بِهَا اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا - اب
ہم پہلے نام اُنکے لکھین جو سفر عراق سے منع کرتے تھے جس قدر مطالعہ کتب سے ہمکو معلوم
ہوئے ہین وَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ - (۲) وَعُمَرُ وبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ هِشَامٍ - (۳) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ - (۴) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ (۵)
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (۶) وَهَمَّامُ الشَّاعِرُ (فَرَزْدَقْ) (۷) وَعُمَرُ وبْنُ لُوْذَانَ
(۸) وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ - (۹) وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ اَخُوْهُ - (۱۰) وَطِرِمَّاحُ
بْنُ الْحَكَمِ - یہہ سب دس آدمی ہین - وَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا مَعَهُ فِيْ ذٰلِكَ

اَلْبَابِ مُشَافَهَةً - اور یہہ وہ لوگ ہین جنہون نے دوبدو حضرت سے اِس بارہ مین گفتگو کی ہے - وَجَمَاعَةٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَغَيْرِهٖ قَدْ كَتَبُوْا اِلَيْهِ بِالْمَنْعِ - اور ایک بڑی جماعت اور بہی ہے جیسے کہ سعید بن عاص اُنہون نے بذریعہ تحریر حضرت کو سفر عراق سے منع کیا تھا لٰكِنَّهٗ لَمْ يَمْتَنِعْ عَمَّا كَانُوْا يَمْنَعُوْنَهٗ - مگر امام حسینؑ باز نہ رہے اس سفر سے باوجود ان لوگون کے منع کرنے کے وَلِذَا تَرٰى بَعْضَ اَهْلِ السِّيَرِ يَرْمُوْنَهٗ بِسَخَافَةِ الرَّاْيِ مِثْلُ كَمَالِ الدِّيْنِ بْنِ طَلْحَةَ وَابْنِ حَجَرٍ وَغَيْرِهِمْ اور اسی وجہ سے کہ حضرت نے صحابہ کے قول پر عمل نہ کیا - بعض مورخین اہل سنت جیسے کمال الدین بن طلحہ اور ابن حجر مکی (جو صحابہ پر فدا ہین رسول اور آل رسول سے اُنکو نہ دنیا مین کام تہا نہ آخرت مین) امام حسینؑ پر طعن اور تشنیع کرتے ہین کہ معاذ اللہ رائے حضرت کی خراب تھی - وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ قَدِ اجْتَمَعَ بِهٖ ذُو النُّصْحِ وَالتَّجْرِبَةِ لِلْاُمُوْرِ وَاَهْلُ الدِّيَانَةِ وَالْمَعْرِفَةِ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِمْ - یہہ لوگ دشمن اہل بیت اور غلام صحابہ یون الزام لگاتے ہین کہ امام حسینؑ کے پاس بڑے سچے نصیحت کرنے والے اور تجربہ کار امور سلطنت اور خلافت اور اہل دیانت اور شناسا آغاز اور انجام امور کے آتے رہے جیسے عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ اور اُنکے سوا اور بہی دانائے روزگار وَهُوَ لَمْ يَقْبَلْ نُصْحَهُمْ وَلَمْ يَاْتِ اَمْرَهٗ عَلٰى مَشْوَرَتِهِمْ - اور امام حسینؑ نے کسی کی نصیحت قبول نہ کی اور نہ اپنے کام کو اُنکے مشورہ کے مطابق انجام دیا - وَقَدْ خَالَفَ الْاٰرَاءَ وَاِجْمَاعَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَفِيْهِمْ خَوَاصُّ عِتْرَتِهٖ وَاَقَارِبِهِ الَّذِيْنَ يُسْتَبْعَدُ عِنْدَ الْعَقْلِ كَوْنُهُمْ يَغُشُّوْنَهٗ بِالنُّصْحِ - امام حسینؑ نے رائے کی بہی مخالفت کی اور صحابہ اور تابعین کے اجماع سے بہی مخالف ہوگئے حالانکہ اونہین صحابہ اور تابعین مین خاص عزیز قریب بہی حضرت کے تھے جنکی صلاح اور مشورت خواہ نصیحت کرنے مین کسی طرح کا شبہہ لوث اور بدنیتی کا بنظر ظاہر عقل کے نہ تہا - قُلْتُ فَاَوَّلُ الْاَمْرِ اَنْ نَذْكُرَ الْاَقَاوِيْلَ الْمَرْوِيَّةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ النُّصَحَاءِ ذَوِي التَّجْرِبَةِ وَالْاٰرَاءِ مین کہتا ہون اس اعتراض کے جواب سے پہلے ہمکو لازم ہے کہ ان نصیحت کرنے والون کے قول کو بیان کرکے اُنکی نصیحت جو براہ

تجربہ اور عقل کامل تھے اُسکو سُنا دین - قَالَ عَلَّامَۃُ مُحَمَّدُ بْنُ فَهْدِ الْمَكِّيُّ فِيْ إِتْحَافِ الْوَرٰى فِيْ وَقَائِعِ سَنَةِ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ ؕ ان حضرات یہہ بڑے عالم اہلسنت علامہ محمد بن فہد مکی نے اپنی کتاب مسمےٰ بہ اتحاف الورے مین ۶۰ھ ہجری کے واقعات مین یون لکہا ہے - وَفِيْهَا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ - اسی ۶۰ھ ہجری مین حسینؑ بن علیؑ بن ابیطالب رضؓ مدینہ سے سفر مکہ کی غرض سے نکلے راہ مین عبداللہ بن مطیع حضرت سے ملے (اب ذرا چاپلوسی کی باتین اُنکی سن لیجئے) فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَيْنَ تُرِيْدُ عبداللہ نے کہا مین فدا ہون آپ پر کہان کا ارادہ فرمایا ہے - (یہہ نہ پوچہا کیون گہر چہوڑکر آپ خوف زدہ ہورہے ہین اور فدا ہونے کو تو زبان سب کے موںہہ مین ہے) فَقَالَ اَمَّا الْاٰنَ فَمَكَّةُ وَاَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ - حضرت نے جواب دیا کہ اسوقت تو مین مکہ معظمہ کو جاتا ہون اور بعد وہان پہنچنے کے پہر خدا سے طلب خیر کرونگا جدہر اوس کی مرضی ہوگی اور جہان لیجائے - (اس فقرہ سے میرا دل ہل گیا ہے کیسے اضطرار سے آپنے فرمایا ہے) قَالَ خَارَ اللّٰهُ لَكَ وَجَعَلَنَا فِدَاكَ - عبداللہ نے کہا خدا نیک انجام آپکا کرے اور ہم سب کو آپ پر فدا کروے (مگر فقط زبانی زبانی) فَاِذَا اَتَيْتَ مَكَّةَ فَاِيَّاكَ اَنْ تَقْرَبَ الْكُوْفَةَ پہر جب آپ مکہ مین (بخیر و عافیت) پہونچ جائین خبردار خبردار کوفہ کے نزدیک ہرگز نجائیے گا (کوفہ کا ذکر بہی تو اُسوقت نہ تہا یہہ علم غیب انکو کیونکر ہوا) فَاِنَّهَا بَلْدَةٌ مَشْئُوْمَةٌ بِهَا قُتِلَ اَبُوْكَ وَخُذِلَ اَخُوْكَ وَاغْتِيْلَ بِطَعْنَةٍ كَادَتْ تَاْتِيْ اِلٰى نَفْسِهٖ کوفہ شہر برا اور منحوس ہے وہین آپکے باپ کی شہادت ہوئی اور آپکے بہائی کی رفاقت لوگون نے چہوڑ دی اور ناگاہ اچانک ایک ضرب خنجر کی اُنکی ران پر چلی تہی قریب تہا کہ اُنکی جان پر بنجائے (مدینہ مین امام حسنؑ کی شہادت آپکو یاد نہین ہے جو امیر معاویہ نے کرائی ہے) اَلْزِمِ الْحَرَمَ فَاِنَّكَ سَيِّدُ الْعَرَبِ - آپ حرم کعبہ ہی مین اپنا قیام دائمی اختیار کرین اسلئے کہ آپ سردار عرب ہین - لَا يَعْدِلُ بِكَ اَهْلُ الْحِجَازِ اَحَدًا وَاَبْتَدَاعَا اِلَيْكَ النَّاسُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ آپکو چہوڑکر اہل حجاز کسی کے پاس نجائینگے اور ہر طرف سے آپ ہی کی خدمت مین آئینگے - لَا تُفَارِقِ

اَلْحَرَمِ فِدَاكَ عَمِّیْ وَخَالِیْ - آپ حرم مکہ سے ہرگز جدا ہوون میرے چچا اور ماموں دونون آپ پر
فدا ہو جائین - فَوَاللّٰہِ لَئِنْ ھَلَکْتَ لَنُسْتَرَقَنَّ بَعْدَکَ - قسم خدا کی اگر آپ شہید ہو گئے
ہم سب لوگ غلام اور لونڈے بنائے جائینگے یہہ روایت تمام ہوئی - اَقُوْلُ اَمَّا دُعَاءُہٗ
لِلْخَیْرِ وَتَاکِیْدُہٗ بِالْزَامِ الْحَرَمِ فَمِنْ وُجُوْہٍ - مین کہتا ہون کہ عبداللہ بن مطیع نے دعائے
خیر جو حضرت کو دی اور حرم کعبہ مین رہنے کی تاکید مکرر کی اس کی چند وجوہ ہتی - وَیُثْبِتُ
ھٰذَا الْاِصْرَارُ مِنْہُ اَنَّہٗ مُطَّلِعٌ عَلَی الْاَسْرَارِ - اور اسی اصرار اور مکرر کہنے سے بخوبی
ثابت ہوتا ہے کہ یہہ شخص اسرار سفر ہذا پر بخوبی مطلع اور آگاہ تھا اور اقوال رسول صلعم
اسکو یاد تھے - اَحَدُ الْوُجُوْہِ کَوْنُ بَیْتِ اللّٰہِ مَامَنًا لِلنَّاسِ عُمُوْمًا - ایک وجہ تو یہی
تہی کہ خانہ کعبہ جائے پناہ خدا نے تمام خلایق کی کر دی ہے - وَالثَّانِیْ اَنَّ جَدَّہٗ صلعم
اَمَرَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ بِالنِّدَاءِ جِہَارًا اَنَّہٗ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ
دوسری وجہ یہہ تہی کہ جناب رسول خدا نے بروز فتح مکہ منادی کرا دی تہی کہ جو شخص ابو
سفیان کے گہر مین داخل ہو جائے اُس کو امان ہے - فَتَخَیَّلَ ابْنُ مُطِیْعٍ اَنَّ یَزِیْدَ عَسٰی
اَنْ یَذْکُرَ مَا فَعَلَ جَدُّ الْحُسَیْنِ صلعم بِجَدِّہٖ وَیَمْتَنِعَ مِنْ قَتْلِ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ دَارِہٖ
اَوْ فِی الْحَرَمِ - ابن مطیع کو یہی خیال ہوا شاید کہ یزید کو یہی احسان رسول خداؐ کا یاد آجائے
جو آپ نے یزید کے دادا پر کیا تہا اور قتل اولاد نبی سے اُنکے گہر مین جو مکہ مین ہے خواہ حرم
خانہ کعبہ مین باز رہے - لٰکِنَّہٗ قَدْ عَکَسَ الْاَمْرَ کَاَنَّہٗ نَادٰی مَنْ دَخَلَ دَارَ مُحَمَّدٍ
فَھُوَ مَقْتُوْلٌ وَلَوْ کَانَ رَضِیْعًا فِیْ حِجْرِ اُمِّہٖ - مگر یزید نے تو اس حُسن سلوک سے
برعکس برتاؤ کیا گویا یہہ منادی کرائی کہ جو کوئی محمد کے گہر مین ہو وہ قتل کر دیا جائے اگرچہ
دودھ پیتا ہوا بچہ مان کی گود مین کیون نہ ہو - وَالثَّالِثُ اَنَّ قَتْلَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا کَانَ
مُخْبَرًا بِہٖ عَنِ النَّبِیِّ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ بَلْ بِالْکُوْفَۃِ وَحَوَالَیْھَا - اور تیسری وجہ یہہ ہے
چونکہ قتل اولاد رسول کی خبر دہی رسول اللہؐ نے زمین عراق پر بلکہ خود کوفہ اور اُس کے
گرد و پیش مین فرمائی تہی - فَاَرَادَ ابْنُ الْمُطِیْعِ اَنَّ الْحُسَیْنَ مَادَامَ یَکُوْنُ ثَاوِیًا فِی الْحَرَمِ
لَا یُصِیْبُہٗ اَذًی مِنَ الْقَتْلِ وَالْھَتْکِ - پس ابن مطیع کا ارادہ یہہ تہا کہ امام حسینؑ

جب تک حریم کعبہ مین رہین گے اپکو قتل کی ایذا اور اہلحرم کی ہتک حرمت ہنوگی۔ وَاضْطَرَبَ
اِلیٰ قَوْلِہٖ اِیَّاكَ وَاَنْ تَقْرُبَ الْکُوْفَۃَ اور مضطر ہوگیا اور ضبط نہ کرسکا آخر یہ
کہا خبردار آپ کوفہ کے قریب جانے کا (یعنی کربلا کا) قصد نہ کیجیے گا (وہین تو ساری قلعی
ظالمون کی کہلیگی) وَیَدُلُّ عَلَیْہِ اٰخِرُ کَلَامِہٖ وَھُوَ قَوْلُہٗ فَوَاللہِ لَئِنْ ھَلَکْتَ
لَنُسْتَرَقَّنَّ بَعْدَكَ - اور اسی بات پر اُس کا آخری فقرہ دلالت کرتا ہے جو قسم شرعی کھاکر
اُس نے کہدیا کہ اگر آپ ہلاک ہوئے ہم سب لوگ بنی اُمیہ کے غلام بنائے جائین گے اسلیئے
کہ یہہ بہی خبر دی ہمارے نبیؐ کی ہوچکی تھی۔ کَمَا وَقَعَ بَعْدَ ثَلٰثِ سِنِیْنَ مِنْ شَھَادَتِہٖ
فِیْ وَقْعَۃِ الْحَرَّۃِ - چنانچہ تین برس واقعہ شہادت کے بعد مقام حرّہ متصل مدینہ کے
ظہور اسکا ہوگیا۔ وَمَعَ ذٰلِكَ الْعِلْمِ وَکَوْنِہٖ رَاجِیًا اَنْ یَّجْعَلَ اللہُ فِدَاہُ وَمَعَ
اِقْرَارِہٖ بِکَوْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَرَبِ لَمْ یُشَارِکْہُ فِیْ ضَنْکِہٖ وَلَمْ یَنْصُرْہُ
بِنُصْرَتِہٖ اَصْلًا - اور باوجودیکہ اُسکو سب باتون کا علم تہا اور زبانی فدا ہوجانے کی بہی
بار بار چاپلوسی کررہا تہا اور یہہ بہی اقرار تہا کہ امام حسین سردار عرب ہین مگر آپکی تنگحالی
اور برُے وقت مین کسی قسم کی شرکت نہ کی اور نہ کسی طرح کی نصرت اور امداد پر آمادہ ہوا -
فَکَیْفَ نَعْتَقِدُ قَوْلَہٗ مُطَابِقًا لِمَا اَضْمَرَہٗ قَلْبُہٗ - پہر ہم کیونکر اعتقاد کرین کہ اسکا
قول نصیحت آمیز عقیدۂ قلبی سے مطابق تہا۔ وَلِکَوْنِہٖ کَذٰلِكَ لَمْ یُخْبِرْہُ الْحُسَیْنُؑ
بِمَا یُرِیْدُہٗ بَعْدَ نُزُوْلِ مَکَّۃَ وَسَکَتَ بَعْدَ نُصْحِہٖ فَلَمْ یُجِبْہُ رَدًّا اَوْ قَبُوْلًا - اور
چونکہ یہہ سب باتین اس کی محض بناوٹ کی تہین دل مین کچہ بہی نہ تھا اسی وجہ سے
امام حسینؑ نے اپنا ارادہ جو بعد ورود مکّہ کے تہا اس سے نہ کہا اور اس کی چاپلوسی کی باتین
جس کو براہ نصیحت کررہا تہا اُس کے رد کرنے یا کہ قبول کرنے کا کچہ بھی آپ نے جواب ندیا
لٰکِنَّہٗ اَلْزَمَ الْحَرَمَ نَحْوَ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ عَلٰی مَا قَالَہٗ فَلَمَّا خَافَ اَنْ یُّقْتَلَ ھُنَالِكَ
خَرَجَ مِنْھَا - مگر حریم کعبہ مین قریب چار ماہ کے حضرت مقیم رہے جیسے اُسکی نصیحت تہی
پہر جب خوف ہوا کہ اُسی جگہ آپ قتل ہو جائین گے وہان سے روانہ ہوئے۔ فَکَیْفَ
یَکُوْنُ رَادًّا لِنُصْحِہٖ - اب کیونکر آپ پر الزام کوئی لگا سکتا ہے کہ عبداللہ بن مطیع

کی نصیحت آپنے نہ مانی ایک ناصح کا حال تو گذر چکا۔ ثُمَّ قَالَ فِی اِتْحَافِ الْوَرٰی فَلَمَّا اَرَادَ الْحُسَیْنُ الْمَسِیْرَ اِلَی الْکُوْفَۃِ اَتَاہُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ۔ پھر اُسی کتاب اتحاف الورے مین لکھاہے کہ جسوقت امام حسینؑ مکہ سے کوفہ کو چلنے لگے۔ عمر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام آپکی خدمت مین آئے۔ فَقَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَتَیْتُکَ بِحَاجَۃٍ اُرِیْدُ اَنْ اَذْکُرَھَا نَصِیْحَۃً لَّکَ۔ عرض کی امام حسینؑ سے کہ مین آپ کے پاس ایک حاجت لیکر آیا ہون اور چاہتا ہون کہ بطور نصیحت کے آپ سے کچھ کہون۔ فَاِنْ کُنْتَ تَرٰی اَنَّکَ مُسْتَنْصِحِیْ قُلْتُھَا وَاَدَّیْتُ مَا عَلَیَّ مِنَ الْحَقِّ فِیْھَا وَاِنْ ظَنَنْتَ اَنَّکَ لَا تَسْتَنْصِحُنِیْ کَفَفْتُ عَمَّا اُرِیْدُ۔ پھر اگر آپکی رائے مین یہہ بات ہو کہ میری نصیحت کو قبول کیجیئے گا تو مجھے جو کچھ کہنا منظور ہے اُسے کہون اور جو حق نصیحت مجھہ پر واجب ہے اُسکو ادا کردون اور اگر آپ کو یہہ خیال ہو کہ میری نصیحت نہ مانیئے گا تو جو ارادہ میرا نصیحت کرنے کا ہے اُس سے باز رہون۔ قَالَ قُلْ فَوَاللّٰہِ مَا اَسْتَغِشُّکَ وَمَا اَظُنُّکَ بِشَیْءٍ مِنَ الْھَوٰی۔ امامنے فرمایا کہ کہ تم کہو جو کچھ تمکو کہنا ہے قسم بخدا مین تمکو نصیحت کرنے مین کسی غرض فاسد سے متہم نکرونگا اور نہ مجھے یہہ گمان ہے کہ تم کو کوئی خواہش نفسانی نصیحت کا باعث ہے۔ مولف کہتاہے ایسا معلوم ہوتاہے کہ یہہ شخص کسی شمار اور قطار مین نہ تہا اور نہ فرقہ بنی اُمیہ سے کچھہ اسکو تعلق تہا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُرِیْدُ الْعِرَاقَ۔ عمر بن عبد الرحمن نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپکا ارادہ عراق جانے کا ہے وَاِنِّیْ مُشْفِقٌ عَلَیْکَ اَنْ تَاْتِیَ بَلَدًا فِیْھَا عُمَّالُہٗ وَاُمَرَاءُہٗ مَعَھُمْ بُیُوْتُ الْاَمْوَالِ۔ اور مین آپکی نسبت خوف کرتا ہون کہ ایسے شہر مین جایئے جہان عُمّال یعنی تحصیل بذیر کرنے والے اور حاکم اون کے پاس خزانہ بہرے ہوئے ہین۔ وَاِنَّمَا النَّاسُ عَبِیْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ آدمی دنیا کے روپیہ پیسہ کے غلام ہین۔ فَلَا اٰمَنُ عَلَیْکَ مِنْ عَدُوِّکَ نُصْرَۃً وَمِنْ اَنْتَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِمَّنْ یُقَاتِلُکَ مَعَہٗ۔ مجھے آپکی حالت دیکھہ کر اور آپ کے دشمن زردار متموّل کو دیکھکر اسکا اطمینان نہین ہے کہ آپ کے یار اور مددگار جو آج ہین بروقت لڑنے مرنے کے وہ آپکی طرف رہین اور روپیہ پیسہ کے طمع سے آپ کے دشمن سے نہ ملجائین۔ مؤلف کہتاہے یہہ شخص اُسی خلافت ظاہری کے

جنگ اور جدل کو یاد کر رہا ہے اور مثل عبد اللہ بن مطیع کے انجام پر اسکو ویسی نظر نہین ہے - فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا یَا ابْنَ الْعَمِّ - امام حسینؑ نے اُس سے فرمایا خدا جزاے خیر تمکو دے اے میرے بھائی - قَدْ عَلِمْتُ اِنَّکَ مَشَیْتَ بِنُصْحٍ وَتَکَلَّمْتَ بِعَقْلٍ - مجھے بخوبی معلوم ہوگیا کہ تم نصیحت ہی کیواسطے چل کر آئے ہو اور مطابق ظاہر عقل کے تم نے کلام بھی کیا وَمَھْمَا یُقْضٰی مِنْ اَمْرٍ یَکُنْ اَخَذْتُ بِرَاْیِکَ اَوْ تَرَکْتُ فَاَنْتَ عِنْدِیْ اَحْمَدُ مُشِیْرٍ وَاَنْصَحُ نَاصِحٍ - اور جو کچھ قضا و قدر الٰہی مین گذرا ہو تمہاری تجویز پر مجھے چلنا پڑے خواہ تمہاری راے کو ترک کرنا پڑے دونون حالتون مین تم میرے نزدیک نیک مشورہ دینے والون مین ہو اور پوری نصیحت کر چکے - قُلْتُ وَاِنَّمَا مَدَحَ الْحُسَیْنُ اِیَّاہُ لِاَنَّہٗ اَشْفَقَ عَلَیْہِ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی فَقْدِ الْمُؤْنِ وَالْاَنْصَارِ مین کہتا ہون اس شخص کی حضرتؑ نے مدح اور ثنا کی اس کی وجہ یہہ ہے کہ اس کو حضرت کی کمی انصار اور بے زری کا خوف تھا - وَلَمْ یَلُمْہُ عَلٰی نَفْسِ الْمَسِیْرِ اَوْ عَلٰی تَرْکِ الْبَیْعَۃِ وَغَیْرِھَا مِنَ الْاُمُوْرِ - اور اس نے حضرت کی ملامت خواہ آپکی راے کی خرابی خاص عراق کے سفر کرنے مین یا کہ یزید کی بیعت نکرنے مین کچھ ظاہر نہ کی - وَھٰذَا اَمْرٌ صَحِیْحٌ شَرْعًا وَعَقْلًا اور انصار جان نثار کا بھروسہ کیجے قابل جمع ہو لینا اسکے نہونے پر جو کچھ خوف کیا جائے شرعًا اور عقلًا سب طرح سے درست اور بجا ہے - لٰکِنَّہٗ کَسَابِقِہٖ لَمْ یَقُلْ فِیْ نُصْحِہٖ اَنَّہٗ اِذَا تَرَکَ الْمَسِیْرَ اِلَی الْعِرَاقِ فَاِلٰی اَیْنَ یَسِیْرُ وَمَاذَا یَعْمَلُ - مگر یہہ شخص بھی مثل ابن مطیع کے اپنی نصیحت مین پھر یہہ نہ کچھ بولا کہ اگر حضرت عراق کو نجائین پھر کدھر جائین اور کیا کرین - وَمِنْ ھٰھُنَا یَظْھَرُ اَنَّ نُصْحَھُمَا لَمْ یَکُنْ عَلٰی مَا یَنْبَغِیْ - اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونون کی نصیحت بجاے خود پوری اور ٹھیک نہ تھی - لٰکِنَّہٗ لَمَّا لَمْ یُبَالِغْ فِیْ کَوْنِہٖ مُقْتَدِیًا عَلَیْہِ کَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُطِیْعِ فَلَمْ یَنْزَجِرْ عَنْہُ الْحُسَیْنُ مِثْلَ اِنْزِجَارِہٖ عَنْ سَابِقِہٖ - لیکن چونکہ عمر بن عبد الرحمن نے بہت چکنی چپڑی بناوٹ کی باتین ویسی نہین کین جیسے کہ ابن مطیع نے کی تہین کہ آپ پر فدا ہون اور نثار ہون قربان ہون (جہوٹہا) اسی سبب سے امام حسینؑ کو زیادہ دل تنگی

اس کی باتون سے ہوئی - وَلِهٰذَا اَجْمَلَ الْقَوْلَ فِي كَوْنِهٖ آخِذًا بِرَائِهٖ اَوْ تَارِكًا اِيَّاهُ عَلٰى مَا يَقْضِيَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِيْهِ - اسی وجہ سے حضرت نے مجملی طور سے ایسی بات فرمائی جس سے اس کی خاطر شکنی بہی نہو اور اپنا ارادہ بہی ظاہر نفرمایا اور قضا و قدر کا حوالہ دیا ۞

باب پانزدھم

ابن عباس کے منع کرنے کے حالات امام حسینؑ کو سفر عراق سے اور اُس مین جو کچھ باتین دشمنان اہل بیت نے بنائی ہین اور پوری کیفیت اون کی اور جوابات امام حسینؑ بروایت فریقین

نَقُوْلُ اِنَّ اَوْثَقَ النُّصَحَاءِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ عِنْدَهُمْ فَنُوْرِدُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَقُوْلَاتِهٖ - ہم کہتے ہین بڑی معتمد نصیحت کنندہ ان معترضین کے نزدیک ابن عباس تھے اب اس باب مین ہم فقط اونہین کے نصائح کو لکھتے ہین - وَقَدْ مَرَّ ذِكْرُ النَّاصِحِيْنَ مِنَ الْعَشَرَةِ وَمَا نَصَحُوْا - باب گذشتہ مین دو نصیحت کرنے والون کا حال تو گذر چکا اور جیسے نصیحت انکی تہی اوس کی مخالفت پر الزام لگانا محض بیجا اتہام ہے وہ بہی معلوم ہو چکا - ثُمَّ قَالَ فِي اِتْحَافِ الْوَرٰى وَاَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدْ اَرْجَفَ النَّاسُ اَنَّكَ سَائِرٌ اِلَى الْعِرَاقِ فَبَيِّنْ لِي مَا اَنْتَ صَانِعٌ - اُسی کتاب اتحاف الورے مین پہر لکہا ہے کہ عبد اللہ بن عباسؓ امام حسینؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ عوام نے خبر غلط اڑائی ہے کہ آپ عراق کو جانے والے ہین پس آپ مجہسے تو بیان کیجئے کہ آپکو کیا کرنا منظور ہے - فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُؑ قَدْ اَجْمَعْتُ الْمَسِيْرَ فِي اَحَدِ يَوْمَيَّ هٰذَيْنِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى - امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین نے روانگی اپنی عراق کی ٹہان لی ہے ان دو دنون مین سے کسی ایکدن مین انشاء اللہ ضرور جاؤنگا - فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اِنِّيْ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ -

ابن عباس نے حضرت سے کہا مین بچاتاہون تم کو قسم بخدا اس سفر سے یا تم کو قسم خدا کی دیکر روکتا
ہون کہ نجاؤ - اَخْبِرْنِي اَتَسِيْرُ اِلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا اَمِيْرَهُمْ عَلَيْهِمْ قَاهِرٌ عَلَيْهِمْ وَ عُمَّالَهُ
تُجْبٰى بِلَادُهُ - مجھہ سے تو بتاؤ تم ایسی قوم کی طرف جاتے ہو اور جو اون پر حکمران
ہے (یزید) اُسکا پورا تسلط اون پر ہے کارکن اوس کے ایسے ہین کہ خراج اون بلاد کا جو
کوفہ سے متعلق ہین اونکے پاس چلا آتا ہے اور جمع ہوتا ہے فَاِنَّمَا دَعَوْكَ اِلَى الْحَرْبِ تمکو
اون لوگون یعنی اہل کوفہ نے اسی غرض سے بُلایا ہے کہ تم سے لڑین گے وَلَا اٰمَنُ عَلَيْكَ اَنْ
يَغُرُّوْكَ وَيُكَذِّبُوْكَ وَيُخَالِفُوْكَ وَ يَخْذُلُوْكَ وَيَسْتَنْفِرُوْا اِلَيْكَ وَيَكُوْنُوْا اَشَدَّ
النَّاسِ عَلَيْكَ - مجھے تمہاری نسبت اون سے یہی خوف ہے کہ وہ تم کو فریب دین گے اور
تم کو دعوائے خلافت مین جہوٹہلائین گے تم سے مخالفت کرین گے تم کو چھوڑ دین گے اور تم سے
لڑنے مین وہی پیش رو ہون گے وہی تم سے شدت اور سختی کرین گے - فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنِّيْ
اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین خدا سے طلب خیر کرونگا (تفاول یا استخارہ) اِلٰى
اَنْ قَالَ الْمُوَرِّخُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ اَوِ الْغَدَاةِ فَاَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ
عَمِّ اِنِّيْ اَتَصَبَّرُ وَلَا اَصْبِرُ - تا اینکہ پہر اتحاف الورٰے کے مصنف نے کہا جب شام ہوتی
خواہ دوسرے دن صبحکو ابن عباس پہر امام حسینؑ کے پاس آکر کہنے لگے اے میرے چچازاد بہائی
مین ہر چند بناوٹ سے صبر کرتا ہون مگر مجھہ سے صبر نہین ہوسکتا ہے - اِنِّيْ اَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ
وَهٰذَا الْيَوْمَ الْهَلَاكَ وَالْاِسْتِئْصَالَ مجھے تم پر آج خوف اس کا ہے کہ عراق کہ گئے اور
ہلاک ہوئے اور جڑ سے تم کو اوکہاڑ کر پہینک دین گے - وَاِنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ قَوْمٌ غُدُرٌ وَلَا
تَقْرِبَنَّهُمْ - مردمان عراق سب قوم غدار ہین اور تم ہرگز اون کے پاس نجاؤ - اَقِمْ بِهٰذَا الْبَلَدِ
فَاِنَّكَ سَيِّدُ اَهْلِ الْحِجَازِ تم اسی شہر مکہ مین رہو اس لیے کہ تم سردار اہل حجاز کے ہو -
(مگر زبانی زبانی) فَاِنْ كَانَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يُرِيْدُوْنَكَ كَمَا زَعَمُوْا فَاكْتُبْ اِلَيْهِمْ
فَلْيَنْفُوْا عَامِلَهُمْ وَعَدُوَّهُمْ ثُمَّ اَقْدِمْ عَلَيْهِمْ - پہر اگر اہل عراق کا بزعم اون کے
ارادہ تمہارے بُلانے کا ہے اونکو لکھ بہیجو کہ پہلے اپنے عامل اور اپنے دشمن کو اپنے شہر سے
نکالدین جب نکالدین تب اونکی طرف تم جاؤ وَاِنْ اَبَيْتَ اَنْ لَا تَخْرُجَ فَسِرْ اِلَى الْيَمَنِ

اور اگر سفر نکرنے سے تمکو انکار ہے اور ضرور خروج کرنے کا ارادہ ہے پھر تم یمن کی طرف روانہ ہو۔
فَاِنَّ فِيْهَا حُصُوْنًا وَشِعَابًا وَهِيَ اَرْضٌ طَوِيْلَةٌ عَرِيْضَةٌ۔ اس لئے کہ یمن مین قلعہ ہا ے
مستحکم اور گھاٹیان پہاڑون کی ہین اور زمین بہی بڑی لمبی اور چوڑی ہے وَلِاَبِيْكَ بِهَا شِيْعَةٌ
وَاَنْتَ عَلَى النَّاسِ فِيْ عُزْلَةٍ۔ تمہارے باپ کے شیعہ اور دوستدار وہان بہت سے ہین
تم کو وہان پہنچکر تنہائی ملیگی۔ فَتَكْتُبُ اِلَى النَّاسِ وَتَبُثُّ دُعَاتَكَ۔ وہان سے تم خطوط
اپنی نصرت کی طلب مین لکہنا اور اپنے سفیر وکیل تمام بلاد مین پہیلانا۔ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ
يَاْتِيَكَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا تُحِبُّ فِيْ عَافِيَةٍ۔ مجہے پوری اُمید ہے کہ اس کارروائی کے بعد
تم کو وہی بات نصیب ہوگی جو تمہارے پسند ہے اور بعافیت تم اپنا کام کروگے۔ فَقَالَ
الْحُسَيْنُ يَا ابْنَ عَمِّ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ نَاصِحٌ مُشْفِقٌ وَقَدْ اَزْمَعْتُ وَاَجْمَعْتُ عَلَى
الْمَسِيْرِ۔ امام حسینؑ نے فرمایا اے میرے عموزاد بہائی مین خوب جانتا ہون کہ تم براہ نصیحت
اور خیرخواہی مجہہ سے کہتے ہو اور میری خونریزی سے ڈرتے ہو۔ مگر اب تو پختہ ارادہ سفر عراق
کا کرچکا ہون **مؤلف کہتا ہے** ابن عباس کی اس تقریر کا یہہ جواب کوئی بچہ ضد کرنے
والا البتہ دیسکتا ہے اس راوی نے حضرت کو معاذ اللہ بچون کی شکل بنایا ہے۔ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ سَائِرًا فَلَا تَسِرْ بِبَنَاتِكَ وَصِبْيَتِكَ۔ پہر ابن عباس نے
کہا کہ اگر تم ضرور جاتے ہو تو اپنی لڑکیان اور بچون کو نہ لیجاؤ۔ فَاِنِّيْ خَائِفٌ اَنْ تُقْتَلَ
كَمَا قُتِلَ عُثْمَانُ وَنِسَاءُهُ وَوُلْدُهُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ الخ مجہہ ڈر ہے کہ تم قتل کئے جاؤ
جس طرح عثمان مارے گئے اور اُنکے اہل و عیال دیکہتے رہے آخر روایت تک۔ قُلْتُ وَهٰذَا
هُوَ مَوْضِعُ الْمَعْرِفَةِ فِيْ كَوْنِ الرِّوَايَةِ مَوْضُوْعَةً مُفْتَرَاةً مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ۔
مین کہتا ہون بس یہی مقام شناخت کا ہے اور اسی لفظ سے معلوم ہوگیا کہ یہہ روایت بنی اُمیہ
کی بنائی ہوئی ہے۔ وَاِنَّ هٰذَا الْقَوْلَ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُهُمْ لَا يَقُوْلُهُ اَحَدٌ۔ یہہ عثمان کا
جہگڑا پیش کرنا یہہ تو بنی اُمیہ ہی سے خاص ہے وَقَدْ قُتِلَ عَلِيٌّ ع بِالسَّيْفِ وَالْحَسَنُ
بِالسَّمِّ وَلَمْ يُوْخَذْ بِثَارِ عُثْمَانَ اِلٰى يَوْمَئِذٍ۔ جناب امیر تلوار سے شہید کئے گئے
اور امام حسنؑ زہر سے شہید کرائے گئے مگر یہہ افترا خون عثمان کے قصاص لینے کا ابہی تک

وَمِنَ الدَّلَائِلِ الْوَاضِحَةِ عَلٰى كَوْنِ تِلْكَ الرِّوَايَةِ مَوْضُوْعَةً اَنَّ الْاَقْوَالَ الَّتِي نَقَلَهَا عَنِ الْحُسَيْنِ فِي جَوَابِ اَقَاوِيْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَشْهَدُ عِيَانًا اَنَّ كُلَّهَا اُكْذُوْبَاتٌ مَحْضَةٌ۔ واضح دلایل سے اس روایت کے موضوع ہونے پر یہی ہے کہ جس قدر قول امام حسینؑ کے نقل کئے ہین جواب مین ابن عباس کے وہ خود گواہ اپنے جہوٹے ہونے پر ہین۔ فَاِنَّ كُلَّ مَنْ لَهٗ اَدْنٰى وُقُوْفٍ عَلٰى مَا كَانَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ مِنَ الْخَوْفِ وَالشِّدَّةِ وَتَفَاقُمِ الْآلَامِ يَحْكُمُ جَزْمًا بِخُرُوْجِهٖ مِنَ الْكَعْبَةِ۔ اسلئے کہ جو شخص ذراسی واقفیت رکہتا ہے کہ زمانہ حج مین جس خوف مین امام حسینؑ گرفتار تھے اور جس قدر صدمات اور رنج انکو پہنچ رہے تھے حتمی رائے اُس کی یہی ہوگی کہ حضرت وہان سے الگ ہوکر کسی طرف کو چلے جائین لِاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ قَدِ اجْتَمَعُوْا لِلْحَجِّ وَلَمْ يُوَفَّقْ اَحَدُهُمْ بِنُصْرَتِهٖ وَيَزِيْدُ قَدْ اَرْسَلَ فِي زِيِّ الْحُجَّاجِ جَمَاعَةً كَثِيْرَةً لِقَتْلِهٖ كَمَا هُوَ مَاثُوْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ۔ اسلئے کہ مسلمان دور دور کے وہان اداے مراسم حج کی غرض سے جمع ہوچکے تھے اور کسی کو توفیق نہوئی کہ آپکی نصرت اور امداد پر زبان ہی سے اقرار کرتا اور یزید نے خفیہ طور سے بہت سے آدمی حضرت کے قتل کے واسطے عین خانہ کعبہ مین بہ لباس حاجیون کے بھیجے تھے۔ وَبَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مُتَذَكِّرِيْنَ بِعَزْلِ اَوَّلِ خُلَفَائِهِمْ وَنَصْبِ عَلِيٍّ بِاِعْلَانِ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ فَيَنْظُرُوْنَ اِلَى الْحُسَيْنِ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ۔ اور بعض مسلمان جو کہ جان داوہ محبت شیخین تھے اونکو ہردم یاد آتا تہا کہ یہہ وہی مقام ہے جہان پر ابوبکر سورۂ براءت کی تبلیغ سے معزول ہوکر جناب امیر پدر بزرگوار امام حسینؑ کے منصوب ہوئے تھے اور اس امر کی یادآوری سے وہ لوگ حضرت کو ایسی نگاہ سے دیکھ رہے تھے جیسے سکرات کے وقت آدمی کی ٹکٹکی بندھ جاتی ہو۔ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ قَبِيْلَةً مِنْ قَبَائِلِ الْيَمَنِ لَمْ يَحْضُرْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ لِاَدَاءِ مَنَاسِكِ الْحَجِّ۔ اور تم کو کہان سے معلوم ہوا کہ اس سال سنہ مین کوئی قبیلہ یمن کے قبیلون مین سے اداے مراسم حج کیواسطے نہین آیا تہا۔ فَمَعَ كَوْنِ الْحُسَيْنِ قَدْ اَرْسَلَ اِلَيْهِمُ الْكُتُبَ وَالدُّعَاةَ فَهَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَنَّهٗ حَضَرَ عِنْدَ اِمَامِهٖ نَاصِرًا لَهٗ۔

پہ ہمکو روایت سے معلوم ہوا ہے کہ یمن کے حجاج مین سے کوئی شخص اپنے امام کے پاس بغرض
نصرت آیا۔ وَاِنْ فَرَضْنَا اَنَّهُ لَمْ يَحْضُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
فَهُوَ اَيْضًا مُسَبَّبٌ لِكَوْنِ الْحُسَيْنِؑ ثَاوِيًا فِيْهِ طَالِبًا لِلنُّصْرَةِ۔ ور اگر یہہ بہی فرض
کرین کہ یمن کا ایک آدمی بہی امسال حج کو نہین آیا اُسکا سبب یہی ہوگا کہ امام حسینؑ مکہ مین
ٹہرے ہوئے اپنی نصرت مسلمانون سے طلب کر رہے تھے اسی خوف سے یمن کے لوگ نہ آئے
اور گہرون مین چھپ رہے۔ وَكَانَ الْقِتَالُ فِي حَرِيْمِهِ مُضَيِّعًا لِحُرْمَتِهِ اور مکہ
معظمہ اور خاص کر خانہ کعبہ مین خونریزی اور لڑائی سے ہتک حرمت کعبہ کی ہوتی تہی۔
فَاِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى وَيُشَاهِدُ تِلْكَ الْحَالَاتِ ثُمَّ يُصِرُّ عَلٰى اِقَامَةِ الْحُسَيْنِؑ
فِي الْحَرَمِ فَهُوَ اَيْضًا مِمَّنْ يَغُرُّهُ وَيَكِيْدُ مَكِيْدَةً تَاتِي عَلٰى نَفْسِهِ۔ پہر اگر ابن
عباس ان سب حالات کو دیکھ رہے تھے اور بعد اس کے بہی اصرار کرتے تھے کہ آپ حریم کعبہ
سے نجائین پہر تو وہ بہی پورا فریب حضرت کو دے رہے تھے اور ایسا مکر کر رہے تھے کہ جس
کا انجام یہی تہا کہ حضرت اُسی جگہ شہید کر دئے جائین۔ اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَدْنٰى بَصِيْرَةٍ
فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يَدَّعُوْنَهُ۔ یا کچہہ خاک بہی تمیز ابن عباس فرضی کو امور سلطنت اور
سیاست مین نہ تہی وَلَا فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ۔ اور نہ اونکو مسائل شرعیہ مین کچہہ
داخلت تہی۔ ثُمَّ مَا بَالُ الْحُسَيْنِؑ مَعَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَغِيْرًا غَيْرَ مُمَيِّزٍ بَلْ قَدْ كَانَ
مَعَ اَبِيْهِ مُجَاوِلًا لِلْاَبْطَالِ فَارِسًا ضِرْغَامًا كَامِلًا فِي فُنُوْنِ الْحَرْبِ وَالضَّرْبِ
وَاُصُوْلِ السِّيَاسَةِ كَمَا هُوَ فِي يَوْمِ الطَّفِّ۔ پہر امام حسینؑ سے مجھے تعجب ہے کہ وہ
جناب کچہہ کم سن بچے اور غیر ممیز نہ تھے جو کبہی لڑائی کا نام بہی نہ سنا ہو بلکہ اپنے پدر بزرگوار
کے ہمراہ صفین اور جمل اور نہروان مین نبرد آزمائی کر چکے تھے بڑے بڑے بہادرون سے
لڑ چکے تھے فنون جنگ مین کامل تھے اور قواعد سیاست اور تمدن سے پوری ماہر تھے چنانچہ کربلا مین
آپ کی آپکی دلاوری کا حال کھل گیا تمام دُنیا پر۔ وَاَيْضًا لَمْ يَكُنْ سَخِيْفَ الرَّاْيِ
قَلِيْلَ الدِّرَايَةِ۔ نیز امام حسینؑ کی عقل بہی ایسی خراب نہ تہی اور سرد و گرم زمانہ کا کچہہ
کم تجربہ بہی آپ کو نہ تہا۔ وَمَعَ فَرْضِ الْكُلِّ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَمَا بَالُهُ لَمْ يَظْهَرِ

لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَرَّ مِنْ نَوَائِبِهٖ وَهِيَ كَمَا مَرَّ اور معاذ اللہ یہہ سب نقصانات بہی اگر فرض کرین اور خاک بدہنِ گوینده امام حسینؑ کو بالکل ناتجربہ کار بھی مان لین پہر اُس کی کیا وجہ ہے کہ آپ نے ابن عباس سے اپنے مصائب اور ہجوم افکار کو بیان بہی نہ کیا حالانکہ وہ سب امور صحیح اور واقع تھے - وَقَالَ مَرَّتَيْنِ بِعَزْمِ الْمُسِيْئِ وَاِجْمَاعِهٖ بِلَا رَدٍّ لِاَقْوَالِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَكْثِيْرٍ كَالْبُلْهِ الصَّغِيْرِ - اور دو مرتبہ یہی ہٹ اور ضد کرتے رہے کہ مینے تو اب عراق جانے کی دُہن لگالی ہے چاہے کچہ ہو مین تو ضرور جاؤنگا اور ابن عباس کی بیجا نصیحت کا کچہ بہی جواب ندیا فقط اپنی ضد پر قائم رہے - فَهٰذَا الْقَوْلُ اِنَّمَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ مَنْ هُوَ مُزْرٍ بِهٖ عَدُوٌّ لَّهٗ - اس قول محض بیجا کی وہی شخص امام حسینؑ کی طرف نسبت کریگا جو آپ کو کسی شمار اور قطار مین نہ سمجھے گا اور آپکی تحقیر اُس کو منظور ہے - وَلَسْنَا نَظُنُّ اَيْضًا بِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ خَرِفًا قَدْ زَالَ عَقْلُهٗ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ بِتِلْكَ الْهَفَوَاتِ وَقَدْ يَرَاهُ سَيِّدَهٗ وَابْنَ عَمِّهٖ مُصَابًا بِتِلْكَ الرَّزَايَا - ہم لوگ پیروان اہلبیتؑ ابن عباس کی شان بہی ایسی نہین سمجھتے ہین کہ ایسی بیہودہ اور محض بے عقلی کی باتین ایسے وقت کرین کہ اُن کے چچازاد بہائی اور اور سردار ایسے ایسے مصائب مین گرفتار ہون - وَاِنَّمَا هُوَ اِشْمَاتٌ وَاِزْدِرَاءٌ - اور ایسی گفتگو ایسے وقت کرنی اُسی کا کام ہے جو دشمن ہو اور شماتت اور تحقیر کرتا ہو - وَاَعْجَبُ مِنَ الْكُلِّ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّاوِيَ بَعْدَ مَا اَتَمَّ هَفَوَاتِهٖ اِفْتَرٰى عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ اِذَا اَخَذْتَ بِشَعْرِيْ وَاَخَذْتُ بِنَاصِيَتِكَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ اَطَعْتَنِيْ وَاَقَمْتَ لَفَعَلْتُ - اور سب جہوٹی باتون سے بڑہ کر اس راوی کے افترا ابن عباس پر یہہ سنئے اب تو مثل کنجڑے اور قسائی کے ڈاڑہی اور چوٹی نوچنے گھسوٹنے کی نوبت آگئی یہہ راوی ابن عباس پر آخری تہمت یون کرتا ہے کہ آخر درجہ جب کسی طرح امام حسینؑ نے اُنکی نصیحت نہ مانی ابن عباسؓ نے کہا کہ قسم اُس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اگر مجھے یقین ہو جائے کہ تم میری داڑہی خواہ چٹی پکڑو اور مین تمہاری پیشانی پکڑون اور خوب گھسٹولتر مجہہ مین اور تم مین ہو کہ لوگ تماشا دیکہنے کو

یکجا ہو جائین (ایسا تماشا کبھی کاہے کو دیکھا ہوگا کہ دو بنی ہاشم داڑھی اور چٹی پکڑے ہوئے
لڑ رہے ہین واہ واہ) غرض ایسی نوچ کھسوٹ کے بعد تم میرا کہنا مان لوگے تو مین اے حسینؑ
یہہ بھی کرون مگر تم اپنی ضد کو بھلا کب چھوڑو گے۔ فَانْظُرُوْا اَیُّھَا الْمُسْلِمِیْنَ ھٰذَا تَعْظِیْمُ
وَتَبْجِیْلُ لِعِتْرَۃِ نَبِیِّکُمْ۔ اب دیکھو اے مسلمان بھائیو یہہ ذریت نبیؐ کی ہے اور یہہ
تعظیم اور توقیر اُس کی ہو رہی ہے۔ وَعَلَی الْجُمْلَۃِ فَاِنْ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھُوَ الَّذِیْ قَالَ
مِثْلَ ھٰذَا الْقَوْلِ وَلَمْ یَکُنْ عَالِمًا بِمَا فِیْہِ الْحُسَیْنُؑ فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ فَلَسْنَا نَعْرِفُہٗ
اَنَّہٗ مَنْ کَانَ۔ خلاصہ کہ اگر ابن عباس یہہ وہی فرضی کوئی شخص ہین جن کی ایسی ایسی واہی
تباہی باتین اس راوی نے لکھی ہین اور انہین کچھہ خبر نہ تھی کہ اُن چچازاد بھائی امام حسینؑ
اور اُنکی بہنین زینب اور ام کلثوم اور بھانجے بھتیجے کیسی کیسی مصیبت مین آج گرفتار ہین تو اون
ابن عباس کو ہم نہین پہچانتے کہ وہ کون بازاری آدمی تھے جنکو داڑہی چٹی پکڑ کر مثل ارذال کے
لڑنے مین بھی شرم نہ تھی۔ وَاِنْ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھُوَ الَّذِیْ رَاٰی جَبْرَئِیْلَؑ یَوْمَ نُزُوْلِہٖ
مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یُعَزِّیْ سَیِّدَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَیُرِیْہِ تُرْبَۃَ قَبْرِ سِبْطِہِ الْاَصْغَرِ
کَمَا فِیْ تَارِیْخِ اَعْثَمَ الْکُوْفِیْ۔ اور اگر یہہ عباس وہ بزرگ ہین جنہون نے حضرت جبرئیلؑ
کو دیکھا ہے جس روز جبرئیل مع اور فرشتون کے تعزیت اور پُرسا دینے مصیبت امام حسینؑ
کا آئے تھے خدمت مین ہمارے نبیؐ کے اور خاک قبر امام حسینؑ ہمارے نبیؐ کو دکھلا رہے تھے جیسا کہ
تاریخ اعثم کوفی مین منقول ہے اور تمام ماجرائے سفر عراق سے بخوبی ابن عباس آگاہ تھے۔
وَاَیْضًا ھُوَ الَّذِیْ فَوَّضَہٗ عَلِیٌّؑ اَبْعَارًا عِدِیْدَۃً یَوْمَ رُجُوْعِہٖ عَنْ حَرْبِ صِفِّیْنَ
وَوُصُوْلِہٖ اِلٰی اَرْضِ کَرْبَلَآءَ۔ اَیْضًا۔ اگر یہہ ابن عباس وہی بزرگ ہین جنکو جناب امیرؑ نے
چند مینگنیان اونٹ کی زمانہ حضرت عیسےؑ کی سپرد فرمائی تھین۔ جب کہ حضرت جنگ صفین سے
پلٹ کر زمین کربلا پر اوترے تھے۔ وَقَالَ لَہٗ اِحْفَظْھَا فَاِذَا رَاَیْتَ اَنَّھَا صَارَتْ دَمًا
فَاعْلَمْ اَنَّ ابْنِیَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ۔ اور فرمایا تھا حضرت نے ابن عباس سے کہ اون کو
بحفاظت رکھنا جب دیکھنا کہ یہہ سب خون تازہ ہوگئین یقین کرنا کہ میرا فرزند حسین شہید
ہوگیا۔ کَمَا فِی الْبِحَارِ وَغَیْرِہٖ۔ چنانچہ یہہ روایت بحار وغیرہ کتب مین منقول ہے۔ وَھٰکَذَا

رِوَایَاتٌ اُخَرُ تَدُلُّ عَلٰی کَوْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَامِلًا لِتِلْکَ الْاَسْرَارِ - اسی طرح اور
بہی بہت سی روایات دونون فرقہ شیعہ اور سُنّی کی ایسی ہین جنسے خوب معلوم ہوتا ہے کہ
ابن عباس اسرار شہادت گلگون قبائے آل عبا کے راز دار بہی تھے - فَاِنْ کَانَ مَعَ عِلْمِہٖ
مَانِعًا لَّہٗ عَنْ سَفَرِہٖ فَلَا یَخْلُوْ اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ غَرَضُہٗ تَکْذِیْبَ رَسُوْلِہٖ فِیْ ذٰلِکَ
الْاِخْبَارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا غَرَضُہٗ - پہر اگر ابن عباس جان بوجھ کر
امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرتے تھے پس یا تو غرض ابن عباس کی یہہ تہی کہ اپنے نبیؐ کی
پیشین گوئی جو نسبت امام حسینؑ کے ہوئی تہی اُس کا جہوٹہا کرانا انکو منظور تہا اور بپناہ بخدا
ہم ابن عباس کو ایسا بیدین منکر نبوت نہین جانتے - وَاِمَّا اَنَّہٗ کَانَ لَمْ یَعْلَمْ بِوُقُوْعِہَا
فِیْ تِلْکَ الْمَسِیْرِ کَاُمِّ سَلَمَۃَ رضؓ - اور یا یہہ بات ہے کہ ابن عباس کو یہہ علم نہ تہا کہ یہہ سانحہ
اسی سفر کا ہے جو امام حسینؑ کر رہے ہین جس طرح جناب ام سلمہ کو معلوم نہ تہا اور حضرت
کو سفر عراق سے منع فرمایا تہا فَلَمَّا صَرَّحَ الْحُسَیْنُ بِاِجْمَاعِ اَمْرِہٖ وَعَزْمِہٖ فَمَا بَالُہٗ
اَصَرَّ وَاسْتَبَدَّ وَلَمْ یَمْتَنِعْ عَنْ مَنْعِہٖ کَاُمِّ سَلَمَۃَ - پہر جب امام حسینؑ نے اپنا عزم
جزم ظاہر کر دیا اُسوقت کیون ابن عباس مثل جناب ام سلمہؓ کے چپ نہوئے اور برابر اصرار اور
ہٹ کرتے رہے اور دارڑھی نجوّل کے تجویز مین تھے - فَثَبَتَ مِمَّا تَلَوْنَا عَلَیْکَ اَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ الَّذِیْ یَنْسِبُوْنَ اِلَیْہِ تِلْکَ الْاَقَاوِیْلَ الْکَاذِبَۃَ اِنَّمَا ھُوَ رَجُلٌ مُفْرُوْضٌ
غَیْرُ الَّذِیْ ھُوَ ابْنُ عَمٍّ لِلْحُسَیْنِ ؑ - اب تو معلوم ہو گیا کہ وہ ابن عباس جس کی طرف
یہہ جہوٹھی جہوٹھی باتین روایت کر رہے ہین وہ محض ایک فرضی آدمی تہے وہ ابن عباس نہ
تھے جو امام حسینؑ کے چچازاد بہائی تھے - وَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ ابْنُ عَمِّہٖ فَھُوَ الَّذِیْ تَارَۃً
مَنَعَہٗ عَنِ الْمَسِیْرِ وَالْحُسَیْنُؑ یَخْرُجُ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ یَبْکِیْ وَیَاِنُّ بِقَلْبٍ حَزِیْنٍ
لیکن وہ ابن عباس چچازاد بہائی امام حسینؑ کے یہہ وہ بزرگ ہین کہ ایک مرتبہ اُنہون نے
مثل دیگر اعزہ اور اقربا کے امام حسینؑ کو اُس روز منع کیا تہا جس روز حضرت مدینہ سے سفر
کر رہے تھے اور کہرام بنی ہاشم مین برپا تہا ابن عباس بہی زار قطار رو رہے تہے اس لئے
کہ اُنکو معلوم تہا کہ اب امام حسینؑ پہر پلٹ کر نہ آئین گے - ثُمَّ لَمْ یَتَمَالَکْ نَفْسَہٗ وَرَحَلَ

إِلَى مَكَّةَ حُبًّا لِلرَّحِمِ۔ پہر خون کا جوش تہا اور کیونکر نہ ہوتا ابن عباس سے ضبط نہوسکا
اور دوڑتے گرتے اپنے تئین مکہ معظمہ مین پہنچا یا اللہ رے مصیبت امام حسینؑ کی اور امام
حسینؑ سے آکر مکہ معظمہ مین ملے ۔ وَمَنَعَهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ مَنَعَهُ فِي
مَكَّةَ كَمَا فِي التِّبْرِ الْمُذَابِ وَعَنِ الْمَسْعُودِي وَعِبَارَتُهُمْ فِي الْمَقَامِ مُخْتَلِفَةٌ ۔
اور دوسری مرتبہ ابن عباس نے مکہ معظمہ مین حضرت کو منع کیا اور عبارتین لوگون کی مختلف
ہین ۔ وَمَا قَالَ فِي التِّبْرِ الْمُذَابِ فَهُوَ أَحْسَنُ الْأَقْوَالِ تبر مذاب مین جو لکہا ہے
وہی قول سب سے بہتر ہے ۔ فَقَالَ (الْحُسَيْنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ) يَا ابْنَ عَمِّ هٰذِهِ كُتُبُهُمْ
وَرُسُلُهُمْ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيَّ إِجَابَتُهُمْ وَقَامَ لَهُمْ عَلَيَّ الْعُذْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
امام حسینؑ نے ابن عباس سے فرمایا اے چچازاد بہائی یہہ دیکہو خطوط کوفیون کے اور یہ
اُنکے بہیجے ہوئے آدمی سب موجود ہین مجہ پر واجب ہے اُنکے قول ظاہری کی اجابت کرنی
خدا کے نزدیک اُنکا عُذر بروز حشر باقی رہیگا اگر مین اُنکی طرف نہ گیا اور وہ گمراہ رہے
قُلْتُ وَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ غَدْرَهُمْ كَانَ مُتَيَقِّنًا لِمَا غَدَرُوا مَرَّاتٍ فَقُلْتُ لَيْسَ
هٰذَا يَطَّرِدُ فِي الشَّرْعِيَّاتِ الَّتِي بِنَاؤُهَا عَلَى الظَّاهِرِ فَإِنَّ الْكَذُوبَ قَدْ يَصْدُقُ
وَالصَّدُوقَ قَدْ يَكْذِبُ مین کہتا ہون کہ اگر کوئی یون کہے کہ اہل کوفہ کا غدر اور فریب تو
امر یقینی تہا اس لئے کہ چند مرتبہ فریب کر چکے تہے اُس کا جواب یہہ ہے کہ یہہ قاعدہ احکام
شریعت ظاہری مین جاری نہین ہو سکتا ہے اور مثل مشہور ہے کہ بڑا جہوٹہا بہی کبہی سچ
بولتا ہے اور بڑا سچا بہی کبہی جہوٹہا ہوتا ہے ۔ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ لَمْ يُؤْمَرُوا
بِعُلُومِهِمُ الْخَاصَّةِ وَإِلَّا لَمْ يَحْتَاجُوا فِي فَصْلِ الْقَضَايَا إِلَى الشُّهُودِ وَغَيْرِهَا مِنَ
الدَّلَائِلِ الظَّاهِرِيَّةِ ۔ اور انبیا اور اُنکے جانشین امور ہدایت مین اپنے علم خاص پر بنا
کرلے کے مجاز نہ تھے ورنہ فیصلہ مقدمات متخاصمین مین گواہ اور دیگر وجوہ ثبوت لینے
کے محتاج نہوتے ۔ وَلَمْ يَظْهَرْ غَدْرُهُمْ إِلَى يَوْمِ خُرُوجِهِ فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ وَافَى
يَوْمَ خُرُوجِهِ بِيَوْمٍ جَرَى عَلَى مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَا جَرَى ۔ اور تا روز
روانگی امام حسینؑ کوفیون کا یہہ غدر ثابت نہ ہوا تہا اسلئے کہ اتفاق وقت سے جس روز

حضرت نے مکہ سے کوچ کیا ہے اُسی روز حضرت مسلم پر کوفہ مین وہ سانحہ گذرا۔ وَفِي مَدِينَةِ الْمَعَاجِزِ
بَعْدَ ذِكْرِ مَنْعِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِلْحُسَيْنِ مِنْ حَمْلِ نِسَائِهِ مَعَهُ اور مدینۃ المعاجز مین روایت
کی ہے کہ جب ابن عباس نے اہلحرم کے لیجانے کو منع کیا۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا ابْنَ الْعَمِّ إِنِّي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فِي مَنَامِي وَقَدْ أَمَرَ بِأَمْرٍ أَنَا لَا أَقْدِرُ عَلَى خِلَافِهِ۔ امام حسین
نے ابن عباس سے کہا اے میرے چچازاد بہائی مینے رسولؐ خدا کو خواب مین دیکہا ہے اور نہے
ایک ایسا حکم دیا ہے کہ اُس کی مخالفت پر مجہے قدرت نہین ہے۔ وَإِنَّهُ أَمَرَنِي بِأَخْذِهِمْ
مَعِي۔ اور جناب رسولؐ نے مجہے حکم دیا ہے کہ اہل بیت کو بہی اپنے ہمراہ لیجاؤن۔ وَفِي
نَقْلٍ آخَرَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ الْعَمِّ إِنَّهُنَّ وَدَائِعُ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا آمَنُ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا
وَهُنَّ أَيْضًا لَا يُفَارِقْنَنِي۔ اور دوسری روایت یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اے برادر یہہ
عورات اور لڑکے میری سپردگی مین بطور ودیعت رسولؐ خدا کے ہین انکی حفظ ناموس اور
حفظ جان پر مجہے اپنے ہی اوپر بہروسہ ہے دوسرے پر نہین ہے اور یہہ بہی فرط محبت
سے مجہکو نہین چہوڑتے ہین کیونکر انکو چہوڑ جاؤن۔ فَسَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ بُكَاءً مِنْ وَرَائِهِ
وَقَائِلَةٍ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ابن عباس نے اُسوقت رونے کی آواز پس پشت سے
سُنی اور ایک معظمہ یون کہہ رہی ہین (بروایتے جناب زینب) اے ابن عباس تُشِيرُ
عَلَى شَيْخِنَا وَسَيِّدِنَا أَنْ يُخَلِّفَنَا هٰهُنَا وَيَمْضِيَ وَحْدَهُ۔ تم کہتے ہو ہمارے بزرگ
قوم اور ہمارے سردار سے (بہائی نہ فرمانے کا سبب خیال کیجیئے گا) کہ ہمکو چہوڑ جائین اور
تنہا چلے جائین۔ لَا وَاللّٰهِ بَلْ نَحْيٰى مَعَهُ وَنَمُوتُ مَعَهُ وَهَلْ أَبْقَى الزَّمَانُ لَنَا
غَيْرَهُ۔ قسم بخدا یہہ کبہی نہو گا ہمارا انکا تو جینے اور مرنے کا ساتہہ ہے انہین کے ساتہہ زندگی
ہے اور انہین کے ساتہہ موت ہے کیون ابن عباس کسی بزرگ خاندان کو زمانہ نے باقی
رکہا ہے سوا اسی مظلوم مسافر کے۔ فَبَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ بُكَاءً شَدِيدًا وَجَعَلَ
يَقُولُ يَعِزُّ عَلَيَّ فِرَاقُكَ يَا ابْنَ عَمَّاهُ۔ ابن عباس بہی اس معظمہ کی بیقراری دیکہہ کر
اور سُن کر خوب سا روئے اور کہنے لگے ہمے اے بہائی تمہاری جُدائی مجہہ پر از حد ناگوار ہے
قُلْتُ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ وَلَعَلَّهُ الْكَامِلُ لِابْنِ أَثِيرِ الْجَزَرِيِّ أَنَّ الْحُسَيْنَ

اعْتَذَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِاَنَّهٗ رَاٰی جَدَّهٗ فِی الْمَنَامِ اٰمَرَ لَهٗ بِالْخُرُوْجِ ۔ مین کہتا ہون
بعض کتب مین بلکہ شاید تاریخ کامل ابن اثیر جذری مین (خدا سمجہے اس سے) دیکہا ہی لکہا ہے
کہ امام حسینؑ نے معاذ اللہ حیلہ پیش کیا ابن عباس کے سامنے کہ میرے نانا رسول نے خواب
مین مجہے حکم دیا ہے سفر عراق کا مطلب یہہ ہے کہ معاذ اللہ بناوٹ کی حضرت نے اور بے اصل
بات کہی ۔ وَاَیْضًا قَدْ سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ الْمُدَّعِیْنَ لِلتَّفَقُّهِ اَنَّ بِنَاءَ الْاَحْکَامِ الْفَرْعِیَّةِ
لَا یَصِحُّ عَلَی الْمَنَامَاتِ ۔ اور بعض مدعیان فقہ سے یہہ بہی مینے سُنا ہے کہ احکام شریعت
کی بنا خوابہاے ائمہ اور نبیؐ پر ہو نہین سکتی ۔ وَالْبَحْثُ عَنْ تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ یُخْرِجُنَا
عَمَّا نَحْنُ فِیْهِ فَلْنَنْقُلْ مَا یَخْتَصُّ لِسَیِّدِنَا الْحُسَیْنِؑ ۔ اور اس مسئلہ فقہی مین بحث
کرنے سے ہم اپنے اصلی مقصود سے خارج ہو جائین گے لہذا ہمکو لازم ہے کہ امام حسینؑ کے
متعلق جو کچہہ اس مسئلہ مین ہے اُسی کو لکہین ۔ فَنَقُوْلُ اَمَّا الْجَذْرِیْ فَمَا یَلِیْقُ بِهٖ قَدْ
اَوْرَدَهٗ اَخُوْنَا حَامِدُ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الرِّضْوَانُ فِیْ مُجَلَّدِ حَدِیْثِ الطَّیْرِ مِنْ
عَبَقَاتِ الْاَنْوَارِ ۔ جذری کے لایق جو کچہہ کہنا تہا اُس کو میرے بہائی حامد حسینؒ نے خوشنودی
خدا کی اون پر اور اُنکے والد پر ہو جلد حدیث طیر عبقات الانوار مین خواب لکہدیا ہے ۔ وَلَمْ
یَکْتَفِ ذٰلِكَ النَّاصِبُ عَلٰی قَوْلِهٖ هٰذَا بَلِ افْتَرٰی عَلَی الْحُسَیْنِؑ اَنَّهٗ نَدِمَ وَتَاَسَّفَ
عَلٰی مُخَالَفَتِهٖ لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ حَمْلِهِنَّ مَعَهٗ ۔ یہہ دشمن اہلبیتؑ رسولؐ فقط اسی
قول پر چپ نہوا کہ امام حسین نے معاذ اللہ حیلہ فرمایا بلکہ یہہ بہی افترا کر دیا ۔ کہ امام
حسینؑ کو ابن عباس کی نصیحت کے خلاف عورات کے لیجانے پر ندامت ہوئی اور افسوس
رہا ۔ فَرَوٰی فِیْ کِتَابِهٖ هٰذَا مِنْ وَقَایِعِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ
بَعْدَ الْعَصْرِ اسی کتاب مین اُس نے نوین تاریخ محرم کے واقعات مین لکہدیا ہے کہ
بعد عصر کے جب لشکر عمر سعد لڑنے پر آمادہ تہا ۔ وَالْحُسَیْنُؑ یَعِظُهُمْ وَیُذَکِّرُهُمْ وَبَنَاتُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ لَمَّا سَمِعْنَ کَلَامَهٗ وَصَیْحَاتِ الْعَسْکَرِ وَزَعْقَاتِهِمْ تَمَایَخْنَ بِالْبُکَاءِ
امام حسینؑ اون سب کو وعظ اور پند فرما رہے تھے ۔ دختران رسول خداؐ نے جب جناب
امام حسینؑ کا یہہ کلام سُنا اور لشکر کے ہنگامہ کی صدا اور گہوڑون کے بولنے کی آواز قریب

خیمہ ہاے حرم کے اُنکے کانون تک پہونچی فریاد اور رونے کی آواز بلند کی اور چلا چلا کر رونے لگین
فَقَالَ الْحُسَیْنُ لِاَخِیْہِ الْعَبَّاسِ وَابْنِہٖ عَلِیٍّ اَنْ یَذْهَبَا اِلَیْهِنَّ وَسَكِّتَاهُنَّ -
امام حسینؑ نے اپنے بہائی عباس اور اپنے فرزند علی اکبر سے فرمایا جاؤ اُنکے پاس اور چپ
کرادو اُنکو چلاکر نہ روئین - وَقُوْلَا لَهُنَّ اُسْكُتْنَ فَاِنَّ الْبُكَاءَ اَمَامَكُنَّ - کہدو
اِن مصیبت کی ماریون سے چپ رہین ابہی تو رونے کا وقت انکے سامنے چلا آتا ہے . بقول
شاعر ؎ خوب سا رو لیجیو جب یہہ گلا کٹ جائیگا + پہر تمہین کاہے کو کوئی منع کرنے
آئیگا + ثُمَّ قَالَ الْجَذَرِیُّ وَقَالَ الْحُسَیْنُ وَلَا یُبْعِدُ ابْنُ عَبَّاسٍ - پہر جذری کہتا
ہے کہ امام حسینؑ کہنے لگے ابہی کچہہ دُور نہین ہے وہ دِن کہ ابن عباس مجہے منع کرتے
تہے کہ ان عورات کو ساتہہ نہ لیجاؤ - یَعْنِیْ بِہٖ اَنَّ الْحُسَیْنَ تَاَسَّفَ وَنَدِمَ عَلٰی تَرْكِ
نُصْحِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ حَمْلِهِنَّ - مراد ابن جذری کی یہہ ہے کہ امام حسینؑ کو ندامت ہوئی
کہ ابن عباس کا کہنا انکے چہوڑ جانے مین کیون نہ مانا - وَهٰذِهِ الْاُكْذُوْبَةُ كَسَائِرِ الْاِفْتِرَاءَاتِ
الَّتِیْ جَمَعْنَاهَا فِیْ بَابٍ وَاحِدٍ - یہہ بہی ایک افترا ہے محض مثل اور تہمتون کے جسکو ہم نے
ایک جداگانہ باب مین جمع کیا ہے فَاِنْ كَانَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا قَدْ نَقَلَ هٰذَا الْقَوْلَ فِیْ
مَقْتَلِہٖ فَلَمْ یَكُنْ ذَاكِرًا لِمَكِیْدَتِهِمْ فَلَا نُبَالِیْ مِنْ ذِكْرِہٖ - اگر ہمارے کسی عالم نے
ہبی اس کو اپنی کتاب مقتل مین ذکر کیا ہو اگرچہ آج تک ہماری نظر سے نہین گذرا ہے تو
اوس عالم کو دشمنان اہل بیت کا مکر یاد نہو گا پس ہمکو کچہہ پروا کرنی چاہیئے جب یہہ راز
کہل گیا نَعَمْ اَلشَّاْنُ فِیْ مَقُوْلَةِ بَعْضِ الْمُدَّعِیْنَ لِلتَّفَقُّہِ - ہان پوری توجہ کرنی
ہم کو ضرور ہے اُس قول کے جواب مین جو بعض مدعیان فقہ کہتے ہین کہ خواب پر بناء احکام
شرع کرنی جائز نہین ہے - وَقَدْ مَرَّ مِنَّا الْقَوْلُ فِی الْمَنَامَاتِ الَّتِیْ رَاٰهَا الْحُسَیْنُؑ
مِنْ یَوْمِ خُرُوْجِہٖ عَنِ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی یَوْمِ عَاشُوْرَا فِی الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ مِنْ بَابِ
السِّتِّیْنَ اِلَی الْبَابِ الْخَامِسِ وَالسِّتِّیْنَ - ہم نے جلد اول مین اسی کتاب کے باب شصتم
سے باب شصت و پنجم تک جس قدر خواب امام حسینؑ نے روز روانگی مدینہ سے تا روز عاشورا
دیکہے سب کو مفصل طور سے لکہدیا ہے - وَنَقُوْلُ هٰهُنَا بِالْاِجْمَالِ اَنَّ مَنَامَاتِ سَیِّدِنَا

اَلْحُسَیْنِ کَانَتْ مُطَابِقَۃً لِلْوَصَایَا الَّتِیْ اَوْصَابِھَا اِیَّاہُ نَبِیُّنَا فِیْ حَیٰوتِہٖ صلعم یہان پر ہم مجمل طور سے کہتے ہین کہ جو جو خواب امام حسینؑ نے دیکھے مطابق تھے اُسی وصیت کے جو زمانہ حیات مین ہمارے نبیؐ نے اونکو خواہ اُنکے پدر بزرگوار کو فرمائی تھین۔ وَلِذٰلِکَ قَالَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا لِلنَّفَرِ مِنَ الْجِنِّ کَمَا مَرَّ فِی الْبَابِ الثَّالِثَ عَشَرَ اسی وجہ سے جناب ام کلثوم نے مرد جنی سے فرمایا چنانچہ تیرھوین باب مین گذر چکا۔ وَاَیْضًا فِی الْکَافِیْ مَا رَوَاہُ سَدِیْرٌ مِنْ اِتْیَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ عِنْدَ کُلٍّ مِنَ الْاَئِمَّۃِ یُؤَیِّدُہٗ۔ ایضًا کافی مین سدیر نے جو روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ ہر امام کے پاس قریب زمانہ وفات اُنکے تشریف لاتے ہین یہہ بھی حدیث قول جناب ام کلثوم کی تائید کرتی ہے فَعَلَی الْقَوْلِ بِعَدَمِ حُجِّیَّۃِ الْمَنَامِ اَیْضًا لَا یُقَاسُ اَمْرُھُمْ عَلٰی تِلْکَ الْقَوَاعِدِ الظَّنِّیَّۃِ۔ پس اگر ہم خواب کی حجت اور دلیل شرعی ہونے کے قائل نہ بھی ہون پھر بھی ائمہؑ کا حال اس بارہ مین قواعد ظنیہ فقہیہ پر قیاس نکرنا چاہیئے۔ فَاِنَّ ذَالِکَ مِنْ خَوَاصِّ کَرَامَاتِھِمُ الْخَاصَّۃِ۔ اسلیئے کہ یہہ خواب کی بشارت ائمہؑ کے خواص معجزات اور کرامات مین سے ہے۔ رَجَعْنَا اِلٰی بَقِیَّۃِ حَالَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ اب ہم باقیماندہ حالات ابن عباس کو لکھین۔ فَاِنَّ اَمْرَہٗ عِنْدَنَا لَعَجِیْبٌ۔ انکی کیفیت ہمارے نزدیک سراسر عجیب ہے وَالرُّوَاۃُ مِنَ الْفَرِیْقَیْنِ یَرْوُوْنَ عَنْہُ اُمُوْرًا مُتَضَادَّۃً۔ راوی دونون مذہب کے انسے مختلف مضامین کی روایات لکھتے ہین۔ وَمَا ذَکَرْنَا مِنْ حُضُوْرِہٖ بِمَکَّۃَ اِنَّمَا ھُوَ نَقْلٌ مَحْضٌ۔ اور جو کچھہ ہم نے انکی موجودگی مکہ معظمہ مین لکھی ہے محض نقل روایات پر مبنی ہے۔ وَاَعْجَبُ مِنْھَا اَنَّ بَعْضَ الرِّوَایَاتِ تَدُلُّ عَلٰی کَوْنِہٖ بَصِیْرًا یَوْمَئِذٍ وَبَعْضُھَا تَدُلُّ عَلٰی کَوْنِہٖ مَکْفُوْفًا بِالْبَصَرِ اور سب سے زیادہ عجیب تر یہہ بات ہے کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کے روز یعنی روز روانگی امام حسینؑ مکہ سے ابن عباس کی آنکھین درست اور بینا تھین اور بعض روایات سے اون کا نابینا ہونا ثابت ہوتا ہے فَفِی الْمَنَاقِبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ الْحُسَیْنَؑ قَبْلَ اَنْ یَتَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ عَلٰی بَابِ الْکَعْبَۃِ وَکَفُّ جَبْرَئِیْلَ فِیْ کَفِّہٖ وَجَبْرَئِیْلُ یُنَادِیْ ھَلُمُّوْا اِلٰی بَیْعَۃِ اللّٰہِ

مناقب شہر آشوب رح کی روایت ہے ابن عباس کہتے ہین مینے کہا دیکہا امام حسین کو دروازہ کعبہ پر کہ جبرئیل کا ہاتہہ امام حسینؑ کے ہاتہہ مین ہے اور جبرئیل پکار رہے ہین کہ چلو چلو بیعت خدا کرلو۔ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ رَأَيْتُ الْمَدِيْنَةَ كَأَنَّهَا ضَبَابٌ اَيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاء۔ اور بعض روایات مین ابن عباس سے منقول ہے قسم کہا کر کہتے ہین کہ مین نے بروز عاشورا بعد قتل امام حسینؑ کے مدینہ کو دیکہا ایسی تاریکی چہاگئی ہے جیسے کہرا پڑتا ہے۔ وَهُوَ يَقُوْلُ اَيْضًا رَأَيْتُ الْاَبْعَارَ صَارَتْ دَمًا۔ اور یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ مینگنیان اونٹ کی جو امیر المومنین نے میرے سپرد کی تہین خون تازہ ہوگئین۔ وَفِي رِوَايَةٍ مَجِيْئِهٖ اِلٰى بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ يَوْمَئِذٍ يَقُوْلُ مَرَرْتُ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ يَتَوَجَّهُ بِيْ قَائِدِيْ۔ اور جناب ام سلمہ کے گہر جانے کی روایت اوسی عاشورہ کی یون ہے ابن عباس کہتے ہین مین چلا ام سلمہ کے گہر کیطرف اور ایک آدمی میرا ہاتہہ پکڑے مجہے لئے ہوئے جاتا تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینا ہے وَكَذٰلِكَ اُمُوْرٌ اُخَرُ اسی طرح سے اور بہی امور ہین۔ وَكَمَا اَنَّ رِوَايَةَ اُمُوْرٍ مُتَضَادَّةٍ يُوْقِعُنَا فِي الرِّيْبَةِ عَنْ صِحَّةِ الْمَرْوِيَّاتِ كَذٰلِكَ يُغْنِيْنَا عَنِ الْاِهْتِمَامِ فِيْ جَوَابِ الْمُوْرِدِيْنَ الَّذِيْنَ يَبْنُوْنَ اِيْرَادَهُمْ عَلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ پہر جس طرح امور مختلف کی روایات ہم کو شک مین ڈالتی ہین ان روایات کی صحت مین اسی طرح ہمکو بے پرواہ کرتی ہے جواب دینے سے اُس اعتراض کے جس کی بنا پر دشمنان اہل بیت امام حسینؑ کے سفر عراق پر معترض ہوتے ہین۔ وَمَعَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ يَاْتِيْكَ فِيْ اَوَاخِرِ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مَا يَشْفِي الْعَلِيْلَ وَيُرْوِي الْغَلِيْلَ اور پہر باینہمہ اشتباہ کے جو ابن عباس کے اقوال مین مذکور ہوا ہے آخر مین ان بابون کے ایسا بیان آتا ہے اور ایسا جواب ان شبہات کا لکہا جائیگا کہ انشاء اللہ مرض شبہات کی شفا اُس سے ہوگی اور طالب حق کی تشنگی فرو ہو جائے گی۔ وَلْنَذْكُرْ مَا بَقِيَ مِنْ كَلَامِ النُّصَحَاءِ۔ اب ہم کو لازم ہے کہ باقیماندہ کلام نصیحت کرنے والون کا بہی لکہین کہ اور لوگون نے کیا نصیحت کی تہی ٭

باب شانزدھم

عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر کی نصیحت درباب منع روانگی عراق اور حضرت امام حسینؑ کا جواب

قَالَ فِي اِتْحَافِ الْوَرٰى وَاَتَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَهٗ سَاعَةً - اتحاف الورے مین کہتے ہین کہ عبداللہ بن زبیر خدمت مین امام حسینؑ کے آئے اور ایک ساعت تک حضرت سے اِدہر اُدھر کی باتین کرتے رہے - ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِيْ مَا تَرْكُنَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَكَفُّنَا عَنْهُمْ وَنَحْنُ اَبْنَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَوُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ دُوْنَهُمْ - پہر ابن زبیر کہنے لگے کچھہ ہم کو معلوم نہین ہوتا ہے کہ اِن مسلمانون نے خواہ بنی اُمیہ نے کیون ہم کو چہوڑ دیا ہے اور ہم کیون اون سے باز رہتے ہین یعنی کیون اون سے اپنا حق نہین واپس لیتے ہین حالانکہ سچ پوچھو تو ہم ہی لوگ مہاجرین کی اولاد سے ہین اور امر خلافت کے مالک ہم ہی لوگ ہین بنی امیہ نہین ہین - قُلْتُ اُنْظُرْ اِلٰى بَشَاعَةِ كَلَامِهٖ فَاِنَّهٗ اَتَاهُ لِلنُّصْحِ وَيَدَّعِيْ كَوْنَهٗ اَيْضًا مِنْ وُلَاةِ الْاَمْرِ - مین کہتا ہون ذرا طرز خراب کو باتون مین ابن زبیر کے دیکھو نصیحت کرنے آئے ہین اور پہلے تو اپنی استحقاق خلافت کا دعوے کر رہے ہین واہ رے ناصح - ثُمَّ قَالَ خَبِّرْنِيْ مَا تُرِيْدُ اَنْ تَصْنَعَ - پہر کہنے لگے تم بتلاؤ کہ تمہارا کیا ارادہ ہے کیا کروگے (اِس بے رُخی کو بھی خیال کرنا) فَقَالَ الْحُسَيْنُ لَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ نَفْسِيْ بِاِتْيَانِ الْكُوْفَةِ - امام حسینؑ نے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین یہہ بات اب طے کرلی ہے کہ مین کوفہ کو جاؤن - وَلَقَدْ كَتَبَ اِلَيَّ شِيْعَتِيْ بِهَا وَاَشْرَافُ النَّاسِ - میرے پیرو اور دوست جس قدر کوفہ مین ہین اور شریف خاندانی لوگون نے وہان کے مجھے بُلایا ہے وَاَسْتَخِيْرُ اللهَ - اور مین خدا سے استخارہ بھی اپنے جانے نجانے کے باب مین کرون گا - فَقَالَ لَهٗ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا لَوْ كَانَ لِيْ بِهَا مِثْلُ شِيْعَتِكَ لَمَا عَدَلْتُ عَنْهَا -

اب ابن زبیر نے کہا کہ اگر میرے پیرو اور دوست کوفہ مین مثل آپ کے پیرو اور دوستون کے رہتے مین تو کوفہ سے ہٹ کر کبھی کسی اور طرف نجاتا - (یعنی استخارہ بھی نکرتا) ثُمَّ خَشِيَ اَنْ يَتَّهِمَهُ - پہر ابن زبیر کو خوف ہوا ایسا نہ ہو امام حسین ان پر تہمت دشمنی کی کرین اسلیئے کہ غدر اہل کوفہ تو معلوم ہے یا یہ تہمت کرین کہ مکہ مین میرا قیام انکو ناگوار ہے - فَقَالَ اَمَّا اَنَّكَ لَوْ اَقَمْتَ الْحِجَازَ ثُمَّ اَرَدْتَ هٰذَا الْاَمْرَ هٰهُنَا مَا خَالَفْنَا عَلَيْكَ وَسَاعَدْنَاكَ وَبَايَعْنَاكَ وَنَصَحْنَا لَكَ - پہر کہنے لگے کہ اگر تم حجاز مین رہو اور اپنی خلافت کو جاری کرنا اسی جگہ چاہو ہم عہد اور پیمان تمہاری خلافت پر کرین اور تمہارے زور بازو بنین تمہاری بیعت کرین اور تمہارے واسطے نصیحت کرین یعنی خالص خیرخواہی تمہاری کرین - فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِنَّ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اِنَّ بِهَا كَبْشًا يَسْتَحِلُّ حُرْمَتَهَا امام حسینؑ نے فرمایا میرے باپ نے مجھسے ارشاد فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ مین ایک بھیڑیا مینڈھا ہے جو حرمت خانۂ خدا برباد کریگا - فَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذَالِكَ الْكَبْشَ - پس مجھے پسند نہین ہے کہ مین وہ مینڈھا ہون جو حرمت کعبہ کو ضایع کریگا - قُلْتُ رِوَايَةُ الْكَبْشِ رَوَاهَا ابْنُ حَجَرٍ فِيْ صَوَاعِقِهِ اَيْضًا - مین کہتا ہون کہ یہ روایت اسی مینڈھی کی صواعق محرقہ مین ابن حجر مکی نے بھی لکھی ہے - قَالَ (اِبْنُ الزُّبَيْرِ) فَاَقِمْ اِنْ شِئْتَ وَتُوَلِّيْنِي الْاَمْرَ تُطَاعُ وَلَا تُعْصٰى - ابن زبیر نے کہا پہر تم یہان قیام کرو اور کار خلافت میرے سپرد کرو تمہاری اطاعت کیجائے گی اور تمہاری نافرمانی نہ ہوگی - قَالَ الْحُسَيْنُ وَلَا اُرِيْدُ هٰذَا اَيْضًا - امام حسین نے فرمایا کہ مین یہ بھی نہین چاہتا ہون (یعنی اجماعی خلافت سے ناراض ہون - ثُمَّ اِنَّهُمَا اَخْفَتَا كَلَامَهُمَا - پہر ابن زبیر اور امام حسینؑ نے چپکے چپکے کچھ باتین کین - فَالْتَفَتَ الْحُسَيْنُ اِلٰى مَنْ هُنَاكَ وَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ - پہر امام حسینؑ حاضرین جلسہ کی طرف متوجہ ہو کر بولے تم کو معلوم ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے - قَالُوْا لَا نَدْرِيْ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ سبھون نے عرض کی ہم کو معلوم نہین کیا کہتے ہین خدا ہم سب کو آپ پر فدا کر دے - قَالَ اِنَّهُ يَقُوْلُ اَقِمْ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَجْمَعُ لَكَ النَّاسَ - فرمایا حضرت نے یہ کہتا ہے کہ تم

اسی مسجد کعبہ مین ٹھیرو مین تمہارے واسطے آدمیون کو بطور انصار کے جمع کرون گا۔ ثُمَّ
قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّیْ اُقْتَلُ خَارِجًا مِنْهَا بِشِبْرٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقْتَلَ
فِيهَا۔ پہر امام حسین نے ابن زبیر سے فرمایا قسم بخدا اگر مین مسجد کعبہ سے باہر ایک بالشت
پر قتل کیا جاؤن بہت پسند ہے مجھے کہ اندر خانہ کعبہ کے شہید کیا جاؤن۔ وَلَاَنْ اُقْتَلُ
مِنْهَا خَارِجًا مِنْهَا بِشِبْرَيْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقْتَلَ خَارِجًا مِنْهَا بِشِبْرٍ۔ اور اگر
دو بالشت باہر خانہ کعبہ سے مین قتل کیا جاؤن مجھے بہت پسند ہے کہ ایک بالشت باہر ہون
وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ فِیْ جُحْرِ هَامَّةٍ مِنَ الْهَوَامِّ لَاسْتَخْرَجُوْنِیْ حَتّٰی يَقْضُوْا بِیْ
حَاجَتَهُمْ۔ قسم خدا کی اگر مین سوراخ مین کسی جانور کے بھی ہونگا ضرور اُس مین سے مجھے
باہر نکال کر اپنی خواہش کو یہہ لوگ پورا کرین گے جو میری نسبت انکو ہے وَاللّٰهِ لَيَعْتَدُنَّ
عَلَیَّ كَمَا اعْتَدَتِ الْيَهُوْدُ عَلَی السَّبْتِ۔ خدا کی قسم یہہ لوگ مجھہ پر وہی ظلم کرین گے
جو یہود نے روز شنبہ کی ہٹ مین کیا تہا۔ قُلْتُ وَلٰكِنْ مِنْكَ عَلٰی ذِكْرٍ اَنَّ الْحُسَيْنَ
يُخْبِرُهُمْ بِمَا اَخْبَرَ جَدُّهٗ صلعم وَيُؤَكِّدُ بِالْقَسَمِ الْمُتَتَابِعِ وَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ
مین کہتا ہون یاد رہے کہ امام حسینؑ ان لوگون کو اُسی پیشین گوئی کی خبر دیتے ہین جو اُنکے
جد نامدار صلعم نے اُن کے حق مین فرمائی ہے اور پے در پے قسم شرعی بہی کہا رہے ہین
اور یہہ نصیحت منافقانہ کرنے والے نہین سمجھتے ہین۔ قَالَ الرَّاوِیْ فَقَامَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
مِنْ عِنْدِهٖ۔ راوی کہتا ہے کہ ابن زبیر امام حسینؑ کا یہہ کلام سُنکر اُٹھ کہڑے ہوئے اور
چلے گئے (اپنا انجام انجام بھی تو حرمت کعبہ ضایع کرنے کا معلوم کر لیا) فَقَالَ الْحُسَيْنُ
اِنَّ هٰذَا لَيْسَ شَیْئٌ مِنَ الدُّنْيَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْحِجَازِ۔ امام حسینؑ نے
فرمایا یہی شخص ایسا ہے کہ دنیا کے امور مین اس کو میرے حجاز سے نکل جانے کے برابر کوئی
بات پسندیدہ نہین ہے۔ فَقَدْ عَلِمَ اَنَّ النَّاسَ لَمَا يَعْدِلُوْنَهٗ بِیْ فَوَدَّ اَنِّیْ خَرَجْتُ
حَتّٰی يَخْلُوْ لَهٗ۔ اس نے خوب جان لیا ہے کہ میری موجودگی مین کوئی آدمی اس کی
بیعت پر آمادہ نہوگا لہذا اسے یہہ امر پسند ہوا کہ مین نکل جاؤن اور حجاز کا میدان اُسکے
واسطے خالی ہو جائے۔ قُلْتُ قَدْ مَرَّ اِلٰی هٰهُنَا ذِكْرُ ثَلٰثَةٍ مِنَ الْفُصَحَاءِ اَرْبَابِ التَّجْرِبَةِ

وَالآراءِ وَثَالِثُهُم ابْنُ الزُّبَيْرِ وَهُوَ فِي النُّصْحِ كَمَا تَرىٰ - مین کہتا ہون یہان تک تین اشخاص نصیحت کرنے والون کا حال تو گذر چکا تیسرے صاحب یہی ابن زبیر ہین اُنکی نصیحت اور دلسوزی کو آپ لوگ سن چکے - وَمَا قَالَ الْحُسَيْنُ فِيهِ بِاَنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ لِخُرُوجِهِ مِنَ الْحِجَازِ - اور یہہ بہی معلوم ہو چکا کہ اُنسے زیادہ کوئی آدمی حضرت کے نکلجانے کو دوست نرکہتا تہا اب چوتھے ناصح کو بہی خیال کیجئے - قَالَ الْوَاقِدِيُّ لَمَّا بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مَا عَزَمَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَسِيرِ اِلَى الْعِرَاقِ دَخَلَ عَلَيْهِ اہل سنّت کے امام فن تاریخ واقدی کہتے ہین جب عبد اللہ بن عمر یعنی خلیفہ دوم کے صاحبزادہ کو خبر پہنچی کہ امام حسینؑ نے سفر عراق کا عزم جزم کر لیا ہے یہہ صاحب بہی امام حسینؑ کی خدمت مین آئے - وَقَالَ بِاَبِي وَنَفْسِي لَكَ الْفِدَاءُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ کہنے لگے میرے باپ اور خود مین آپ پر فدا ہون اے فرزند رسولؐ (ذرا سر سہلا کر بیجا کہانے کو دیکہیئے اس خوشامد کے بعد کیسا کلام سخت کہتے ہین) سَمِعْتُ جَدَّكَ يَقُولُ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا لِلدُّنْيَا وَلِي - مین نے آپکے نانا سے سُنا ہے فرماتے تھے دنیا سے مجھے کیا کام ہے اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق ہے - وَاَنْتَ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَرَيْحَانَتُهُ وَسَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - تم پارہ جسم اپنے نانا کے ہو اور پہول اونہین کے باغ کے ہو اور سردار جوانان بہشت ہو (یعنی تم طلب دنیا کیون کرتے ہو یزید سے دنیا کے واسطے کیون لڑنے جاتے ہو اللہ رے نصیحت واہ کیا کہنا) وَهٰذَا يَزِيدُ رَاسُ الضَّلَالَةِ وَمَنْ يَسْمَعُ مِنْهُ اِذَا قَاتَلَ وَلَسْتُ آمَنُ عَلَيْكَ مِنْهُ - یہہ وہی یزید ہے جو گمراہی اور ضلالت کا بمنزلہ سر کے ہے کوئی شنوائی نکریگا اُس کے ظلم کی اگر وہ آپ سے لڑنے پر آمادہ ہوگا مجھے بخوبی اطمینان اُسکی طرف سے نہین ہے آپکی جان سے - فَلَمَّا رَآهُ مُصِرًّا عَلَى الْمَسِيرِ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ مِنْ قَتِيلٍ - جب ابن عمر نے دیکہا کہ امام حسینؑ ہٹ کرتے ہین عراق جانے پر درمیان دونون آنکہون کے بوسہ دیا اور کہنے لگے تمہین خدا کو سپرد کرتا ہون اے کشتہ یزید - قُلْتُ وَتَرَكَ الرَّاوِي مَا اَجَابَ بِهِ الْحُسَيْنُ اِيَّاهُ لِيَتَمَكَّنَ اِصْرَارُهُ لَا عَنْ سَبَبٍ - مین کہتا ہون اس راوی نے وہ ذکر چھوڑ دیا

جو امام حسینؑ نے جواب عبد اللہ بن عمر مین ارشاد فرمایا تھا تاکہ اس راوی کا جو مدعا ہے اصرار بیجا آپ کا ثابت رہے وَ بَعْضُهُمْ رَوٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَكْشِفْ لِيَ الْمَوْضِعَ الَّذِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُقَبِّلُهٗ مِرَارًا اور بعض راویان اہل سنت نے یون روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا اے فرزند رسول ذرا وہ مقام کھول دیجے جس کو بار بار جناب رسولخدا ص چومتے تھے فَكَشَفَ الْحُسَيْنُؑ ذٰلِكَ الْمَوْضِعَ فَقَبَّلَهٗ وَوَدَّعَهٗ ۔ امام حسینؑ نے وہی مقام یعنی گلوے مبارک اپنا کھولدیا ۔ ابن عمر نے بوسہ دیا اور حضرت کو رخصت کیا ۔ وَاَمَّا الَّذِىْ اَجَابَ بِهِ الْحُسَيْنُ عَنْ قَوْلِهٖ فَهُوَ مَا رَوَاهُ السَّيِّدُ رح حَيْثُ قَالَ اور جو کچھ عبد اللہ بن عمر کی کلام کا جواب امام حسینؑ نے دیا تھا اور یہہ راوی اُس کو چٹ کر گیا وہ یہی ہے جس کو سید رح نے لہوف مین ذکر کیا ہے کہتے ہین فَقَالَ الْحُسَيْنُؑ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّ مِنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ اَنَّ رَاْسَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا اُهْدِيَ اِلٰى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ ۔ امام حسینؑ نے فرمایا تجھے کیا معلوم نہین اے ابو عبد الرحمن کہ دنیا کی خواری اور ذلت مین سے جو بارگاہ خدا کو پہنچی ہے یہہ بھی ایک بڑا واقعہ ہے کہ سر حضرت یحیے بن ذکریا کا بطور تحفہ کے بھیجا گیا تھا ایک زن زانیہ کے واسطے منجملہ زنان فاحشہ بنی اسرائیل کے (دیکھو تو صاف صاف اپنے سر اقدس کا حال ارشاد فرمایا) اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا يَقْتُلُوْنَ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا ۔ کیا تجھے معلوم نہین ہے کہ بنی اسرائیل صبح صادق کے طلوع سے لیکر طلوع آفتاب تک (جو ڈیڑہ گھنٹہ کا زمانہ تخمیناً ہے) ستر نبی کو قتل کرتے تھے ۔ ثُمَّ يَجْلِسُوْنَ فِىْ اَسْوَاقِهِمْ يَبِيْعُوْنَ وَيَشْتَرُوْنَ كَاَنْ لَمْ يَصْنَعُوْا شَيْئًا اور پہر مطمئن ہوکر اپنے بازارون مین بیٹھکر خرید و فروخت کے معاملات کرتے تھے جیسے کہ اونہون نے کچھہ بھی نہین کیا ہے ۔ فَلَمْ يُعَجِّلِ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَلْ اَخَذَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْذَ عَزِيْزٍ ذِىْ انْتِقَامٍ ۔ اس گناہ عظیم پر بھی خدا نے اون پر جلد عذاب نازل نہ فرمایا بلکہ بعد زمانہ دراز کے (جب پیمانہ ظلم لبریز ہوچکا) ایسی سخت گرفت اُنکی فرمائی جیسے کوئی بڑا غالب انتقام لینے والے ظالمون کی گرفت کرتا ہے ۔ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا

تَدَعَنَّ نُصْرَتِي - خدا سے ڈر اے ابو عبد الرحمن اور میری نصرت اور امداد کو چھوڑنا
حدیث تمام ہوئی - وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ اَعْدَى الْاَعْدَاءِ لِلْحُسَيْنِ
وَلِهٰذَا اَبْرَمِيهِ بِاَنَّهٗ طَالِبٌ لِلدُّنْيَا - اور پوشیدہ تمپر نرہے کہ یہہ عبد اللہ بن عمر سب سے
بڑہ کر دشمن امام حسینؑ ہے اور اسی وجہ سے حضرت پر طالب دنیا ہونے کے طعن کرتا ہے
مَعَ كَوْنِهٖ مُتَذَكِّرًا بِاَنَّ مَسِيْرَهٗ هٰذَا هُوَ الْمُخْبَرُ بِهٖ عَنْ جَدِّهٖ صلعم كَمَا اَظْهَرَهٗ
تَقْبِيْلُهٗ لِنَحْرِهٖ - اور باوجودیکہ اُسے خوب یاد ہے کہ یہہ سفر حضرت کا وہی سفر ہے
جس کی خبر آپکے نانا دے گئے ہین چنانچہ بوسہ گاہ نبیؐ کے چومنے سے بخوبی ثابت
ہوگیا کہ یہہ جان بوجھ کر دنیا طلبی کا الزام حضرت کو لگاتا ہے - وَهَلْ رُوِيَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ رِوَايَةٌ اَنَّ الْحُسَيْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْخُرُوْجِ يَكُوْنُ طَالِبًا لِلدُّنْيَا - کیا کسی
گھڑی ہوئی روایت مین یہہ بہی رسولؐ نے فرمایا ہے کہ امام حسینؑ یزید سے دنیا طلبی کی
غرض سے لڑینگے حاشا ہرگز نہین فرمایا ہے - ثُمَّ اِنَّهٗ مَعَ كَوْنِهٖ مُقِرًّا بِكَوْنِ
يَزِيْدَ رَاسَ الضَّلَالَةِ بَايَعَ يَزِيْدَ عَلٰى كَوْنِهٖ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُبَايِعْ عَلِيًّا
كَمَا فِي الْبُخَارِيْ وَمُسْلِمٍ - پہر یہہ بہی تو خیال کیجیے کہ یزید کو سرغنا گمراہون کا
کہتا ہے اور پہر یزید کی بیعت بہی کی ہے خلیفہ رسول قرار دیکر اور جناب امیرؑ کی بیعت
ہرگز نہ کی دیکھو بخاری اور مسلم کے قول کو یہہ وہ شخص ہے - فَكَيْفَ يَكُوْنُ نُصْحُهٗ
نَصِيْحَةً ایسے شخص کی نصیحت بے غرض اور دوستی پر محمول کیونکر ہوسکتی تہی - وَ
لِذٰلِكَ بَالَغَ الْحُسَيْنُؑ فِيْ تَبْكِيْتِهٖ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا حَتّٰى وَبَّخَهٗ بِهٖ - اسی
دشمنی کی وجہ سے امام حسینؑ نے بہی اُس کے دم بند کرنے مین پورا اہتمام فرمایا بہ نسبت
اون تینون نصیحت کرنے والون کے اور کوئی بات چہوڑی حضرت نے کہ اوس کے
ذریعہ سے اس کی سرزنش نفرمائی ہو اَمَّا ذِكْرُهٗ قَضِيَّةَ رَاْسِ يَحْيٰىؑ فَرَدٌّ
لِقَوْلِ الَّذِيْنَ يَسْتَهْزِءُوْنَ بِرَاْسِهٖ اَنَّهٗ دَبِرَ وَاُهْدِيَ اِلٰى يَزِيْدَ - لیکن حضرت
یحییٰؑ کے سر اقدس کا ذکر جو آپنے فرمایا محض اسی غرض سے تہا کہ اون دشمنون کے قول
کی رد ہو جائے جو کہین گے اور استہزا کرینگے سر اقدس امام حسینؑ پہرایا گیا اور یزید

کے پاس بطور تحفہ کے گیا - وَالْمُرَادُ اَنَّهُ قَدِ ابْتُلِیَ بِهِ نَبِیٌّ مِنْ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَلَمْ یُصِبْهُ بِذٰلِكَ ذِلَّةٌ وَهُوَانٌ فَکَیْفَ یُصِیْبُنِیْ - اور مراد حضرت کی یہہ ہے کہ یہہ فعل مجھہ سے پہلے ایک نبی اللہ کے سر اقدس سے بہی ہو چکا ہے اور کچھہ اُنکی شان نبوت مین فرق نہ آیا اور نہ کسی قسم کی ذلت اور رسوائی حضرت یحییٰؑ کی ہوئی پہر میرے سر کے پہرائے جانے سے اور یزید کے پاس بطور تحفہ جانے سے کیون ذلت اور خواری ہوگی - بَلْ یَظْهَرُ مِنْ رَاسِیْ اُمُوْرٌ مُعْجِزَةٌ تَبْهَتُ الْعُقُوْلُ وَتُثْبِتُ اَنَّ قَضِیَّةَ اِهْدَاءِ رَاسِیْ اَعْظَمُ شَانًا مِنْ اِهْدَاءِ رَاسِ یَحْیٰیؑ عِنْدَ الْعَاقِلِ وَالْعُقُوْلِ الْجَهُوْلِ بلکہ میرے سر سے ایسے ایسے معجزات ظاہر ہون گے جن کے دیکہنے سے عقلین تم سب کی دنگ ہو جائین گی اور یہی ظہور معجزات ثابت کریگا کہ میرے سر کو ہدیہ بہیجنا بہت بڑی شان اور امر عظیم کی بات ہے بہ نسبت ہدیہ بہیجنے سر جناب یحییٰؑ کے اور ہر ایک عاقل اور فراموش کار جاہل سب پر یہہ امر ثابت ہو جائے گا - وَاَمَّا تَقْبِیْلُهُ مَوْضِعَ تَقْبِیْلِ جَدِّ الْحُسَیْنِؑ فَهُوَ مَکِیْدَةٌ عَظِیْمَةٌ تُوْقِعُ اَتْبَاعَهُ فِی ارْتِیَابٍ وَاضْطِرَابٍ - لیکن بوسہ دینا ابن عمر کا بوسہ گاہ جناب رسول خداؐ کو یہہ ایک بڑا مکر اور فریب اوس کا ہے جو اُس کے پیرو اور مریدون کو شک اور اشتباہ مین ڈالتا ہے فَاِنَّ حُبَّ الشَّیْءِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ - اسلئے کہ محبت کسی چیز کی کیون نہ ہو آدمی کو اندہا اور بدگوئی محبوب کے سُننے سے بہرا کر دیتی ہے - مَعَ اَنَّ دَلَائِلَ بُغْضِهٖ فِیْ کَلَامِهٖ وَاضِحَةٌ لَا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ تَدَبَّرَ - حالانکہ اس کے بغض اور عداوت کی دلیلین اسی کی کلام مین واضح موجود ہین جو اس کے کلام کو تامل کرے فَاِنَّ مَنْ یَعْتَقِدُ بِقَلْبِهٖ وَیُقِرُّ بِلِسَانِهٖ اَنَّ الْحُسَیْنَؑ سَائِرٌ فِیْ مَسِیْرِهٖ هٰذَا طَلَبًا لِلدُّنْیَا مُخَالِفًا لِسُنَّةِ جَدِّهٖ وَیَلُوْمُهٗ عَلٰی ذٰلِكَ کَمَا مَرَّ اسلئے کہ جو شخص اپنے دلی اعتقاد سے اور زبانی اقرار سے بہی اس کا معتقد ہو کہ امام حسینؑ اس سفر مین نعوذ باللہ دنیا طلبی کر رہے ہین اور اپنے نانا کے خلاف محض دنیا کے پیچہے جا رہے ہین اور اسی پر امام حسینؑ کی ملامت کرنے آیا ہو چنانچہ اوپر اُس کی تقریر گذر چکی - فَکَیْفَ

يَكُوْنُ الْحُسَيْنُ عِنْدَهٗ مِنْ اَشْرَفِ وُلْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنْ اَهْلِ الْكَرَامَةِ وَالْمَجْدِ وَالْفِخَارِ - پہر ایسا دنیا طلب آدمی ابن عمر ایسے زاہد اور تارک الدنیا کے نزدیک کیونکر صاحب کرامت اور صاحب بزرگی ہو سکتا ہے - بَلْ اِذَا تَاَمَّلْتَ يَا اَخِيْ فِيْ كَوْنِهٖ مُقِرًّا الْخِلَافَةِ يَزِيْدَ بَعْدَ ظُهُوْرِ فِسْقِهٖ وَفِعْلِهٖ مَا فَعَلَ بِالْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهٖ وَلَمْ يَنْكُثِ الْبَيْعَةَ - بلکہ اگر تامل کرو کہ ابن عمر یزید کی خلافت کا قائل قائل تہا اور بعد ظاہر ہونے فسق اور بلکہ اون مظالم کے جو اُس نے جناب امام حسینؑ پر کئے اور اُن کے اہلبیت پر اور پہر بہی اُس نے بیعت نہ توڑی اور یزید کو خلیفۂ رسول جانتا رہا وَلَمْ يُخَالِفْ سُنَّةَ اَبِيْهِ فِيْ اَمْرِ الْخِلَافَةِ فَاِنَّهٗ سَنَّهَا وَابْتَدَعَهَا - اور ابن عمر نے اپنے باپ کی سنّت جاری کی ہوئی دربارۂ خلافت کے مخالفت نہ کی اسلیئے کہ خلافت کا اجماع سے درست ہونا یہہ تو انہیں کے پدر بزرگوار ہی کی گہڑی ہوئی بات ہے قرآن اور حدیث سے تو اس کا پتہ آج تک نہیں ہے - فَعَلٰى زَعْمِهٖ يَكُوْنُ يَزِيْدُ طَالِبًا لِلدِّيْنِ وَالْحُسَيْنُ عِيَاذًا بِاللّٰهِ يَكُوْنُ طَالِبًا لِلدُّنْيَا فَيَكُوْنُ مَقْتُوْلًا بِسَيْفِ جَدِّهٖ ایسے تارک الدنیا اور مجسم دیندار یعنی ابن عمر کے نزدیک تو یزید اس جہاد میں طالب دین ہوگا اسلیئے کہ آپ کے عقیدہ میں خلیفہ برحق یزید ہی تہا اور امام حسین علیہ السلام معاذ اللہ طالب دُنیا تہے پس اپنے نانا کی تلوار سے مارے گئے - فَيَكُوْنُ تَقْبِيْلُهٗ اِعْظَامًا لِمَوْضِعِ الْقُبْلَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا فِيْهِ اِعْظَامٌ لِلْحُسَيْنِ - پس بوسہ گاہ حضرت رسالتمآب کا چومنا ابن عمر کو اظہار اس امر کا تہا کہ نبیؐ کی تعظیم منظور ہے امام حسینؑ کی تعظیم نہیں ہے - وَاِلٰى هٰذَا يُشِيْرُ الْحُسَيْنُ فِيْ تَخْوِيْفِهٖ وَتَهْدِيْدِهٖ حَيْثُ قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - اسی طرف اشارہ فرمایا امام حسینؑ نے اُس کے ڈرانے اور خوف دلانے کی نظر سے چنانچہ کہا یا خدا سے ڈر اے ابن عمر کہ مجہے تو دنیا طلب کہتا ہے - وَذَكَّرَهٗ بِقَضِيَّةِ يَحْيٰى وَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اور یاد دلایا بطور وعظ اور پند کے قصہ حضرت یحییٰؑ اور پیغمبران بنی اسرائیل کا - فَهٰذِهٖ اَرْبَعَةٌ مِنَ النُّصَحَاءِ وَقَدْ عَرَفْتَ نُصْحَهُمْ وَمَا اَجَابَ الْحُسَيْنُ اِيَّاهُمْ وَمَا كَانُوْا يُرِيْدُوْنَ

یہی چار نصیحت کرنے والے تھے جنکی نصیحت کا حال ہمکو اچھی طرح سے معلوم ہوا اور یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ انکی غرض نصیحت سے کیا تہی اور یہہ بہی ہمکو معلوم ہوگیا کہ امام حسینؑ نے انکو کیا کیا جواب دیا۔ فَلَا یَلِیْقُ لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ اَنَّہٗ لَمْ یَسْتَنْصِحْھُمْ۔ اب کسی کو مناسب نہین ہے جو امام حسینؑ کی نسبت یہہ کہے کہ آپ نے اُنکی نصیحت نمانی اور اپنی ضد اور ہٹ پر روانگی عراق کی نچہوڑی۔ فَاِنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ الْمَسِیْرَ اِنَّمَا ھُوَ مَسِیْرٌ اَخْبَرَ بِہٖ نَبِیُّنَا صلعم۔ اسلئے کہ یہہ چارون جانتے تھے کہ یہہ سفر امام حسینؑ کا وہی سفر ہے جس کی خبر ہمارے نبیؐ نے ہیہم دی ہے۔ وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِہٖ فَالْحُسَیْنُؑ مُطِیْعٌ لَہٗ۔ اور کہیں ہمارے نبیؐ کا قول غلط ہوگا پس امام حسینؑ مطیع اپنے نانا کے تہے۔

باب ہفتدھم

باقیماندہ سفر عراق سے منع کرنے والون کا حال اور جو کچھ امام حسین علیہ السلام نے انکو جواب دیا اور طرماح بن حکم کی سچی نصیحت کا بیان

اَمَّا الْفَرَزْدَقُ الشَّاعِرُ فَقَدْ مَرَّ ذِکْرُہٗ وَمَا اَجَابَ بِہِ الْحُسَیْنُؑ اِیَّاہُ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔ فرزدق شاعر نے جو کچھہ کہا اور جو کچھہ امام حسینؑ نے اُنکو جواب دیا اس کو تو ہم نے باب پندرہوین جلد اول مین لکھدیا ہے وَاَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ حَنَفِیَّۃَ فَاِنَّ ھُدَاتَنَا الْعِتْرَۃَ الْمَیَامِیْنَ قَدْ اَمَرُوْنَا بِالسُّکُوْتِ فِیْ اَمْرِہٖ لیکن جناب محمد بن حنفیہ اُنکی گفتگو اور نصیحت پس چونکہ ہمارے ائمہ علیہم السلام نے ہمکو حکم دیا ہے کہ انکے بارہ مین سکوت اختیار کرو لہذا ہم کچھہ نہین کہہ سکتے ہین نَعَمْ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَنَا اَنَّ الْحُسَّادَ وَالْمُعَانِدِیْنَ قَدْ نَسَبُوْا اِلَیْہِ اُمُوْرًا لَا اَصْلَ لَھَا اِھَانَۃً لِاَبِیْہِؑ کَمَا نَسَبُوْا اِلَی الْمُخْتَارِ اَیْضًا مِثْلَھَا۔ ہان اتنا ہم پر ضرور ثابت ہوگیا ہے کہ حاسدون اور دشمنان خانوادۂ رسالت نے محمد بن حنفیہ

کی طرف ایسے ایسے امور کی نسبت دی ہے جن سے اہانت جناب امیرؑ کے ہو اور ہماری راویوں نے بھی بے سمجھے اُن کی روایت کر دی جیسے کہ امیر مختار کی نسبت بھی ایسا ہی افترا کیا ہے فقط وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ فَقَدْ مَرَّ ذِکْرُہٗ فِیْمَا مَضٰی۔ اور عبد اللہ بن جعفر جنہوں نے امان نامہ ولید کا لکھوا کر بھیجا تھا۔ اُنکا حال کچھ اوپر گذر چکا۔ وَیَکْفِیْ لَنَا اَنْ نَقُوْلَ اِنَّہٗ لَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ اَنَّ اَخَاہُ عَلَی الْحَقِّ فِیْ مَسِیْرِہٖ اَرْسَلَ مَعَہٗ وَلَدَیْہِ لِیَسْتَشْہِدَا بَیْنَ یَدَیْہِ۔ اور کافی ہے اُنکی نسبت یہی جواب ہمارا کہ جب اُنکو معلوم ہو گیا کہ اُن کے بھائی امام حسینؑ اس سفر مین حق پر ہین تب اُنہوں نے اپنے دونوں فرزندوں کو آپ کے ہمراہ کر دیا کہ وہ حضرت کے سامنے مشرف بشہادت ہون۔ وَلَمْ یَسِرْ مَعَہٗ لِکَوْنِہٖ مَرِیْضًا اور خود جناب امام حسینؑ کے ہمراہ نہ جاسکے کہ از حد بیمار تھے۔ وَاَمَّا عُمَرُ بْنُ بُوْذَانَ فَمَرَّ ذِکْرُہٗ فِی الْبَابِ السَّابِعِ عَشَرَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔ عمر بن بوذان کی نصیحت کا سارا ماجرا باب ہفدہم جلد اول مین گذر چکا۔ وَاِنَّہٗ لَمَّا قَالَ لَہُ الْحُسَیْنُؑ یَا شَیْخُ لَا یَخْفٰی عَلَیَّ الرَّاْیُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ لَا یُغْلَبُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَسَکَتَ وَلَمْ یُحِرْ جَوَابًا۔ اور یہہ بھی اُسی باب مین لکھہ چکے ہین کہ جب امام حسینؑ نے فرمایا کہ اے شیخ ظاہری عقل کی باتین ہم پر پوشیدہ نہین ہین مگر خدا کے حکم پر کوئی غالب نہین ہو سکتا ہے یعنی ہم کو حکم خدا یہی ہے کہ بے ساز و سامان اور بدون انصار اور اعوان کے اپنے تئین قتل کرا دین اُسوقت عمر بن بوذان چپ ہو گئے۔ وَلَمْ یَتَجَاسَرْ عَلٰی اَنْ یَسْئَلَ عَنْ سَبَبِہٖ ظَنًّا مِنْہُ اَنَّ الْحُسَیْنَؑ یَعُدُّہٗ مِنَ الْاَرَاذِلِ بَادِیِ الرَّاْیِ فَلَا یَکْشِفُ سِرَّہٗ عَنْہُ پھر اُنکو جرات اور جسارت اس بات کی نہوئی کہ امام حسینؑ سے اس حکم خدا کا سبب پوچھتے اُنکو حضرت کے طرز کلام خواہ انزجار طبع سے معلوم ہو گیا کہ مجھے یہہ جناب کم رتبہ اور چھوٹی عقل کا آدمی جانتے ہین اسرار الٰہی کو بھلا مجھ سے کب بیان فرمائین گے۔ وَقَدْ بَقِیَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْعَشَرَۃِ کَطِرِمَّاحِ بْنِ الْحَکَمِ وَھُوَ النَّاصِحُ الْاَمِیْنُ وَالصَّدِیْقُ الْمَتِیْنُ۔ اب

ان دنش نصیحت کرنے والون مین فقط طرماح بن الحکم باقی رہے اور یہہ سچے ناصح اور دوست وفاشعار ہین انکی کیفیت ضرور قابل سُننے کے ہے فَاِنَّ مِنْ حَقِّ النَّاصِحِ الصَّادِقِ اِذَا کَانَ نُصْحُهٗ لَا لِغَرَضٍ فَاسِدٍ وَهُوَ مُخْلِصُ الْوُدِّ- اسلئے کہ سچے نصیحت کرنے والے کی نصیحت جب کسی غرض فاسد سے نہو اور جس کو نصیحت کرتا ہی اُسکا دوست خالص بہی ہو منافق نہو- فَاِنَّهٗ اِذَا عَلِمَ اَنَّ لِعَدَمِ قَبُوْلِ نُصْحِهٖ هُنَاكَ عُذْرًا صَحِيْحًا فَيُشَارِكُهٗ فِيْ اَمْرِهٖ مِنْ مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَعِرْضِهٖ وَغَيْرِ ذٰلِكَ اس لئے کہ ایسا سچا دوست جب اُس کو معلوم ہوجائے کہ اُس کی نصیحت قبول نکرنے مین کوئی عُذر صحیح ہے اسوجہ سے یہہ نصیحت بیجا ہے تب اُس کو لازم ہے کہ اپنی جان اور مال اور آبرو سے اپنے دوست کا شریک ہوجائے اور زبانی باتون پر کہ قربان ہون اور فدا ہون نہ ٹلے - وَهٰذَا هُوَ الطِّرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ مِنْ بَيْنِ هٰؤُلَاءِ اور ایسے نصیحت کرنے والے طرماح بن الحکم تھے ان دسومنین سے قَالَ ابْنُ اَثِيْرِ الْجَذَرِيْ فِيْ تَارِيْخِهٖ حَتّٰى انْتَهَى الْحُسَيْنُ اِلٰى عُذَيْبِ الْهِجَانَاتِ (كَانَ بِهَا عَجَائِنُ النُّعْمَانِ تَرْعٰى هُنَاكَ فَنُسِبَ اِلَيْهَا) ابن اثیر جذری معتمد عُلماے اہل سُنّت اپنی تاریخ مین جس کا نام کامل ہی کہتے ہین کہ مکہ سے چلتے چلتے جب امام حسینؑ عذیب ہجانات والی منزل پہ پہنچے (اونٹنیان ابن نعمان کی اُس جگہ چرا کرتی تہین لہذا اس مقام کا نام عذیب ہجانات پڑگیا) شاید چشمہ شیرین چھوٹا سا وہان ہوگا- فَاِذَا هُوَ بِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الْكُوْفَةِ عَلٰى رَوَاحِلِهِمْ يَجْنُبُوْنَ فَرَسًا لِنَافِعِ بْنِ هِلَالٍ يُقَالُ لَهُ الْكَاهِلُ- آپ چلے جارہے تھے ناگاہ چار آدمی کوفہ کی طرف سے آتے ہوئے نظر آئے اپنی اپنی سواریون پر سوار اور نافع بن ہلال جسکا نام کامل تہا اُنکے گہوڑے کو ہنکاتے ہوئے آتے تھے - وَمَعَهُمْ دَلِيْلُهُمْ طِرِمَّاحُ بْنُ عَدِيٍّ (قُلْتُ الصَّحِيْحُ طِرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ) اون چارون کے ہمراہ اونکے راہبر طرماح بن عدی ہی تھے (مین کہتا ہون صحیح نام اُنکا طرماح بن الحکم ہے بروایت بحار) فَانْتَهَوْا اِلَى الْحُسَيْنِؑ- تا اینکہ امام حسینؑ کی خدمت مین آپہنچے-

فَاَقْبَلَ اِلَیْہِمُ الْحُرُّ وَقَالَ ھٰؤُلَاءِ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَاَنَا حَابِسُھُمْ اَوْ رَادُّھُمْ۔
حربن یزید ریاحی ادن چارون کے سامنے آکر کہنے لگے یہہ لوگ کوفہ کے باشندے ہین
اور مین اُنکو روکون گا خواہ انکو واپس کردونگا مطلب یہہ ہے کہ یزید خواہ ابن زیاد
کی رعایا مین سے ہین امام حسینؑ سے انکو کچھ تعلق نہین ہے۔ فَقَالَ الْحُسَیْنُ لَاَمْنَعَنَّھُمْ
مَا اَمْنَعُ مِنْہُ نَفْسِیْ۔ امام حسینؑ نے فرمایا جس بات سے مین اپنی حفاظت کرتا ہون اُنکی
بھی حفاظت کرون گا۔ اِنَّمَا ھٰؤُلَاءِ اَنْصَارِیْ وَھُمْ بِمَنْزِلَۃِ مَنْ جَاءَ مَعِیَ۔
یہہ تو میرے انصار ہین اِنکی قدر اور منزلت میرے نزدیک ویسی ہے جیسے اور میرے
ہمراہی انصارون کی ہے۔ (کوفہ سے آئین خواہ اور کہین سے) فَاِنْ کُنْتَ عَلٰی مَا کَانَ
بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَاِلَّا نَاجَزْتُکَ۔ پہر اگر اے حُر تو اپنے عہد و پیمان پر قایم ہے تو
بہتر ورنہ مین تجھ سے بھڑونگا اور لڑونگا فَکَفَّ الْحُرُّ عَنْھُمْ حضرت کی اس مستعدی کرنے
سے حُر انکے روکنے سے باز رہا۔ قُلْتُ قَدْ مَرَّ مِنَّا الْقَوْلُ فِیْھِمْ فِی الْبَابِ السَّادِسِ
وَالْعِشْرِیْنَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ۔ مین کہتا ہون ان چارون انصار کے حالات ہم نے
جلد اوّل کے باب ۲۶ مین لکھدئے ہین اُسی باب کو دیکھو فَقَالَ لَھُمُ الْحُسَیْنُؑ
اَخْبِرُوْنِیْ خَبَرَ النَّاسِ خَلْفَکُمْ۔ امام حسینؑ نے اون سے کہا اب کوفیون کے عام
آدمیون کی خبر بیان کرو جنکو وہان چھوڑکر آئے۔ فَقَالَ لَھُمْ مُجَمِّعُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ
الْعَامِرِیُّ وَھُوَ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَشْرَافُ النَّاسِ فَقَدْ اُعْظِمَتْ رِشْوَتُھُمْ۔ مجمع بن
عبیداللہ عامری جو انہین چارون مین تھے کہنے لگے نامی گرامی لوگ وہان کے اب تو
اُنکی رسن امید یعنی طمع دُنیا بڑہ گئی ہے۔ وَمُلِئَتْ غَرَائِرُھُمْ فَھُمْ اَلْبٌ وَاحِدٌ
عَلَیْکَ۔ اُنکے طبایع اور طینت بالکل کینہ سے بہر گئے ہین وہ تو ضرور دشمن اور بدخواہ
آپ کے ہوگئے ہین۔ وَاَمَّا سَائِرُ النَّاسِ بَعْدَھُمْ فَاِنَّ قُلُوْبَھُمْ تَھْوِیْ اِلَیْکَ
وَسُیُوْفُھُمْ غَدًا مَشْھُوْرَۃٌ عَلَیْکَ۔ رہے عوام النّاس بعد معززین کوفہ کے اُنکے
دل تو آپ کی طرف آج راغب ہین مگر کل اُنکی تلوارین آپ پر کہچ جائینگی وَسَاَلَھُمْ
عَنْ رَسُوْلِہٖ قَیْسِ بْنِ مُسْھِرٍ فَاَخْبَرُوْہُ بِقَتْلِہٖ وَمَا کَانَ مِنْہُ۔ امام حسینؑ نے اپنے

فرستادہ قیس بن مسہر کا حال اونسے پوچھا انہون نے عرض کی کروہ شہید ہوگئے اور جو انکی
کیفیت گذری تہی سب بیان کی۔ فَتَرَقْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ وَلَمْ يَمْلِكْ دَمْعَتَهُ
آنکہون مین حضرت کے آنسو بہر آئے اور انکو روک نہ سکے یعنی رخسارون پر ٹپکنے لگے۔ ثُمَّ
قَرَأَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔ پہر آپنے یہہ
آیت پڑہی جس کا ظاہری مطلب یہہ ہے بعض اون مین سے (یعنی ہم مین سے) وہ
لوگ ہین جنہون نے اپنا وقتِ زندگی پورا کر دیا خواہ مرگئے اور بعض ابھی منتظر وقت
معین کے ہین اور دونون مرنے والے اور زندہ کچہہ آگے پیچھے اپنے وقت کو بدل نہین سکتے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلَهُمُ الْجَنَّةَ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ
رَغَائِبِ مَذْخُورِ ثَوَابِكَ۔ خدایا ہم زندہ لوگ جو مرنے چلے ہین اور وہ مرنے والے
جو ہماری نصرت مین مرچکے ہین دونون کو بہشت عطا کر دے اور ہم کو اور ان شہیدون
کو اپنی رحمت گاہ مین یکجا کر دے اور جہان دلپذیر ثواب تیرے فراہم ہو رہے ہین
وہان ہم سب کی یکجائی تجویز کر دے۔ قُلْتُ هٰذَا الدُّعَاءُ تَرْغِيبٌ لِمَنْ مَعَهُ وَ
تَبْيَانٌ لِحَالِ مَنْ مَضَوْا۔ مین کہتا ہون یہہ دعا رغبت دلانے کی غرض سے آپنے
فرمائی تہی اون لوگون کو جو ہمراہ تھے اور بیان حال شہداے کوفہ بھی تہا۔ وَلَا يَذْهَبُ
عَلَيْكَ أَنَّ النَّصِيحَةَ وَالنُّصْرَةَ مُتَلَازِمَتَانِ لَا يَنْفَكُّ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْأُخْرَىٰ
پوشیدہ نرہی کہ نصیحت اور بہی خواہی اور یاری اور مددگاری آپسمین لازم اور ملزوم
ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہو سکتی ہین ۔ وَقَدْ تَعْلَمُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ وَأَشْخَاصُ
أُخَرُ قَدْ سَارُوا مِنَ الْكُوفَةِ إِلَىٰ مَوْلَاهُمْ مَعَ مَا كَانُوا يَرَوْنَ وَيَسْمَعُونَ
مِنَ الْمَفَاسِدِ۔ اور تم کو معلوم ہے کہ یہہ چار بزرگوار اور دو چار اور بہی کوفہ سے اپنے
امام کی خدمت مین آئے اور حالانکہ بچشم خود دیکہہ چکے تھے اور بتواتر سن رہے تھے
جو جو مفسدہ اور طیاریان قتل امام حسینؑ کی ہو رہی تہین۔ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ عَنِ النُّصْرَةِ
مَانِعٌ وَلَمْ يَلْتَمِسُوا مِنْهُ لِلرُّجُوعِ وَالتَّنَحِّي عَنِ الْكُوفَةِ۔ باوجود اس آگاہی
کے کوئی چیز انکو مانع یاری اور مددگاری امام سے ہوئی اور نہ انہین سے کسی نے حضرت

سے درخواست کی کہ آپ پلٹ جائین اور کوفہ سے دُور چلے جائین - وَلْنَعُدْ اِلٰی بَقِیَّۃِ الرِّوَایَۃِ - اب بقیہ روایت کامل کو لکھین طرماح کے متعلق وَقَالَ لَہُ الطِّرِمَّاحُ بْنُ عَدِیٍّ (حَکَمٍ) وَاللّٰہِ مَا اَرٰی مَعَکَ کَثِیْرَ اَحَدٍ - اور طرماح بن عدی (حکم) نے جناب امام حسینؑ سے کہا قسم بخدا مین آپ کے ہمراہ کچھ زیادہ بھیڑ بھاڑ نہین دیکھتا ہون چند ہی لوگ نظر آتے ہین - قُلْتُ وَاَوَّلُ النَّصْرِ اَنَّہٗ نَجّٰی اَصْحَابَہُ الْاَرْبَعَۃَ وَاَوْصَلَھُمْ اِلَی الْحُسَیْنِ لِکَوْنِہٖ دَلِیْلاً - مین کہتا ہون پہلے سب سے طرماح کی نصرت یہی تھی کہ ان چارون اصحاب کو حضرت کے پاس تک بخیر و عافیت پہنچا دیا اور ضرر ابن زیاد سے بچایا اس لئے کہ راہبر یہی اُنکے تھے - وَھٰذَا ھُوَ الَّذِیْ صَیَّرَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ مِنَ الْاَصْدِقَاءِ وَخُلَّصِ النُّصَحَاءِ - اور یہہ پہلا امتحان ایسا تھا کہ اُنکو سچے دوست اور بے غرض فاسد نصیحت کرنے والون مین اُسی نے داخل کر دیا - ثُمَّ قَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ قَبْلَ خُرُوْجِیْ مِنَ الْکُوْفَۃِ بِیَوْمٍ ظَھْرَ الْکُوْفَۃِ - پھر طرماح نے کہا مین نے کوفہ سے نکلنے سے ایک روز پہلے ظہر کوفہ یعنی (میدان) کو دیکھا ہے - وَفِیْہِ مِنَ النَّاسِ مَالَمْ تَرَ عَیْنَایَ جَمْعًا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ اَکْثَرَ مِنْہُ لِیَسِیْرُوْا اِلَیْکَ اُسی مقام پر اس قدر آدمی فراہم ہوئے ہین کہ میری آنکھون نے اتنی کثرت آدمیون کی کسی مقام پر کبھی نہین دیکھی ہے اور سب کا مجمع آپ ہی پر چڑھائی کرنے کا ہے فَاُنْشِدُکَ اللّٰہَ اِنْ قَدَرْتَ عَلٰی اَنْ لَّا تَقْدِمَ اِلَیْھِمْ شِبْرًا فَافْعَلْ - آپ کو قسم ہے خدا کی اگر ہو سکے آپسے اور آپ کی قدرت سے باہر نہو کہ ایک بالشت بھی اُنکی طرف قدم نہ بڑھائے تو یہی کیجئے اور اُنکی طرف نجائیے - قُلْتُ وَاِنَّمَا قَیَّدَ مَنْعَہٗ بِاِقْتِدَارِہٖ لِمَا کَانَ الْحُسَیْنُ اَوْمَا اِلَیْہِ بِقِرَاءَۃِ الْاٰیَۃِ - طرماح نے شرط قدرت اور امکان کی اسی وجہ سے لگائی کہ حضرت امام حسینؑ آیۂ قرآنی پڑھ کر اپنی مرگ حتمی کی خبر دیچکے تھے وَھٰذَا ھُوَ دَابُ الْمُخْلِصِیْنَ الْمُحَافِظِیْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ الرَّاعِیْنَ لِاٰدَابٍ وَّ سُنَنٍ یَجِبُ مُحَافَظَتُھَا فِی الْخِطَابِ اِلٰی حُجَجِ اللّٰہِ اور یہی طریقہ ادب کا ہے اون لوگون کا جو خالص مومن ہین اور جنکو محافظت اون حدود کی ہوتی ہے جو خدا نے مقرر

کی ہین اور جنکو پاس ادب اور قاعدہ کا ملحوظ ہوتا ہے امام اور نبی سے عرض معروض
کرنے مین - وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِكَلِمَةٍ مُوْهِمَةٍ تُنْبِئُ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ اِلَى الْاَنْصَارِهٖ وَلَوْ
كَانُوْا اَقِلَّاءَ عَدَدًا كَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - طرماح نے حضرت کے انصار
قلیل کا بہی ادب و لحاظ پورا رکہا اور کوئی کلمہ ایسا نہ کہا جس سے بدگمانی ترک
رفاقت اور دشمنون سے ملجانے کی اون بزرگوارون کی طرف ہوتی جیسے عمر بن عبدالرحمن
نے گستاخی کی ہے دیکہو باب سترھوین کو حالانکہ جماعت انصار کم تہی اور بعد منع
کرنے کے پہر اپنی سمجھ کے موافق یہہ بہی کہا - فَاِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَنْزِلَ بَلَدًا
يَمْنَعُكَ اللّٰهُ حَتّٰى تَرٰى رَاْيَكَ وَتَسْتَبِيْنَ لَكَ مَا اَنْتَ صَانِعٌ - پہر
اگر آپ کا یہہ ارادہ ہو کہ ایسی محفوظ جگہ چلیئے کہ خدا آپ کو ان دشمنون سے
بچائے تاکہ وہان پہنچ کر جو آپکی راے مناسب مین آجائے اور جو کچھ آپ کو بعد
سوچنے سمجھنے کے کرنا منظور ہو وہ آپ پر ظاہر ہو جائے اور آج کے اضطرار سے
نجات ملے - فَسِرْ حَتّٰى اُنْزِلَكَ جَبَلَنَا (اَجَاءَ) آپ میرے ساتہہ چلیئے مین
اپنے پہاڑ پر جسکا نام اجا ہے لیچلون - فَهُوَ وَاللّٰهِ جَبَلٌ اِمْتَنَعْنَا بِهٖ مِنْ
مُلُوْكِ غَسَّانَ وَحِمْيَرَ وَنُعْمَانَ بْنِ الْمُنْذِرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ وَالْاَحْمَرِ
قسم بخدا وہ پہاڑ ایسے امن کا مقام ہے کہ ہم لوگ بادشاہان غسان اور حمیر کے
حملون سے اور نعمان بن المنذر کی چڑہائی سے اور سپید رنگ یعنی نصارے اور سرخ
رنگ یعنی عرب خواہ عجم کے حملون سے بچتے رہے - وَاللّٰهِ مَا اِنْ دَخَلَنَا ذُلٌّ
قَطُّ - قسم خدا کی ہے ہم کو کبہی ذلت اور خواری نہوئی اور نہ ہمارے پہاڑ پر کسی کی
رسائی ہوئی فَاَسِيْرُ مَعَكَ حَتّٰى اُنْزِلَكَ - اسوقت تنہا مین آپکے ہمراہ چلتا
ہون تاکہ وہان تک آپکو بخیر و عافیت پہنچا دون ثُمَّ تَبْعَثُ مِمَّنْ بِاَجَاءَ وَسَلْمٰى
مِنْ طَيٍّ - پہر وہان سے آپ اجاء کے لوگون کو اور سلمے کے لوگون کو جو قبیلہ بنی
طے سے ہین جابجا روانہ کیجیئے گا اپنی یاری طلب کرنے کی غرض سے - فَوَاللّٰهِ
لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ عَشَرَةُ اَيَّامٍ حَتّٰى يَاْتِيَكَ طَيٌّ رِجَالًا وَرُكْبَانًا پس قسم بخدا

دس روز بھی نگذرینگے کہ آپ کے پاس بنی طے کے سوار و پیادہ سب دوڑ دوڑ کے آمینگے۔ ثُمَّ
اَقِمْ فِيْنَا مَا بَدَا لَكَ۔ جب انصار جمع ہوجائیں پھر جب تک آپ کا جی چاہے ہمارے گہرون
مین آپ رہین۔ فَاِنْ هَاجَكَ هَيْجٌ فَاَنَا زَعِيْمٌ لَكَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفَ الطَّائِيْ يَضْرِبُوْنَ
بَيْنَ يَدَيْكَ بِاَسْيَافِهِمْ۔ پہر اگر آپ کو اُمنگ لڑنے کی آئے مین بیس ہزار لڑنے والے قبیلہ
طے کے یکجا کرنے کا ذمہ وار رہون کہ آپ کے سامنے تلوار سے لڑینگے۔ وَاللّٰهِ لَا يُوْصَلُ اِلَيْكَ
اَبَدًا وَفِيْهِمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔ قسم بخدا آپ تک کبھی کسی کا دست رس نہوگا یا ایکہ آپ کو
لڑنے کی نوبت نہ آئیگی جب تک اِن لوگون کی آنکھہ مین بینائی ہے۔ فَقَالَ لَهٗ جَزَاكَ اللّٰهُ
وَقَوْمَكَ خَيْرًا۔ امام حسینؑ نے اُس سے فرمایا خدا تجھے اور تیری قوم کو جزاے خیر دے
(شاباش مرحبا) اِنَّهٗ قَدْ كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَوْلٌ نَسْنَا نَقْدِرُ مَعَهٗ
عَلَى الْاِنْصِرَافِ۔ سچ تو یہہ ہے کہ ہم سے اور اُن گروہ کے لوگون سے باہم ایک قول و
قرار ایسا ہوچکا ہے جس کی وجہ سے ہم پلٹ جانے پر قادر نہین ہین۔ وَلَا نَدْرِيْ مَا
تَتَصَرَّفُ بِنَا وَبِهِمُ الْاُمُوْرُ فَوَدَّعَهٗ اور ہمکو معلوم نہین کہ قدرتی امور ہم کو اور انکو
کدھر کدھر پہراتے رہینگے یا کیسے کیسے اولٹے پلٹے ہم کو اور انکو دینگے یہہ کہکر آپنے طرماح
بن حکم کو رخصت کر دیا۔ قُلْتُ وَقَدْ صَحَّفَ الْمُؤَرِّخُ قَوْلَ الْحُسَيْنِ تَصْحِيْفًا صَرِيْحًا
بِحَيْثُ تَرَكَ ذِكْرَ الْاِسْتِنْصَارِ مین کہتا ہون مورخ نے اس جگہ قول امام حسینؑ کو
بگاڑ کر نقل کیا اور آپنے طلب نصرت جو طرماح سے فرمائی تھی اسکو مورخ صاحب اوڑا گئے
كَمَا رَوَاهُ اِبْنُ نَمَارِج۔ چنانچہ ابن نمارج نے اُس کی روایت کی ہے لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلْجَاءَهٗ
بِاِظْهَارِ الْحَقِّ فَاضْطَرَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَوَعَدَهٗ اَنْ يُوْصِلَ الْمِيْرَةَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَعُوْدَ
اِلٰى حَضْرَتِهٖ فَفَعَلَ۔ مگر خدا نے اسی مورخ کو بے قابو کر دیا آخر باضطرار لکھہ گیا کہ وعدہ
کیا طرماح نے کہ قوت لایموت یعنی خورد و نوش کا سامان جو میرے ساتھہ ہے اُنکے بالون کو
پہنچا کر آپ کی امداد کی غرض سے پلٹ آؤنگا فَفَعَلَ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْحُسَيْنِؑ فَلَمَّا بَلَغَ عُذَيْبَ
الْهِجَانَاتِ لَقِيَهٗ خَبَرُ قَتْلِهٖ فَرَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ۔ طرماح اپنے عیال کو خوراک پہنچا کر واپس آئے
بغرض نصرت امام حسینؑ جب اسی جگہ یعنی عذیب ہجانات کو پہنچے خبر شہادت امامؑ کی انکو معلوم

ہوئی پہر گہر پلٹ گئے قُلْتُ وَلِنَذْكُرْ مَا قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ فِي جَوَابِهِ عَلٰى مَا رَوَاهُ ابْنُ
نَمَارِخ مین کہتا ہون اب وہ جواب ہم ذکر کرین جو امام حسینؑ نے طرماح کو دیا تہا بروایت
ابن نمارح فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْقَوْمِ مَوْعِدًا اَكْرَهُ اَنْ اُخْلِفَهُمْ امام حسینؑ نے فرمایا
اے طرماح مجہہ مین اور اُن لوگون مین ایک وعدہ ایسا (الٰہی) ہو چکا ہے کہ مین اوس وعدہ
کے خلاف کرنے کو نہین گوارا کرتا ہون۔ فَاِنْ يَدْفَعِ اللّٰهُ عَنَّا فَقَدِيْمًا مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْنَا وَكَفٰى پہر اگر خدا ہم سے اس بلا کو دفع کریگا اور یہہ امتحان ہمارا نہ لے گا لیس ہمیشہ
سے خدا کی نعمت دہی ہم پر ہوتی رہی ہے اور وہی خدا ہماری مدد اور نصرت مین کافی ہے
(یعنی اسی کی انصار سے ہم سب کچہہ کرلین گے۔ وَاِنْ يَكُنْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَفَوْزٌ
وَشَهَادَةٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اور اگر وہی ہو گا جو ہونا ضرور ہے پس ہم درجات عظیمہ پر پہنچین گے
اور شہید ہون گے انشاء اللہ۔ قُلْتُ وَهٰذَا الَّذِيْ هَيَّأَهُ لِنَصْرِهٖ وَاِفْدَاءِ نَفْسِهٖ
لِمَوْلَاهُ۔ مین کہتا ہون یہی فرمانا حضرت کا ایسا مؤثر تہا جس نے طرماح کو آمادہ حضرت کی
نصرت پر کیا تہا اور اپنی جان فدا کرنے کو اپنے امام پر امادہ ہوا تہا فَرَجَعَ وَلَقِيَهُ سَمَاعَةُ
بْنُ يَزِيْدَ فِيْ مَوْضِعِهٖ هٰذَا فَاَخْبَرَهُ بِالشَّهَادَةِ گہر مین گیا اور پہر پلٹ آیا یہان پر
سماعہ بن یزید نے خبر شہادت حضرت کی طرماح کو سُنائی لہذا واپس کیا یہہ اصلی حال اس کا
ہے۔ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّاصِحَ عَنْ صَمِيْمِ الْقَلْبِ هُوَ الطِّرِمَّاحُ بْنُ الْحَكَمِ مِنْ جُمْلَةِ الْعَشَرَةِ
اب تم کو معلوم ہو گیا کہ دل سے نصیحت کرنے والا ان دس آدمیون مین فقط یہی ایک نکلا
اور سب اغراض فاسدہ سے بظاہر نصیحت کرتے تھے اور دل مین اغراض فاسدہ تھین۔
اَمَّا قَوْلُ الْحُسَيْنِ بِالْمَوْعِدِ فَاِنْ كَانَ ظَاهِرُهٗ يَدُلُّ عَلٰى مَوْعِدِهٖ مِنْهُمْ بِالْكَعْبَةِ
اَوِ الْمَوْعِدَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحُرِّ۔ مگر فرمانا امام حسینؑ کا کہ ہمارے ان کے
درمیان مین ایک وعدہ ہو چکا ہے اگر چہ ظاہر اوسکا یہی ہے کہ جو وعدہ آپنے مکہ معظمہ مین
فرمایا ہے وہی مراد ہو یا کہ یہہ معاہدہ جو آپ سے اور حُر سے ہو چکا ہے وہ مراد ہو۔ لٰكِنَّ
الْحَقَّ اَنْ يُرَادَ مِنْهُ الْوَعْدُ الَّذِيْ وَعَدَ بِهٖ جَدُّهٗ صلعم مِنَ اللّٰهِ تع مگر حق تو
یہی ہے کہ وہی وعدہ مراد ہے جو آپ کے جد نامدار نے خدا سے کر لیا ہے۔ وَلِذٰلِكَ تَرٰى

الجَزَرِيُّ صَحَّفَ لَفْظَ الْمَوْعِدِ بِلَفْظِ الْقَوْلِ - اسی دھڑکے سے ابن جذریؒ موعد کے لفظ کو بدل کر لفظ قول کے لکھدئے تاکہ آپکی شہادت کی عظمت کسی کی سمجھہ مین نہ آئے۔ وَقَدْ بَالَغَ هٰذَا الْمُعَانِدُ فَقَالَ اِضْلَالاً لِقَوْمِهٖ اِنَّهٗ مَا يَرْوِيْهِ فِيْ اَمْرِ الْحُسَيْنِؑ هُوَ الْحَقُّ وَمَا دُوْنَهٗ كِذْبٌ مَحْضٌ بڑا مبالغہ کیا ہے ابن جذری نے اپنی تاریخ مین اور اپنے ہم مذہب کی فریب دہی کی غرض سے یہہ بہی لکھدیا ہے کہ جو کچھہ مین حالات امام حسینؑ مین لکھتا ہون بس وہی سچ ہے اور سب جھوٹ ہے خدا سمجھے اس دشمن سے ؂

باب ہیژدھم

خلاصہ اغراض نصیحت کرنے والون کا اور سبب کیا تہا جو حضرت کو سفر عراق اور شہادت سے روکتے تھے

اِنَّ مَثَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَشَرَةِ مِنَ النُّصَحَاءِ كَالْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ مِنَ الصَّحْبِ الْاَجِلَّاءِ پوری مثال ان دس نصیحت کرنے والون کی یہی ہے جیسے عشرہ مبشرہ بڑے بڑے صحابہ مین تھے فَالتِّسْعَةُ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ فَعَلُوْا مَا فَعَلُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ لَنَا التَّعَرُّضُ بِمَا فَعَلُوْا عشرہ مبشرہ مین نو صاحبون نے جو کچھہ کیا وہ کر گئے ہم کو مناسب نہین ہے کہ انکے افعال کا ہم کچھہ ذکر کرین - نَعَمْ هٰؤُلَاءِ النُّصَحَاءُ عَدَا الطِّرِمَّاحِ الْحَكَمِ كَانَ مِنْ اَهَمِّ اَغْرَاضِهِمْ فِيْ مَنْعِهِمُ الْحُسَيْنَؑ عَنِ الْمَسِيْرِ اَنْ يَبْقٰى شُيُوْعُ الْفَاحِشَةِ عَلٰى مَا هُوَ الْاٰنَ - ہان یہہ نصیحت کرنے والے سوائے طرماح بن عدی (یا حکم) کے انکی بڑی غرض یہی تہی امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرنے مین کہ یہہ جو کچھہ پچاس برس سے از روز وفات رسول خدا ہورہا ہے وہی چلا جائے اور امر حق ظاہر نہو - وَالسِّرُّ الَّذِيْ دَعَا اَرْبَابَ السِّيَرِ وَالتَّارِيْخِ اِلٰى اِخْفَاءِ الْوَقَائِعِ الْاَصْلِيَّةِ اِتِّبَاعُهُمْ لِتِلْكَ الْفِرْقَةِ - اور وہ راز پوشیدہ جسنے علماء سیر اور

تاریخ کو اصلی واقعات کے چہپانے سے روکا ہے وہ یہی ہے کہ ان مورّخین کو پیروی اونہین
ناصحین کی ہے جو واقعہ شہادت کو روکنا چاہتے تھے - فَهُنَا فِي أَصْحَابِ السِّيَرِ وَ
الْمَقَاتِلِ فِرْقَتَانِ وَطَائِفَتَانِ - اب اہل اسلام کی تاریخ لکھنے والے اور ماجراے شہادت
کے بیان کرنے والے دو گروہ ہو گئے ہین - فِرْقَةٌ لَا يَذْكُرُ وَلَا يَرْوِي حِيْنَمَا يَذْكُرُ
مَقْتَلَهُ رِوَايَةً تَدُلُّ عَلَى كَوْنِ الْحُسَيْنِ مَأْمُورًا مَأْذُونًا مِنْ عِنْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ
لِذَلِكَ الْمَسِيرِ - ایک گروہ مورخین تو وہ ہے کہ جب ذکر شہادت امام حسینؑ کرتا ہے
کوئی روایت ایسی نہ لکھیگا جس سے بصراحت خواہ اشارہ معلوم ہو جائے کہ امام حسینؑ
بحکم و اجازت خدا اور رسولؐ کے اس سفر مین روانہ ہوئے تھے وَإِنْ تَذْكُرْ تِلْكَ الْبِشَارَاتِ
الْمُتَوَاتِرَةَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ - اگرچہ بشارات نبیؐ جو متواتر ہوئی تہین اونکو اور کسی مقام
پر بیان کرویگا - مگر بیان شہادت مین اونکو ذکر نکریگا - وَأَشَدُّهُمْ ابْنُ اثِيرِ الْجَذَرِي
اور اسی فرقہ مین سب سے سخت ابن اثیر جذری ہے وَفِرْقَةٌ تَرْوِي تِلْكَ الْحَالَاتِ
مَعَ تِلْكَ الرِّوَايَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِثْبَاتًا لِكَوْنِ مَسِيرِهِ هُوَ ذَلِكَ الْمَسِيرَ - دوسرا
فرقہ ایسا ہے کہ حالات اور واقعات شہادت کے ہمراہ اون متواتر احادیث کو بہی لکھہ دیتا ہے
جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ سفر امام حسینؑ کا وہی سفر ہے جس مین آپ کو شہید ہو جانے
کا حکم ہوا ہے فَإِنْ تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ أَنَّ كِلَا الْفِرْقَتَيْنِ لَمَّا جَاءَ وَلَوْ إِثْبَاتَ شَيْءٍ
أَوْ نَفْيَ شَيْءٍ يَعْتَقِدُونَهُ أَوْ يُنْكِرُونَهُ فَقَدْ يَقَعُ الرَّيْبُ وَالْاِشْتِبَاهُ فِي أَقْوَالِ
كِلَيْهِمَا - پہر اگر کسی کو یہہ توہم اور شبہہ پیدا ہو کہ جب تاریخی حالات کے بیان مین آزادی
خیال نرہے اور ہر فرقہ نے اثبات اور انکار واقعہ کا بحسب اپنے عقیدہ کے کیا اب تو دونون
فریق کے قول مین شک اور شبہہ پڑ گیا - فَيُدْفَعُ ذَلِكَ التَّوَهُّمُ مِنْ وُجُوهٍ اب یہہ
توہم چند طرح سے دفع کیا جائیگا - أَمَّا أَوَّلًا فَإِنَّ الْاِخْتِلَافَ بَيْنَ الْفِرْقَتَيْنِ إِنَّمَا
هُوَ فِي مَوْضِعِ النَّقْلِ لَا فِي أَصْلِ الرِّوَايَاتِ پہلی وجہ تو یہی ہے کہ ان دونون فرقونمین
اختلاف اگر ہے تو فقط یہی ہے - کہ مقام مناسب مین ان روایات کو ایک فرقہ لکھتا ہے اور
دوسرا نہین لکھتا ہے کچھ اصل روایات کا انکار اُس کو بہی نہین ہے - وَأَمَّا ثَانِيًا فَإِنَّ النَّظَرَ

اِلَی النَّتَائِجِ الَّتِی وَقَعَتْ وَتَقَعُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلَمْ یَذَرِ اللہُ سُبْحَانَہٗ اِبْقَاءً
لِدِیْنِ الْاِسْلَامِ اَنْ یَخْلُوَ زَمَانٌ وَّلَا یَظْہَرُ اَثَرٌ مِنْ آثَارِ تِلْکَ الشَّہَادَۃِ - اور
دوسری طرح سے دفع توہم یون کرنا چاہئے کہ نتائج اس شہادت کے جو ہمارے سچے نبیؐ نے
بیان فرمائے تھے اور کہدیا تہا کہ از روز شہادت تا روز قیامت ظاہر ہوتے رہین گے اُنکو
دیکھو اور ایمان لاؤ جن سے بقاے دین اسلام ہورہا ہے اور کوئی زمانہ خالی نہین جاتا
ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی معجزہ اسی شہید کا ظاہر نہوتا ہو وَنَعُوْدُ اِلٰی ذِکْرِ الْمَقْصُوْدِ
اب ہم اون نصیحت کرنے والون کے اغراض کے ذکر کی طرف رجوع کرین - فَنَقُوْلُ اِنَّ
الْاَغْرَاضَ الَّتِیْ دَعَتْہُمْ اِلٰی ذٰلِکَ اُمُوْرٌ عَدِیْدَۃٌ - اب ہم کہتے ہین کہ جن اغراض سے
یہہ لوگ حضرت امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرتے تھے وہ چند امور ہین وَلَابُدَّ لَنَا قَبْلَ
بَیَانِ الْمَقْصُوْدِ مِنْ ذِکْرِ اُمُوْرٍ کَاَنَّہَا مُقَدَّمَاتٌ لِاِنْتَاجِ الْمَطْلُوْبِ - اور ہم کو ضرور
ہے کہ اس مطلب سے پہلے چند ایسے امور کو بیان کرین کہ بمنزلہ مقدمہ کے ہین اس مطلب کے نتیجہ
صحیح دینے مین - وَہِیَ اُمُوْرٌ فَلَمَنْ یَتَصَوَّرُ وُقُوْعَ تِلْکَ الْمُصِیْبَۃِ الْعُظْمٰی ثُمَّ
یَرْجِعُ اِلٰی فِطْرَتِہِ السَّلِیْمَۃِ وَلَا یَعْتَرِیْہِ عِنَادٌ اَوْ خُصُوْمَۃٌ بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُصَابِیْنَ
بِہَا فَیُذْعِنُ بِصِحَّۃِ مَا نُوْرِدُہٗ اور یہہ ایسے امور ہین کہ بہت کم دنیا مین کوئی ایسا
آدمی ہوگا جو مصیبت عظیمہ اہلبیت کا تصور کرے اور پہر اپنی عقل فطری کی طرف رجوع
کرے اور کچھہ اُس کو دشمنی دینی یا دنیوی جہگڑا ان بزرگوارون سے نہ ہو ضرور یقین
کریگا کہ یہہ باتین جو ہم آیندہ لکہین گے صحیح اور درست ہین فَاِنَّ الْمُعَانِدَ الْمُنْکِرَ
لِنُبُوَّۃِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ اَوْ اَیِّ نَبِیٍّ کَانَ فَلَا بُدَّ لِتَبْکِیْتِہٖ دَلَائِلُ اُخَرُ - اس لئے
کہ جو شخص منکر ہمارے نبی کی نبوت کا ہے خواہ اور انبیاء کی نبوت سے اُس کو انکار ہے
اُس کے چپ کرنے کے واسطے اور قسم کی دلیلین درکار ہین - فَاِنْ قَالَ مِنْہُمْ قَائِلٌ مَثَلًا
اَنَّ مُحَمَّدًا لَمَّا قَتَلَ وَنَہَبَ وَاسْتَرَقَّ وَاسْتَعْبَدَ قَوْمًا بِالْقَہْرِ وَالْغَلَبَۃِ
وَالسُّلْطَانِ کَمَا ہُوَ دَابُ السَّلَاطِیْنِ - مثلاً اگر کوئی منکر نبوت ہمارے نبی کا یون
کہے کہ محمد نے سلطنت دنیوی کی غرض سے جس طرح خونریزی کی اور لوٹا مارا آزاد آدمیون کو

لونڈی غلام بنایا جیسے بادشاہون کا دستور چلا آتا ہے كَذٰلِكَ الْمَظْلُوْمُوْنَ الْمَقْهُوْرُوْنَ
اِذَا اقْتَدَرُوْا فَعَلُوْا بِاَهْلِهٖ وَوُلْدِهٖ فَانْتَقَمُوْا وَاَخْرَجُوْا ضَغَائِنَهُمْ - اسی طرح
سے جن لوگون کو ایذا اون کے ہاتہہ سے پہنچی تہے اور ظلم اور جبر سے اونکے بڑے چہوٹے مارے
گئے تہے جب اونکا قابو چلا اُنہون نے اپنا پورا انتقام لے لیا اور یہی اولٹ پہیر دُنیا کا چلا
آتا ہے فَيُقَالُ لَهٗ اِنَّ هٰذَا تَاوِيْلُ الْفِعْلِ بِمَا لَا يَرْضٰى بِهٖ فَاعِلُهٗ - ایسے منکرِ دین
اسلام کے جواب مین یہہ کہا جائے گا کہ یہہ بناوٹ جو تم کرتے ہو اور یزید کے فعل کو جس غرض
سے محمول کرتے ہو یزید اور پیروان یزید تو اس سے انکار کرتے ہین اور اسپر راضی نہین ہین
اَمَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِ الْغَزَّالِیْ فِیْ اِحْيَائِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ مَا مُلَخَّصُهٗ وَيَزِيْدُ قَدْ ثَبَتَ
اِيْمَانُهٗ وَلَمْ يَثْبُتْ اَمْرُهٗ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بَلْ هُوَ دَاخِلٌ فِیْ دُعَائِنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ مَا هَجَرَ - تم نہین دیکہتے ہو کہ غزالی نے احیاء العلوم مین کیسے
زور شور سے لکہا ہے کہ یزید کا ایمان ثابت ہے اور حکم دینا قتل امام حسینؑ کا ہرگز ثابت
نہین ہے بلکہ ہم جو نماز مین دعاے مغفرت مومنین کی مانگتے ہین اونمین یزید بہی داخل ہے
اور آخر تک جو غزالی جوش محبت یزید مین لکہہ رہے ہین - فَمَا كَانَ يَزِيْدُ عِنْدَهُمْ يَهُوْدِيًّا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ كَانَ خَلِيْفَةً مِّنْ خُلَفَاءِ الْاِسْلَامِ اِسْتَخْلَفَهٗ اَبُوْهُ وَاجْتَمَعَتْ
لَهُ الشَّرَائِطُ لِمَا يَأْتِيْ فِيْ بَابِ اِسْتِخْلَافِهٖ - پس یزید ان لوگون کے عقیدہ مین کوئی
یہودی یا نصرانی بادشاہ نہ تہا بلکہ ایک خلیفہ منجملہ خلفاے اسلام تہا جس کے باپ نے یزید کو
اپنا جانشین کر دیا تہا اور شروط خلافت جو مسلمانون نے بنا لئے ہین سب اُس مین جمع تہے -
چنانچہ باب آیندہ مین آتا ہے جس مین یزید کے خلیفہ بنانے کا ذکر ہے وَهٰذَا اَقُوْلُ جَدَلِيٌّ
اور یہہ جواب جو ہم نے دشمنانِ اسلام کو دیا ہے بطور جدل کے ہے یعنی اگر سب مسلمان پناہ بخدا
یزید کو ایسا ہی مومن سمجہین جیسے کہ غزالی اور اُن کے پیرو سمجہتے ہین تب درست ہوگا - اَمَّا
الْبُرْهَانُ فَيُتَابِعُ الْمُشَاهَدَةَ وَالْعِيَانَ مِمَّا يَكُوْنُ بَعْدَ شَهَادَةِ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِؑ
وَقَدْ كَانَ لیکن جواب بُرہانی پس وہ تو مشاہدہ اور عیان مین آرہا ہے جس قدر معجزات اور
کرامات از روز شہادت امام حسینؑ تا قیامت ہو رہے ہین اور ہو چکے اون کے معائنہ سے حق اور

باطل کا فرق پورا معلوم ہوتاہے وَهٰذَا اَمْرٌ اِلٰهِيٌّ فِي اِثْبَاتِ كُلِّ دِيْنٍ وَاِتْمَامِ الْحُجَّةِ عَلَى الْمُلْحِدِيْنَ - اور یہی کام خدا کاہے ہر دین کی سچائی ثابت کرنے مین کہ صاحب دین یعنی پیغمبر اور وصی پیغمبر کے معجزات سے اُس کی حقیت ثابت کرتا رہے اور حجت خدا منکرین پر ہمیشہ قائم رکھتاہے جب تک اوس دین کا باقی رکھنا خدا کو منظور رہے - وَلْنَنْقُلْ مَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ ذِكْرِهٖ اب ہم جس امر کے بیان کرنے کے درپے ہین اُسے کہنا شروع کرین وَقَدْ مَرَّ اَنَّ الْمَانِعِيْنَ عَنْ مَسِيْرِ الْحُسَيْنِ اِلَى الْعِرَاقِ كَانُوْا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَلَمْ يَكُوْنُوْا كُفَّارًا اَوْ مُشْرِكِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِضَمَائِرِهِمْ - یہہ تو اوپر گذر چکا کہ جو لوگ امام حسینؑ کو سفر عراق سے منع کرتے تھے صحابہ اور تابعین سے تھے کفار اور مشرک نہ تھے اور دلون کا حال تو خدا کو معلوم ہے - وَمَنْ يَذْكُرُ اَقْوَالَ نَبِيِّنَا وَشِدَّةَ اِهْتِمَامِهٖ فِي اِخْبَارِ النَّاسِ عُمُوْمًا لِوُقُوْعِ تِلْكَ الْهَائِلَةِ اِلٰى يَوْمِنَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاَقْوَالِهٖ صلعم - اور جو شخص آج کے روز جس کو بہی بارہ سو برس سے زیادہ زمانہ ہمارے نبیؐ کے گذرنے کو ہوا ہے ذرا بہی اُن حدیثون کو یاد کرتاہے اور ہٹ دہرمی اوسے نہو اور یہہ بہی خیال کرین کہ نبیؐ اللہ کو کس قدر اہتمام اس بارہ مین تہا کہ عوام خلایق کو ساری کیفیت جو گذرنے والی ہے سب معلوم ہے اور یہی مسلمان اسکا ہی معتقد ہے کہ نبی کا فرمانا سچ تہا غلط نہ تھا - فَهُوَ لَا يَشُكُّ وَلَا يَمْتَرِيْ فِيْ اَنَّ كُلَّمَا وَقَعَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهٖ فَهُوَ مَا كَانَ اَخْبَرَ بِهٖ جَدُّهٗ صلعم ان حدیثون کا پڑہنے والا کبہی اُسے شک اور شبہہ اسمین نہوگا کہ جو جو مصائب امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیت پر گذرے سب وہی تھے جنکی خبر اُنکے نانا نے دی تھی - فَمَا ظَنُّكَ بِالَّذِيْنَ صَحِبُوْهُ وَسَمِعُوْهَا مِنْهُ وَوَعَوْهَا - پہر اب تمہارا کیا خیال ہے بہ نسبت صحابہ رسولخدا کے جنہون نے خود اُس جناب کی زبان مبارک سے یہہ احادیث بہم سُنی تہین اور یاد کر لی تہین وَاِنَّمَا بَلَغَنَا مَا بَلَغَ لِرِوَايَتِهِمْ اِيَّاهَا - ہم کو تو یہہ حدیثین انہین صحابہ کے روایت کرنے سے پہونچی ہین - فَهُمْ اَشَدُّ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِنَا اِيَّاهَا پس ان صحابہ کو بہ نسبت ہمارے کہین زیادہ یاد ہونگے اور کسی وقت نہ بھولے ہونگے لِاَنَّ لَنَا رِوَايَةً وَلَهُمْ دِرَايَةً اس لئے کہ ہم کو تو سُنی سُنائی روایت

پہونچی ہے اور اُنکے دید اور شنید کا معاملہ تہا وَلَقُلْنَا فِيْمَا مَضَىٰ وَيَأْتِيْ مِنَ الْاَبْوَابِ اَنَّهُ
كَانَ مِنْ شِعَارِ الصَّحَابَةِ الْاَخْيَارِ تِذْكَارُهَا فِيْ اَوْقَاتٍ مَخْصُوْصَةٍ - ہم نے اسی
کتاب کے چند ابواب مین لکہدیا ہے کہ نیک صحابہ اور مومن کامل جو تھے اُنکی خصلت اور
عادت یہہ تہی کہ اس پیشین گوئی پیغمبر کو اوقات خاص مین یاد کیا کرتے تھے فَهٰؤُلَاءِ
الْمَانِعُوْنَ لَا يَحْكُمُ الْعَقْلُ بِكَوْنِهِمْ عَنْ ذِكْرِهَا سَاهِيْنَ بَلْ اُولٰئِكَ هُمُ
الذَّاكِرُوْنَ بس یہہ منع کرنے والے امام حسینؑ کو سفر عراق سے صحابہ اگر تھے کبہی کسی کی
عقل تجویز نکریگی کہ ان پیشین گوئیون کو بہول گئے ہون بلکہ یہی لوگ ہیچ پیچ یاد کرنے والے
ان امور کے تھے وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهُمْ كَانُوْا ذَاكِرِيْنَ فَلَا يَخْلُوْ مَنْعُهُمْ مِنْ هٰذَا
الْمَسِيْرِ عَنِ احْتِمَالَاتٍ اور جب ثابت ہوگیا کہ یہہ صحابہ باوجودیکہ انکو پیشین گوئی یاد
تہی اور پہر اس سفر سے منع کرتے تھے اب انکا منع کرنا چند احتمالات سے خالی نہ تہا اِمَّا لِاَنَّهُمْ
كَانُوْا قَدْ بَايَعُوْا يَزِيْدَ وَاَجْمَعُوْا عَلٰى كَوْنِهٖ خَلِيْفَةً كَمَا اَجْمَعُوْا عَلَى الَّذِيْنَ
مَضَوْا یا تو سبب منع کرنے کا یہہ تہا کہ یہہ صحابہ اونہین لوگون مین تھے خواہ اُنکے پیرو یہہ
تابعی لوگ تھے جنہون نے یزید کی بیعت کرلی تھی اور اُس کے خلیفہ ہونے پر اجماع کرلیا تہا
مثل خلفاے سابق کے فَكَانَ غَرَضُهُمْ اَنْ لَا يَخْرِقَ الْحُسَيْنُؑ اِجْمَاعَهُمْ وَلَا يُفَرِّقَ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ انکی غرض کہلی ہوئی یہی تہی کہ امام حسینؑ اجماع صحابہ کو نہ توڑین باطل پر
ہو یا حق پر اور جماعت مسلمانون کی پریشان نہ کرین - وَهٰذَا مَا قَالَهُ مُعَاوِيَةُ لِعَائِشَةَ
لَمَّا مَنَعَتْهُ عَنِ الْاِسَاءَةِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ وَفِيْهِمُ الْحُسَيْنُؑ اَيْضًا كَمَا
يَأْتِيْ فِي الْبَابِ الْاٰتِيْ اور یہہ وہی غرض ہے جس کو معاویہ نے عایشہ سے ظاہر کیا
تہا جب عایشہ نے مدینہ مین روکا تہا بری پیش آمد سے بہ نسبت چار لوگون کے ایک انہین
سے امام حسینؑ ہی تھے چنانچہ آیندہ باب استخلاف مین کامل ابن اثیر جذری سے اس کا بیان آتا
ہے وَاَيْضًا لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُؑ مِنْ مَكَّةَ وَاعْتَرَضَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ
وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ اَرْسَلَهُمْ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ اِلَيْهِ - ایضاً جب امام حسینؑ مکہ سے نکلے اور
یحیے بن سعید بن عاص نے حضرت کو روکا جس کے ہمراہ ایک جماعت بدکارون کی تھی جس کو

عمر بن سعید نے بھیجا تھا اور یہی عمر امیر حج ہو کر یزید کی طرف سے آیا تھا اور در پے قتل جناب امام حسینؑ بھی تھا۔ فَقَالَ لَهٗ انْصَرِفْ اَیْنَ تَذْهَبُ فَاَبٰی عَلَیْهِمْ وَمَضٰی وَتَدَافَعَ الْفَرِیْقَانِ وَاضْطَرَبُوْا بِالسِّیَاطِ وَامْتَنَعَ الْحُسَیْنُ اِمْتِنَاعًا شَدِیْدًا۔ یحییٰ نے امام حسین سے کہا پلٹو کہاں جاتے ہو حضرت نے پلٹنے سے انکار فرمایا اور روانہ ہوئے اور دونو فریق کوڑون کی مار پیٹ کرنے لگے اور نہایت دلیری سے امام حسینؑ اونکے روکنے پر نہ پھرے وہی لوگ بھاگ گئے۔ قَالَ ابْنُ نَمَارِحٍ وَمَضٰی عَلٰی وَجْهِهٖ فَبَادَرُوْهُ وَقَالُوْا یَا حُسَیْنُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ تَخْرُجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَتُفَرِّقُ بَیْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ ابن نمارح کہتے ہین امام حسینؑ نے جدھر رُخ کیا تھا اُسی طرف چلتے رہے یہہ لوگ جلد جلد آپکے پاس پہنچ کر کہنے لگے اے حسینؑ خدا سے تم نہین ڈرتے جماعۃ یعنی اجماع سے نکلے جاتے ہو اور امت محمدی مین تفرقہ ڈالتے ہو۔ فَقَالَ لِیْ عَمَلِیْ وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ اَنْتُمْ بَرِیْئُوْنَ مِمَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہمارا عمل ہمارے واسطے ہے اور تمہارے اعمال تمہارے واسطے تم ہماری کردار سے بیزار ہو اور ہم تمہارے کردار سے بیزار ہین یعنی ہم اجماعی خلافت کو امر دینی نہین سمجھتے ہین دنیا کی حکومت اور سلطنت ہی پھر ہو۔ فَهٰؤُلَاءِ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یُعَانِدُوْنَ کُلَّ مَنْ یُّخَالِفُهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ یہی گروہ مسلمانون مین ایسا پیدا ہوا ہے کہ جو کوئی انکے اس عقیدے کے خلاف اعتقاد کرے اُس کا دشمن ہو جاتا ہے اور قیامت تک یہہ جھگڑا مسلمانون مین چلا جائے گا جب تک ظہور امام زمانؑ کا ہوگا۔ وَلِاِبْطَالِ مُعْتَقَدِهِمْ وَاِظْهَارِ تَکْذِیْبِهِمْ مَاسَّتِ الْحَاجَةُ اِلٰی اِقَامَةِ الدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِیْنِ الْوَاضِحَةِ اَکْثَرَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰی غَیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ انہین کے عقیدہ کے باطل کرنے اور انکا جھوٹھا ثابت کرنے کی نظر سے دلائل صریح اور برہان واضح کی زیادہ حاجت ہوئی اسلئے کہ یہہ لوگ دشمن جان کے اور مار آستین ہین اس قدر دلیلون کی حاجت اور مخلوق کے واسطے نہین ہے جو مسلمان نہین ہین کَتَحْرِیْفِ الْاٰیَاتِ وَوَضْعِ الرِّوَایَاتِ وَاِخْفَاءِ الْمُعْجِزَاتِ کُلُّ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ عَمَلُهُمْ۔ آیات قرآنی کو اولٹ دینا ایک جگہ سے دوسری جگہ کر دینا جھوٹی روایتین اور حدیثین بنانی معجزات نبیؐ اور نبیؐ کے اوصیاؑ کو

چھپانا یہہ سب کام انہین لوگون کا ہے وَكُلَّمَا وَقَعَ مِنَ الْمَظَالِمِ وَالشَّدَائِدِ عَلٰى اَهْلِبَيْتِ نَبِيِّنَا فَاِنَّمَا وَقَعَ لِحُدُوْثِ تِلْكَ الْفِرْقَةِ اور جو ظلم اور ستم اور سختی اہلبیت پر ہمارے نبی صلعم کے گذری سب بدولت اسی فرقہ کے گذری وَلَوْلَا اَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِاَعْطَاءِ الْاُمُوْرِ الْمُعْجِزَةِ لِهُدَاتِنَا وَلَاسِيَّمَا لِسَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ لَمْ يَبْقَ مِنَ الْاِسْلَامِ بَقِيَّةٌ - اور اگر خدانے ہم پر اپنے کرم سے یہہ احسان عظیم نکیا ہوتا کہ ہمارے ہادی اور پیشوایان دین کو اور خصوصًا ہمارے سردار دنیا اور آخرت امام حسینؑ کو معجزات کثیرہ عطا نکرتا یقین کرو کہ اسلام کا نام ونشان بہی نرہتا - وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُوْقِنَةٌ مُسْتَقِيْنَةٌ بِاَنَّ مَا فَعَلُوْهُ وَيَفْعَلُوْنَ مِنْ اَقْبَحِ الْقَبَائِحِ وَاَشْنَعِ وَاَسْخَطِ وَامْقَطِ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنْ رَامُوْا لِنُصْرَةِ الْحَقِّ لَا اسْتَطَاعُوْا اِلَيْهِ سَبِيْلًا - دوسرا فرقہ انہین منع کرنے والون مین وہ تہا کہ جسکو پورا یقین ان افعال کے خراب ہونے کا تہا اور خوب جانتا تہا کہ خدا کو یہہ ظلم ہرگز پسند نہین ہے اور عذاب خدا کا مستلزم ہے اور اگر اس فرقہ کے لوگ نُصرت حق کا ارادہ کرتے ضرور کرسکتے تہے لٰكِنِ اسْتَهْوٰى عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسَاهُمْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ - مگر شیطان کا اُنپر غلبہ ہوا اور یاد الٰہی کو بھلادیا - ثُمَّ لَمَّا لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعْلُوْمَاتِهِمْ اَنَّ لُوْقُوْعِ تِلْكَ الْهَائِلَةِ هِيَ هٰذِهِ السَّنَةُ وَهٰذِهِ الْاَيَّامُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صلعم لَمْ يُخْبِرْ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ بِذٰلِكَ التَّعْيِيْنِ وَالْاَجَلِ - پہر چونکہ ان لوگون کو یہہ معلوم نہ تہا کہ وقوع شہادت اسی سال میں اور انہین ایام مین ضرور ہوگا اس لئے کہ ہمارے نبی صلعم نے باوجود اس قدر اعلان اور خبر دہی متواتر کے تاریخ اور سال کی مدت مقرر نہین فرمائی تہی لِاَنَّهُ مِنَ الْمُغَيَّبَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ حَيْثُ يَقُوْلُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا اسلیئے کہ روز وفات کا جاننا یہہ خاص علم غیب خدا کا ہے قرآن مین فرماتا ہے کوئی شخص نہین جانتا ہے کہ آیندہ کل کے روز کیا کریگا - وَكَذٰلِكَ تَعْيِيْنُ الْمَوْضِعِ اَيْضًا مِنْ خَوَاصِّ عِلْمِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ لٰكِنْ لَيْسَ فِيْ اِظْهَارِهٖ مِنَ الْمَفَاسِدِ كَمَا فِيْ تَعْيِيْنِ الْيَوْمِ وَالْوَقْتِ - اسی طرح تعیین مقام اور جگہ موت کی ہے اگرچہ خاص علم غیب خدا کا ہے مگر اس کے اظہار مین وہ خرابیان ہرگز نہین جو وقت کے معین کرنے مین ہین وَبِالْجُمْلَةِ فَاِنَّهُمْ لَمَّا كَانُوْا

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ بَعْدَ وُقُوْعِ الشَّهَادَةِ لَا تَبْقَى خَافِيَةٌ اَخْفَوْهَا وَيَظْهَرُ الْحَقُّ ظُهُوْرًا وَلَمْ يَكُوْنُوْا مُرِيْدِيْنَ لِلنُّصْرَةِ فَحَاوَلُوْا اَنْ يُسَوِّفُوا الْاَمْرَ كُلَّمَا اقْتَدَرُوْا عَلَيْهِ فَمَنَعُوْا عَنِ الْمَسِيْرِ اور خلاصہ یہہ ہے کہ ہرگاہ انکو خوب معلوم تہا کہ بعد وقوع شہادت کے کوئی بات ظلم اور ستم کی جو آج تک اوسکو چہپا رہے ہین مخفی باقی نرہیگی اور ساری قلعی ان سب کی کھل جائیگی اور خود انکا ارادہ نصرت اور امداد حق کرنے کا نہ تہا انکا قصد یہی ہوا کہ جب تک ٹل سکے ٹالنا چاہیئے فَاِنْ مَاتُوْا قَبْلَ اَنْ يَقَعَ يَقُوْمُ لَهُمْ عُذْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا اَحْيَاءً وَاِلَّا نَصَرُوْهُ وَكَذٰلِكَ عِنْدَ النَّاسِ پہر اگر قبل وقوع شہادت کے مرگئے بروز حشر انکو موقع عذر کرنے کا پیش خدا ہاتھ آئیگا کہ ہم تو مرچکے تھے اگر زندہ ہوتے ضرور نصرت اور یاری کرتے اور اسی طرح خلایق کے نزدیک بہی یہہ معذور ہو جاتے - وَلِتِلْكَ الْمَصْلَحَةِ اَخْبَرَهُمْ نَبِيُّنَا مِرَارًا اَحَادِيْثَ قَالَ اِنَّكُمْ تَبْكُوْنَهُ وَلٰكِنْ لَا تَنْصُرُوْنَهُ - اور اسی مصلحت سے ہمارے نبیؐ نے ان لوگون کو مکرر خبر دی تہی کہ آج تم مصیبت حسینؑ کو سنکر روتے ہو مگر جب وہ مصیبت آئیگی انکی یاری اور امداد نہ کروگے - كَمَا مَرَّ فِي الْبَابِ السَّابِقِ چنانچہ یہہ حدیث ہم نے باب گذشتہ مین لکھدی ہے وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ بِاَنَّهُ لَا يَنْصُرُهُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الرِّوَايَاتِ - اسی طرح سے جناب امیرؑ نے براء بن عازب کو خاص کر کہدیا تہا کہ نصرت امام حسینؑ نہ کروگے اور یہی روایات اسی مضمون کی بہت سی ہین جنکو ہم جداگانہ باب مین لکہین گے انشاء اللہ فَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَمْنَعُوْنَهُ لِهٰذَا الْغَرَضِ دَعَاهُمْ اِلٰى ذٰلِكَ اِمَّا جُبْنُهُمْ عَنْ مُكَافَحَةِ الْاَبْطَالِ اَوِ اشْتِغَالُهُمْ فِيْ اُمُوْرِ مَعَاشِهِمْ وَصِيَانَةِ عِيَالِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یہہ لوگ جو سفر عراق سے منع کرتے تھے خواہ بسبب جبن اور ڈرپوک ہونے کے کہ بہادرون سے لڑنا پڑیگا یا امور معاش مین زیادہ مشغول تھے دین رہے یا جائے اور اپنے عیال کی جان اور اپنے مال بچانے کی انکی پوری خواہش تہی - وَاَمَّا الْقَاعِدُوْنَ وَهُمْ اُولِى الضَّرَرِ مِثْلُ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ وَكَانَ زَمِنًا اَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ مَكْفُوْفَ الْبَصَرِ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَكَانَ هِمًّا

كَبِيْرًا وَغَيْرَهُمْ مِنْ اَرْبَابِ الْاَعْذَارِ فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ حَرَجٌ لِلنَّصِّ الْقُرْاٰنِيِّ لیکن جو لوگ نصرت
سے باز رہے اور اُنکو عُذر شرعی تہا جیسے صعصعہ بن صوحان جو شل اور زمین گیر تھے اور جناب
سیّد السّاجدینؑ سے بروز و الیسی مدینہ عُذر کیا تہا یا کہ عبداللہ بن عباس جو نابینا تھے یا زید بن
ارقم جو پیر فوت ہو گئے تھے اسیطرح اصحابہ مومنین اون پر کوئی حرج اور الزام نہین ہے کہ قرآن
مجید مین صاف خدا نے فرما دیا ہے وَاَمَّا اَقَارِبُهُمْ مِنَ الرِّجَالِ فَكَانَ غَرَضُهُمْ مِنَ الْمَنْعِ
رَاْفَتُهُمْ وَرَحْمَتُهُمْ وَحُزْنُهُمْ عَلٰى مَا كَانَ يَحْجُبُ عَنْهُمْ خَامِسُ الْاَنْوَارِ الَّذِيْ
يُبَاهُوْنَ بِهٖ۔ رہے عزیز قریب امام حسینؑ کے وہ آپ کو اس سفر سے بایں غرض منع
کرتے تھے ایک تو جوشِ خون اور محبت قلبی دوسرے ملال اور افسوس اس کا تہا کہ باقیماندہ
پنجتن پاک مین یہی ایک نور اُنکے گہرون کو نورانی کر رہا ہے یہہ بہی اُنکی نظر سے چہپ جائیگا
اور انہین پانچون بزرگوارون سے انکو فخر تمام دنیا پر ہے اَمَّا قُعُوْدُهُمْ عَنِ النُّصْرَةِ
فَلَمَّا عَلِمْنَا اَنَّ هُدَاتَنَا لَمْ يُعَاقِبُوْهُمْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا مَنْ ذَكَرُوْا مِنْهُمْ اِلَّا
بِخَيْرٍ فَلَا يَجُوْزُ لَنَا الْاِلْتِفَاتُ اِلٰى مَا يَرْوُوْنَ اَعْدَائُهُمْ مِنَ الْاُكْذُوْبَاتِ فَاِنَّ
اَهْلَ الْبَيْتِ اَبْصَرُ بِمَا فِي الْبَيْتِ۔ اب رہا یہہ امر کہ چند عزیزون نے بہی نصرت آپکی نہ کی
اور بیٹھ رہے پس چونکہ ہمارے ائمہ علیہم السلام نے جنکا ذکر فرمایا کچہہ اون پر ناراضی آپنے ظاہر
نفرمائی اور جب اونکو یاد کیا تو بخیر یاد کیا لہذا ہم کو جائز نہین ہے اون روایتون کی طرف
التفات کرنا جو اُنکے بلکہ خاندان نبیؐ کے دشمن جہوٹ بنا بنا کر روایت کرتے ہین اسلیئے کہ
گہر کے لوگ اپنے گہر پر زیادہ بینا ہین جکر جگرا اور دگر دگر وَقَدْ مَضٰى مِنَّا الْقَوْلُ فِي
الْاَبْوَابِ السَّابِقَةِ وَيَاْتِيْ فِيْ اَبْوَابٍ يَلِيْقُ بِهٖ مِنْ بَيَانِ تِلْكَ الْاَغْرَاضِ وَذَوِي
الْاَغْرَاضِ۔ ہماری اسی کتاب مین جابجا گذر چکا ہے اور مقام مناسب پر آتا ہے کہ یہی چند
اغراض سفر سے منع کرنے والون کی تہین اور اُنکے نام کی تصریح ہم نے کر دی ہے۔ هٰذَا
كُلُّمَا قُلْتُهُ مِنَ الْبَابِ السَّابِعِ عَشَرَ اِلٰى هٰذَا الْبَابِ فَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى الظَّوَاهِرِ
اور یہہ جو کچھ ہم نے سترھوین باب سے اس باب اکیسوین تک لکہا ہے سب کی بنا قواعد ظاہری
پر ہے وَاَمَّا الْاُمُوْرُ الْخَاصَّةُ الَّتِيْ عَلَيْهَا بِنَاءُ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ فَلِكَوْنِ الْخَصْمِ مُنْكِرًا

اِیَّاهَا الَایَلِیْقُ بِنَاذِکْرُهَا فِیْ مِثْلِ الْمَقَامِ - لیکن وہ خاص امور جن پر بنا حضرت کی شہادت کی تہی اُنکا بیان اس مقام پر مناسب نہ تہا اسلئے کہ خصم مقابل اونکو بالکل نہین مانتاہے اور اُن سے قطعی انکار کرتاہے - مِنْهَا مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حَنَفِیَّةَ اَنَّ اَصْحَابَ الْحُسَیْنِؑ عِنْدَنَا مَکْتُوْبُوْنَ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ - ازانجملہ وہ روایات ہین جو عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ سے مروی ہین جب اونسے پوچہا گیا کہ تم کیون شریک جہاد نہوئے اونہون نے کہا کہ امام حسینؑ کے رفیق اور یار جان نثار اُنکے نام اور اُنکے باپ کے نام ہمارے پاس لکہے ہوئے موجود تھے ہم کو تو وہ درجہ ملنا نصیب نہ تہا وَکَذٰلِكَ بَعْضُ الْمُوَالِیْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمَلٰئِکَةِ فَاِنَّهُمْ اِنْ عَزَمُوْا وَسَارُوْا اِلٰی نُصْرَتِهٖ لٰکِنْ لَمْ یَصِلُوْا اِلٰی مَا اَمَّلُوْا - اسی طرح بعض دوستان اور موالیان حضرت کے جن اور انسان اور ملائکہ کہ اُن لوگون نے اگرچہ قصد کیا اور آئے تھے امداد اور نصرت کی غرض سے مگر اپنی امید پر فائز نہوئے - وَقَدْ ذَکَرْتُ بَعْضَ الْمَصَالِحِ فِی الْبَابِ الْمُنَاسِبِ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ وَسَیَأْتِیْ ہم نے بعض مصلحتین اس کے باب مناسب جلد اوّل مین لکہدی ہین اور باقی آیندہ آتی ہین *

باب نوزدھم

خاص پیروان اہلبیتؑ پر اظہار اصلی اسباب کا جو حضرت امام حسینؑ کو مانع بیعت یزید سے اور مصالحہ نکرنے پر اور سفر عراق کو اختیار کرنے پر تھے باوجودیکہ غدر کوفیان بھی معلوم ہوگیا ہو

فَنَقُوْلُ وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمَذْکُوْرَةِ فِی الْاَبْوَابِ السَّابِقَةِ اِذَا بَنَیْنَا اَمْرَ الْحُسَیْنِؑ عَلٰی مَا هُوَ الظَّاهِرُ - اب ہم کہتے ہین کہ قطع نظر اون امور کے جن کا

بیان ابواب گذشتہ مین ہو چکا اگر ہم ظاہری حالات امام حسینؑ کو خیال کرین وَ اٰمَنَّا بِاَنَّہٗ وَصِیٌّ مِنْ اَوْصِیَاءِ مُحَمَّدٍ لَا اَنَّہٗ کَانَ مَلِکًا مِنَ الْمُلُوْکِ وَخَلِیْفَۃً مِنَ الْخُلَفَاءِ الَّذِیْنَ یَنْتَظِمُ اَمْرُھُمْ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ - اور ہمارا ایمان اور عقیدہ یہہ بھی ہو کہ امام حسینؑ ایک وصی اور خلیفہ منجملہ خلفاء منصوص ہمارے نبیؐ کے تھے کوئی بادشاہ بادشاہان دنیوی سے مثل تیمور لنگ یا علاءالدین غوری وغیرہ کے نہ تھے جنہون نے بغرض سلطنت جہاد کا حیلہ کیا اور نہ امام حسینؑ ایسے خلیفہ تھے جن کی خلافت امت کے اجماع سے درست ہوتی تھی ثُمَّ تَاَمَّلْنَا فِیْمَا وَقَعَ مِنْ یَوْمِ وَفَاتِ نَبِیِّنَا وَرَجَعْنَا اِلٰی فِطْرَتِنَا السَّلِیْمَۃِ وَسَلَکْنَا مَسْلَکَ الْاِنْصَافِ نَحْکُمُ جَزْمًا بِاَنَّ الْحُسَیْنَؑ کُلَّمَا فَعَلَہٗ صِیَانَۃً لِنَفْسِہٖ وَنِسَائِہٖ اَوَّلًا ثُمَّ مَا فَعَلَہٗ صِیَانَۃً لِدِیْنِ الْاِسْلَامِ فَعَرَّضَ نَفْسَہٗ لِلْھَلَاکِ فَکَانَ ھُوَ الْوَاجِبُ عَقْلًا وَشَرْعًا - پہر جب تامل کرین اور تاریخی حالات کتب فریقین سے دیکھین از روز وفات رسول خداؐ اور اپنی عقلی فطرت کی طرف رجوع کرین انصاف کو نہ چھوڑین حکم قطعی ہم کو یہی کرنا پڑیگا کہ جو کچھہ امام حسینؑ نے پہلے اپنی جان اور اپنی عورتون کی آبرو بچانے کی غرض سے کیا اور پہر جب کسی طرح نہ بچا سکے دوبارہ دین اسلام کے بچانے کی غرض سے آپ کو ہلاکت ظاہری مین ڈالدیا یہی سبب واجب اور ضروری تہا براہ عقل اور شریعت کے وَنَبْدَاُ مِنَ الرَّاْسِ فَنَقُوْلُ اَمَّا اِنْکَارُہٗ عَنِ الْبَیْعَۃِ فَقَدْ بَایَعَ اَبُوْہُ تَقِیَّۃً لِمَصَالِحَ عَدِیْدَۃٍ وَاشْتَبَہَ اَمْرُہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا اب ہم سرے سے شروع کرکے کہتے ہین کہ امام حسینؑ نے جو یزید کی بیعت سے انکار فرمایا اُس کی وجہ یہہ ہے کہ آپکے پدر بزرگوار نے بنظر مصالح چند بیعت خلفا کی کرلی تھی سو آج تک مسلمانون کو اشتباہ چلا جاتا ہے اور بڑا جہگڑا دو فرقون مین اہل اسلام کے بہی پڑ رہا ہے کہ تقیہ سے کی تہی یا صدق دل سے - مَعَ اَنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا مُظْھِرِیْنَ لِلْفُجُوْرِ وَھَتْکِ الْاِسْلَامِ وَمَحْوِ الشَّرَائِعِ ظَاھِرًا مِثْلَ یَزِیْدَ - حالانکہ وہ خلفا اس قدر فسق اور فجور باعلان نکرتے تھے اور اس قدر ہتک اسلام اور احکام شرع کے مٹانے کے درپے نہ تھے بلکہ بظاہر حامی دین اسلام تھے جس طرح یزید نے باعلان شرائع اسلام کے برباد کرنے پر

کمر باندھی ہتی۔ فَاِنْ کَانَ الْحُسَیْنُ بَایَعَهٗ فَلَمْ یَبْقَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ رَیْبٌ فِیْ اِنَّ الْاِسْلَامَ
اِنَّمَا هُوَ اَمْرٌ دُنْیَوِیٌّ وَاِمَارَةٌ دُنْیَوِیَّةٌ فَحَسْبُ۔ پہر اگر باوجود ایسے ظہور فسق اور
کفر صریح یزید کے امام حسینؑ بہی اُس کو خلیفۂ رسول قرار دے کر بیعت کر لیتے اب تو کوئی
آدمی دنیا مین باقی نرہتا جس کو اسی امر کا یقین نہوتا کہ اسلام سے غرض فقط سلطنت اور
حکومت دنیاوی ہے دگر۔ وَازْدَادَ الْیَقِیْنُ بِصِحَّةِ مَا ابْتَدَعُوْهُ فِیْ اَمْرِ خِلَافَةِ
النَّبِیِّ اَنَّهَا تَصِحُّ بِالْاِجْمَاعِ وَلَا یُشْتَرَطُ فِی الْخَلِیْفَةِ عَدَالَةٌ وَلَا عِلْمٌ بَلْ وَلَا اِسْلَامٌ اَیْضًا
اور سب کو پورا یقین ہو جاتا کہ خلافت نبیؐ کی فقط اجماع سے اور بیعت کرنے سے درست اور ثابت
ہو جاتی ہے جیسا کہ یہہ مسئلہ بنا لیا ہے اور خلیفہ مین ثقہ اور عادل ہونا یا علم مین کامل ہونا
بلکہ خلیفہ کا مسلمان ہونا بھی کچھہ ضرور نہین ہے فَاَظْهَرَ الْحُسَیْنُ بِاَنَّ لِلْبَایَعَةِ الَّتِیْ کَانَ
اَبُوْهَا مَحْکُوْمًا بِهَا وَقَعَتْ مُکْرَهَةً لَا عَنْ صَمِیْمِ الْقَلْبِ۔ اب امام حسینؑ نے ترک
بیعت سے بخوبی ثابت کر دیا کہ جو بیعت آپ کے والد بزرگوار نے بحکم خدا اور رسول کر لی تہی
وہ باکراہ قلبی تہی دلی اعتقاد اس کی صحت پر نہ تہا وَاَیَّدَنَا فِعْلُ الْحُسَیْنِ هٰذَا اَنَّ
الرِّوَایَاتِ الْمَرْوِیَّةَ عَنْ مَوْلَانَا عَلِیٍّ الْمُبْنِیَّةَ لِکَوْنِهٖ مُکْرَهًا فِیْهِمَا کُلُّهَا صَادِقَةٌ۔
اور ہمکو پوری تائید ہوگئی امام حسینؑ کے اس فعل سے کہ جس قدر روایات فریقین اسبارہ
مین وارد ہوئی ہین کہ جناب امیر اپنی بیعت کرنے کو براہ مصلحت فعل تقیہ سمجہتے تھے اور اظہار
اپنے حق کا ہمیشہ فرمایا کرتے تھے وہ سب صحیح اور درست ہے اَمَّا عَدَمُ بِنَائِهٖ اَمْرَهٗ
عَلَی الْمُصَالَحَةِ فَهَلْ یَرْضٰی یَزِیْدُ عَلَی الْمُصَالَحَةِ اِلَّا اَنْ یُّبَایِعَ الْحُسَیْنُ جِهَارًا کَمَا
قَالَهٗ فِی الْمَدِیْنَةِ لِلْوَلِیْدِ۔ اب رہا مصالحہ کرنا پس کوئی عاقل منصف اسکو مان سکتا ہے
کہ یزید خالی مصالحہ پر بدون باعلان بیعت کرانے کے راضی ہوتا چنانچہ امام حسین نے یہی بات
مدینہ مین ولید سے فرمائی تہی وَالْبَیْعَةُ قَدْ مَرَّ بَیَانُهَا اور بیعت نکرنے کا حال تو ابہی ہم

لہ حَتّٰی اَنَّهٗ کَانَ یَنْکِحُ الْاُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلٰوةَ
واقدی کہتا ہے کہ یزید اپنی مان بہنون سے جماع کرتا تھا شراب خوری اور ترک نماز
باعلان اوس کا شعار تھا + ۱۲ -

بیان کر چکے وَاِنْ فَرَضْنَا اَنَّ یَزِیْدَ کَانَ یَرْضٰی عَلَی الصُّلْحِ دُوْنَ الْبَیْعَۃِ فَقَدْ صَالَحَ
اَخُوْہُ وَلَمْ یَنْجُ مِنْ شَرِّ اَبِیْہِ وَقَدْ قُتِلَ بِالسَّمِّ - اور اگر ہم یہہ بہی فرض کرین کہ
یزید فقط صلح پر راضی ہی ہوجاتا اور بیعت پر اصرار نکرتا پہر امام حسنؑ نے یزید کے باپ
معاویہ سے مصالحہ کرکے کونسا اپنی جان بچانے کا نتیجہ اُٹھایا آخر زہر دلاکر بعد مصالحہ
انکو شہید کرہی ڈالا اِمَّا التَّحْکِیْمُ وَھُوَ اَمْرٌ فَرْضِیٌّ لَمْ یَذْکُرْہُ اَحَدٌ مِنَ
النَّاصِحِیْنَ وَمَعَ ھٰذَا فَقَدْ فَعَلَہٗ اَبُوْہُ وَلَمْ یَنْجُ - اب رہی پنچایت اور ایک
فرضی صورت ہی کسی نصیحت کرنے والے نے امام حسینؑ سے اس کا ذکر نہین کیا مگر ہم کہتے ہین
کہ جناب امیرؑ نے یہہ بہی اتمام حجت زبان بندی خلایق کے واسطے فرمالیا ہے پہر کیا نتیجہ ہوا
بجز اس کے کہ ایک فرقہ خوارج کا سُنّی اور شیعہ دونون کا دشمن بڑہ گیا وَلِنُفَصِّلَ
ذٰلِکَ الْبَیَانَ تَفْصِیْلًا فَنَقُوْلُ اِنَّہٗ قَدْ بَایَعَ عَلِیٌّ اَبَابَکْرٍ مُکْرَھًا وَلَمْ یَشْھَرْ سَیْفَہٗ
اب ہم اپنے مختصر بیان کی تفصیل شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ پہلے تو جناب امیرؑ نے ابوبکر
سے براہ تقیہ بیعت کی اور تلوار نہ کھینچی - وَدَارَاھُمْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَمْ یُدَارِی
اَلْکُفَّارَ فِیْ بَدْوِ اَمْرِہٖ - اور جناب امیرؑ نے خلفا کے ساتہہ وہی برتاؤ نرم کیا جیسا کہ
جناب رسولخداؐ ابتدائے نبوت مین کُفّار سے برتاؤ فرماتے تھے اور آشتی اور نرمی سے پیش
آتے تھے وَیَعْرِضُ عَلَیْھِمْ دَلَائِلَ الْاِسْلَامِ وَکَوْنَہٗ نَبِیًّا مُرْسَلًا - اور اسی نرمی کے
ساتہہ حقیت اسلام کی دلیلین کفار کو سُناتے تہے اور معجزات بہی دکہلاتے تھے اور اپنے
نبی برحق ہونے کا ثبوت اون پر ظاہر کرتے تھے - ثُمَّ لَمَّا اسْتَقَامَ لَہُ الْاَمْرُ وَ
تَمَّتِ الْحُجَّۃُ وَلَمْ یُؤْمِنُوْا اِسْتِبْدَادًا وَاِنْکَارًا لِلْحَقِّ عِنَادًا وَاجْتَمَعَ لَہٗ اَعْوَانٌ
وَاَنْصَارٌ جَاھَدَ مَعَ الْکُفَّارِ - پہر جب نبی اللہ کا سب کام درست ہوگیا اور حجت
خدا پوری ظاہر فرمادی زبانی قائل معقول بہی کرچکے معجزات بہی حسب طلب کُفّار دکہلاچکے
اور پہر بہی ایمان نہ لائے اور محض ہٹ دہرمی اور عداوت سے حق کا انکار اور باطل پر
اصرار کرتے رہے اور بہت سے لوگ مسلمان ہوکر آپکے انصار بہی فراہم ہوچکے اب حضور
نے کفار سے جہاد شروع کیا - وَھٰکَذَا فَعَلَ عَلِیٌّؑ تَابِعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّہٖ - اور اسی طرح

جناب امیرؑ نے بھی پیروی اور متابعت اپنے نبی کی ہر امر مین فرمائی فَاِنَّهٗ دَارَا مَعَهُمْ مُدَارَاةً
اَظْهَرَ فِیْ تِلْكَ الْحَالَةِ كَوْنَهٗ مُحِقًّا - اس لئے کہ حضرت نے پہلے تو صلح اور آشتی سے اپنا
حقدار اور سچا خلیفہ ہونا سب پر ظاہر فرمایا - وَاَثْبَتَ فَضَائِلَهٗ وَكَوْنَهٗ اَعْلَمَهُمْ وَاَبَرَّهُمْ
وَاَتْقَاهُمْ فِیْ تِلْكَ الْهُدْنَةِ اپنے فضائل اُنہین لوگون کے اقرار سے ثابت کر دئے
اور اپنا علم سب سے زیادہ بروقت حل مشکلات مسائل یہود اور نصارے کے ثابت
فرمایا اپنی پرہیزگاری اور نیکوکاری کو اُسی زمانہ مین ظاہر کر دیا - وَاَظْهَرَ الْمُعْجِزَاتِ
لِدَفْعِ تَوَهُّمِ الْمُتَوَهِّمِيْنَ وَارْتِيَابِ الْمُرْتَابِيْنَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَيْضًا - معجزات
بھی ظاہر فرمائے بعد وفات رسولخدا کے تاکہ توہم اور اشتباہ لوگون کا جاتا رہے -
فَاِنَّهُمْ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا فِیْ رَيْبٍ مِنْ صُدُوْرِ الْمُعْجِزَاتِ عَنْهُ فِیْ زَمَنِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مُعْجِزَاتِهٖ - اس لئے کہ زمانہ رسول خدا مین جو
کرامت اور معجزہ جناب امیر سے ہوا تھا اُس مین تو اُس کا شبہہ ضرور ہو سکتا تھا کہ
یہ انکی طاقت سے نہ تھا لِاَنَّ صَاحِبَ الْاٰيَاتِ يَقْوٰى عَلٰى اَنْ يُظْهِرَهَا مِنْ
كُلِّ حَیٍّ اَوْ غَيْرِ حَیٍّ كَالْاَنْعَامِ وَالْاَشْجَارِ وَالْمَدَرِ وَالْاَحْجَارِ - اسلئے کہ
معجزنما کو طاقت ہوتی ہے جس سے چاہے امر معجز کا ظہور کرا دے زندہ ہو خواہ مُردہ
چوپایہ ہو یا درخت ڈھیلے اور سنگریزے فَاِظْهَارُهَا بَعْدَهٗ صلعم وَاِنْ كَانَ
اَيْضًا مِنْ كَرَامَتِهٖ لٰكِنَّهٗ يُثْبِتُ كَرَامَةَ مُصْدِرِهَا لَا مُحَالَةَ - پس
بعد وفات رسول جو کہ جناب کے امور معجزہ اگرچہ وہ بھی کرامت ہمارے نبی کی ہے
مگر یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ جن کے ہاتھ سے وہ کرامت ظاہر ہوئی وہ بھی صاحب
کرامت ہے - وَبَعْدَ اِيْقَاعِ تِلْكَ الْاُمُوْرِ الدَّالَّةِ عَلٰى كَوْنِهٖ عَلَى الْحَقِّ قَاتَلَ
وَجَاهَدَ عَلٰى مَا اَوْصَاهُ اَخُوْهُ وَنَبِيُّهٗ كَمَا هُوَ مَرْوِیٌّ پھر جب اس قدر
اتمام حجت اور اظہار ہر طرح سے فرما چکے اور ثبوت اپنے خلیفہ اور امام ہونے کا
اظہار حق سے کر چکے اب جہاد بھی اُسی طرح کیا صفین اور نہروان مین جیسا کہ نبی اللہ نے
فرمایا تھا وَلَمْ يَنْهَزِمْ وَلَمْ يُغْلَبْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَيْضًا لَا يَنْهَزِمُ -

کسی معرکہ مین آپکی بھی شکست ہوئی اور نہ کسی لڑائی مین مغلوب ہوئے جیسے ہمارے نبی صلعم نے
بھی کبھی شکست نہین پائی تھی وَحَسْبُکُمْ هٰذَا الْاَمْرُ اُسْوَۃً لِّلنَّبِیِّ تم کو اے برادران ایمانی
یہی ایک ہمیشہ فتحیابی اپنے مولا کے نبیؐ کے قدم بقدم ہونے پر اُنکے نائب کی کافی ہے۔
عَلٰی اَنَّهٗ بَیْنَ الْفَرْقَ فِیْ مُجَاهَدَاتِهٖ هٰذِهٖ مِنْ وُجُوْهٍ کَثِیْرَۃٍ وَبَیْنَ الْمُجَاهَدَاتِ
الَّتِیْ وَقَعَتْ فِیْ خِلَافَۃِ الَّذِیْنَ مَضَوْا قَبْلَهٗ۔ علاوہ برآن جناب امیرؑ نے اپنے جہادون کا
فرق بخوبی ثابت کردیا اون جہادون سے جو خلفاے ثلثہ کے برائے نام جہادون مین تھے۔
فَاِنْ اَرَدْتَ تَفْصِیْلَهَا فَانْظُرْ اِلٰی کُتُبِ السِّیَرِ اگر اس مدعی کی تفصیل دیکھنی ہو کتب سیر
کی طرف رجوع کرو وَلَمَّا الْتَمَسُوْا مِنْهُ التَّحْکِیْمَ رَضِیَ بِهٖ وَفَعَلُوْا مَا فَعَلُوْهُ۔ اور
جب فریق باغی نے پنچایت کی درخواست کی آپ اسپر بھی راضی ہوئے اور اسمین بھی جو مکر
اور فریب فرقہ باغی نے کیا وہ ظاہر ہے فَاَثْبَتَ فِیْ کِلَا الْحَالَیْنِ کَوْنَهٗ مُحِقًّا مُعْجِزًا جناب
امیرؑ نے دونون حالت صلح اور جنگ مین اپنا ذی حق اور معجز نما ہونا ثابت کردیا۔ فَاِنَّهٗ
مَنْ کَانَ فِیْ بَطْشِهٖ وَسَطْوَتِهٖ فِیْ حَیَاۃِ نَبِیِّهٖ وَاَیْضًا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فِیْ جِهَادَاتِهٖ
الْخَاصَّۃِ هٰکَذَا فَکَیْفَ یَصْبِرُ وَیُقَاسِی الْاَحْزَانَ فِیْ زَمَنِ هُدْنَتِهٖ هٰکَذَا۔
اسلئے کہ جو شخص ایسا بہادر اور دلیر زمانۂ حیات نبیؐ مین ہو کہ ہرگز کسی لڑائی مین نہ بھاگا
ہو اور پہر بعد وفات نبیؐ اپنے خاص جہادون مین بھی شکست نپائی ہو اُس سے تعجب ہے کہ
زمانۂ صلح اور سکوت مین ایسا صبر اور ایسی برداشت کیونکر فرمائے وَمَنْ کَانَ فِیْ زَمَانِ
سُکُوْتِهٖ وَاَیَّامِ هُدْنَتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا شَاکِرًا مُنِیْبًا هٰکَذَا فَکَیْفَ کَانَ یَصُوْلُ
صَوْلَۃً ضَیْغَمِیَّۃً وَیُحَارِبُ حَرْبَۃً حَیْدَرِیَّۃً هٰکَذَا۔ اور جو شخص زمانہ صلح اور مدارات
مین اس قدر صابر ہو اور اس قدر اپنے اجر اور ثواب کا پیشِ خدا حساب کر رہا ہو اور ہر دم
سوائے رجوع بخدا اور کچھ اُس کا کام ہی نہو پہر ایسا نرم دل اور برداشت کرنے والا ہر
طرح کی سخت کلامی کا ابتدا اور انتہا مین حملہ شیرانہ اور حرب حیدری کیونکر کرتا تھا وَهٰذَا
هُوَ الْاَمْرُ الْمُعْجِزُ الْجَامِعُ لِلْاَضْدَادِ۔ یہی ایسی بات ہے کہ آدمی کی عقل اسکے سمجھنے سے
عاجز ہوتی ہے اسلئے کہ دو ضد اور برخلاف چیزون کا ایک ذات مین جمع ہونا کسی کی سمجھ مین

کیونکر آئے فَاَنْتَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَظْهَرٌ لِلْعَجَائِبِ وَ مُصْدِرٌ لِلْغَرَائِبِ تم ہی اے میرے مولا امیر المومنینؑ عجائب امور کے ظاہر کرنے والے تھے اور تم ہی ایسے برگزیدۂ خدا تھے جو غریب امور تم سے صادر ہوئے - وَ هٰذَا مَا فَعَلَهٗ عَلِیٌّ ع فِیْ اَیَّامِ عُمُرِهٖ حَتّٰی قَتَلُوْهُ غِیْلَةً فَصَارَ اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ وَ رَیْحَانِهٖ یہہ خلاصہ سرگذشت کا ہے امیر المومنینؑ آخر کار اوس جناب کو مکر اور فریب سے شہید ہی کر ڈالا - ثُمَّ الْحَسَنُ ع وَ اِنْ کَانَ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ اَلْفٍ مِنَ الْاَعْوَانِ وَ کَانَ مُتَمَکِّنًا قَادِرًا غَیْرَ مَحْبُوْسٍ وَلَا مَخْذُوْلٍ کَاَخِیْهِ الْحُسَیْنِ ع - پہر اب دیکھو امام حسنؑ کو کہ اگرچہ چالیس ہزار کے قریب آپ کے انصار اور اعوان تھے اور آپ کو قدرت لڑنے کی پوری تھی کسی نے آپکو قید نہین کیا تہا اور تمام مدعیان نصرت نے آپ کو مثل کو فیان پر دغا کے اس طرح سے نہین چھوڑ دیا تہا جیسے اُن کے بہائی غریب مسافر امام حسینؑ کو چھوڑ دیا میری مراد یہہ ہے کہ بہتر سے تو بہرگونہ زیادہ انصار امام حسنؑ کے ہمراہ ضرور تھے - وَ کَانَ یَظُنُّ ظَنًّا مُتَاخِمًا لِلْیَقِیْنِ اَنَّهٗ یُوْحِیْ لَهُ الْفِدَا اِذَا بَرَزَ اِلَیْهِمْ فَیُقَاتِلُهُمْ کَمَا قَاتَلَ اَبُوْهُ لَغَلَبَهُمْ وَ اَفْنَاهُمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ - اور امام حسنؑ کو بظاہر گمان قریب یہ یقین بہی تہا کہ اگر لڑین گے اور مثل اپنے پدر بزرگوار کے جہاد کرین تو غالب ہوتے اور بتائید خدا اپنے دشمنون کو فنا کردیتے لٰکِنْ سَبَقَتْ اِلَیْهِ وَصِیَّةُ جَدِّهٖ بِاَنَّهٗ یُصْلِحُ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - مگر حضرت کی نسبت آپکے نانا کی وصیّت پہلے ہو چکی تھی کہ یہہ میرا فرزند دو گروہ مسلمین کی اصلاح کردیگا - وَلَا یَغُرَّنَّکَ مَا یُرْجِفُوْنَ مِنْ اَنَّهٗ تَرَکَهٗ اَنْصَارُهٗ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ لِاَنَّ هٰذِهِ الْاُکْذُوْبَةَ نُکَذِّبُهَا بِمَا رُوِیْنَاهُ مُتَوَاتِرًا عَنْ نَبِیِّنَا وَ قَدْ ذَکَرْنَاهُ - تم کو اے گروہِ مومنین فریب ندے یہہ جھوٹی افواہ جو دشمنِ دین اُڑاتے ہین کہ امام حسنؑ کے تمام انصار آپ سے پہر گئے تھے اسلئے کہ یہہ خبر اوس حدیث متواتر کے مخالف ہے جو ہمارے نبیؐ سے منقول ہے کہ دو گروہ مین صلح کرانے پر امام حسنؑ مامور تھے - فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ فِئَةٌ یَنْصُرُوْنَهٗ وَ یُحَارِبُوْنَ مَعَهٗ عَدُوَّهٗ کَیْفَ یَسْتَقِیْمُ الْمَعْنَی الْمُرَادُ - پہر اگر امام حسنؑ کے ہمراہ اس قدر لوگ نہوتے کہ آپکی مدد کرین

اورآپ کے دشمن سے مقابلہ کرسکین دو گروہ کے معنی کیونکر درست ہوسکتے - وَالْعَقْلُ
اَیْضًا یَاْبَاهُ فَاِنَّ الْعَدُوَّ کَیْفَ یَرْضٰی عَلَی الصُّلْحِ اِذَا تَیَقَّنَ اَنَّهُ غَالِبٌ وَ
خَصْمُهُ مَغْلُوْبٌ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور عقل بھی اتنی کمی انصار امام حسنؑ کو قبول نہین
کرتی ہے اس لیئے کہ جو شخص فنون جنگ سے آگاہ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جنگ
دوسر دارد کوئی دشمن صلح کرنے پر کبھی راضی نہین ہوتا ہے اگر اوسکو یقین ہوجائے
کہ میرا مرد مقابل ہر طرح سے مغلوب ہو چکا ہے صلح کا ہرگز یہہ قاعدہ نہین ہے -
فَاِنْ کَانَ الْحَسَنُ ؑ فَاقِدَ الْاَنْصَارِ کَالْحُسَیْنِ ؑ لَقَتَلَهُ مُعَاوِیَةُ بِاَشَدِّ قَتْلَةٍ
مِنْ قَتْلِ اَخِیْهِ ؑ - وَلَا یَرْضٰی بِالصُّلْحِ اَبَدًا کَمَا لَمْ یَرْضَ اِبْنُهُ یَزِیْدُ
پہر اگر امام حسنؑ مثل اپنے بھائی امام حسینؑ کے انصار کی کمی رکھتے معاویہ انکو امام حسینؑ
سے زیادہ تر قتل شدید کرنے کا درپے ہوتا جس طرح یزید نے کسی طرح صلح کو اختیار
نہ کیا چنانچہ ابن زیاد نے صاف کہدیا کہ اب صلح کیسی جب ہمارے پنجہ مین گرفتار
ہو چکے وَلَمَا احْتَاجَ اِلَی الْغِیْلَةِ وَالدَّسِّ بِالسَّمِّ کَمَا احْتَاجَ اِلٰی قَتْلِ اَبِیْهِ
سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا اور کبھی معاویہ کو احتیاج مخفی طور سے فریب کرکے زہر دلوانے
کی نہوتی جس طرح جناب امیرؑ کو خفیہ طور سے شہید کرایا وَهٰذَا اَمْرٌ جَلِیٌّ
اور یہہ بات جو ہم نے لکھی ہے صاف اور کھلی ہوئی ہے وَالْحِکْمَةُ الْاِلٰهِیَّةُ
فِیْ تِلْکَ الْمُصَالَحَةِ اَنَّ الْجِدَالَ وَالْقِتَالَ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ قَدْ
اَفْنٰی اَعْدَادَهُمْ مُنْذُ سِنِیْنَ کَثِیْرَةٍ - حکمت الٰہی امام حسنؑ کے مصالحہ کرنے
مین یہہ تہی کہ چند سال سے مسلمان لڑتے مرتے آپس مین اب انکا شمار بہت ہی کم ہوگیا
تہا فَاِنْ حَارَبَ الْحَسَنُ ؑ اَیْضًا لَمْ یَبْقَ مِنَ الْفِئَتَیْنِ اِلَّا اَشْخَاصٌ
یَسِیْرَةٌ وَاَنْفَاسٌ قَلِیْلَةٌ لَا تَفِیْ عِدَّتُهُمْ لِقِتَالِ الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ
اِذَا جَاءُوْا لِقِتَالِهِمْ - پہر اگر امام حسنؑ بہی مثل اپنے باپ کے معرکہ آرا ہوتے
دونون گروہ مین بجز تہنے چند کے باقی نہ بچتے اور وہ اتنے نہوتے کہ اگر کفار اور
مشرکین مسلمانون پر چڑھائی کرتے اُنکی جماعت قلیل سمجھکر تو اُنکے مقابلہ کو باقی

مسلمان کافی ہوتے فاقتضت المصلحۃ الالٰہیۃ فی مثل ذلک الوقت
القعود وترک الجہاد وتسلیم الامرۃ الدنیویۃ الی من ینازعہ
فیہا ابقاءً لانفاس المسلمین۔ اب ایسے وقت حکمت الٰہی اسی کی مقتضی تھی
کہ امام حسنؑ جہاد نہ کریں اور سلطنت اور امارت دنیوی اپنے دشمن کو دیدیں تاکہ
چند نام لینے والے اسلام کے زندہ باقی رہیں۔ واظہارًا بل اثباتًا للحق فی امر النبوۃ
او الامامۃ انہا لیست لغرض الامرۃ الدنیویۃ۔ اور بغرض اظہار بلکہ بغرض اثبات
اس امر کے کہ نبوت یا امامت دنیا کی سلطنت اور امارت کرنے کی غرض سے نہیں ہے۔ و
ایضًا لما صالح الحسن وفوض الی عدوہ امرہا ومع ذلک لم یوف عدوہ
بما عاہد ولم یمتنع عن سب امیر المؤمنین وقتل خیار المؤمنین۔ اور یہ بھی ایک
فائدہ صلح سے ہوا کہ جب امام حسنؑ نے صلح کرکے امور سلطنت اپنے دشمن کو سپرد کردیے اسپر
بھی معاویہ نے شروط مصالحہ کو ادا نکیا اور برا کہنے اور کہلانے سے جناب امیرؑ کے اور چیدہ چیدہ
اور برگزیدہ مومنین کے قتل سے باز نہ آیا۔ فتم امر اللہ وظہر الحق باکمل الظہور
ولم یبق ریب فی کون معاویۃ معاندًا لاصل الدین۔ اب خدا کا جو کام ہدایت
اور اتمام حجت کا تھا پورا ہوگیا اور کسی طرح کا شک باقی نہ رہا کہ معاویہ اصل دین کا دشمن تھا۔
وثبت ان الاجماع الذی لاجلہ یسمون ہؤلاء بالجماعۃ من یوم الصلح لا یجعلہ اہلًا
للخلافۃ کغیرہ۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اجماع پورا جو معاویہ پر ہوا کہ آج ہی کے روز
سے اہل سنت نے اپنے کو لقب اہل سنت وجماعت کا دیا ہے معاویہ کو خلیفہ ہونے کے قابل
نہ کرسکا جیسے اور اجماعی خلیفہ کو نہ کرسکا تھا۔ لکونہ مظہرًا للفسوق والطغیان۔ اس لئے
کہ معاویہ سے فسق اور فجور بلکہ قتل نفوس مومنین جاری رہا فابطل الحسن صحۃ قضیۃ
الاجماع بانہ ممکن بل یقع علی خلافۃ الباغی والعاصی۔ پس ثابت کردیا امام حسنؑ
نے صلح کرکے کہ اجماع کا قاعدہ بالکل غلط ہے ممکن ہے بلکہ واقع بھی ہوگیا خلافت پر صریح فاسق
اور باغی کے جس کی بغاوت کا انکار کوئی نہیں کرسکتا ہے ولہذا انہم یقولون ان
معاویۃ باب لہذا البیت اذا تبرانا منہ دخلنا فی البیت فلا یبقی احد

اِلَّااَنْ تَتَبَرَّأَمِنْهُ اسی نظر سے اہلسنت کا یہہ کلام سنتے ہو کہ برملا کہتے ہین کہ معاویہ
پھاٹک ہے اس گہر کا ادہر ہم نے معاویہ سے بیزاری اختیار کی پہر اس گہر (یعنی دار الخلافت
مین) کوئی خلیفہ باقی نرہ جائیگا جس سے بیزاری اور بدعقیدگی کرنی نہ پڑے فَلَهُمْ بَيْتٌ
بَابُهُ مُعَاوِيَةُ وَلَنَا بَيْتٌ بَلْ مَدِيْنَةٌ بَابُهَا عَلِيٌّ ۴ بس اُن کے واسطے وہ گہر
ہے جسکا پہاٹک معاویہ ہے اور ہمارے پیروان اہلبیت کے واسطے وہ گہر بلکہ وہ شہر ہے جسکا
دروازہ علیؑ ہین - ثُمَّ لَمَّامَاتَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ اَنْ اَخَذَ الْبَيْعَةَ لِيَزِيْدَ مِنَ الْبِلَادِ
وَاسْتَخْلَفَهُ وَعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلَيْهِ - پہر جب معاویہ مرگیا اور مرنے سے پہلے حجاز اور
عراق بلکہ مکہ اور مدینہ سے بہی بیعت یزید کی خلافت پر کرادی اور اپنا جانشین بہی اُسکو
کر دیا اجماع بہی پورا کرادیا وَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الشُّرُوْطُ الثَّلٰثَةُ - اب یزید کے واسطے
یہہ تینون شرطین خلافت کی پوری ہوگئین جو کسی خلیفہ مین نہ تہین - وَكَانَ اَنْ
يَتِمَّ لَوَازِمُ تِلْكَ الْخِلَافَةِ الْمُبْتَدِعَةِ اب وہ زمانہ آگیا کہ جو جو خرابیان اسلام مین
ایسی گڑھی ہوئی خلافت کو لازم ہین وہ بہی پوری ہو جائین نَهَضَ الْحُسَيْنُ ۴
رُوْحِيْ لَهُ الْفِدَا وَصِيَّةً لِجَدِّهٖ وَاِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَدُّهُ - اب
ہمارے امام اور پیشواے صابرین باب الجنہ والنار امام حسینؑ اُٹھ کہڑے ہوئے
اپنے نانا کی وصیت اور خدا کے حکم کی بجاآوری کی غرض سے وَلَمْ يُشْفِقْ عَلٰى نَقْضِ
الدُّخُوْلِ وَلَمْ يَتَّبِعْ نَوَاقِصَ الْعُقُوْلِ وَلَمْ يَسْتَنْصِحِ النُّصَحَاءَ الْفُحُوْلَ -
کچھ خوف نفرمایا کہ مجھ پر لاکھون تشنۂ خون ٹوٹ پڑین گے اور ہرگز پیروی نفرمائی
نصیحت کے اون لوگون کی جو آپکو ازمودہ کار جانتے تھے - حَتّٰى قَالَ لِعُمَرِ بْنِ لُوْذَان
يَا شَيْخُ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ الرَّائُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ لَا يُغْلَبُ عَلٰى اَمْرِهٖ تا ایکہ منزل
بطن عقبہ پر پہنچ کر عمر بن لوذان سے صاف صاف کہدیا اے شیخ راے اور قیاس
ظاہری مجھ پر پوشیدہ نہین ہے یعنی عقل ظاہری تو یہی چاہتی ہے کہ مین کوفہ کو نجاؤن
مگر خدا کے حکم پر کون غالب آسکتا ہے اَمَّا مَا يَقُوْلُوْنَ مِنْ اَنَّهُ تَرَكَ التَّقِيَّةَ
فَبَشَاعَتُهُ ظَاهِرَةٌ مِنْ وُجُوْهٍ - لیکن یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت نے تقیہ کیا

اسکی خرابی چند وجوہ سے ظاہر ہے کہ اقویٰہا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ حِيْنَئِذٍ سَبَبٌ مُوْجِبٌ لِلتَّقِيَّةِ اِلَّا حِفْظَ دَمِهٖ وَعِرْضِهٖ وَحِفْظُ دَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ غَيْرُ مُقَدَّمٍ عَلٰى حِفْظِ نَامُوْسِ دِيْنِهِمْ وَشَرَائِعِهِمْ - بڑی قوی دلیل ترک تقیہ کی یہہ ہے کہ امام حسینؑ کو تقیہ کرنے کا کوئی اور سبب نہ تہا بجز اس کے کہ آپکی جان اور آبرو بچ جائے اور انبیا اور اوصیا کو اپنی جان اور آبرو بچانی دین اور احکام دین کی حفاظت پر مقدم نہین ہے۔ وَلَمْ يَكُنِ الْحُسَيْنُ اَوَّلَ مَقْتُوْلٍ وَاَوَّلَ مَخْذُوْلٍ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ اِلٰى نَبِيِّنَا عِيْسٰى عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - امام حسینؑ کچھ پہلے شہید اور پہلے ستائے ہوئے امت کے نہین تھے حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام دیکھو تاریخ انبیاء اور اوصیا کو عَلٰى اَنَّهٗ مَحَالُّ التَّقِيَّةِ وَالتَّوْرِيَةِ اِنَّمَا هِيَ مِنْ خَوَاصِّ مَعْلُوْمَاتِ الَّذِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمُ التَّقِيَّةُ عُمُوْمًا اس کے علاوہ تقیہ کرنے کا زمانہ اور محل اسکا علم خاص اُسی شخص کو ہوتا ہے جس پر تقیہ لازم ہوتا ہے وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يُنَازِعَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ کسی کو جائز نہین ہے کہ اس بارہ مین چون و چرا کرے وَقَدْ مَضٰى مِنْ فِعْلِ اَبِيْهِ وَاَخِيْهِ اَنَّهُمَا قَدْ فَعَلَا وَاِتْمَامًا لِلْحُجَّةِ بِهَا مگر گذر چکا کہ جناب امیر اور امام حسنؑ نے تقیہ کر کے بہی اتمام حجت کر لیا ہے ثُمَّ مِنْ اَعْجَبِ الْعُجَابِ اَنَّ جَدَّ الْحُسَيْنِ قَدْ اَخْبَرَ بِمَا يَقَعُ عَلَيْهِ وَهُوَ اَيْضًا يُخْبِرُهُمْ بِاَنَّهٗ لَوْ دَخَلَ فِيْ جُحْرِ هَامَّةٍ لِيَقْتُلُوْنَهٗ لَا مُحَالَةَ وَهُوَ اِخْبَارٌ مُصَدَّقٌ بِقَوْلِ جَدِّهٖ فَمَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَفْقَهُوْنَ - پہر یہہ بہی دیکھو کہ جناب رسول خدا نے پیشین گوئی کر دی ہتی کہ حسینؑ پر یہہ کچھ گذریگا اور خود امام حسینؑ بھی سب سے یہی کہے جاتے تھے کہ اگر مین سوراخ مین کسی جانور کے بہی چھپ رہون جب بہی مجھے ضرور قتل کرینگے اور گذشتہ پیش آمد باپ اور بہائی سے جو ہو چکی وہ بہی اور پیشین گوئی نبی کی سب آپ کے تقیہ کے بیکار ہونے پر دلالت کرتی ہتی پہر یہہ لوگ کیا سمجھ کر اعتراض کرتے ہین۔ ثُمَّ لَمَّا ظَهَرَ بِاَمْرِ اللّٰهِ مَا ظَهَرَ وَيَظْهَرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَعْظَمِ الْبَرَاهِيْنِ عَلٰى كَوْنِهٖ مُحِقًّا فِيْ كُلِّ مَا فَعَلَهٗ فَهُوَ الْجَوَابُ التَّامُّ عَنْ

كُلِّ الشُّبُهَاتِ - پہر جبکہ بعد شہادت امام حسینؑ کے سب کچہہ بحکم خدا ظاہر ہوگیا اور قیامت تک ہوتا جاتا ہے کہ بڑی بڑی پختہ دلیلین آپکے حق پر ہونے کی پیدا ہورہی ہین یہی مشاہدہ اور عیان ہر شبہہ کے جواب مین کافی ہے الحمد للہ *

باب بستم

معاویہ کا یزید کو خلیفہ کرنا اور حجاز اور عراق مین جاکر بیعت لینی اور پیش آمد امام حسینؑ سے بروایت اہل سنّت

اِنَّ تِلْكَ الْقَضِيَّةَ هِيَ اَصْلٌ اَصِيْلٌ لِكُلِّ مَا وَقَعَ مِنَ الْوَاقِعَاتِ یہہ معاملہ خلیفہ بنانے کا یہی جڑ ہے کل فسادات کی جو واقع ہوئے فَيَجِبُ الْاِطِّلَاعُ عَلَيْهِ اَوَّلًا لہذا اس واقعہ پر سب واقعات سے پہلے اطلاع اور آگاہی ضرور ہے۔ قَالَ ابْنُ اَثِيْرِ الْجَزَرِيْ فَلَمَّا بَايَعَ لِيَزِيْدَ فِيْ سَنَةِ سِتٍّ وَخَمْسِيْنَ اَهْلُ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ سَارَ (مُعَاوِيَةُ) اِلَى الْحِجَازِ فِيْ اَلْفِ فَارِسٍ ابن اثیر جذری نے تاریخ مین لکہا ہے کہ جب ۵۶ھ ہجری مین یزید کی بیعت معاویہ نے اہل عراق اور شام سے لے لی معاویہ حجاز کو ہزار سوار لیکر روانہ ہوا فَلَمَّا دَنیٰ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لَقِيَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَوَّلَ النَّاسِ جب مدینہ کے قریب پہنچا سب سے پہلے حسینؑ بن علیؑ نے اُس سے ملاقات کی (یہہ قدرتی تماشا یاد رہے) فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ قَالَ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا۔ جب معاویہ کی نظر حضرت پر پڑی کہنے لگا نہ اچہائی ہے اور نہ بہبودی ہے آپکے آنے مین بَدَنَةٌ يَتَرَقْرَقُ دَمُهَا وَاللّٰهُ مُهْرِيْقُهَا۔ یہہ تو معاذ اللہ فربہ شتر بچہ ہے جس کا خون ٹپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور خدا اس خون کا بہانے والا ہے (اب اہلسنت جان نثاران آل طٰہٰ و یاسین آئین اور اس کلمہ کو سنین فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَهْلًا فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَسْتُ بِاَهْلٍ لِهٰذِهِ الْمَقَالَةِ۔ امام حسینؑ نے فرمایا جانے دو ایسا نہ کہو قسم بخدا مین اس کلام کے

کہنے کے لائق نہین ہون۔ فَقَالَ بَلیٰ وَبِشَرٍّ مِنْهَا معاویہ نے کہا نہین بلکہ اس سے بدتر
کلام کے تم لائق ہو (مطلب یہہ ہے کہ تین دن کے بھوکھے پیاسے سامنے اپنے اہلبیت کے ذبح
کیئے جاؤگے) ثُمَّ ذَكَرَ الْمُؤَرِّخُ مُكَالَمَتَهُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔ پہر مورخ یعنی خدرمی نے وہ باتین لکھین جو معاویہ
نے عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن پسر ابوبکر اور عبد اللہ بن عمر سے کی تہین۔ اِلیٰ اَنْ
قَالَ حَتّٰى دَخَلَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَحَضَرُوْا بَابَهُ تا اینکہ مورخ لکھتا ہے کہ معاویہ
مدینہ مین داخل ہوا اور چارون اشخاص اُس کی فرودگاہ کے دروازے پر آئے فَلَمْ
يُؤْذَنْ لَهُمْ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَرَوْا مِنْهُ مَا يُحِبُّوْنَ کسی کو موافق اُس کی قدر اور
منزلت کے معاویہ نے اجازت اپنے پاس آنے کی ندی اور نہ کسی نے اپنے حسب دلخواہ پیش آمد
معاویہ کی پائی۔ فَخَرَجُوْا اِلٰى مَكَّةَ فَاَقَامُوْا بِهَا۔ یہہ اشخاص مکہ معظمہ کو چلے گئے اور
وہان جاکر ٹھہرے (یاد رہے کہ اسی طرح امام حسینؑ یزید کے خوف سے بہی دوبارہ مکہ
معظمہ کو چلے گئے تھے) وَخَطَبَ مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ يَزِيْدَ فَمَدَحَهُ۔ معاویہ
نے مدینہ مین ایک خطبہ پڑہا جس مین یزید کا ذکر تہا اور یزید کی ثنا اور صفت کرکے یون
کہنے لگا قَالَ وَمَنْ اَحَقُّ مِنْهُ بِالْخِلَافَةِ فِيْ فَضْلِهِ وَعِلْمِهِ وَعَقْلِهِ وَمَوْضِعِهِ
کون شخص آج یزید سے زیادہ مستحق ہے خلافت کا فضیلت مین اور علم مین اور عقل مین
اور مقام مین یعنی خلیفہ کا فرزند ہے وَمَا اَظُنُّ قَوْمًا بِمُنْتَهِيْنَ حَتّٰى تُصِيْبَهُمْ
بَوَارِقُ تَجْتَثُّ اُصُوْلَهُمْ۔ مجہے گمان نہین ہے کہ یہہ لوگ منکرین بیعت یزید اپنی کردار سے
باز آئین جب تک ان پر وہ بجلیان چمکتی ہوئی تلوارون کی نہ گرین کہ اُنکی جڑون کو اُکہاڑ کر
پہینک دین وَقَدْ اَنْذَرْتُ اِنْ اَغْنَتِ النُّذُرُ مین نے بطور نصیحت کے آگاہ کردیا
اگر اسی قدر کہنے پر لوگ مان لین فبہا ورنہ وہی ہوگا جو کہتا ہون اِلیٰ اَنْ قَالَ الْمُؤَرِّخُ
ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا اَنَّهُ ذَكَرَ الْحُسَيْنَؑ وَاَصْحَابَهُ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّهُمْ
اِنْ لَمْ يُبَايِعُوْا۔ پہر مورخ لکھتے ہین کہ معاویہ عایشہ کے پاس گیا انکو خبر پہنچ گئی
تہی کہ معاویہ نے امام حسینؑ اور اُن تینون کی نسبت کہدیا ہے کہ اونکو قتل کرونگا اگر بیعت

یزید نکرین گے فَشَکَاهُمْ اِلَيْهَا فَوَعَظَتْهُ معاویہ نے ان چارونکی شکایت عایشہ سے کی عایشہ نے معاویہ کو پند اور وعظ اور نصیحت کی وَقَالَتْ بَلَغَنِيْ اِنَّكَ تُهَدِّدُهُمْ بِالْقَتْلِ اور کہنے لگین مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم انکو قتل کی دھمکی دیتے ہو فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ هُمْ اَعَزُّ مِنْ ذٰلِكَ ۔ معاویہ نے کہا اے مادر مومنین انکا مرتبہ ایسا نہین ہے کہ مین ایسی پیش آمد کرون (واہ کیا کہنا اب تو مومنین کے ماموں اور ماں دونوں یکجا ہوئے) وَلٰكِنِّيْ بَايَعْتُ لِيَزِيْدَ وَبَايَعَهُ غَيْرُهُمْ اَفَتَرَيْنَ اَنْ اَنْقُضَ بَيْعَةً قَدْ تَمَّتْ مگر بیبی اے مادر یزید کی بیعت کرائی ہے اور انکے سوا اور لوگ تو بیعت کر چکے انکی راے مین یہہ صحیح ہے کہ مین اوس بیعت کو توڑ ڈالون جو تمام اور پوری ہو چکی ہے (مراد یہہ ہے کہ تمہارے باپ ابوبکر ہی نے تو یہہ سلسلہ جاری کیا ہے مار مار کر بیعت لینے کا پہر تمہارے باپ کی سنت کو مین بہلا ترک کر سکتا ہون قَالَتْ فَارْفُقْ بِهِمْ فَاِنَّهُمْ يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مَا تُحِبُّ اِنْشَاءَ اللهُ عایشہ نے کہا کہ ان سے نرمی دلجوئی سے کام لو انشاء اللہ یہہ سب وہی کرین گے جو تمہاری خواہش ہے قَالَ اَفْعَلُ معاویہ نے کہا ایسا ہی کرون گا (اب ذرا دلجوئی اور نرمی کا برتاؤ بہی سننے کے قابل ہے) وَكَانَ فِيْ قَوْلِهَا مَا يُؤْمِنُكَ اَنْ اَقْعُدَ لَكَ رَجُلًا لِيَقْتُلَكَ وَقَدْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ بِاَخِيْ يَعْنِيْ مُحَمَّدًا ۔ عایشہ کی منجملہ گفتگو کے یہہ بہی ایک بات تھی کہنے لگین اب اسوقت تم کو کون بچانے والا ہے اگر مین ایک آدمی کو بٹھا دون کہ تمکو قتل کر ڈالے اور تم نے میرے بہائی یعنی محمد بن ابے بکر سے جو کچھہ کیا ہے وہ بھی یاد ہے فَقَالَ كَلَّا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ فِيْ بَيْتِ اَمْنٍ قَالَتْ اَجَلْ ۔ معاویہ نے کہا ایسا نہو گا اے مادر مومنین مین تو ایسے گہر مین اسوقت ہون جو پناہ کی جگہ ہے عایشہ نے کہا ہان سچ ہے یہہ گہر ایسا ہی ہے قُلْتُ يَعْنِيْ بِالْبَيْتِ بَيْتَ مُحَمَّدٍ وَكَاَنَّهُ مُخْتَصٌّ رُبَّمَا سَكَنَتْهُ عَايِشَةُ ۔ مین کہتا ہون مراد معاویہ کی نبی کا گہر ہے اور شاید اُسی قدر جاے پناہ تہا جسمین عایشہ رہتی تہین جہان سے شیطان کا سینگ پھوٹا ہے وَاِلَّا فَقَدْ نُهِبَ بَيْتُ اُمِّ سَلَمَةَ رض بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ ع اَيْضًا ورنہ جناب ام سلمہ کا

تو اوسی گہر مین بعد قتل امام حسینؑ کے لوٹی گئین وَمَا فَعَلَ مُعَاوِيَةُ بِعَايِشَةَ مُكَافَاةً
لِهٰذَا الْقَوْلِ فَلَا يُعْجِبُنِيْ ذِكْرُهَا فِي الْمَقَامِ اور جو کچہہ اس دہمکی کے عوض مین عایشہ
سے معاویہ نے کیا مجہے اوس کا ذکر اس جگہ پسند نہین دیکہو تشئید المطاعن کو ثُمَّ قَالَ
الْجَذَرِيُّ وَمَكَثَ (مُعَاوِيَةُ) بِالْمَدِيْنَةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ پہر ابن
اثیر کہتے ہین کہ معاویہ مدینہ مین جب تک خدا کو منظور رہا ٹہرے اور وہان سے پہر مکۂ
معظمہ کو چلے فَلَقِيَهُ النَّاسُ اب مکہ کی راہ مین لوگ معاویہ سے ملنے لگے فَقَالَ اُولٰئِكَ
النَّفَرُ نَلْقَاهُ فَلَعَلَّهٗ قَدْ نَدِمَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ - یہہ چارون صاحب جو مدینہ سے
بہاگ آئے تہے کہنے لگے چلو ہم بہی معاویہ سے ملاقات کرین شاید اپنی بُری پیش آمد پر
کچہہ انکو ندامت ہوئی ہو فَلَقُوْهُ بِبَطْنِ (مَرّ) فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ
عَلِيٍّ معاویہ سے قریب مکہ مقام بطن (مر) پر یہہ لوگ ملے اور سب سے پہلے ملنے والے
وہی حسینؑ بن علیؑ تہے (جو مدینہ کی آمد معاویہ مین بہی سب سے پہلے دوڑ کر آئے تہے واہ
رے راوی کیا کہنا تیری راست گوئی پر ؎ تو تو سچا ہے مگر جہوٹہے کے اوپر ( )
فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَيِّدَ شَبَابِ الْمُسْلِمِيْنَ -
معاویہ نے کہا خوش آمدی صفا آوردی واہ واہ کیا کہنا اے فرزند رسول اور اے
سردار جوانان اہل اسلام (حدیث نبوی مین تو سردار جوانان بہشت وارد ہے مگر معاویہ نے
خواہ مُورخ صاحب نے امام حسینؑ کو بہشت کے جانے والو مین نہ سمجہا جب تو یہہ نیا لقب
تراشا) فَاَمَرَ لَهٗ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ وَسَايَرَ مَعَهٗ معاویہ نے امام حسینؑ کو ایک سواری
دلائی امام حسینؑ ہمراہ معاویہ کے چلے (واہ رے سچے راوی (مر) تک امام حسینؑ پا
پیادہ دوڑے ہوئے آئے تہے اس توہین کی سزا خدا دیگا) ثُمَّ فَعَلَ بِالْبَاقِيْنَ مِثْلَ
ذٰلِكَ - پہر تینون باقیماندہ کے ساتہہ بہی ایسا ہی کچہہ سلوک معاویہ نے کیا یعنی اُنکو بہی
سواری دی وَاَقْبَلَ يُسَايِرُهُمْ لَا يَسِيْرُ مَعَهٗ غَيْرُهُمْ - اب تو معاویہ ایسے مہربان
ہوئے (مادر مہربان کی نصیحت ہے) کہ انہین کے ہمراہ راستہ مین چلتے رہے اور کسی کو پاس نہ
بہٹکنے دیتے تہے - حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ فَكَانُوْا اَوَّلَ دَاخِلٍ وَاٰخِرَ خَارِجٍ یہانتک کہ داخل

مکہ ہوئے اب تو انکا رسوخ اس قدر بڑھا یا کہ سب سے پہلے ہی چارون صاحب معاویہ کے پاس
جاتے اور سب کے بعد رخصت ہوتے وَلَا يَمْضِي يَوْمٌ اِلَّا وَلَهُمْ صِلَةٌ کوئی دن ایسا نہ گذرتا
تہا کہ انکو صلہ اور انعام نہ ملتا ہو (مالامال کر دیا واہ رے سیچے راوی) وَلَا يَذْكُرُ لَهُمْ شَيْئًا
حَتّٰى قَضٰى نُسُكَهٗ وَحَمَلَ اَثْقَالَهٗ وَقَرُبَ مَسِيْرُهٗ ابہی تک معاویہ اپنے مطالب کا کچہ
اُنسے ذکر ہی نہ کرتا تہا تا اینکہ حج یا عمرہ سے فارغ ہو چکا بار برداری طیار ہوئی اسباب سامان
سب لد چکا اور روانگی کی تاریخ آ پہنچی - فَقَالَ بَعْضُ اُولٰئِكَ النَّفَرِ لِبَعْضٍ لَا تَخْدَعُوْا
فَمَا صَنَعَ هٰذَا الْحُبَّ بِكُمْ ان چارون صاحبون مین سے کسی نے آپسمین ایکر وز یہہ کہا کہ فریب مین
حضرت معاویہ کے نہ آؤ یہہ انعام و اکرام تم سے دوستانہ انکا نہین ہے (خوب سمجھئے) وَمَا
صَنَعَهٗ اِلَّا لِمَا يُرِيْدُ فَاَعِدُّوْا لَهٗ جَوَابًا - یہہ جو کچہ تواضع تعظیم خاطر اور مدارات کی ہے
اُسی غرض سے کی ہے کہ یزید کی بیعت کا سوال پیش کریگا اوس کا جواب سوچ رکہو - مترجم
کے گمان مین یہہ پیشین گوئی اور ذہانت مجتہد لا ثانی عبد اللہ بن عمر کی معلوم ہوتی ہے فَاتَّفَقُوْا
عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ الْمُخَاطِبُ لَهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ - چارون نے باتفاق یہی قرار دیا کہ جب گفتگو
چہڑے تو معاویہ سے بات چیت ابن زبیر ہی کرین - فَاَحْضَرَهُمْ مُعَاوِيَةُ آخر معاویہ نے
چارون کو بلایا وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ سِيْرَتِيْ فِيْكُمْ وَصِلَتِيْ لِاَرْحَامِكُمْ وَحَمْلِيْ مَا كَانَ
مِنْكُمْ - اور کہنے لگا کیون صاحبو اب تو تمکو معلوم ہو گیا جیسے میری خصلت اور روش تمہارے
ساتہہ ہے اور جیسا مین عزیز پروری تم سے کر رہا ہون اور جیسے مینے درگذر تمہاری خلاف ورزی
سے کی ہے وَيَزِيْدُ اَخُوْكُمْ وَابْنُ عَمِّكُمْ - یزید کون ہے تمہارا بہائی اور پسر عم ہے -
وَاَرَدْتُّ اَنْ تُقَدِّمُوْهُ بِاسْمِ الْخِلَافَةِ اور میرا ارادہ یہی ہے کہ یزید کو برائے نام تم خلیفہ
ہونے مین مقدم رکہو وَتَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَعْزِلُوْنَ وَتُؤَمِّرُوْنَ وَتَجْبُوْنَ الْمَالَ وَ
تَقْسِمُوْنَهٗ باقی سارا کام بحالی برطرفی حکم احکام جاری کرنا مال خزانہ جمع کرنا تقسیم کرنا سب
تم ہی کرو (تمہو یزید بنا رہے) لَا يُعَارِضُكُمْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَسَكَتُوْا - تمہارے
مخالف کسی امر مین نکریگا یہہ کلام سنکر چارون صاحب چپ رہے فَقَالَ اَلَا تُجِيْبُوْنَ
مَرَّتَيْنِ معاویہ نے دو مرتبہ کہا کیون صاحبو کچہ جواب نہین دیتے - ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى ابْنِ

الزُّبَيْرِ فَقَالَ هَاتِ لَعَمْرِي اِنَّكَ خَطِيبُهُمْ پہر معاویہ ابن زبیر کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا تم بولو قسم اپنی زندگی کی تمہین ان لوگون مین بڑے گویا ہو۔ فَقَالَ نَعَمْ نُخَيِّرُكَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ ابن زبیر بولے کہ ہان درست ہے مین تم کو تین باتون مین سے ایک پر عملدرآمد کرنے کا اختیار دیتا ہون قَالَ فَاعْرِضْهُنَّ معاویہ بولے اُنکی تفصیل بیان کرو قَالَ تَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَوْ كَمَا صَنَعَ اَبُوْبَكْرٍ اَوْ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ ابن زبیر نے کہا یا تم ایسا کرو خلافت کے بارہ مین جیسا رسولخدا صنے کیا تہا یا جیسا ابو بکر نے کیا یا جیسا عمر نے کیا۔ قَالَ مَا صَنَعُوْا معاویہ نے پوچہا ان تینون صاحبون نے کیا کیا قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ اَحَدًا فَارْتَضَى النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ ابن زبیر نے کہا جناب رسول خداؐ نے وفات پائی اور اپنا خلیفہ کسی کو مقرر نکر گئے لوگون نے ابوبکر کو پسند کیا مترجم اتنا کہنا ابن زبیر بھول گئے کہ جناب رسولؐ فرما گئے تھے کہ تم جسکو پسند کرنا خلیفہ بنا لینا اور فلان آیت قرآن کی تمہارے خلیفہ بنانے کی سند موجود ہے اور اگر سند نہین ہے تو خلیفہ اوّل نے فعل رسولؐ کے برخلاف کیا اور خلیفہ دویم نے رسولخدا اور خلیفۂ اوّل دونون کے برخلاف کیا مگر خلیفۂ چہارم حضرت علیؑ کی خلافت معلوم نہین کیونکر کو بڑی۔ قَالَ لَيْسَ فِيْكُمْ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَخَافُ الْاِخْتِلَافَ معاویہ نے کہا تم مین کوئی ایسا جامع کمالات نہین ہے جیسے ابوبکر تھی جن پر سب لوگ متفق ہو گئے مجھے ڈر ہے کہ آپس مین پہوٹ نہ پڑجائے قَالُوْا صَدَقْتَ فَاصْنَعْ كَمَا صَنَعَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنَّهٗ عَهِدَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ قَاصِيَةِ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِيْ اَبِيْهِ فَاسْتَخْلَفَهٗ۔ چارون نے کہا کہ یہہ تو سچ ہے ابوبکر سا ہم مین کوئی نہین پہر اب تم ایسا کرو جیسا کہ ابوبکر نے کیا تہا اونہون نے دُور کے رشتہ دار قریشی کو جو اپنا جدی رشتہ دار تہا یعنی عمر کو اپنا خلیفہ بنایا مترجم یہہ مخالفت فعل رسول خدا کی جو ابوبکر نے کی شاید تخلیہ مین حضرت رسول نے ابوبکر سے فرمایا ہوگا کہ تم میرے فعل کے خلاف اپنا خلیفہ ضرور عمر کو بنانا اجماع کی خلافت تو اسی جگہ سے ٹوٹ گئی وَاِنْ شِئْتَ فَاصْنَعْ كَمَا عُمَرُ اور اگر اے معاویہ تم چاہو ویسا کرو جیسا کہ عمر نے کیا جَعَلَ الْاَمْرَ شُوْرٰى فِيْ سِتَّةِ نَفَرٍ لَيْسَ فِيْهِمْ اَحَدٌ مِنْ وُلْدِهٖ وَلَا مِنْ بَنِيْ اَبِيْهِ عمر نے کیسی احتیاط اور لالچی

ظاہر کی ابوبکر سے بڑھ کر کہ چھ آدمی اہل شورے مقرر کئے جن مین کوئی عمر کی اولاد اور نہ کوئی
اُنکا دُور کا عزیز ہی تہا انکے مشورے پر خلیفہ بنانا تجویز کیا مترجم عُمر نے تو جناب رسولؐ
اور ابوبکر دونون کے خلاف کارروائی کی نہ اجماع کو پسند کیا اور نہ خلیفہ کر جانا پسند فرمایا
اب دونون صورتین یعنی اجماع اور استخلاف انکے فعل سے بگڑ گئین ہان تخلیہ مین وصیت نبیؐ
کی شاید ایسی ہو گئی ہو قَالَ مُعَاوِيَةُ هَلْ عِنْدَكَ غَيْرُ هٰذَا معاویہ نے کہا اسکی
سوا اور بہی تمہارے پاس کوئی جواب ہے قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ فَأَنْتُمْ قَالُوْا قَوْلُنَا
قَوْلُهُ - ابن زبیر نے کہا اور کوئی عذر ہمارے پاس نہین ہے اور نہ کوئی جواب ہے پہر
معاویہ نے باقیماندہ تین صاحبون سے کہا تم اور کچہہ کہوگے سبہون نے کہا جو ابن زبیر
کہتے ہین وہی ہمارا قول ہے - مترجم اب معاویہ گویا یہہ کہتا ہے کہ جب خلافت بنالینے
مین تین قسم کی کارروائی اپنی اپنی رائے سے لوگون نے کی اب مین بہی خلیفہ ہون مین
اپنی رائے سے کرتا ہون کسی خلیفہ پر کسی کی پیروی لازم نہ تہی بلکہ نبی کی پیروی بہی لازم نہ
تھی قَالَ فَإِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَيْكُمْ أَنَّهُ قَدْ أَعْذَرَ مَنْ أَنْذَرَ
معاویہ نے کہا مین نے پہلے تو یہی بات پسند کی تہی کہ جو شخص سمجہانے بجہانے مین کوئی
دقیقہ فروگذاشت نکر چکا ہو اور اُس کے بعد دار و گیر کرے وہ معذور سمجہا جائیگا- إِنِّي
كُنْتُ أَخْطُبُ مِنْكُمْ فَيَقُوْمُ إِلَيَّ الْقَائِمُ مِنْكُمْ فَيُكَذِّبُنِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْأَشْهَادِ
فَأَحْمِلُ ذٰلِكَ وَأَصْفَحُ میرا یہہ حال رہا کہ تم کو سمجہاتا تہا کہ دیکہو بیعت قبول کرو اور
تم مین سے ایک نہ ایک آدمی اسی جلسہ مین اُٹھ کہڑا ہو کر مجہے جہوٹہا بناتا تہا کہ یزید قابل
خلافت کے نہین ہے اور بر سر مجمع سب کے سامنے میری تکذیب کرتا تہا اور مین اس کو تحمل
کرتا تہا باین نظر شاید اب بہی تم سمجہہ جاؤ اور میرا کہنا مان جاؤ مگر تم بہلا کب مانتے تھے-
وَإِنِّي قَائِمٌ بِمَقَالَةٍ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَئِنْ رَدَّ عَلَيَّ أَحَدُكُمْ كَلِمَةً فِيْ
مَقَامِيْ هٰذَا لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِ كَلِمَتُهُ غَيْرُهَا حَتّٰى يَسْبِقَهَا السَّيْفُ إِلٰى رَأْسِهِ
اور مین اپنی بات پر جما ہوا ہون قسم خدا کی اگر اب تم مین سے کسی نے ایک میرے لفظ کا
انکار اس جگہ پر کیا یاد رکہو کہ دوسرے لفظ کہنے نپائیگا کہ تلوار اُس کے سر پر چلجائیگی

اور سر کٹا ہوا اُس کا نظر آئیگا - فَلَا یَتَّقِیَنَّ رَجُلٌ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ پھر اب کوئی آدمی تم سے
بجز اپنی جان بچنے یا بچانے کے اور کچھ خوف نکرے اور چپ رہے ثُمَّ دَعَا صَاحِبَ حَرَسِہٖ
بِحَضْرَتِہِمْ فَقَالَ پھر اپنے جرار پاسبان کے افسر کو انکے سامنے بلاکر کہنے لگا اَقِمْ عَلٰی رَاْسِ
کُلِّ رَجُلٍ مِنْ ھٰؤُلَاءِ رَجُلَیْنِ وَمَعَ کُلِّ وَاحِدٍ سَیْفٌ دو دو سپاہی ان چارون
آدمیون کے سر پر کہڑے کر دئے تلوار لئے ہوئے منتظر کہڑے رہین فَاِنْ ذَھَبَ رَجُلٌ مِنْہُمْ
یَرُدُّ عَلَیَّ کَلِمَۃً بِتَصْدِیْقٍ اَوْ بِتَکْذِیْبٍ فَلْیَضْرِبَاہُ بِسَیْفِہِمَا پہر اگر ان چارون مین سے
کسی نے کچھ موںہہ سے نکالا میری تصدیق کرے خواہ میرے قول کو جھٹلائے دونون سپاہی
اپنی دونون تلوارون سے اِن پر وار کرین یعنی سر اُنکے اوڑادین (یہی انکی سزا ہے -)
ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجُوْا مَعَہٗ حَتّٰی رَقِیَ الْمِنْبَرَ - یہہ کہکر معاویہ چلا اور یہہ چارون صاحب
مع اون سپاہیون کے جو اون پر مسلط کر دئے تھے وہ ہی معاویہ کے ہمراہ چلے اور ممبر پر
جا بیٹھا فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ حمد خدا بجا لایا اور ثنا اور صفت خدا کی ادا کرنے
لگا اور کہا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطَ سَادَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَخِیَارُھُمْ - دیکھو
مسلمانون یہہ چارون آدمی جنکا ایک گروہ اور مجمع ہے مسلمانون کے سردار ہین اور یہی
سب مسلمانون مین بہتر اور سب کے پسندیدہ ہین لَا یُبْتَزُّ اَمْرٌ دُوْنَہُمْ وَلَا یُقْضٰی
اِلَّا عَنْ مَشْوَرَتِہِمْ انسے جدا ہوکر کوئی کام اسلام کا نہین کیا جاتاہے اور بدون انکی
صلاح اور مشورے کے کوئی حکم جاری نہین ہوتا ہے - وَاِنَّہُمْ قَدْ رَضُوْا وَبَایَعُوْا
یَزِیْدَ فَبَایِعُوْا عَلٰی اِسْمِ اللّٰہِ یہہ صاجزادے چارون راضی ہوگئے اور بخوشنودی
سبہون نے یزید کی بیعت کی ہے اب تم بہی سب مسلمان خدا کا نام لیکر یزید کی بیعت کرلو -
فَبَایَعَ النَّاسُ وَکَانُوْا یَتَرَبَّصُوْنَ بَیْعَۃَ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرِ اِنْتَھٰی - اب سب لوگون نے
بیعت کی اور انہین چارونکی بیعت کرنے کے سب منتظر تھے کلام مورخ کا تمام ہوا اَقُوْلُ
لَیْسَ ھٰذَا اَوَّلَ قَارُوْرَۃٍ کُسِرَتْ فِی الْاِسْلَامِ وَلَا اَوَّلَ تَھْدِیْدٍ صَدَرَ عَنْ
رَابِعِ الْخُلَفَاءِ - مین کہتا ہون یہہ پہلا شیشہ اسلام مین نہین ٹوٹا ہے اور نہ پہلی دہمکی
بجبر بیعت لینے کی خلیفۂ چہارم حضرت معاویہ نے دی ہے - بَلْ ھُوَ اَدَاءٌ لِلسُّنَّۃِ الْبَکْرِیَّۃِ

وَالفَارُوقِيَّۃِ بلکہ معاویہ نے پیروی سنت خلیفہ اول اور خلیفہ دوم کی اسمین کی ہے۔ نَعَمْ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ هَدَّدَهُمْ بِالْقَتْلِ وَفَارُوْقَهُمْ هَدَّدَ عَلِیًّا وَمَنْ فِیْ بَیْتِہٖ بِاِحْرَاقِ الْبَیْتِ عَلَیْهِمْ۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ معاویہ نے قتل کی دھمکی انکو دی اور فاروق یعنی حضرت خلیفہ ثانی نے ابوبکر کی بیعت سے انکار کرنے پر جناب امیرؑ کو اور جو اُس گہر مین تھے مع جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ سب کو گہر مین آگ لگاکر جلا دینے کی دہمکی دی ہتی بقول اہل سنت اور بقول شیعیان تو اور بہی کچہہ ہوا ہے وَلَا غَرْوَ فِیْہِ فَاِنَّ الْخِلَافَۃَ الَّتِیْ تَکُوْنُ بِخِیَرَۃِ النَّاسِ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْقَهْرِ وَالْغَلَبَۃِ لِمَا هُوَ الْمَشْرُوْطُ عِنْدَهُمْ اور کچہہ مضایقہ اس مین نہین اسلیئے کہ جو خلافت آدمیون کے اختیار اور اُنکی راے سے درست ہوتی ہے اُس مین غلبہ اور ظلم اور جبر کی شرط ہے چنانچہ جنکا مذہب ایسی خلافت کے صحیح ہونے پر ہے اُنہون نے یہی شرط ضروری مانی ہے وَبِالْجُمْلَۃِ فَتِلْكَ الْبَیْعَۃُ الَّتِیْ لَمْ یُبَایِعْ فِیْهَا اَحَدٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَۃِ اِلَّا مُکْرَهًا لٰکِنْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَمْ یَنْکُثْهَا۔ خلاصہ کلام یہہ ہے کہ یہہ بیعت جو معاویہ نے یزید کے واسطے لی باوجودیکہ چارون صاحبون نے جبر اور اکراہ سے کی ہتی لیکن عبداللہ بن عمر مہین پور خلافت نے اس کو نہ توڑا وَرَضِیَ بِهَا اور اسی بیعت جبری پر راضی رہے وَکَیْفَ لَا یَرْضٰی فَاِنَّ الْوَلَدَ سِرٌّ لِاَبِیْہِ فَکَیْفَ یُحَرِّفُ سُنَّۃً اَجْرَاهَا اَبُوْهُ فِیْ مَبْدَاِ الْاَمْرِ کیون راضی نرہتے بیٹا وہی ہے جو باپ کی نشانی ہو کیونکہ بدلتے اُس طریقہ کو جسے آپ کے باپ نے جاری کیا تہا اور ابتداے خلافت اسی طریقہ سے ہوئی ہتی وَاَمَّا خِلَافَۃُ عَلِیٍّ لَمَّا یَکُنْ عِنْدَہٗ عَلٰی تِلْكَ الْاُصُوْلِ فَلِذَا لَمْ یُبَایِعْہُ وَلَمْ یَرْضَ بِہٖ کَمَا فِی الْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٍ لیکن خلافت جناب امیرؑ کی چونکہ ان اصول پر نہ ہوئی ہتی لہذا عبداللہ بن عمر نے حضرت کی بیعت نہ کی اور نہ آپکی خلافت سے راضی ہوئے دیکھو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو فقط ✤

باب بست و یکم

یزید کی شرابخواری مدینہ مین اگر روبروے امام حسینؑ اور باہم سخت گفتگو اور پہر امام زین العابدینؑ اور مسلم بن عقبہ سے جو جو امور واقعہ حرّہ مین پیش آئے

هٰذَا الْبَابَ جَعَلْتُهُ تَتِمَّةً لِلْبَابِ السَّابِقِ تَنْشِيطًا لِلْاَذْهَانِ اس باب کو مین نے بطور تتمہ باب سابق کے لکہا ہے کہ ذہین آدمیون کا دل خوش ہو فَنَقُوْلُ اَمَّا قَوْلُ مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَدْحِ يَزِيْدَ اَنَّهُ مَنْ اَحَقُّ مِنْهُ بِالْخِلَافَةِ فِيْ فَضْلِهِ وَعِلْمِهِ الخ - اب ہم کہتے ہین کہ مدینہ کے خطبہ مین جو معاویہ نے یزید کی تعریف مین یہہ الفاظ کہے تہے جیساکہ گذرا کہ یزید سے زیادہ کون شخص آج مستحق اس خلافت کا ہے فضیلت اور بزرگی اور علم وغیرہ مین فَنُوْرِدُ لَكَ بَعْضَ فَضَائِلِهِ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ فِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ اَبِيْهِ - ہم بعض فضائل یزید کی شرابخواری مین لکہین زمانہ حیات معاویہ مین تاکہ یزید کے باپ معاویہ کی تصدیق ہوجائے کہ ہان سچ کہتا تہا وَاِنَّمَا نَقَلْنَاهَا فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا لِكَوْنِهَا بِمَحْضَرٍ مِنْ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِؑ اور ان باتون کو ہمنے اپنی اس کتاب مین اسی مناسبت سے لکہا ہے کہ یہہ شرابخواری سامنے ہمارے سردار امام حسینؑ کے ہوئی تہی جن کے حالات مین ہماری یہہ کتاب ہے - حَكَى الْجَذْرِيُّ فِيْ تَارِيْخِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ شَبِيْبَةَ حَجَّ يَزِيْدُ فِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ علامہ جذری نے اپنی تاریخ مین حکایت کی ہے عمر بن شبیبہ (یہہ بہی بڑے بہاری شخص ہین) کہتے ہین کہ ایک سال یزید زمانہ حیات معاویہ مین حج کرنے آیا فَلَمَّا بَلَغَ مَدِيْنَةَ جَلَسَ عَلٰى شَرَابٍ لَهُ - جب مدینہ منورہ مین پہونچا اُس جگہ بیٹہا جو شرابخواری کی جگہ مقرر کرلی تہی (کوئی خاص جگہ امرا اور سلاطین کی ہوتی ہے ہر کام کے واسطے) فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُسَيْنُؑ ہونے والی بات کہ اُسی وقت ابن عباس اور امام حسینؑ بہی آپہنچے اور اجازت چاہی دونون نے یزید کے پاس جانے کی

(واہ رے راوی خوب سوجھی) فَقِیْلَ لَهُ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنْ وَجَدَ رِیْحَ الشَّرَابِ عَرَفَهُ فَجَنَبَهُ۔ لوگون نے یزید سے کہا کہ ابن عباس اگر شراب کی بو انکے دماغ مین جائے گی پہچان لینگے اور قلعی کھل جائیگی لہذا ابن عباس کو تو روک دیا کہ نہ آئین وَاَذِنَ لِلْحُسَیْنِؑ اور امام حسین کو اجازت دی کہ شرابخانہ مین آنے دو قُلْتُ نِسْبَةُ مَعْرِفَةِ رِیْحِ الشَّرَابِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ دُوْنَ الْحُسَیْنِ لَا اَدْرِیْ مَا السِّرُّ فِیْهَا۔ مین کہتا ہون کہ بوے شراب پہچاننے کی نسبت ابن عباس کی طرف خاص کر جو اُن لوگون نے کی تھی اور امام حسینؑ کو اس سے بچایا اسکا راز ابھی تک مجھ پر نہ کھلا اِمَّا عِنَادٌ مِنْهُ کَاَنَّهُمْ یَرْمُوْنَهُ بِاَدْمَانِ الْخَمْرِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ۔ یا تو ابن عباس سے دشمنی تھی اور یہہ لوگ نعوذ باللہ اونکو بھی دایم الخمر سمجھتے تھے اَوْاِعْزَازٌ لَهُ فَاِنَّهُ کَانَ عِنْدَهُمْ عَرِیْفًا مَاهِرًا فِیْ کُلِّ الْاُمُوْرِ فَیَکُوْنُ اِذْنُ الْحُسَیْنِؑ دَالًّا عَلٰی کَوْنِهٖ مُنْحَطًّا عَنْ تِلْکَ الْمَدَارِجِ۔ یا ان لوگون کے نزدیک ابن عباس کی قدر و منزلت زیادہ تھی کہ عالم اور ماہر ہر چیز سے تھے پس امام حسینؑ کو اجازت دینے سے یہہ مطلب ہوگا کہ معاذ اللہ یہہ بالکل نادان تھے کہ شراب کی بو سے انکو ہرگز شناخت اُس کی نہین ہو سکتی تھی فَلَمَّا دَخَلَ الْحُسَیْنُؑ وَجَدَ رَائِحَةَ الشَّرَابِ مَعَ الطِّیْبِ جب امام حسینؑ داخل ہوئے اور شراب کی بو اور جس چیز سے اوس کو خوشبو کر دیا تھا دونون آپکے دماغ مین پہونچین۔ فَقَالَ لِلّٰهِ دَرُّ طِیْبِکَ مَا اَطْیَبَهُ فَمَا هٰذَا فرمایا حضرت نے خدا کی دی ہوئی یہہ تیرے خوشبو چیز ہے اور کیا اچھی بو باس اس کی ہے آخر یہہ کیا چیز ہے جو ایسی مہک رہی ہے۔ قُلْتُ وَلْیُنْظَرْ اِلٰی کَلَامِ الْاِمَامِ وَالْحُجَّةِ حَیْثُ لَمْ یَصِفْ خَمْرَهُ بَلْ وَصَفَ طِیْبَهُ الَّذِیْ یُسْتَحَبُّ عَقِیْبَ شَمِّهِ الصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ۔ مین کہتا ہون دیکھو امام اور حجت اللہ کے کلام کو آپنے شراب کی تعریف نہ فرمائی بلکہ خوشبو کی ثنا فرمائی جس کے سونگھنے کے بعد درود پڑھنا مستحب ہے محمد اور آل محمد پر وَفِیْهِ اَیْضًا تَعْرِیْضٌ بِاَنَّکَ وَلَوْ اَخْفَیْتَ رَائِحَةَ الْخَمْرِ بِالطِّیْبِ لٰکِنَّهَا لَمْ تَخْفَ۔ اور خوشبو کے خاص ذکر مین یہہ بھی نوک جھونک کرنی حضرت کو منظور تھی کہ اگرچہ تو نے شراب کی بو کو خوشبو اعلے درجہ کی ملا کر چھپایا ہے مگر چھپ نہ سکی اور تیسرا فائدہ سر اقدس کے خوشبو کرنے کا جس کا بیان باب آئندہ

ہوگا مین کہ یزید نے سر اقدس کو خوشبو کرکے بہیجا تہا فَقَالَ (یَزِیدُ) هُوَ طِیبٌ یُصْنَعُ بِالشَّامِ
یزید نے کہا یہہ ایک خوشبو ہے جو ملک شام مین بنائی جاتی ہے فَقَالَ اِشْتَقِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ
یزید نے کہا اے حسینؑ تم بھی بو فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْکَ شَرَابُکَ اَیُّھَا الْمَرْءُ لَا عَلَیْنَ
عَلَیْکَ مِنِّیْ - امام حسین نے فرمایا تجھی پر تیری شراب سوار رہے اے مرد شرابی پھر خدا
مجھے تیری صورت نہ دکھلائے - قُلْتُ لَمْ یَقُلْ ھَنِیْئًا وَلَمْ یَقُلْ لَکَ وَغَیْرَہٗ مِنَ الْاَلْفَاظِ
الدَّالَّۃِ عَلَی النَّفْعِ بَلْ قَالَ عَلَیْکَ تَوْبِیْخًا لَہٗ - مین کہتا ہون حضرت نے گوارا باد یا تو
یا سبحان اللہ کا کلمہ ارشاد نفرمایا اور نہ کوئی ایسے لفظ کہے جو نفع پر دلالت کرین بلکہ وہ لفظ فرمائے
جس سے سرزنش اور ملامت ثابت ہوئی - فَقَالَ یَزِیْدُ ؎ اَلَا یَا صَاحِ لِلْعَجَبِ + دَعَوْتُکَ
ذَا وَلَمْ تُجِبْ + یزید مست نے یہہ اشعار پڑہے آگاہ ہو میرے دوست تعجب ہے مین نے
تمہاری شرابکی دعوت کی اور تم نے قبول نہ کی اِلَی الْفَتَیَاتِ وَالشَّھَوَاتِ وَالصَّھْبَاءِ
وَالطَّرَبِ - مین تم کو خوش رو جوان عورت کی طرف اور شراب اور طرب یعنی نشاط و شادی
کیطرف بلاتا ہون - وَفِیْھِنَّ الَّتِیْ تَبَلَّتُ + فُؤَادَکَ ثُمَّ لَمْ تَتُبْ - اُنہین خوش رو جوان
عورتون مین وہ بہی ایک پری پیکر ایسی ہے جس سے تمہارا دل ایسا گرفتہ ہو جاتا کہ پہر کبہی توبہ
نہ کرتے اور اُسی کی آرزوے وصال مین ہمیشہ رہتے (واہ رے خلیفہ) فَنَھَضَ الْحُسَیْنُؑ
وَقَالَ بَلْ فُؤَادُکَ یَا ابْنَ مُعَاوِیَۃَ تَبَلَّتُ امام حسینؑ یہہ گستاخانہ کلام سنکر اوٹھ
کہڑے ہوئے اور کہنے لگے تیرا ہی دل اے پسر معاویہ ایسے فعل حرام پر کٹتا ہوگا اَقُوْلُ
ھٰذَا یَزِیْدُ رَاسُ الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ یَمْدَحُہٗ مُعَاوِیَۃُ بِاَنَّہٗ مَنْ اَحَقُّ مِنْہُ بِالْخِلَافَۃِ
مین کہتا ہون دیکھئے حضرات اسی یزید کے جو سرغنا فسق اور فجور کا ہے معاویہ اسکی یون ثنا
کرتا ہے کہ یزید سے کون زیادہ مستحق اور سزاوار خلافت کا ہے وَلَا بُعْدَ فِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّ
الْخِلَافَۃَ الَّتِی ابْتَدَعُوْھَا یَحِقُّ لَھَا مِثْلُ ذٰلِکَ الْفَاسِقِ لَا غَیْرُہٗ اور کچھ دُور نہین
ہے اور نہ کچھ تعجب کی جگہ ہے اس لئے کہ یہہ خلافت جس کی بدعت پہیلا رکہی ہے اور جس کا
پتہ قرآن اور حدیث سے آج تک نہین ملتا ہے ایسی خلافت کے لائق تو ایسا ہی بدکار شرانجوس
مردم آزار ہونا چاہئے اور کون ہوگا فَاِمَّا ثُمَّ اِمَّا قَدْ ذَکَرْتُ فِیْ سَاعَتِیْ

هٰذِهٖ حِكَايَةٌ قَفَّ شَعْرِيْ وَبَكَتْ فُؤَادِيْ وَانْشَقَّ كَبْدِيْ لِفَرْطِ الْهَمِّ وَالْاَلَمِ
ہمارے اِسوقت مجھے ایک ایسی حکایت یاد آئی کہ بال بدن پر کھڑے ہو گئے اور دل سینہ مین
چاک چاک ہوا جاتا ہے اور جگر کے ٹکڑے ہو رہے ہین فَيَا لَلّٰهِ وَلِلنَّوَاصِبِ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ
هِمَّةٌ دُوْنَ اَنْ يَسْتَهْزِءُوْا بِاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فریاد ہے خدا سے اون بیدینون کی
جن کی ہمیشہ یہی آرزو رہتی ہے کہ جس طرح ہو سکے اہلبیت رسول اللہ سے استہزا کرین اور
کوئی دقیقہ اُنکی ذلت کا اُٹھا نہ رکھین وَهَلْ يَجْتَرِئُ مُسْلِمٌ وَمَنْ لَهٗ اَدْنٰى حَيَاءٍ
اَنْ يَفْتَرِيَ عَلٰى وُلْدِ رَسُوْلٍ مَا افْتَرَاهُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْمُتَهَكِّمُ بِسَيِّدِنَا
زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ ۔ کیا کوئی مسلمان ایسی جرأت کر سکتا ہے اور جس کو ذرا سی بھی شرم اور حیا
ہو گی ایسا جھوٹ طوفان باندھ سکتا ہے جیسا کہ اس ناصبی نے براہ استہزا جناب امام زین العابدینؑ
پر باندھا ہے ۔ وَيَرْوِيْهِ ابْنُ اَثِيْرِهِمُ الْمُلَقَّبُ بِالْاِمَامِ كَمَا فِي التُّحْفَةِ الدِّهْلَوِيَّةِ
اور ایسی جھوٹھی حکایت کے راوی کون ہین ابن اثیر جذری جنکو شاہ عبد العزیز صاحب
دہلوی اپنے تحفہ مین امام کا لقب دیتے ہین قَالَ ابْنُ اَثِيْرٍ وَلَمَّا اَرْسَلَ يَزِيْدُ مُسْلِمَ
بْنَ عُقْبَةَ الْمُرِّيَّ وَاَوْصَاهُ بِاَوَامِرِهٖ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابن اثیر کہتے
ہین کہ جب یزید نے مسلم بن عقبہ مزی کو مدینہ پر چڑھائی کرنے بھیجا اور اپنے حکم احکام
سب اوس کو سنا دئے کہ مدینہ کے لوگون کو قتل کرنا (چنانچہ ہزار صحابہ قتل کئے اور دوشیزہ
لڑکیان کہ اُنکی بکارت زنائے حرام سے زائل کی) حَتّٰى قَالَ يَزِيْدُ وَانْظُرْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ فَاكْفُفْ عَنْهُ وَاسْتَوْصِ بِهٖ خَيْرًا فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْخُلْ مَعَ النَّاسِ تا بکم
یزید نے مسلم بن عقبہ سے یہہ بھی کہدیا کہ دیکھنا علی بن الحسینؑ کو ہر قسم کی ایذا سے بچانا اور
اون سے بہ نیکی پیش آنا اس لئے کہ وہ شریک اوس بدکرداری مین نہین ہین جو عام اہل مدینہ
نے فساد برپا کیا ہے ۔ وَاِنَّهٗ قَدْ اَتَانِيْ كِتَابُهٗ ۔ اور میرے پاس اُنکا خط اسی مضمون کا
آچکا ہے ۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُؤَرِّخُ مِنْ خَرَابِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اَنْ قَالَ ۔ پھر ابن اثیر
نے اہل مدینہ کی خرابی اور خونریزی کا حال لکھتے یہہ روایت نقل کی ہے ثُمَّ اُتِيَ مَرْوَانُ
بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَجَاءَ يَمْشِيْ بَيْنَ مَرْوَانَ وَابْنِهٖ عَبْدِ الْمَلِكِ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَهُمَا

عِنْدَهٗ مروان امام زین العابدینؑ کو لائے وہ جناب اس کیفیت سے آتے تھے کہ ایک طرف
آپکے مروان اور دوسری طرف عبدالملک پسر مروان تہا آتے آتے مسلم بن عقبہ کے پاس اسکے
حلقہ مین بیٹھے فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِشَرَابٍ لِیَتَحَرَّمَ بِذٰلِکَ - مروان نے حکم دیا کہ ایک
پیالہ شربت کا لاؤ (شراب کا لفظ یاد رہے) اور غرض مروان کی یہہ تہی کہ صحبت مسلم بن
عقبہ مین عزت اور حرمت اُس کی بڑھے کہ مین بھی کچھ ہون - مترجم اپنے ابرو بڑھانے
کے علاوہ مسلم بن عقبہ کو یاد دلانی اوس واقعہ کی مد نظر تہی جو کہ یزید اور امام حسینؑ کا
اوپر ہم لکھ چکے ہین اور بڑا مطلب یہی تہا - فَشَرِبَ مِنْهُ یَسِیْرًا ثُمَّ نَاوَلَهٗ عَلِیَّ بْنِ
الْحُسَیْنِؑ تھوڑا اوس مین سے مروان نے پی کر پہر جناب سید الساجدینؑ کو دیا کہ میرا جھوٹھا
پیئین (اگرچہ پہلے پی لینا بغرض دفع اشتباہ اس کے بھی ہو سکتا ہے کہ اس مین زہر نہین ملا ہے
مگر مروان کا جھوٹہا (سؤر) امام زمانؑ کا پینا یہہ کیا زہر پینے سے ہمارے نزدیک کم تھا -
؏ (ہو جو خدا و کہلائے سو ناچار دیکھنا) اب کہی بدی بات کو خیال کیجئے فَلَمَّا وَقَعَ فِیْ
یَدِهٖ قَالَ لَهٗ مُسْلِمٌ لَا تَشْرَبْ مِنْ شَرَابِنَا - جب پیالہ جناب سید الساجدینؑ کے
ہاتھ مین آیا مسلم بن عقبہ نے کہا کہ ہماری شراب تم ہرگز نہ پینا (مراد یہہ ہے کہ تمہارے
باپ اسی مدینہ مین یزید کی شراب برباد ہے کیا کچھ کہہ چکے ہین) فَارْتَعَدَ کَفُّهٗ وَلَمْ
یَاْمَنْهُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاَمْسَکَ الْقَدَحَ - یہہ سُنتے ہی مظلوم ابن مظلوم کا ہاتھ کانپنے
لگا اور خوف ہوا کہ اب مجھے قتل کر دیگا اور پیالہ کو ہاتھ مین روک لیا نہ پیا یا مراد یہہ ہے
کہ مسلم نے پیالہ پکڑ لیا فَقَالَ اَجِئْتَ تَمْشِیْ بَیْنَ هٰؤُلَاءِ لِتَاْمَنَ عِنْدِیْ - پہر مسلم بن
عقبہ کہنے لگا کہ تم ان دونون کے حلقہ مین اپنا حفظ جان سمجھ کر آئے کہ مین تم کو امان دون
اور قتل نکرون وَاللّٰهِ لَوْ کَانَ اِلَیْهِمَا الْاَمْرُ لَقَتَلْتُکَ - قسم بخدا اگر انہین کی حمایت اور
سفارش تک بات ہوتی ضرور مین تم کو قتل کرتا - وَلٰکِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْصَانِیْ بِکَ مگر
یزید نے مجھے تمہاری نسبت خاص کر سفارش کی ہے وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّکَ کَاتَبْتَهٗ اور مجھے
چلتے وقت خبر دی ہے کہ تم نے اپنی صفائی کا خط اوس کو لکھا ہے فَاِنْ شِئْتَ فَاشْرَبْ
فَشَرِبَهٗ پہر اب اگر تمہارا جی چاہے تو پی لو تب حضرت نے اوس کو پیا - ثُمَّ اَجْلَسَهٗ مَعَهٗ

عَلَی السَّرِیْرِ یہہ کہکر مسلم بن عقبہ نے حضرت کو اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ اَهْلَكَ فَزِعُوْا قَالَ اِیْ وَاللہِ - پہر کہنے لگا تمہارے گہر والے شاید تمہارے اس طرح آنے سے ڈرے ہونگے حضرت نے فرمایا ہان قسم بخدا سب ڈر رہے ہونگے - قُلْتُ وَلَمْ یَقُلْ غَیْرَ هٰذَا مِمَّا کَانُوْا عَلَیْهِ رِجَالُهُمْ وَنِسَائُهُمْ وَلَا سِیَّمَا زَیْنَبُ الَّتِیْ قَدْ نَعْلَمُ رَضِیَتْ بِاَنْ اَنَّهَا تُقْتَلَ مَعَهٗ لَمَّا اَمَرَ ابْنُ زِیَادٍ بِقَتْلِهٖ فِی الْکُوْفَةِ - مین کہتا ہون اس سے زیادہ حضرت نے حال اضطراب اہلبیت کا کچہہ بیان نفرمایا نہ مردون کا اور نہ عورتون کا خصوصًا اضطراب حضرت زینب کا جنکی یہہ صورت ہے کہ جب ابن زیاد نے جناب زین العابدین کے قتل کا حکم دیا تہا یہہ راضی ہوگئی تہین کہ بھتیجے کے ہمراہ انکو بھی قتل کر ڈالے وَالسَّبَبُ فِیْهِ عِلْمُهٗ بِاَنَّ تِلْكَ الْوَقْعَةَ اِنَّمَا هِیَ مُجَازَاةٌ لِلَّذِیْنَ تَرَکُوْا نُصْرَةَ اَبِیْهِ مَعَ الْاِخْتِیَارِ وَعَدَمِ الْعُذْرِ الْمَانِعِ مِنْ نُصْرَتِهٖ اور سبب الحاح اور اظہار خوف نکرنے کا یہہ تہا کہ آپکو معلوم تہا کہ یہہ واقعہ حرّہ فقط عوض ہے اوسی ترک نُصرت امام حسینؑ کا جو لوگون نے باوجود قدرت اور اختیار کے اور نہونے کسی عُذر صحیح کے آپکی نصرت نہ کی وَاَمَّا اِرْتِعَادُ کَفِّهٖ وَمَجِیْئُهٗ بَیْنَ مَرْوَانَ وَابْنِهٖ فَهُوَ مِنْ اِفْتِرَاءَاتِ الرَّاوِیْ - لیکن آپکے ہاتہہ مین تہر تہری پڑنے اور آپ کا مروان اور پسر مروان (جو دونون کھلے ہوئے دشمن تھے) کی حمایت سے آنا یہہ سب افترا اسی راوی کا ہے فَاِنَّهٗ لَمَّا کَاتَبَ یَزِیْدَ وَاَوْصٰی یَزِیْدُ بِمُسْلِمِ بْنِ عَقَبَةَ فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَکْتُبَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِؑ اَیْضًا یَطْمَئِنَّ بِهٖ اس لئے کہ جب حضرت نے یزید سے خط وکتابت کرلی تہی اور یزید نے مسلم بن عقبہ سے آپکی سفارش کی تہی ضرور ہے کہ آپ کو بہی یزید نے لکہا ہوگا تاکہ آپ کو اطمینان ہوجائے پہر خوف کی کیا وجہ تہی - وَنَعُوْدُ اِلٰی بَقِیَّةِ الرِّوَایَةِ - اب ہم بقیہ روایت کو لکہین قَالَ الرَّاوِیْ فَاَمَرَ بِدَابَّةٍ فَاُسْرِجَتْ لَهٗ - راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد مسلم بن عقبہ نے ایک سواری طیار کرنے کا حکم دیا جب سج کر طیار ہوئی فَحَمَلَهٗ عَلَیْهِ فَرَدَّهٗ وَلَمْ یَلْزَمْهُ الْبَیْعَةَ لِیَزِیْدَ عَلٰی مَا شَرَطَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ امام کو اُسپر سوار کر دیا اور بیعت یزید کی آپ پر لازم نہ کی بموجب اُسی شرط کے جو اہل مدینہ نے یزید سے کرلی تہی روایت تمام ہوئی وَلَسْتُ

اَدْرِیْ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ وَقَدْ قُتِلُوْا وَهُتِکُوْا وَنُهِبُوْا فَهَلْ بَقِیَ لَهُمْ عِزٌّ اَوْ وِقَارٌ حَتّٰی یَفِیْ یَزِیْدُ بِشَرْطِهِمْ - اور مجھے تعجب ہے سمجھ مین نہین آتا ہے کہ جب اہل مدینہ قتل کئے گئے اور بے آبروئی اُنکی اس قدر ہوئی اور لوٹے گئے اب بھی اُنکی عزت اس قدر باقی ہے کہ یزید اُنکی شرط پر امام سے بیعت لینے مین قائل کرتا - وَلٰکِنْ مَا یَقْتَضِیْهِ الْعَقْلُ وَیَحْکُمُ بِهٖ اَنَّ الْاِمَامَ فِیْ کِتَابِهٖ قَدْ اَوْعَدَهٗ وَهَدَّدَهٗ بِاَنَّهٗ اِنْ تَعَرَّضَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَیَاْتِیْ اِلَیْهِ بِاَمْرٍ یُعَجِّلُ عَلَیْهِ النِّقْمَةَ وَالْعَذَابَ فِیْ یَوْمِ هٰذَا - اور عقل جس امر کی مقتضی ہے اور جو حکم کرتی ہے وہ یہی ہے کہ امام چہارم نے یزید کو اپنے خط مین بالفرض اگر لکھا ہو تو صاف صاف لکھدیا ہوگا کہ ہم سے بیعت کی چھیڑ چھاڑ نکرنا وہ زمانہ گذر گیا اور وہ امتحان ہمارا کربلا سے دمشق تک پورا ہو چکا اب اگر ذرا بھی کچھ ہم لوگون سے کریگا ایسی بُری پیش آمد ہوگی کہ فورًا تو مع اپنے لشکر کے گرد برد کردیا جاوے - وَهٰکَذَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَهُ الْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ بِالنِّسْبَةِ اِلَی الْخُلَفَاءِ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَاْتُوْا اِلَیْهِمْ بِسُوْءٍ قَبْلَ زَمَانِ مُدَّتِهِمْ یہی طریقہ اور امامون کا بھی خلفاے جور سے رہا ہے کہ جب کسی خلیفہ بنی اُمیہ یا عباسی نے چاہا کہ قبل از وقت معین جو ہر امام کا درج صحیفہ تھا کسی قسم کی پیش آمد کا ارادہ کرتا تھا امام وقت فورًا ایسی دھمکی اُسے دیتے تھے کہ یہ شقی باز رہتا تھا دیکھو کتب معجزات ائمہ کو ثُمَّ لَمَّا نَقَلْتُ فِیْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ الْخَمْسِ مِنْ رِوَایَاتِ النُّصَّابِ الْمُتَحَرِّشِیْنَ بِاَهْلِبَیْتِ النَّبِیِّ فَضَاقَ صَدْرِیْ وَاسْتَوْلٰی اَهَمُّ الدُّنْیَا عَلٰی قَلْبِیْ - پھر چونکہ ان دو تین بابون مین دشمنان اہلبیت کی روایتین بہت لکھ چکا جو درپے اہانت اہلبیتؑ کے ہو رہے ہین اب میرا سینہ تنگ ہو گیا اور تمام دُنیا کا رنج مجھ پر چھا گیا فَاُرِیْدُ التَّلَافِیْ بِذِکْرِ بَعْضِ الْحَالَاتِ الْمَرْوِیَّةِ عَنْ طُرُقِنَا وَاِنْ اَنْکَرَتْهَا اَنْفُسٌ وَقُلُوْبٌ - اب مین بے تاب ہو کر تلافی کرتا ہون اور عوض مین ان روایات کے واقعہ حرہ وغیرہ کا جس مین مدینہ لٹا ہے اصلی حال اور معجزہ اپنی روایات سے جناب سید الساجدینؑ کا لکھتا ہون جس کو میرے قول کی تصدیق مین پورا دخل ہے کہ خلفاے جور کیون پیش از وقت قتل کرنے اور زہر دینے پر ان حضرات کے جرأت نکر سکتے تھے اگرچہ

راویان نواصب ان معجزون کا انکار کرین گے مگر ہمارا عقیدہ یہی ہے۔ عَنِ الْمُفِیْدِ رح
مُعَنْعَنًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ع اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ۔ شیخ مفید رح نے
ارشاد مین سلسلہ سے روایت کی ہے عمر بن زین العابدین ع سے یہہ صاحبزادہ کہا
کرتے تھے لَمْ اَرَ شَیْئًا مِثْلَ التَّقَدُّمِ فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَیْسَ یَحْضُرُہٗ
الْاِجَابَۃُ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ مین نے استقبال اجابت دعا کا ایسا کسی کا نہ دیکہا
جیسے دعا والد ماجد کی قبول ہوتی تہی وَکَانَ مِمَّا حُفِظَ عَنْہُ مِنَ الدُّعَاءِ
حِیْنَ بَلَغَہٗ تَوَجُّہُ مُسْرِفِ بْنِ عُقْبَۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ منجملہ اوس کے ایک
اجابت دعا انکو وہ بہی یاد تہی جب مسرف بن عقبہ مدینہ کے لوٹنے کو چلا ہے اور
حضرت نے دعا فرمائی بعد اس کے وہ دعا بلفظہ کتاب مین لکہی ہے اوس کے بعد روایت
یہہ ہے فَقَدِمَ مُسْرِفُ بْنُ عُقْبَۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ یُقَالُ اِنَّہٗ لَا یُرِیْدُ
غَیْرَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ع مسرف بن عقبہ مدینہ مین پہنچا اور لوگ کہتے تہے کہ سوائے
حضرت کے اور کسی کے قتل کا ارادہ ایسا پختہ اوس کا نہ تہا اٰمَنَہٗ وَاَکْرَمَہٗ وَ
حَبَاہُ وَوَصَلَہٗ۔ آنے کے بعد حضرت کو امان دی اور تعظیم و تکریم کی اور جائزہ انعام
بہی دیا اور دوسری روایت مین یون بہی وارد ہے قَالَ ہٰذَا الْخَیْرُ الَّذِیْ لَا شَرَّ
فِیْہِ مَعَ مَوْضِعِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَکَانِہٖ مِنْہُ مسرف اپنے ہمنشینون سے
کہنے لگا یہہ بزرگ وہ خیر محض ہین جن مین ذرا سا بہی شر اور فساد نہین ہے اور پہر ادکی
قرابت اور انکا پایہ جناب رسولخدا صلعم کے ساتہہ کیسا ہے یہہ ایک واقعہ کا حال اصلی ہے اب
دوسرے کا لیجئے وَرَوٰی ابْنُ شَہْرَ اٰشُوْبَ عَنِ الرَّوْضَۃِ سَئَلْتُ لَیْثَ الْخُزَاعِیَّ
سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ اِنْتِہَابِ الْمَدِیْنَۃِ اور جناب شہر آشوب نے روضہ سے
نقل کیا ہے راوی کہتا ہے مین نے لیث خزاعی سے سعید بن المسیّب کو مدینہ کے لٹنے کا
حال پوچہا قَالَ نَعَمْ شَدُّوا الْخَیْلَ اِلٰی اَسَاطِیْنِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَاَیْتُ
الْخَیْلَ حَوْلَ الْقَبْرِ وَانْتُہِبَ الْمَدِیْنَۃُ ثَلٰثًا لیث کہتا ہے کہ ہان مسجد رسول اللہ
کے ستونون مین گہوڑے باندہے اور گرد قبر منور کے بہی مینے گہوڑے دیکہے اور تین مرتبہ

مدینہ لمّا فکنت انا وعلی بن الحسینؑ ناتی قبر النبی فتکلم علی بن الحسینؑ بکلام لم
اقف علیہ مین اور جناب زین العابدین قبر رسولؐ پر آتے تھے اور زین العابدین کچھ ایسے
کلمات کہتے تھے جن سے مجھے واقفیت نہ تھی۔ فحال بیننا وبین القوم ونصلی ونری
القوم وھم لا یرو ننا۔ اُنہین کلمات کی برکت سے ہمارے اور لشکر کے بیچ مین ایک
ایسی آڑ سی ہوجاتی کہ ہم قبر کے قریب نماز پڑہتے اور لشکریون کو دیکھتے تھے اور وہ لوگ
ہم کو نہین دیکھتے تھے وقام رجل (او قال حضر) علی فرس محذوف اشہب
بیدہ حربۃ مع علی بن الحسینؑ ایک آدمی کہڑا ہوا (یا راوی نے یہہ کہا کہ ایک
آدمی سامنے سے آیا) جو دُم کٹے ہوئے گھوڑے پر سوار تہا اور رنگ گھوڑے کا سبز خنگ
تھا ہاتھ مین اس سوار کے ایک ہتھیار تہا ہمراہ جناب سید الساجدینؑ کے آیا فکان اذا
اومی الرجل الی حرم رسول اللہ یشیر ذلک الفارس بالحربۃ فیموت قبل
ان یصیبہ۔ پہر جب کوئی آدمی بطرف حرم رسولِ خدا کے اشارہ کسی گستاخی اور بے
ادبی کا کرتا تہا یہی سوار اپنے حربہ سے اُس کی طرف اشارہ کرتا تہا یہی وہ شقی حرم محترم
تک پہنچنے نہ پاتا کہ مرکر ٹھنڈا ہوجاتا۔ فلمّا کفّوا عن النھب دخل علی بن الحسینؑ علی
النساء۔ جب یہہ لشکر لوٹنے سے باز رہا یعنی مدینہ کو لوٹ چکا امامؑ عورتون مین داخل
ہوئے جنکے لوٹنے سے اس سوار نے حفاظت کی تہی فلم یترک قرطا فی اذن صبی
ولا حلیا علی امرأۃ ولا ثوبا الا اخرجہ الی الفارس کسی بچہ کے کان مین بُندا
اور نہ کسی عورت کے بدن پر زیور اور نہ کسی عورت کے پاس کپڑا بجز ساتر شرعی کے
آپنے چہوڑا سب اوتار کر اُسی سوار کو حضرت نے لادیا فقال یابن رسول اللہ انی
ملک من الملائکۃ من شیعتک وشیعۃ ابیک وہ سوار کہنے لگا ای فرزند
رسولؐ مین تو فرشتہ ہون آدمی نہین ہون آپکا اور آپ کے باپ کا پیرو اور دوستہ ہون
لمّا ظھر القوم بالمدینۃ استاذنت ربی فی نصرتکم ال محمد فاذن لی
لان ادخرھا ابدا عند اللہ تعالیٰ وعند رسولہ وعندکم اھل البیت الی
یوم القیمۃ۔ جب مدینہ پر ان لوگون نے چڑہائی کی اور غالب ہوگئے خدا سے مین نے اجازت

آپکی نصرت کی چاہی مجھے اجازت ملی اس غرض سے کہ ثواب اس نصرت کا بطور ذخیرہ کے خدا کے پاس اور اُس کے رسول اور تمہارے پاس قیامت تک جمع رہے مین زیور وغیرہ کیا کرونگا حدیث تمام ہوئی یہہ حال دوسرے واقعہ کاہے قُلْتُ اَمَّا عَدَمُ مَعْرِفَتِهٖ لِلْمَلَكِ فَلَا يُوْقِعَنَّكَ فِيْ رَيْبٍ مِنْ صِحَّةِ الرِّوَايَةِ مین کہتا ہون کہ جناب سید الساجدینؑ کا فرشتہ کو مصلحتاً نہ پہچاننا اور زیور وغیرہ لاکر اُسے دینا اسکی نظر سے ہمکو اصل روایت مین کچھ شبہہ اور شک نہ کرنا چاہیئے فَاِنَّ مِثْلَ هٰذَا قَدْ وَقَعَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَيْضًا رَوَاهُ مُخَالِفُوْنَا اس لئے کہ ایسی کیفیت زمانہ رسول خدا مین بہی چند مرتبہ بظاہر عدم شناخت کے واقع ہوئی ہے چنانچہ فریقین کی روایات مین وارد ہے وَلَهَا مَصَالِحُ عَدِيْدَةٌ فِيْ مَحَالِّهَا اور عدم شناخت کی مصلحتین ہر مقام کی جُدا جُدا ہین اَمَّا فِيْ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ فَيُمْكِنُ اَنْ نَقُوْلَ وَهَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ وَمِنْ سَجَايَا اَهْلِ الْبَيْتِ اَنَّهُمْ اَبَرُّ وَاَكْمَلُ فِيْ ذٰلِكَ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا اِلَيْهِمْ مُطْلَقًا - مگر اس واقعہ خاص مین ممکن ہے کہ ہم کہین احسان کی جزا بجز احسان کے اور کیا ہے خاص کر جو اُسی قسم کا ہے اور اہل بیتؑ نبی کی خاص عادت ہے کہ وہ سب سے بڑے احسان کرنے اور کامل تر عوض دینے مین تھے جو کوئی اون پر احسان کرے فَمَعَ كَوْنِهٖ عَارِفًا بِهٖ اَظْهَرَ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ لَفَعَلَ بِهٖ مِثْلَ فِعْلِهٖ - اگر ہم یہہ بہی فرض کرین کہ حضرت نے اُس کو فرشتہ ہی سمجھ کر یہہ زیور وغیرہ دیا تہا پس آپکو اظہار آدمیون پر اُس کا منظور تہا کہ اگر کوئی آدمی ہمارے ساتہہ ایسا سلوک کرتا یہی پیش آمد ہم اس کے ساتہہ کرتے وَقَدْ فَعَلْنَ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالْبَشِيْرِ فِيْ يَوْمِ رُجُوْعِهِنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ - جناب زینب اور ام کلثومؑ نے یہی تو فعل کیا تہا بشیر بن جذلم کے ساتہہ جب لٹا ہوا قافلہ دمشق سے مدینہ کو آتا تہا وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ الْحُلِيَّ وَالْاَثْوَابَ لَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فِيْ كُلِّ حَالَةٍ اور یہہ ہمکو کیا معلوم ہے کہ فرشتے محتاج (بغرض دینے فقرا بنی آدم) زیور اور کپڑون کے کسی حالت مین نہین ہوتے جو یہہ دینا حضرت کا بیکار تہا - وَعِنْدَ اللّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُعْطِيْ جَزَاءً لِلصَّدَقَاتِ دِرْهَمًا

واقعۂ حرہ میں امامؑ کا ابر پر سوار ہونا

بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ فِي الدُّنْيَا وَسَبْعِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْآخِرَةِ خدا کے پاس خزینہاے زمین اور آسمان سب موجود ہین ہر روز جزا ایک درہم کے عوض دس درہم دنیا مین دیگر ستر درہم آخرت مین دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ وَفِيْهِ مَصَالِحُ اُخْرٰى لَا نُطَوِّلُ الْكَلَامَ بِذِكْرِهَا بَلْ نَرْجِعُ اِلٰى ذِكْرِ الْمَقْصُوْدِ اور بھی اس فعل مین امام کی مصلحتین پوشیدہ ہین ہم طول کلام کیون کرین بلکہ یہان سے مقصود کی طرف رجوع کرین کہ واقعہ حرہ مین آپکی جان اور آبرو کیونکر بچی بموجب روایت اہل بیتؑ کے فِي مَدِيْنَةِ الْمَعَاجِزِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّبَرِيِّ مُعَنْعَنًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مدینۃ المعاجز مین ابو جعفر محمد بن طبری مورخ سے بسلسلۂ روایت کے کہ ابراہیم بن سعد کہتے ہین لَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْحَرَّةِ وَاُغِيْرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ جب واقعہ حرہ ہوا اور مدینہ تخت تاراج کیا گیا وَجَّهَ بَرْذَعَةَ الْحِمَارِ صَاحِبُ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِي طَلَبِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِيَقْتُلَهُ اَوْ لِيُسَمِّمَهُ یزید کی طرف سے جو افسر لشکر ہو کر آیا تہا اُس نے گلیم کا زین پڑا ہوا گدھا امام زین العابدینؑ کے لانے کیواسطے بہیجا یہہ ذلیل سواری اسی نظر سے تجویز کی تھی کہ آئین اور اونکو تلوار سے قتل کرے خواہ زہر سے شہید کرے فَوَجَدُوْهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ حضرت کو ان سپاہیون نے گھر مین پایا فَلَمَّا دَخَلُوْا رَكِبَ السَّحَابَ وَجَاءَ وَوَقَفَ فَوْقَ رَاْسِهٖ جب وہ اشقیا گھر مین حضرت کے داخل ہوئے حضرت باعجاز ایک ٹکڑا ابر کا بلا کر اوس پر سوار ہوئے اور آئے تا اینکہ اُسی افسر کے سر پر آپ نے وہ ٹکڑا ابر کا ٹھہرا لیا جس پر حضور سوار تھے۔ وَقَالَ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ تَكُفُّ اَوْ آمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تَبْلَعَكَ اور فرمایا حضرت نے کیون اے شقی اب کیا تجھے پسند ہے اور کیا چاہتا ہے میرے قتل اور ایذا دہی سے باز رہیگا یا زمین کو حکم دون کہ تجھے نگل جائے۔ قَالَ مَا اَرَدْتُ اِلَّا اِكْرَامَكَ وَالْاِحْسَانَ اِلَيْكَ اُس کی روح فنا ہو گئی کہنے لگا مین نے تو آپکو اور کسی غرض سے نہین بُلایا تھا فقط یہی غرض تھی کہ آپ سے بہ نیکی پیش آؤن اور آپکی تعظیم اور تکریم کرون ثُمَّ نَزَلَ عَنِ السَّحَابِ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ پھر حضرت ابر پر سے اوتر کر اُس شقی کے سامنے بیٹھے۔ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ اَقْدَاحٌ فِيْهَا مَاءٌ وَلَبَنٌ وَعَسَلٌ۔ پھر آپکے پاس چند پیالے

رکھے گئے جنمین پانی اور دودھ اور شہد بھرا ہوا تھا فَاخْتَارَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لَبَنًا وَعَسَلًا
جناب سید الساجدین نے دودھ اور شہد کو پسند فرمایا اور تناول کیا ثُمَّ غَابَ مِنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ حَيْثُ لَا نَعْلَمُ - پھر اوس کے سامنے سے آپ غائب ہو گئے اور ایسی جگہ
چلے گئے کہ معلوم نہوا کہان گئے - قُلْتُ فَهٰذَا مَا جَرٰى فِي تِلْكَ الْوَاقِعَةِ وَ
اِنَّمَا نَجٰى مِنْ اِظْهَارِ الْاَمْرِ الْمُعْجِزِ - مین کہتا ہون یہہ اصلی بات ہے جو واقعۂ حرہ
مین واقع ہوئے اور اسی معجزہ کے اظہار سے آپ کی جان بری ہوئی وَاِلَّا فَهَلْ يَحْكُمُ
الْعَقْلُ اَنْ يُقْتَلَ الْاَرَاذِلُ وَالْاَشْرَافُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَيُعْفٰى عَنْ سَيِّدِهِمْ
وَاَمِيْرِهِمْ ورنہ کسی کی عقل گوارا کریگی کہ رذیل اور شریف مدینہ کے تو قتل ہون اور لوٹے
جائین مسجد اور قبر نبوی سے بے ادبی ہو اور سردار اور سرغنائے اہل مدینہ کو ضرر نہ پہنچے
جنسے خاص دشمنی تہی - وَلَمْ يَبْقَ هُنَاكَ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ الْجَاهِلُ قَوْلًا اَنَّهٗ اِذَا
كَانَ اِمَامُكُمْ يَقْتَدِرُ عَلَى الْمُعْجِزَاتِ هٰكَذَا فَمَا بَالُهٗ لَمْ يُصْدِرْ مُعْجِزَةً مِنَ
الْكُوْفَةِ اِلٰى دِمَشْقَ وَاُقِيْدَ ذَلِيْلًا كَمَا تَرَوْنَهٗ اب اس جگہ فقط یہی بات
باقی رہی ہے شاید کوئی جاہل کہدے کہ جب امام زین العابدینؑ اس قدر اظہار معجزات پر
قادر تھے پھر کوفہ سے دمشق تک اُنھون نے کوئی معجزہ کیون نہ دکھلایا اور قید کی ذلت
اُٹھاتے رہے فَجَوَابُهٗ اَنْ نَقُوْلَ فَمَا بَالُ اِبْرَاهِيْمَ وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَجَرْجِيْسَ
وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَنْ حُرِّقُوْا وَقُتِلُوْا وَصُلِبُوْا اس کا جواب یہی ہے کہ
حضرت ابراہیم کیون آگ مین جلانے کی غرض سے پھینکے گئے حضرت یحییٰؑ اور جرجیس کیون
قتل کئے گئے حضرت عیسےؑ کیون سولی پر چڑہے وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ لِمَا اخْتَفٰى تَارَةً
فِي شِعْبِ اَبِيْطَالِبٍ وَتَارَةً فِي الْغَارِ وَلِمَا صَالَحَ بِاَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ اور ہمارے
نبی کیون ایکمرتبہ شعب ابیطالب مین چھپے اور دوبارہ غار مین اور پھر حدیبیہ مین صلح
کیون کرلی فَاَنْتَ اَيُّهَا الْجَاهِلُ الْعَنِيْدُ اِنْ لَمْ يُقْنِعْكَ التَّدَبُّرُ فِي مَا جَرٰى
عَلَيْهِمْ فَمَا نَحْتَجُّ عَلَيْكَ وَبِمَا نُفْهِمُكَ - پس تجھکو اے جاہل اسرار الٰہی جب ان انبیائے
کرام کے حالات سوچنے سے بھی تسلی نہوئی اب کیونکر ہم تجھپر کسی دلیل سے غالب ہون اور

کس دلیل سے تجھے چپ کرائین ثُمَّ کَیْفَ ظَنَنْتَ اَنَّ سَیِّدَنَا السَّجَّادَ لَمْ یَنْجُ عَنِ الْهَلَاکِ وَالْقَتْلِ فِی الْکُوْفَةِ وَدَمَشْقَ اِلَّا مِنْ اِظْهَارِ الْاُمُوْرِ الْمُعْجِزَةِ کَمَا ذَکَرْنَاهَا فِی تِلْکَ الْاَبْوَابِ - اور پہر تجھے کیونکر اس کا گمان ہوا کہ جناب سید الساجدینؑ نے اپنی جان کوفہ اور دمشق مین بدون ظاہر کرنے معجزات کے بچائی چنانچہ اون ابواب مین جن مین کوفہ اور دمشق کا ذکر ہے ہم نے وہ معجزات بھی لکھے ہین وَعَلَی الْجُمْلَةِ فَلَمْ تَکُنِ الْاَنْبِیَاءُ وَلَا الْاَوْصِیَاءُ مَامُوْرِیْنَ فِی کُلِّ الْاَوْقَاتِ بِاِبْقَاءِ نُفُوْسِهِمْ وَصِیَانَةِ عِرْضِهِمْ - خلاصہ یہہ ہے کہ انبیاءؑ اور اُنکے وصی ہر وقت اور ہر جگہ اونکو خدا کا حکم یہہ نہ تہا کہ ہمیشہ اپنی جان اور آبرو بچایا کرین اور معجزات بھی دکھلایا کرین بَلْ کَیْفَمَا تَقْتَضِی الْحِکْمَةُ الْاِلٰهِیَّةُ فِی اَمْرِ الْهِدَایَةِ بلکہ جس وقت جیسے حکمت الٰہی کا مقتضی ہو ہدایت امت مین جان بچے نہ بچے ابرو پر بھی کچھہ ہو ہدایت خلق کی پوری ہو الحمد للہ +

باب بست و دُوّم

قیامت آنے کی خبر دہی اور شہادت امام حسینؑ کی خبر دہی خدانے انبیاء کو فرمائی اس کے کیا اسباب ہین اور کس قدر مناسبت دونون واقعہ مین ملحوظ تھین

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ وُجُوْبِ اِقَامَةِ الرُّسُلِ فَهُوَ یُؤْمِنُ لَا مَحَالَةَ بِالْکُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ - جو شخص خدا پر ایمان لایا ہے اور یہہ بھی اوس کا عقیدہ ہو چکا ہے کہ خدا کو پیغمبرون کا بھیجنا ہدایتِ خلق کے واسطے ضرور ہے پس جس قدر کتابین خدانے انبیاء پر اُتاری ہین اون پر بھی ایسے دیندار کو ایمان لانا ضرور ہوگا وَلَمَّا اٰمَنَ بِهَا ثُمَّ تَلَا مِنَ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ فِیْهَا اِخْبَارٌ بِوُقُوْعِ السَّاعَةِ وَاِخْبَارٌ مِنَ اللّٰهِ

اَنْبِيَائِهٖ بِمَا يَقَعُ عَلَى الْاَصْفِيَاءِ مِنْ ذَرَارِیْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيُنَبِّئُنَا عَنِ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ نَحْنُ نَذْكُرُهٗ فِیْ هٰذَا الْبَابِ جب کتب آسمانی پر ایمان لاچکا اُس کے بعد اُنہین مقدس کتابون مین پڑھے گا اوس پیشین گوئی کو جو خدانے انبیاے کرام پر کی ہے بنسبت حشر ونشر اور اون واقعات اور مصائب کے جو ذریت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے پر گذرنے والی تھین پہر تو اوس کو پورا یقین ہوجائیگا اون باتون کا جنکو ہم اس باب مین بیان کرنا چاہتے ہین وَهِیَ اُمُوْرٌ كَثِيْرَةٌ نَذْكُرُ مِنْهَا الْاَهَمَّ فَالْاَهَمَّ اور یہہ بہت سی باتین ہین اونمین سے جو زیادہ ضروری اور بکار آمد ہین اونکو ہم بیان کرتے ہین فَنَقُوْلُ اِنَّا لَمَّا عَلِمْنَا مِنْ فَضْلِ اِهْتِمَامِ رَبِّنَا فِیْ اِخْبَارِ الْاُمُوْرِ الْاٰتِيَةِ لِاَنْبِيَائِهٖ فِیْ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَمْرُ السَّاعَةِ وَمَا يَقَعُ فِيْهِ مِنَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَغَيْرِهَا اب ہم کہتے ہین کہ ہم کو جب معلوم ہوا کہ بڑا اہتمام خدا کو دو واقعات آیندہ کی خبر دہی مین رہا ہے ہمیشہ بطرف اپنے انبیاء کے رہا ہے ایک تو قیامت کے آنے کی خبر دی ہے اور دوبارہ زندہ کرنا خلایق کا اور حساب کتاب سزا اور جزا اور جس قدر امور بروز قیامت واقع ہونگے کہ ان سب کی خبر دہی خدا نے ہر ایک پیغمبر کو فرمائی اور ان واقعات کے ہونے پر کس قدر زور دے دے کر خبر دی وَاَثْبَتَ عَلَيْنَا بِالْبَرَاهِيْنِ وَالْاَمْثَالِ اِمْكَانَ وُقُوْعِهَا - اور بعد خبر دہی کے اون امور کے واقع ہونے کو دلائل سے خاص لوگون کو اور مثالین بیان کرکے عام لوگون کو سمجہایا حَتّٰى قَالَ سُبْحَانَهٗ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِیَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِيْمٌ یہان تک خدا نے فرمایا کہ ہماری قدرت نمائی پر دوبارہ زندہ کرنے کی منکر حشر نے باتین بنائین اور اپنے پہلی پیدائش کو بہول گیا یہہ منکر کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیان جو پرانی ہوگئی ہین کون اونکو زندہ کریگا قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِیْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ کہدو اے محمد کہ وہی ان ہڈیون کو زندہ کریگا جس نے پہلے اُنکو پیدا کیا تہا۔ قُلْتُ وَلَمَّا كَانَ نَشْؤُهَا الْاَوَّلُ فِی الْاَرْحَامِ وَيَكُوْنُ النَّشْؤُ الثَّانِیْ لَا فِی الْاَرْحَامِ فَاخْتَلَفَ النَّشْؤُ وَالْاِحْيَاءُ مین کہتا ہون چونکہ پہلے خلقت اُن ہڈیون کی رحم مین ہوئی تہی اور دوسری خلقت رحم مین

ہو گی پس دونون خلقتین جُدا جُدا ہوئین فَلِذَا اَرْدَفَ بِقَوْلِہٖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ۔ اسی دفع دخل کی غرض سے بعد اس کے خدا نے فرما دیا کہ وہ خدا ہر خلقت کا بخوبی جاننے والا ہے جس طرح چاہے پیدا کر دے رحم مین پیدا کرنے کا محتاج نہین ہے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا وَالثَّانِيْ مِنَ الْاَمْرَيْنِ اِخْبَارُهٗ تَعَالٰى بِتِلْكَ الْمَصَائِبِ اَنْبِيَائَهٗ مِنْ اٰدَمَ اِلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كَمَا مَرَّ بَيَانُهٗ فِيْ اَبْوَابٍ عَدِيْدَةٍ ۔ اور دوسرا امر جس کی پیشین گوئی مین خدا نے بڑا اہتمام فرمایا ہے یہی مصائب امام حسینؑ کے ہین جن کے واقع ہونے سے حضرت آدم سے لیکر ہمارے نبی صلعم تک کیسے کیسے شد و مد سے خبر دی ہے چنانچہ ہم نے اس کو چند باب مین لکھدیا ہے وَهٰذَا الْاِهْتِمَامُ مِنَ الْحَكِيْمِ الْعَلَّامِ يُرْشِدُ مَخْلُوْقَاتَهٗ مَا لَمْ يَقَعَا اَنَّهٗ لَابُدَّ مِنْ وُقُوْعِهِمَا ۔ اور یہہ اہتمام خدا کا جو حکیم ہے اور بڑا دانا ہے خلق خدا کو تا زمانیکہ دونون امر واقع نہ ہون اس کی ہدایت کرتا ہے کہ ضرور دونون واقع ہونگے وَاِذَا وَقَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا يُؤَكِّدُ بِوُقُوْعِ الثَّانِيْ مِنْهُمَا ۔ اور جب کہ ایک انمین سے واقع ہو گیا جس طرح خدا نے خبر دی تھی پس دوسرا امر قیامت کا جو باقی رہ گیا ہے اوس کے واقع ہونے کی پوری تصدیق اور پوری تاکید کریگا وَهٰذَا مِنْ اَجَلِّ الْفَوَائِدِ الَّتِيْ اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْ وُقُوْعِ شَهَادَتِهٖ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور یہہ بھی ایک بڑا فائدہ ہے امام حسینؑ کی شہادت کے واقع ہونے کا منجملہ اون فوائد کے جو خدا کی مصلحت مین گذرے تھے فَالْاَصْلُ الرَّابِعُ مِنْ اُصُوْلِ دِيْنِنَا الْخَمْسِ اَعْنِي الْاِمَامَةَ كَيْفَ شَيَّدَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِهِ الْاَصْلَ الْخَامِسَ مِنْ وُقُوْعِ شَهَادَةِ ثَالِثِ الْاَئِمَّةِ ۔ پس چوتھی اصل ہمارے اصول دین کی یعنی امامت اس نے کس قدر استواری اعتقاد اور صحت وقوع اصل پنجم یعنی معاد اور قیامت کی تیسرے امام کی شہادت سے کی ہے وَكَيْفَ دَفَعَ اِرْتِيَابَ الْمُرْتَابِيْنَ وَاَزَاحَ شُكُوْكَ الشَّاكِّيْنَ وَقَطَعَ شُبُهَاتِ الْمُنْكِرِيْنَ بِظُهُوْرِ خَوَارِقِ الْاُمُوْرِ مِنْ يَوْمِ وُقُوْعِهَا اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ اور کیسے عمدہ طرح سے خدا نے شک اور شبہات اور انکار منکرین کو دفع کر دیا اس شہادت کے واقع ہونے سے چونکہ خوارق امور اور معجزات کا ظہور بکثرت ہونے لگا اور قیامت تک ہوتا رہے گا لہذا

خلایق کی زبان بندی ہر وقت ہو رہی ہے اور یقین ہمارا خدا کی قدرت نمائی پر روز افزون
ہوتا جاتا ہے بہ نسبت معاد کے وَذٰلِكَ الْغَرَضُ وَاِنْ كَانَ قَدْ حَصَلَ مِنْ ظُهُوْرِ
الْمُعْجِزَاتِ عَنِ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مَضَوْا مِنْ قَبْلُ اَيْضًا۔ اور یہہ غرض خدا کی یعنی
قیامت کا آنا اور جزا اور سزا کا ضروری ہونا اگرچہ انبیاے کرام کے معجزات سے بھی پوری
ہوئی تھی اس لئے کہ ہر نبی نے جب خبر روز حشر اور نشر کی دی تو اپنے بیان کی تصدیق
اور پیشین گوئی کے واقع ہونے سے بھی فرمائی وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ التَّصْدِيْقُ دِرَايَةً
فِيْ زَمَنِ حَيَاتِهِمْ وَصَارَتْ رِوَايَةً بَعْدَ مَمَاتِهِمْ۔ مگر یہہ تصدیق زمانہ حیات مین
اون حضرات کے تو چشم دید کے اقسام سے تھی اور بعد وفات اون بزرگان دین کے
محض روایت ہو گئی۔ وَكَانَتْ تِلْكَ الرِّوَايَاتُ يَقُوْلُ الْكُفَّارُ فِيْهَا اِنْ هِيَ
اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ اور ایسے ہی قصص اور حکایات کی نسبت کفار ہمیشہ
سے کہہ رہے ہتے کہ پرانے دہرائی باطل قصہ کہانیان ہین جنکو ہمیشہ اگلے زمانے
والے یوہین کہتے چلے آئے ہین یعنی کبھی نہ انکا ظہور ہوا اور نہ کبھی ہوگا وَلَمَّا ظَهَرَ
وَيُظْهِرُ صِدْقُ الْمُخْبِرِ دَائِمًا بِوَقَائِعِ يَوْمِ الْحَشْرِ اِلٰى اَنْ يَقْرُبَ وُقُوْعُهُ
مِنْ ظُهُوْرِ مُعْجِزَاتِهِ فَتَكُوْنُ ذٰلِكَ الْاَخْبَارُ عَنْهُ دِرَايَةً دَائِمًا۔ اور
جب کسی خبر دینے والے قیامت کی سچائی روزانہ تا روزیکہ قیامت قائم ہو ظاہر
ہوئی اور ہوتی رہیگی جس طرح امام حسینؑ کی خبر دہی قیامت آنے کی اور اپنے قاتلون
کے عذاب مین گرفتار ہونے کی۔ اُس جناب کے معجزات پیہم ظاہر ہو کر اُن کے سچے
برگزیدہ ہونے کی تصدیق کر رہے ہین وَكَذٰلِكَ اِخْبَارُهُ بِالرَّجْعَةِ وَمَا يَقَعُ
فِيْهَا فَاِنَّهُ اَيْضًا مُصَدِّقٌ بِهَا يُؤْمِنُ بِهَا مَنْ آمَنَ بِهٖ وَيُنْكِرُهَا
مَنْ يُنْكِرُ كَوْنَهُ اِمَامًا وَحُجَّةً۔ اسی طرح خبر دہی امام حسین اور اونکے جد
نامدار اور دیگر آئمہ کے وقوع رجعت مین کہ اس کی بہی تصدیق آپکی معجز نمائی کر رہی
ہے رجعت پر بہی ایمان وہی لاتا ہے جو آپکو امام اور حجت خدا مانتا ہے اور اسی رجعت
سے انکار وہ شخص کرتا ہے جو امام حسینؑ کو امام اور حجت نہین جانتا ہے وَاِنَّمَا دَعٰی

بَعْضَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلیٰ اِنْکَارِ الرَّجْعَۃِ (وَ عَلَیْھَا مِنَ الشَّوَاھِدِ الْقُرْاٰنِیَّۃِ وَ
اَحَادِیْثِ اَھْلِ الْبَیْتِ مَاھُوَ اَشْھَرُ مِنْ اَنْ یُذْکَرَ) کَوْنُھَا مُظْھِرَۃً لِفَسَادِ کُلِّمَا
اِعْتَقَدُوْہُ فِیْ اَمْرِ خِلَافَۃِ نَبِیِّھِمْ۔ مسلمانون کے بعض فرقہ جو منکر واقعہ رجعت کے ہو گئے
حالانکہ قرآن اور احادیث اہلبیت سے رجعت ہونے کے شواہد اس قدر مشہور ہین جن کے
بیان کی ہم کو اس کتاب مین حاجت نہین ہے (دیکھو کتب عقاید کو) بہر حال باوجود اس کثرت
شواہد کے بعض مسلمان جو منکر مسئلہ رجعت کے ہین اس کی وجہ یہی ہے کہ جو خراب عقیدہ
انکو خلافت نبی مین ہوا ہے وہ بالکل زمانہ رجعت مین باطل کیا جائے گا بلکہ زیادہ تر ضرورت
رجعت کی اسی عقیدہ کے باطل کرنے کی نظر سے ہے رَجَعْنَا اِلیٰ اَصْلِ الْمَرَامِ اب ہم اصلی
مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین یہہ تو کچھ اور ہی ذکر چھڑ گیا فَاِذَا تَلَازَمَ ذِکْرُ الْمَعَادِ
وَ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِؑ فِیْ اَخْبَارِ اللّٰہِ اَنْبِیَائَہٗ مِنْ بَدْوِ النَّشْوِ فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ
بَیْنَھُمَا اُمُوْرٌ تُوْرِثُ اللُّزُوْمَ۔ پھر جب قیامت کا ذکر اور شہادت امام حسینؑ کا
ذکر خبر دہی مین خدا نے اپنے پیغمبرون کو باہم لازم ٹھہرا دیا اور برابر اہتمام خبر دہی مین دونون
واقعات کے ہمیشہ رہا اب ضرور ہوا کہ قیامت کے سانحہ اور واقعۂ شہادت امام حسینؑ مین کچھہ
ایسے امور ہون جن کی وجہ سے ایک کے واقع ہونے سے دوسرے کا واقع ہونا لازم سمجھا جائے
وَ یَجِبُ اَنْ لَا تَکُوْنَ تِلْکَ الْاُمُوْرُ مِنَ الْمَلْزُوْمَاتِ الْعَامَّۃِ الْمُوْجِبَۃِ لِلْعِقَابِ
وَ الثَّوَابِ۔ پھر یہہ بہی ضرور ہے کہ جن امور کی وجہ سے قیامت اور شہادت کے واقعہ مین
لزوم پیدا ہوا ہے وہ امور مثل عام امور کے نہون جن کی وجہ سے ثواب اور عقاب تمام خلائق
کا بروز قیامت ہوگا بَلْ لَھَا مَزِیَّۃُ اِخْتِصَاصٍ تُوْجِبُ مَعِیَّۃَ الذِّکْرِ بلکہ شہادت
امام حسینؑ مین کچھہ ایسی خصوصیت ہو کہ قیامت کی خبر دہی اور شہادت کی خبر دہی کو ساتھہ
ہی کرنی مناسب بلکہ واجب ہو جیسا کہ عنوان اس باب کا ہم نے گردانا ہے وَھِیَ اُمُوْرٌ
کَثِیْرَۃٌ اَحَدُھَا اَنَّ قِیَامَ السَّاعَۃِ وَ مَا یَقَعُ فِیْہِ مِنَ الْغَرَائِبِ وَ الْعَجَائِبِ لَمَّا
کَانَ مِمَّا یَاْبَاہُ الْعَقْلُ الظَّاھِرِیُّ کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ۔ اور یہہ بہت سے امور ہین جنکی
نظر سے دونون واقعات کا ذکر ساتھہ ہی خدا نے برابر کیا ہے پہلا امر یہہ ہے کہ قیامت کا

قایم ہونا اور جو جو امور بروز قیامت ہون گے وہ سب ایسے ہین کہ عقل ظاہری ہماری اُن کو
قبول نہین کرتی ہے چنانچہ مُردون کے قبر سے اوٹھانے کی نسبت شاعر کہتا ہے ؎ وَالَّذِیْ
حَارَتِ الْبَرِیَّۃُ فِیْہِ + حَیْوَانٌ مُسْتَحْدَثٌ مِنْ جَمَادٍ + جس چیز مین تمام خلایق کی
عقل حیران ہے کچھہ کسی کی سمجھہ مین نہین آتا وہ یہی ہے کہ زندہ آدمی قبر کی مٹی سے پیدا ہوگا
فَاِنَّ الْجَمَادَ لَافِیْہِ قُوَّۃٌ نَامِیَۃٌ فَضْلًا مِنْ اَنْ یَکُوْنَ حَسَّاسًا بَلْ اِنْسَانًا اَسْلٰی
کہ مٹی یا پتھر اوس مین تو قوت نامیہ بہی نہین ہے اور ادنے درجہ کے اجسام کے ہے پہر اُس سے
افضل مخلوقات یعنی انسان کیونکر پیدا ہوگا کَذٰلِکَ حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ اَمْرِ الْحُسَیْنِ ؑ
اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَعَزِّ اَبْنَاءِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ فَکَیْفَ اَبْلَاہُ اللّٰہُ بِتِلْکَ الْبَلَایَا الَّتِیْ فِیْہَا
وَھْنٌ ظَاھِرٌ لِنَبِیِّہٖ اسی طرح ہماری عقلین حیران ہورہی ہین کہ جب امام حسین ؑ نہایت
عزیز فرزند ہمارے نبی محمد صلعم کے تھے پہر خدا نے کیونکر اونپر ایسی ایسی مصیبتین گوارا فرمائین
جن سے بظاہر ذلت صریح ہمارے نبی کی ہوتی ہے فَاِذَا رَجَعَ اَحَدٌ مِنَّا اِلَی الْعَقْلِ الصَّحِیْحِ
وَظَھَرَ لَہٗ وُجُوْبُ النَّشْرِ لِلْمُجَازَاتِ - پہر جب کوئی ہم مین سے منجملہ مخلوقات الٰہی اپنی
عقل صحیح کی طرف رجوع کرتا ہے ضرور اُس کو معلوم ہوجاتا ہے کہ جزا اور سزا کی غرض سے دوبارہ
زندہ کرنا بروز قیامت واجب ہے کَذٰلِکَ اِذَا رَجَعَ اَحَدٌ مِنَّا اِلٰی عَقْلِہِ الصَّحِیْحِ وَ
تَاَمَّلَ فِیْمَا حَصَلَ مِنَ النَّتَائِجِ الْعَظِیْمَۃِ لِتِلْکَ الْمَصَائِبِ وَاٰمَنَ بِمَا اَخْبَرَ
بِھَا ھُدَاتُنَا یُذْعِنُ بِکَوْنِ وُقُوْعِھَا مِنْ اَھَمِّ الْوَقَائِعِ - اسی طرح جو شخص
ہم مین سے عقل صحیح کی طرف رجوع کرے اور سوچے کہ حضرت کے شہید ہونے سے کیسے
کیسے عمدہ نتیجہ دین اسلام کی بقا اور ترقی مین ظاہر ہوچکے اور اوس کو یقین ہوجائے
اون نتایج کے واقع ہونے پر جن کو ہمارے پیشوایان دین نبیؐ اور ائمہ طاہرینؑ نے بیان
فرمائے ہین پہر تو اُسے بہی پورا یقین ہوجاتا ہے کہ ہان بیشک حضور کی شہادت کا واقعہ
بہت بڑا ضروری امر تہا تمام واقعات مین اس دُنیا کے وَاَمَّا الْاِسْتِبْعَادُ الَّذِیْ
اَعْتَرَی الْجُھَلَاءَ اَوِ الْمُتَجَاھِلِیْنَ اَوْ یَعْتَرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِیْ اَنَّ
الْحُسَیْنَ ؑ کَیْفَ اَلْقٰی نَفْسَہٗ وَاَھْلَہٗ اِلَی التَّھْلُکَۃِ - فَقَدْ مَرَّ مِنَّا الْقَوْلُ

فِیْ دَفْعِہٖ مِرَارًا لیکن یہہ تعجب اور بعید از قیاس ناقص ہونے کا شبہہ جو زمانہ وقوع شہادت مین جاہلون کو خواہ بنے ہوئے جاہلون کو عارض ہوا تھا یا کہ قیامت تک عارض ہوگا کہ امام حسینؑ نے کیون اپنی جان اور اپنے عزیزون کی جان ہلاکت مین ڈالے اس کا جواب تو ہم نے بہت سے ابواب مین اسی کتاب کے اچھے طور سے لکھدیا ہے وَکَذٰلِکَ اُمُوْرٌ کَثِیْرَۃٌ یُبْطِلُ بِہَا الْاِسْتِبْعَادُ الَّذِیْ یَعْتَرِی الْعِبَادَ فِیْ اَمْرِ السَّاعَۃِ لَسْنَا نَذْکُرُھَا فِی الْمَقَامِ - اسی طرح بہت سے ایسے امور ہین جو ظہور معجزات امام حسینؑ سے بندگان خدا کے شبہات کو واقعہ قیامت کے ہونے مین باطل کرچکے ہین اور کر رہے ہین اونکو ہم اس جگہ بیان نہ کرین گے و اِنَّمَا بُغْیَتُنَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنْ نَذْکُرَ مَا یُبَیِّنُ سَبَبَ اِخْبَارِ اللّٰہِ بِتِلْکَ الْوَاقِعَۃِ مَعَ وَقْعَۃِ السَّاعَۃِ - ہماری خواہش اس باب مین اوسی سبب کے بیان کرنے کی ہے جس کی وجہ سے خدا نے قیامت کی خبر دی ہے اور شہادت کی خبر دی پر پورا اہتمام فرمایا ہے فَاِنَّہٗ یَجْعَلُنَا عَلٰی یَقِیْنٍ مِنْ اَنَّ لِذٰلِکَ الشَّہِیْدِ الْمَظْلُوْمِ کِفْلٌ تَامٌّ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ الْجَزَاءِ وَالثَّوَابِ - اس لئے کہ یہہ طرز بیان خدا کا کہ شہادت امام حسینؑ کا ذکر اور قیامت کا ذکر ساتھہ ساتھہ جو انبیا سے فرمایا بطور لزوم کے اس کے خیال سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ قیامت سے اس شہید مظلوم کو پورا حصہ ملنے والا ہے جو اور کسی نبی اور وصی نبی کو نہ ملیگا اور جزا اور ثواب خواہ سزا اور عذاب کے جو امور بروز قیامت پیش ہونگے اون مین سب سے زیادہ ہمارے امام حسین کو بہ نسبت اون کے دوست اور دشمن کے زیادہ تعلق ہوگا ثُمَّ لَمَّا کَانَ الْحُسَیْنُؑ تَابِعًا لِجَدِّہٖ فِیْ تِلْکَ الْبَلَایَا یُرِیْدُ اِبْقَاءَ دِیْنِہٖ وَشَرِیْعَتِہٖ وَکُلَّمَا مَنَحَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنَ الْمَفَاخِرِ وَالْفَضَائِلِ فَھُوَ اِعْزَازٌ لِجَدِّہٖ - پہر چونکہ امام حسینؑ ان مصائب کے اوٹھانے مین اپنے نانا کے تابع تھے اور انہین کے دین اور شریعت کے بقا کی غرض سے یہہ مصیبتین آپ نے گوارا فرمائین اور جو شرف اور بزرگی خدا نے امام حسینؑ کو دی بنظر اعزاز اور اکرام اونکے نانا کے دی ہے

جیسا کہ طریقہ نائب اور منوب عنہ کا جاری ہے فَلَا بُدَّ مِن اَنْ یَکُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ هُوَ الْاَقْدَمُ وَهُوَ الْاَوْلٰی فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ - اب ضرور ہے کہ جو جو امور کہ مذکور ہوئے اون سب کے استحقاق مین ہمارے نبی مقدم اور سردار ہون اون کے بعد اون کے نائب اور جانشین کا منصب ہے فَالْخَصَائِصُ الَّتِیْ یَخْتَصُّ بِهَا نَبِیُّنَا یَوْمَ الْحَشْرِ وَهُوَ الشَّفِیْعُ الشَّافِعُ تَقِفُ عَلٰی جُمْلَتِهَا فِیْ غَیْرِ الْکِتَابِ سب خاص امور جنسے ہمارے نبی بروز قیامت متصف ہونگے اونکو تو سوائے ہمارے اس کتاب کے اور کتب تفسیر اور حدیث اور قیامت نامہ مین پڑہو لٰکِنَّهٗ قَالَ کُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ - مگر ایک فضیلت کا لکہنا یہان مجھے ضرور ہی فرمایا ہمارے نبی ؐ نے کہ ہر ایک علاقہ نسبی اور سببی بروز قیامت قطع ہوجائیگا مگر میرا نسب اور میرا سبب کہ یہہ باقی رہیگا یَعْنِیْ بِهٖ اَنَّهٗ کُلُّ مَنْ یَتَّصِلُ اِلَیْهِ بِالنَّسَبِ اَوْ بِالسَّبَبِ کَالْاِزْدِوَاجِ وَغَیْرِهٖ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ مُتَّصِلٌ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْضًا حضرت کی مراد یہہ ہے کہ جو شخص براہِ نسب یعنی شجرۂ ولادت خواہ براہ سبب مثلاً نکاح وغیرہ کے آپسے دنیا مین پیوند حاصل کرچکا ہے اور قواطع نسب کا مرتکب نہین ہوا ہے وہ بروز قیامت بھی آپ سے متصل ہوگا وَالَّتِیْ خَصَّ اللّٰهُ بِهِ الْحُسَیْنَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَاُمَّتَهٗ وَاَبَاهُ فَهِیَ اَیْضًا اُمُوْرٌ کَثِیْرَۃٌ - اور جو جو باتین کہ اون سے امام حسینؑ اور اُنکی مادر گرامی اور پدر بزرگوار بروزِ قیامت معزز اور ممتاز ہون گے وہ بہی بہت سی ہین اور ہم اون کو بیان کرینگے پہلے اپنا اصلی مطلب تو لکہہ لین انشاء اللہ

باب بست و سوم

واقعہ قیامت اور واقعہ کربلا سے دنیا مین کون کون سی مشابہت پیدا ہوئی اور کس قدر تعلق اونمین ہے

لَیْسَ کَلَامُنَا فِی الْمُنَاسَبَاتِ الشِّعْرِیَّۃِ وَالتَّشْبِیْهَاتِ الْفَرْضِیَّۃِ الَّتِیْ یَتَکَلَّفُ بِهَا

ہم اون مناسبات شاعرانہ اور تشبیہات فرضی مین کلام نہین کرتے ہین جو بناوٹ کرکے خیالی امور سے لوگ اس واقعہ کو دوسرے واقعہ سے تشبیہہ دیتے ہین بَلِ الْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ یُقِرَّ وَ یَعْتَرِفَ بِهَا كُلُّ مَنْ سَمِعَهَا اِذَا تَاَمَّلَ فِیْهَا - بلکہ اون باتون کا بیان کرین گے جنکو منکر اور اُنمین تامل کرکے ہر شخص اونکا اقرار کریگا اَحَدُهَا اَلْعَطَشُ الْاَكْبَرُ الَّذِیْ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ بِهِ الْحُسَیْنَ ع وَ اَهْلَبَیْتَهُ وَ اَصْحَابَهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ - ایک شباہت یوم قیامت سے اس واقعہ کو پیاس سے ہے جس سے خدانے امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیتؑ اور اصحاب کا امتحان لیا وَ لَا سِیَّمَا الْحُسَیْنَ فَاِنَّهُ اَوْحٰی اِلٰی نَبِیِّنَا اٰدَمَ ع فِیْ بَیَانِ عَطْشِهِ اَنَّهُ یَحُوْلُ بَیْنَهُ وَ بَیْنَ السَّمَآءِ كَالدُّخَانِ خصوصاً جناب امام حسینؑ کی پیاس جس کی نسبت حدیث مین وارد ہے کہ حضرت آدمؑ سے خدانے بیان فرمایا کہ انکی پیاس اس غضب کی ہوگی اور اس قدر بخارات مظلم سینہ سے اُس پیاسے کے اُٹھین گے کہ مرض سدر کا پیدا ہوگا یعنی جب آسمان کی طرف نظر کرین گے دہوان سا آنکھون کے سامنے پیدا ہوکر مانع بصر ہوگا - وَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ تَعْذِیْبًا وَ لَا تَادِیْبًا بَلْ لِتَحْصِیْلِ الْاِسْتِحْقَاقِ عَدْلًا مِنْهُ تَقَدَّسَتْ اَسْمَائُهُ وَ تَكَثَّرَتْ آلَائُهُ - اور یہہ امتحان امام حسینؑ کا معاذاللہ کسی معصیت کی عذاب دہی کا نہ تہا اور نہ براہ ادب دہی تہا بلکہ فقط اسی غرض سے تہا کہ حضور کو تشنگان یوم محشر کے سیراب کرنے کا عہدہ سپرد ہوگا اور عدلِ خدا اسی کا مقتضی ہے کہ استحقاق ظاہری بہی پیدا ہوجائے پاک ہین سب نام خدا کے خوردہ گری سے اور بے شمار ہین اُس کی نعمتین دُنیا اور آخرت مین فَلَمَّا اَصْبَرَ وَ صَبَرَ عَلَیْهِ اَصْحَابُهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهُ رَوَّاهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا لَمَا مَرَّ فِی الْبَابِ التِّسْعِیْنَ مِنَ الْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ وَ نَجَّاهُمْ عَنِ الْعَطَشِ الْاَكْبَرِ یَوْمَ الْحَشْرِ - پہر جب امام حسینؑ نے اور اون کے اصحاب اور اہلبیتؑ نے ایسی پیاس پر صبر کیا خدانے اون شہدا کو دنیا مین قبل اس کے کہ جان بحق تسلیم کرین اپنی رحمت سے سیراب کردیا دیکھو باب (۹۰) جلد اول کو اور روز محشر کی پیاس سے انکو نجات دے کہ سیراب اُٹھین گے اور پیاسے نہون گے انشاءاللہ وَالثَّانِیْ تَطْوِیْلُ النَّهَارِ وَ سَاعَاتِهِ اِمَّا حَقِیْقَةً كَمَا یَدَّعِیْهِ بَعْضٌ وَ لَمْ اَقِفْ عَلٰی

مُسْتَنَدِهٖ مِنْ اَحَادِيْثِ الْاَئِمَّةِ - دوسری مشابہت یوم عاشورا کو یوم محشر سے درازی
مین دن کے ہے یعنی گہنٹہ دن کے بڑہ گئے جیسا کہ بعض مصنفین کتب مصائب کا دعوے
ہے اور مجہے کوئی حدیث ائمہ علیہم السلام کے اس دعوے کے سند مین ہنین ملی ہے پس یہہ
دن کا بڑا ہونا یا تو سچ مچ تہا وَاِمَّا مَجَازًا وَهُوَ اَمْرٌ مُعْجِزٌ - اور یا مجازًا اور
براہ معجزہ دن اگرچہ اوتنا ہی بڑا تہا جو بنظر طول اور عرض بلد کربلا کے اس روز ہونا چاہیے
مگر معجزہ نمائی کی راہ سے سب واقعات اوسی قلیل زمانہ مین واقع ہو گئے فَاِنَّ سَعَةَ
الظَّرْفِ زَمَانًا كَانَ اَوْ مَكَانًا يَجِبُ اَنْ يُطَابِقَ بِالْمَظْرُوْفِ عَلٰى مَا هُوَ الظَّاهِرُ
اس لئے کہ گنجایش زمانہ کی اور مکان کی ضرور ہے کہ مطابق ہو اوس چیز سے جو اوس
زمانہ خواہ مکان مین پایا جائے - فَالْاُمُوْرُ الْوَاقِعَةُ فِيْ يَوْمِهٖ هٰذَا مِنْ مُحَارَبَاتِ
الشُّهَدَاءِ وَغَيْرِهَا وَهِيَ كُلُّهَا زَمَانِيَاتٌ تُلْجِئُنَا اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اِنْ اٰمَنَّا
بِوُقُوْعِهَا - اس لئے کہ جس قدر لڑائیان اور دیگر امور بروز عاشورا زوال آفتاب سے
لیکر آخر عصر تک ہوئے اور یہہ سب ایسے امور ہین کہ زمانہ مخصوص مین ہونے چاہئین -
ہمکو مجبور کرتے ہین کہ ہم اسی کے قائل ہون کہ دن بڑہ گیا تہا سچ مچ خواہ معجزہ ہوا کر
حاجت مطابقت ظرف اور مظروف کی نرہی - وَقَدْ وَقَعَ مِثْلُ ذٰلِكَ فِيْ قَضِيَّةِ
اِرْمِيَا النَّبِيِّ كَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ - یہہ قدرت نمائی خواہ اسی کی مثل اور بھی
واقع ہوئی ہے دیکہو قصہ حضرت ارمیاؑ کو جس کا ذکر خدا نے قرآن مجید مین فرمایا ہے وَلَا
يُذْهِبَنَّ حِلْمَكَ الشَّيْطَانُ - شیطان کے بہکانے مین نہ آؤ جو کہتا ہے کہ یہہ سب
باتین یوم عاشورا کی غلط ہین اتنی دیر مین اتنی باتین کیونکر ہو سکتی ہین - فَاِنَّ
الْمَقْتُوْلِيْنَ مِنْ عَسْكَرِ يَزِيْدَ قَدْ عُلِمَ اِعْدَادُهُمْ وَدُفِنَتْ اَجْسَادُهُمْ وَاُيْتِمَتْ
اَوْلَادُهُمْ وَتَغَرَّبَتْ اَزْوَاجُهُمْ - اس لئے کہ اس معرکہ مین جس قدر آدمی لشکر یزید کے
قتل ہوئے سب کی گنتی مورخین نے لکہی ہے اور عمر سعد نے سب کو دفن کرادیا تہا اون کے
جنازے پر نماز پڑہی تہی اونکی اولاد یتیم ہو گئی تہی جس کو سب جانتے تہے اون کی زوجہ
بیوہ ہو گئی تہین - وَاِنَّمَا عَدَدْنَا طُوْلَ النَّهَارِ مِنْ جُمْلَةِ الْمُنَاسَبَاتِ لِاَنَّ يَوْمَ

الْحَشْرِ يَطُوْلُ طُوْلَ اَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ - ہم نے روز عاشورا کا طولانی ہونا
روز قیامت کے مناسبات اور مشابہہ امور سے جو شمار کیا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ روز محشر
جیسا کہ قرآن مین ہے ہزار برس اور پچاس ہزار برس کا ہوگا جیسے برس ہم شمار کرتے
ہین - وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهُ يَطُوْلُ هٰذَا بِسَاعَاتِهِ اَوْ بِاَغْرَاضِهِ الْاُخَرِ يَشُقُّ
حَمْلُهَا عَلَى الْفُجَّارِ مِنْ اَهْلِ الْحَشْرِ دُوْنَ الْاَبْرَارِ مِنْ اَهْلِهِ - اور خدا کو خوب
معلوم ہے کہ یہہ طولانی ہونا روز محشر کا اس کی گہڑیوں اور ساعتون کے طولانی ہونے
سے ہوگا یا کہ سخت ایذا اور تکلیف کے امور ایسے اُس دن واقع ہون گے جنکی برداشت
گناہگاران تباہ کار پر دشوار ہوکر ایک گہڑی کو مثل ایک برس کے کردیگی اور نیکوکارون
کو یہہ ایذا مطلق معلوم نہوگی خصوصًا جو لوگ سایہ مین لواے حمد کے ہونگے جو ہمارے
نبی صلعم کا نشان ہے فدا ہو جان ہماری اوس علم اور علمدار پر فَاِنْ قُلْنَا اَنَّ
يَوْمَ عَاشُوْرَا لَمْ يَطُلْ سَاعَاتُهُ حَقِيْقَةً وَطَالَ اِعْجَازًا اَوْ قَدْ وَقَعَ
فِيْهِ مِنْ قِبَلِ الْفَجَرَةِ اللِّئَامِ مَا وَقَعَ - پہر اگر ہم اسی کے قائل ہون کہ روز
عاشورا کے گہنٹے اور گہڑیان طولانی ہوئین اور یہہ سب کشت و خون بدکاران لشکر
یزید کا اُسی زمانہ مین ہوگیا وَلَمْ يُؤْذِ طُوْلُهُ الْمُعْجِزُ بِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَاَوِدَّاءِ
بِاَدِيَّةٍ مِّمَّا كَمَا لَا يُؤْذِيْ طُوْلُ يَوْمِ الْمَحْشَرِ بِمِثْلِهِمْ كَذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّ
التَّقْرِيْبُ فِي التَّشْبِيْهِ اور طول مجازی اعجازی روز عاشورا نے دوستان
خدا شہداے کربلا کو کسی طرح کی ایذا نہ پہنچائے جیسے روز محشر کا طولانی ہونا بھی
دوستان خدا کو کچھ ایذا نہ دیگا پہر تو ہماری تشبیہہ طولانی ہونے مین روز عاشورا
کے وجہ خاص سے تمام ہوگئی وَالثَّالِثُ الْهَمُّ وَالْفَزَعُ وَالْخَوْفُ كَمَا يَعْتَرِيْ
اَهْلَ الْمَحْشَرِ حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ يَوْمَ تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا
اَرْضَعَتْ تیسری مشابہت روز عاشورا کو قیامت سے رنج اور خوف کی ہے
قیامت کا خوف تو اس قدر ہوگا کہ خدا فرماتا ہے اُس روز دودھ پلانے والی
عورت ماں ہو کہ دایہ ہو اپنے بچہ کو بھول جائے گی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِمُحَمَّدٍ

وَاٰلِهٖ كَذٰلِكَ اعْتَرَى الْهَمُّ وَالْخَوْفُ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهٖ
وَاشْتَدَّ الْهَمُّ عَلَيْهِ حَتّٰى ابْيَضَّ اَكْثَرُ الشَّعْرِ مِنْ رَاسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ -
اسی طرح خوف اور رنج ہمارے امام حسینؑ اور اون کے اہلبیتؑ پر بروز عاشورا طاری
ہوا تہا اور اس کی حد کا درجہ یہہ ہے کہ صبح سے لیکر تا زوال بہت بال حضرت کی داڑہی
اور سر کے سپید ہو گئے تھے وَكَيْفَ لَا يَفْزَعُ وَلَا يَخَافُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَنِسَائِهٖ
وَفِيْهِنَّ ابْنَتَانِ مِنْ بِنْتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ هُمَا مِنْ وَدَائِعِ جَدِّهٖ يَجِبُ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حِفْظُ حُرْمَتِهِمَا فَمَا ظَنُّكَ بِالْحُسَيْنِ وَهُوَ اَخٌ لَهُمَا -
اور کیونکر خوف اور ہراس ہوتا امام حسینؑ کو اپنی عورات کی پردہ دری کا حالانکہ
دو خوزادی اون مین نواسیان ہمارے نبیؐ کی تہین جو بطور ودیعت اور امانت
کے تہین اور جن کی پرداری ہر مسلمان پر واجب ہے چہ جائے کہ امام حسینؑ جو اونکے
حقیقی بہائی تہے اون پر تو سب سے زیادہ واجب تہی - وَكَانَ مِنْ مَسَاءِ
يَوْمِ تَاسُوْعَا اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ يَتَخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّ اَعْدَائَهٗ لَا يُبَالُوْنَ
فِيْ هَتْكِ حَرِيْمِهِنَّ اور نوین تاریخ کی شام سے جو سانحہ چڑہائی لشکر کا ہو چکا
تہا اوس کو خیال کر کے حضرت کو پورا اندیشہ تہا کہ یہہ دشمنان دین کبہی کچہہ پروا نہ
کرین گے اپنے نبیؐ کی ہتک حرمت کرنے مین بلکہ ضرور اسی پر آمادہ ہین وَلِذٰلِكَ
اَضْرَمَ النَّارَ حَوْلَ الْخِيَامِ فِيْ لَيْلَتِهٖ هٰذِهٖ وَلَمْ يَخَفْ مِنْ حَرِّهَا وَلَمْ
يَخْشَ مِنْ اَنَّ عَطَشَهُنَّ يَزِيْدُ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً مِنْ اَضْرَمِ النَّارِ
حَوْلَ خِبَاهُنَّ - اور یہی خوف پردہ دری کا اٰپکو باعث اس کا ہوا تہا کہ شب
عاشورا کو آگ گرد اُس خندق کے بہڑکا دی تہی جس مین مخدرات عصمت رونق افروز
تہین ہاے ہاے وہ گرمی کربلا کی اور وہ تین دن کی پیاس اور اُس پر یہہ آگ
کی بہڑک پردہ دری کے روکنے کی غرض اسکا کچہہ خوف آپکو نہوا وَهٰذَا الْخَوْفُ
هُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِدْلَالِ وَالْاِحْتِجَاجِ لَنَا عَلٰى مُخَالِفِيْنَا اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ
قَوْلِهٖ تعہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ مِنَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ الاٰيه هُوَ بَلَاءُ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ

اور یہی خوف اور نیز تقیہ ائمہ علیہم السلام کا اسی سے ہم استدلال کرتے ہین اپنے مخالفین پر کہ خدانے جو قرآن مین فرمایا ہے کہ ہم ضرور تمہارا امتحان لین گے بڑی بہوک پیاس اور خوف سے اس سے مراد وہی امتحان ہے جو امام حسینؑ کا بروز عاشورا خدانے لیا اور پوری آیت کے آپ ہی مصداق ہین وَاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ آيَةِ الْاِسْتِخْلَافِ وَفِيهَا وَعَدَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِقَوْلِهِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهِ وَلَيُبَدِّلَنَّ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا اِنَّهُ هُوَ الْوَعْدُ بِالرَّجْعَةِ اور یہہ بہی ہم دلیل لاتے ہین آیۂ استخلاف مین خدانے وعدہ فرمایا ہے کہ جو لوگ ایسے خوف مین رہے اُنکی بادشاہی اور خلافت دنیا مین زمانہ رجعت مین ہوئے گی تب قیامت آئیگی - وَهٰذَا الْمُدَّعٰى قَدْ فُصِّلَ فِي الْكُتُبِ الْكَلَامِيَّةِ اور یہہ مطلب کتب علم کلام مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے - اَمَّا هُنَا فَنَقُوْلُ اَنَّهُ لَمَّا امْتَحَنَ اللّٰهُ سَيِّدَنَا الْحُسَيْنَؑ وَاَهْلَبَيْتِهٖ وَاَصْحَابَهٗ بِالْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فِي ذٰلِكَ الْبَلَاءِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَاْمَنَهُمْ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْمَحْشَرِ فَيَوْمَئِذٍ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور اس جگہ تو ہم یہی کہتے ہین کہ جب خدانے امام حسینؑ اور اُنکے اہلبیتؑ اور اصحاب کا بروز عاشورا خوف شدید سے امتحان لے لیا اب سزاوار ہے روز قیامت کے خوف سے اونکو بیخوف کردے اور اُس دن یہہ سب حضرات محشور ہون گے کسی طرح کا خوف انکو ہوگا اور نہ کچھہ رنج اور ملال ہوگا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ اور یہی بزرگوار خوف سے روز قیامت کے بیخطر اور مامون ہون گے - بَلْ يُحْشَرُ الَّذِيْنَ دُفِنُوْا فِيْ جَوَارِهٖ وَهُوَ الْحَائِرُ وَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا مَظْلَمَةَ كَمَا هُوَ مَرْوِيٌّ عَنْ مَوْلَانَا عَلِيٍّؑ وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ - بلکہ امام حسینؑ کی طفیل سے زمین مقدس کربلا کو خدانے یہہ بزرگی عطا فرمائی کہ جو لوگ آپکے حائر مین دفن ہون گے وہ بھی بشرط ایمان ضرور بے حساب اور بے مواخذہ قبرون سے بروز قیامت محشور ہون گے چنانچہ جناب امیرؑ نے صاف صاف ارشاد فرمایا ہے اسی مضمون کو - وَالرَّابِعُ ظُهُوْرُ الْاٰيَاتِ وَالْمَخَاوِيْفِ الْاَرْضِيَّةِ وَالْجَوِّيَّةِ وَالسَّمَاوِيَّةِ مِنْ يَوْمِ عَاشُوْرَا اِلٰى اَرْبَعِيْنَ

يَوْمًا صَبَاحًا وَمَسَاءً لَيْلًا وَنَهَارًا۔ چوتہی مشابہت واقعہ شہادت امام حسینؑ
کو واقعہ قیامت سے ظاہر ہونا ایسے امور کا جن سے خوف طاری ہوتا ہے اور یہہ امور
زمین کی خشکی اور تری بلکہ پہاڑ پر اور نیز درمیان آسمان اور زمین اور خود آسمان پر
روز عاشورا سے چالیس روز تک صبح اور شام اور رات اور دن قال الدربندی رح
مَا مُلَخَّصُهٗ فَهَلْ تَسْتَبْعِدُ ذٰلِكَ وَاَنْتَ غَافِلٌ عَنْ تَعَقُّلِ مَا وَقَعَ فِي يَوْمِ
عَاشُوْرَا بَعْدَ شَهَادَةِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ ملا دربندی رح اسرار مین باین خلاصہ
کہتے ہین کیا تم کو بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے اور تم کو غفلت ہے اون واقعات کے
سوچنے سے جو بروز عاشورا بعد شہادت امام حسینؑ واقع ہوئے تھے مِنْ صَيْحَةِ
جِبْرَئِيْلَ وَمَشْيِهٖ فِي الْمَيْدَانِ بَاكِيًا نَائِحًا حضرت جبرئیل نے چلا کر نعرہ
مارا تہا اور میدان کربلا مین روتے اور نوحہ کرتے ہوئے چلے تھے وَكُسُوْفِ الشَّمْسِ
وَغَلَبَةِ الظُّلْمَةِ وَطَيَرَانِ النُّجُوْمِ وَارْعَادِ السَّمَاءِ وَاِمْطَارِهَا دَمًا عَبِيْطًا
آفتاب کو گہن لگا تہا تاریکی پھیل گئی تہی ستارے آسمان سے ٹوٹ ٹوٹ کر برابر
گرتے تہے بادل گرج رہا تہا آسمان خون تازہ برسا رہا تہا وَوُجُوْدُ الدِّمَاءِ
الْعَبِيْطَةِ تَحْتَ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَكَوْنُ جُدْرَانِ بُيُوْتِ جُمْلَةٍ مِنَ الْبُلْدَانِ
كَالْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ۔ ہر پتھر اور ڈھیلے کے نیچے خون تازہ پایا جاتا تہا
بعض شہرون کی دیوارین ایسی رنگین ہوگئی تہین جیسے چادر کسوم کے رنگ مین
ڈوب کھائے ہوئے ہون وَزَلْزَلَةِ الْاَرْضِ وَبُكَاءِ الْمَوْجُوْدَاتِ مِمَّا
يُرٰى وَمِمَّا لَا يُرٰى۔ زمین کو جنبش اور زلزلہ ہوا تہا موجودات عالم جسکو ہم
دیکہہ سکتے ہین یا نہین دیکہہ سکتے ہین سب مین رونے سے کہرام برپا تہا (مگر
بصرہ اور دمشق) وَتَلَاطُمِ الْبِحَارِ وَخُرُوْجِ الْحِيْتَانِ مِنْهَا اِلَى الْاَرْضِ
دریاؤن مین تلاطم پیدا ہوا تھا مچھلیان تڑپ تڑپ کر دریاؤن سے زمین پر نکل
آئی تہین وَظُهُوْرِ الْعَلَامَاتِ الْعَجِيْبَةِ قُلْتُ وَمِنْهَا هَتْفُ الْهَوَاتِفِ
وَنَوْحُ الْجِنِّ الطَّيَّارَةِ وَسُقُوْطُ الطُّيُوْرِ مِنَ الْهَوَاءِ اِلَى الْاَرْضِ

اور بہی علامات عجیبہ ظاہر ہوئی ہین اور مین کہتا ہون ہاتف کی صدائین جا بجا سُنی جاتی تہین کہ حسینؑ شہید ہوگئے جن کی قسم جو لہیارہ ہے اونکا نوحہ برابر سُننے مین آتا تہا پرندے آشیانون کو چہوڑ کر زمین پر گر پڑے تھے اور زبان خاص مین بین کر رہے تہے آب و دانہ کی فکر سے جدا ہوگئے تھے - پہر ان واقعات کو خیال کرکے بقول مُلا محتشم ؎ گر خوانمش قیامت دنیا بعید نیست ✤ این رستخیز عام کہ نامش محرم است - وَكُلُّ ذٰلِكَ إِشْبَاتًا مِنَ اللهِ تعا اَنَّ خَلِيْفَةَ النَّبِيِّ وَثَالِثَ الْخُلَفَاءِ هُوَ الْحُسَيْنُ لَا الَّذِيْ سَمَّيْتُمُوْهُ ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ اَعْنِيْ عُثْمَانَ اور یہہ سب قدرت نمائی اور حشر کا برپا ہونا زمین اور آسمان مین تہلکہ پڑنا اسی مطلب کے ثابت کرنے کے واسطے خدا کی طرف سے تہا کہ دیکہو ہمارے نبیؐ کا تیسرا خلیفہ حسینؑ مظلوم ہے جن کے قتل کرنے سے یہہ یہہ حادثے زمین اور آسمان مین ہو رہے اور جن کو تم نے برائے نام خلیفہ بنا لیا ہے یعنی عثمان وہ خلیفہ نبیؐ نہین ہے وَقَدْ ذَكَرْتُ الْمُفَارِقَاتِ فِيْ بَابٍ خَاصٍّ - مین شہادت امام حسینؑ اور قتل عثمان مین جن جن امور سے فرق ہے اوس کا ایک باب جداگانہ لکہدیا ہے وَهٰذِهِ الْاُمُوْرُ وَالْحَوَادِثُ مُتَوَاتِرَةٌ بِالْمَعْنٰى مَنْقُوْلَةٌ مَاثُوْرَةٌ يَرْوِيْهَا الْمُخَالِفُ وَالْمُوَالِفُ - اور یہہ سب امور اور حادثہ ہاے ہوش ربا بتواتر منقول ہین اور انکو دوست اور دشمن بلکہ غیر مسلم بہی روایت کرتے ہین بلکہ جو لوگ مرتکب اس ظلم کے ہوئے وہ بہی اسکو نہ چہپا سکے اور بیان کرگئے وَاَكْثَرُهَا يَقَعُ فِيْ قُرْبِ زَمَانِ السَّاعَةِ وَفِيْ يَوْمِ السَّاعَةِ فَثَبَتَ التَّمْثِيْلُ وَظَهَرَ لُزُوْمُ الذِّكْرِ - اور اکثر یہی ڈرانے والی باتین قرب زمانہ قیامت اور خود بروز قیامت واقع ہونگے اب تو ہماری تشبیہ دونون واقعہ شہادت اور قیامت کی ثابت ہوگئی اور یہہ بہی ظاہر ہوگیا کہ خبر دہی خدا کی دونون واقعات کے ساتہہ ہی ساتہہ جو الزام ہونے سے تھے اوس کی وجہ یہی ہے کہ دونوئین ایسے ہی امور واقع ہونگے وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ اور پورے واقفکار یعنی خدا سے بڑہ کر کون تم کو سچی خبر دیسکتا ہے ندا

یہہ تو ہوچکا اور ابہی بہت کچہہ باقی ہے - تَمَّ الْجُزْءُ الْاَوَّلُ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّانِيْ اِنْشَاءَ اللهُ

خاتمہ از مصنّف

یہہ پہلا حصّہ جلد دوم مائتین کا جو نہایت ضروری اور مفید مضامین پر شامل ہے لہذا اسکو اسی جگہ پر ختم کر کے امید خدا سے رکھتا ہون کہ بقیہ حصص کو بھی جلد شائع کرون گا۔ مومنین رؤسا اور عمائد اور علما اور ذاکرین اور واعظین سے درخواست کرتا ہون کہ اس میری کوشش اور دماغ سوزی پر نظر توجہ کر کے مجھے دعاے خیر سے یاد فرماوینگے +

راقم
سید غلام حسنین کاظمی کنتوری

اعلان

تصانیف جناب علامہ فہامہ مدظلہ العالی

مائتین فی مقتل الحسین علیہ السّلام جلد اول ہر دو حصّہ قیمت .. .. عـه/

انتصار الاسلام طبع دوم قیمت .. .. عـه/

مائتین جلد دوم حصّۂ اول .. .. عـه

لائف جناب علامۂ کنتوری .. .. .. عـه

کشف الحقایق سوانح عمری جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام مصنفہ جناب قبلہ مولینا سید مظہر حسن صاحب دام ظلہ العالی .. .. .. عـه/

رسالہ میراث ایک آنہ + حضرات شائقین کو اور جس کتاب کی ضرورت ہو بتہ ذیل پر شوق سے طلب فرماوین +

مولوی غلام عباس - لاہور لوہار منڈی - پہلہ ناکہ